

کیر و چناولی

تالیف
ہری اودھ



سahitya اکادمی

کیہ وچناولی

سرورق کے آخری صفحہ پر سنگ تراشی کے جس نمونے کی تصویر دی گئی ہے، اس میں تین جوتشی بھگوان بدھ کی ماتا مہارانی مایا کے خواب کی تعبیر بیان کر رہے ہیں۔ اور ان کے نیچے ایک کاتب بیٹھا ان کی تعبیر قلمبند کر رہا ہے۔ یہ شاید ہندوستان میں لکھنے کے فن کی قدیم ترین تصویری مثال ہے۔

(ناکارجن کونڈا، «دوسری صدی مسوی»
(بشکرے نیشنل میوزیم، نئی دہلی)

Kabir Vachnavali : Urdu translation with transliteration in Persian script by Saraswati Saran 'Kaif' of Hariauidh's compilation in Hindi. Sahitya Akademi, New Delhi (1996), Rs. 150

© سہیتہ اکادمی

پہلا ایڈیشن : ۱۹۹۰ء

دوسرا ادیشن ۶۱۹۹۶ء

سہ ماہیہ اکادمی

ہیڈ آفس

رویندر بھون۔ ۳۵ فیروز شاہ روڈ، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۱

سیلز آفس

سواتی، مندر مارگ، نیچی دہلی ۱۱۰۰۱

علاقائی دفاتر

جیون تارا بلڈنگ۔ چوتھی منزل، ۲۳/۷/۲۴ ایکس۔ ڈائمنڈ ہاربر روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۵۳۔

۱۷۲. مہبئی مراٹھی گرنٹھ سنگھ ہالیہ مارگ، دادر۔ مہبئی ۱۳... ۴

گنا بلڈنگ ، دوسری منزل۔ ۳۰۲ - ۳۰۵ ، ایبیلیٹی ، نینام پیٹھ۔ مدراس ۶۰۰۱۸

اے۔ ڈی۔ اے رنگ منہ ہوا ہے۔ سی۔ روڈ۔ جھنگور۔



Price Rs. 150

Printed at :

Diamond Art Printers

تالیف

پہری اودھ

ترجیہ

ترجمہ
سر سوتلی سمرن کیف



سہ ماہیہ اکادمی

ہندوؤں میں تینتیس کروڑ دیوتاؤں سے لے کر خدائے واحد کے معتقد بلکہ خدا کے وجود سے منکر ایک بھی اشخاص شامل ہیں۔ اس لیے کسی ایک ہندو مذہب کی تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ ہمیں اس کے مختلف اجزاء کو علاحدہ علاحدہ کر کے دیکھنا چاہیے۔ اس معاملے میں ارتقا کا دھیان رکھنا بھی ضروری ہے۔

ویدک فلسفے کو موٹے طور پر دیوتاؤں پر اعتقاد کا فلسفہ کہا جاسکتا ہے۔ ویدوں کے سنگھتا سंहिता نامی حصے میں کم و بیش ہر جگہ دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کے منتر ملتے ہیں۔ ہر ابتدائی مذہب کی طرح ویدک عہد میں بھی قدرت کی مختلف طاقتوں جیسے سورج، آندھی، بارش، آگ وغیرہ سے ملنے والی ذاتی تکالیف اور ان سے تحفظ کے وسائل کے فقدان میں انھیں زندہ اور زبردست وجود سمجھا گیا اور یہی سوچا گیا کہ اگر ان کے غیظ و غضب سے بچنا ہے تو ان دیوتاؤں کی قہیدہ خوانی کرنی چاہیے۔ اسی لیے شروع کے ویدک منتر صرف پرارتھنا کے منتر ہیں۔

اس اعتقاد کا اگلا قدم یگیہ یجنا کرنا تھا۔ یگیہ یا قربانی کی رسم بھی دنیا کی ہر ابتدائی تہذیب میں پائی جاتی ہے۔ جب خانہ بدوش قبائل کو کچھ رہائشی استقامت حاصل ہوئی تو ان کے اہل دماغ میں یہ خیال پنپنا شروع ہوا کہ جس طرح طاقت ور لوگ صرف رونے کود گدگانے سے خوش نہیں ہوتے بلکہ اپنے لیے تحفے تحائف چاہتے ہیں اسی طرح دیوتا صرف منزلوں سے خوش نہیں رہ سکتے بلکہ ان کی دائمی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ان کے عطیات کا کچھ حصہ شکرانے کے طور پر انھیں واپس کر دینا چاہیے۔ اس کے لیے بتدریج بڑے بڑے یگیوں کا نظام پیدا کیا گیا۔ مختلف مقاصد کے لیے مختلف قسم کے یگیہ ہونے لگے جن میں زرعی اور جنگلاتی پیداوار نیز جانوروں کی قربانی دی جاتی تھی۔ بعد کی فلسفیانہ کتاب بھگوت گیتا میں بھی شری کرشن نے کہا ہے کہ جو شخص دیوتاؤں کی دی ہوئی چیزوں کو (جن میں ہر قسم کی پیداوار شامل ہے) یگیوں میں دیوتاؤں کو (علامتی طور پر) واپس کیے بغیر استعمال کرتا ہے وہ گویا چوری کا مال کھاتا ہے۔

یگیہ کے ارتقا کے ساتھ ہی طبقاتی تقسیم بھی شروع ہو گئی کیوں کہ آریوں کی بستیوں میں انھیں اور زندگی کے پرسکون ہونے کے ساتھ ہی قواعد کی پیچیدگی بڑھ گئی تھی۔ یگیوں کے ضابطے اتنے تفصیلی ہو گئے تھے کہ ایک پروہت برہمنوں کا طبقہ پیدا ہو گیا اور ویدوں کی تعلیم پر اسی کا اجارہ ہو گیا۔ اس میں بھی دو قسم کے علما ہوئے۔ ایک طبقہ تو بستی میں رہ کر بستی والوں اور راجاؤں سرداروں کی مذہبی رہنمائی کرتا تھا اور دوسرا بستی کے باہر درس و تدریس اور مرقبہ ریاضت میں زندگی گزارتا تھا۔

کیر کے فلسفے کا پس منظر

کیر کے اٹھارہ پن کا تو سبھی نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک ضروری بات یہ ہے کہ کیر کی گئی۔ کیر نے بہت ہی الجھی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔ اگر آپ کیر کو زیادہ پسند نہیں کرتے تو اسے ان کی ناخواندگی پر محمول کر سکتے ہیں اور اگر ان کے معتقد ہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی انسانی زبان کے الفاظ تمام و کمال روحانی احساسات کی عکاسی نہیں کر سکتے، پختا چہ کیر کے الفاظ کو محض اشارہ سمجھنا چاہیے اور انھیں لسانی منطق کی کسوٹی پر نہیں کسنا چاہیے۔ مشکل صرف یہ ہے کہ کیر اپنے عقیدے کو واضح طور پر پیش نہیں کرتے اور دوسرے کئی عقاید یا ان کے ماننے والوں پر چوٹ کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم کیر کی اپنی توضیحات کے ساتھ ہی دوسرے اعتقادات پر کیے گئے ان کے اعتراضات دیکھیں تو ان کے نظریات واضح ہو سکتے ہیں۔ اس کے لیے کچھ حد تک ان عقائد کا علم بھی ضروری ہے جن پر کیر نے اعتراضات کیے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کیر اسلام کا زیادہ علم نہ رکھتے تھے۔ انھوں نے شاید کسی عالم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ اپنے دیباچے میں ڈاکٹر ہزاری پر سادہ ویدی نے وضاحت کی ہے کہ غریب طبقات کے مسلمان کچھ کو تو مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کا میل جول مولویوں سے زیادہ ان سدھوں اور جوگیوں کے ساتھ تھا جن کی نظر میں ہندو مسلمان کی تفریق نہیں تھی۔ کیر کے ارشادات اولاً تو اسلام اور مسلمان کے بارے میں ہیں ہی بہت کم اور جو ہیں ان سے بھی ان کی اسلام کے بارے میں مکمل واقفیت کا خاطر خواہ ثبوت نہیں ملتا۔

اسلام کے علاوہ ہندوستان میں جو تہذیب مذہب ہے اور جس کی اکثریت بتائی جاتی ہے وہ ہندو دھرم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ ہندو کہے جاتے ہیں ان میں کوئی اعتقادی یکسانیت نہیں ہے

بھیجے ہوئے نچی ہوتے ہیں۔ یہ توجہ طلب ہے کہ ہندو فلسفے سے پیدا ہونے والے مذاہب اور اعتقادات میں تنازع کو کم و بیش ہر جگہ قبول کیا گیا ہے لیکن اوتاروں کے عقیدے کو ساتھی ہندوؤں کے علاوہ اور کسی ہندوستانی مذہب نے نہیں اپنایا۔

چنانچہ ہندوستان کے قدیم مذہب جسے برہمنی یا ہندو یا سناٹنی کچھ بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان کی بنیاد مومٹے طور پر ان تصورات پر ہے : (۱) موت کے بعد حیات کا سلسلہ جاری رہتا ہے تاوقتیکہ نجات دائمی حاصل نہ ہو جائے۔ (۲) ہر جنم میں اسی جنم کے نہیں بلکہ پچھلے کئی جنموں کے اعمال کم چھے یا بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ اچھے اعمال پر سورگ اور اعمال قبیحہ پر نرک ملتا ہے لیکن عارضی طور پر۔ نجات تبھی ملتی ہے جب اعمال اور ان کے نتائج ختم ہو جائیں۔ یہ مرتبہ یوگ سے یا مرشد کی عزایت سے یا ایشور کے کرم سے ملتا ہے۔ (۳) انسانی آبادی چار طبقوں یعنی برہمن، کشتریہ، ویشیہ اور شودر میں منقسم ہے اور سبھی کو اپنے اپنے طبقے کے لیے مخصوص کام کرنے چاہئیں۔ (۴) سبھی دیوی دیوتاؤں کے آگے سر جھکانا چاہیے خصوصاً اپنے فرقے کے معبود (چاہے وہ رام ہوں یا کرشن یا شیو یا شکتی) کی پرستش اہتمام سے کرنی چاہیے۔ ہر دیوتا ایک خاص قسم کی مرادیں پوری کرتا ہے اس لیے اس سلسلے میں اس کی پرستش کرنی چاہیے۔ بعد کے زمانے میں دیوی دیوتاؤں کے مندر بنائے گئے اور ان میں ان کی مورتیاں نصب کر دی گئیں۔ اسی طرح بعد میں طبقات فطری رجحان کی بنا پر نہیں بلکہ ولدیت کی بنا پر مانے جانے لگے۔ (۵) برہمنوں کو قابل تعظیم قرار دیا گیا۔ اسی طرح گائے کو بھی مقدس قرار دیا گیا۔

اس برہمنی یا سناٹنی مذہب کے رد عمل کے طور پر چھٹی صدی قبل مسیح میں بودھ اور جین مذاہب کا آغاز ہوا۔ ان مذاہب میں اعمال حسنہ، بے آزادی، مذہبی تعلیمات پر اعتقاد راسخ اور خواہشات نفسانی کا استیصال تو برہمنی مذہب سے حاصل کی ہوئی اقدار ہیں۔ لیکن دو باتوں میں یہ مذاہب اس سے بنیادی طور پر مختلف ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان میں طبقاتی تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے یعنی برہمن طبقے کی فضیلت کو یکسر ختم کر دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ وجود عظیم یا اللہ یا برہم کے معاملے میں واضح طور پر کچھ بھی نہیں کہا گیا۔ روح کو ضرور مانا گیا اور انسانوں کے لیے اتنا کافی سمجھا گیا کہ وہ اعمال نیک اور تزکیہ نفس کے ذریعے سکون دائمی حاصل کریں اور زندگی میں میاں روی اختیار کریں یعنی کسی معاملے میں انتہائی رویہ اختیار نہ کریں۔ فلسفیانہ طور پر بودھ مذہب میں دنیا کے مبداء اور مخرج کے طور پر ایک خلائے عظیم (مہاشونیہ) کا تخیل ضرور ملتا ہے۔

ان کی مثال آج کے مدرسن اور محققین میں ملتی ہے۔ اسی وقت ایک اور ذہنی انقلاب رونما ہوا کیوں کہ آریوں نے دراوڑوں کو فتح کرنے کے ساتھ ان کے ساتھ کچھ اعتقادات اور فلسفوں کو لینا شروع کر دیا اور ان کے دیوتا شیو اور شکتی وغیرہ کو کو اپنے دیوتاؤں میں شامل کرنے لگے۔ بعد میں شیو اور شکتی سے متعلق مستقل فلسفوں کا ظہور ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جنگوں میں رہنے والے متانفوں نے ویدوں کے منتروں پر غور کرنا شروع کیا اور ان سے فلسفیانہ نتائج اخذ کیے۔ یہ آپ نشدوں، براہمن گرنتھوں اور دوسرے شاستروں کی تخلیق کا زمانہ تھا اور یہیں سے دیوتاؤں کی کثرت میں وحدت کا تخیل پیدا ہوا۔ اس ذہنی منزل کو ویدانت یعنی مابعد وید کا نام دیا گیا ہے اور وحدت الہی کا خیال یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ یہ مانا گیا کہ دیوتاؤں میں بڑے برہما، وشنو اور مہادیو کا وجود اور ان کے اپنے کام مستم لیکن ایک طاقت ان سب سے بالاتر ہے جو ان سب کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور اپنی مرضی سے ان سب سے کام کراتی ہے۔ مختلف آپ نشدوں میں اس وجود اعظم کی مختلف تاویلات کی گئیں لیکن آریوں اور دراوڑوں کی مشترکہ تہذیب میں، جسے آج ہم ہندو تہذیب کہہ سکتے ہیں، دیوتاؤں کے تعدد کے ساتھ ہی ایک واحد وجود اعظم یعنی برہم کا تخیل مستقل طور پر جنم لے چکا تھا اور یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ سیکڑوں دیوی دیوتاؤں کو ماننے کے باوجود ہندو فلسفے میں اشراک کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

اس فلسفے کی رو سے یہ ضرور مانا جاتا تھا کہ ہر روح بار بار نئے جسم میں جنم لیتی ہے۔ اگر ہندو فلسفے کی کوئی بنیادی خصوصیت ہے تو وہ یہی سلسلہ تنازع ہے جو غالباً ہندو فلسفے (۱) اور اس کے زیر اثر پیدا ہونے والے مذاہب بودھ جین وغیرہ کے علاوہ دنیا کے کسی اور روحانی فلسفے میں نہیں ہے۔ دیوتاؤں کا تخیل ہر قدیم تہذیب میں ہے اور سامی تہذیب میں بھی دیوتاؤں کی کمی ملائک سے پوری کر دی گئی ہے حالانکہ انسان سے ملائک کی پرستش نہیں کروائی جاتی نہ ان کے لیے کسی قسم کی قربانی دلائی جاتی ہے۔

سلسلہ تنازع کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ اوتار واد کا تصور پیدا ہوا جس کے مطابق جب اخلاق منزل انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو خدا انسان بلکہ حیوان تک کا جسم اختیار کر کے دنیا کو فتنوں سے نجات دلاتا ہے۔ دیگر قدیم تہذیبوں میں یہ تصور نہیں ملتا۔ ہاں سامی تہذیب میں اس کی بدنی ہوئی صورت نبیوں کے ظہور میں دکھائی دیتی ہے جو فتنہ دور کرنے آتے ہیں لیکن خود خدا نہیں ہوتے بلکہ اس کے

کہا جانے لگا۔ چنانچہ صفت مارگ کو سمجھنے کے لیے سِدھ اور بھگتی فلسفوں کا جاننا ضروری ہے۔
 ناتھ یا سِدھ فلسفے کے مطابق وجود اعلیٰ کو شیو کا نام دیا گیا جن کی نہ کوئی صفت ہے نہ کوئی
 حرکت، وہ ویدانتوں کے پرم برہم Brahman کی طرح شعور محض ہیں۔ ان کے اندر ہی ان کی
 تخلیقی قوت مضمر ہے جسے شکتی کہتے ہیں۔ یہ دونوں بنیادی طور پر ایک ہونے کے باوجود عملی طور پر
 مختلف ہیں کیوں کہ شکتی کے زور مارنے پر شیو اپنی لطافت کو ہندزنج کم کرتے ہوئے پہلے
 اپرا پر پرم Brahman پھر شو نیہ Shiva پھر نرنجن Vishnu پھر پرماتما
 Paramatma کا درجہ لیتے ہیں اور ان حالات میں ان کی شکتی بھی علی الترتیب شجا Shakti
 پر Brahman، اپرا Paramatma، سوکشا Suksha اور کنڈلی Kundali کا روپ لیتی ہے۔
 اس کے بعد میں پچیس منزلوں میں لطافت محض جو شیو ہیں کثیف سے کثیف تر ہو کر جامد دنیا کی
 صورت میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی یہاں خلق سے مراد کسی چیز سے کسی نئی چیز کا بنانا نہیں بلکہ خود کو مخلوق
 کی صورت میں ڈھالنا ہے۔ یہ وحدت الوجود ہے۔ ویدانت میں یہی ادویت سدھانت Adhva
 Dharma ہے۔ اس میں کچھ اختلاف نظریات بھی ہے اور اچھی خاصی تعداد میں ویدانتی اور
 سِدھ دو وجودوں یعنی شیو اور شکتی کو مانتے ہیں۔ بہر کیف کثیف ترین صورت اختیار کر لینے کے بعد
 پھر لطافت کی طرف بڑھنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کی ابتدائی منزلیں قوت نما اور قوت حیات
 ہیں جو نباتات اور حیوانات میں دکھائی دیتی ہیں۔ انسان میں یہ لطافت زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ
 ہٹھ یوگ Hathayog کے سخت روحانی راستے پر بڑھتا جائے تو وہ اپنے اصلی شیو روپ کو دوبارہ
 پالے گا۔ سِدھ اسی کے لیے کوشاں ہیں۔

بھگتی مارگ جنوبی ہند کے سوامی رامانجا چاریہ نے شروع کیا۔ میرے اندازے کے مطابق ان پر دوسری صدی عیسوی میں مسیحیت کے پرچار کے لیے آئے ہوئے سینٹ ٹامس کا بالواسطہ اثر پڑا اور انھوں نے وجودِ مطلق کی بجائے وجودِ اعلیٰ کو مخلوق سے علاحدہ مانا اور عبودیت کے ذریعہ انسان کو وجودِ اعلیٰ کی قربت پانے کی تلقین کی۔ اس راہ میں سخت جسمانی ریاضت کے بجائے وجودِ اعلیٰ سے جذباتی طور پر منسلک ہونے کی بات تھی جو عام انسانوں کے لیے آسان تھی۔ اس میں معبود کے خوش ہونے پر گناہوں کی سزا سے معافی ملنے کی امید بھی تھی۔ اس لیے عام لوگ اس راستے کی طرف جھکے اور اپنے کام، آسان بنانے کے لیے بھگتی یعنی عبودیت اور پرہیزگاری یعنی محبت کو ملا کر معبود کے بھی ٹھوس تصور اختیار کرنے لگے جیسے رام کرشن وغیرہ۔ سوامی رامانند اسی بھگتی مارگ کے شہور سنت تھے۔

کئی صدیوں تک ان عقائد کے امتزاج باہمی اور ٹکراؤ کی تاریخ ملتی ہے۔ ان مذہبی فرقوں نے حکومتوں کا سہارا کر ایک دوسرے کے ساتھ جدال و قتال بھی کیا اور لاشعوری طور پر ایک دوسرے کی اچھی بری اقدار کو بھی اختیار کیا۔ چنانچہ بعد میں پیدا ہونے والے ویشنو فرقے نے بودھوں اور جینوں سے ترک حیوانات یعنی گوشت خوری چھوڑنے کی قدرے لی۔ بودھوں نے پرانے مذہب کی دیکھا دیگی عورتوں کا اپنے و ہاروں میں داخلہ ممنوع کر دیا۔ بودھوں کی کچھ مذہبی شاخوں نے لوگ یا روحانی ترقی کی وہ صورت قبول کر لی جو بعض شیو فرقوں سے مخصوص تھی یعنی نعل جمنی کو روحانی ترقی کا وسیلہ بنانا۔ اسی طرح رفتہ رفتہ جینوں کی طرح بودھوں اور جینوں میں بھی بھکشوؤں اور مہینوں کے طبقات پیدا ہو گئے جو اعمالِ دینی کے علاوہ کوئی دنیوی کام نہ کرتے تھے اور دوسروں کی محنت مشقت پر گزارہ کرتے تھے۔ چنانچہ کسی نہ کسی صورت میں ایسے طبقات کا ظہور ہوتا رہا جو مذہبی اور روحانی رہنمائی کرنے کے عوض معمولی خانہ دار لوگوں سے اقتصادی منافعت لیتے تھے۔ لیکن بودھ بھکشوؤں اور جین مہینوں سے برہمن اس معنی میں مختلف تھے کہ وہ بغیر کسی قسم کی ذاتی قربانی دیئے ہوئے معض نسل بنا پر عموماً لوگوں کا اقتصادی استحصال کرتے تھے حالانکہ برہمنوں میں ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو ایثار، نفس کشی اور تحصیل علم میں فائق ہوتے تھے لیکن بحیثیت کل برہمن طبقے کے متعلق یہ خیال تھا کہ یہ مذہب کو اپنی اجارہ داری بنا کر دوسروں کی محنت کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

عہد وسطیٰ میں اس کا رد عمل ناتھ تحریک کی صورت میں ہوا۔ ان کا فلسفہ شیونیت کا تھا۔ ان کی ظاہری صورت جوگیوں کی تھی جو تزک تعلق کر کے صرف روحانی ترقی کی راہ پر چلتے تھے اور اپنے مخصوص لباس سے دوری سے پہچانے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرا آدمی ان کے لباس کی نفی کر کے دھوکا نہ دے سکے اس کے لیے ان میں سے ایک خاص طبقہ اپنے کانوں کے درمیان انرمر (گوش میں نہیں) سوراخ کر کر ان میں کنڈل پہنتا تھا۔ انہیں کن پھٹا جوگی کہتے تھے۔ ان کے روحانی پیشواؤں کو ناتھ یا سدھ کہتے ہیں اور ان میں سے مچھندرناتھ اور ان کے بھی زیادہ ان کے مرید گورکھ ناتھ کے نام بہت مشہور ہیں۔ کبیر کے طبقے کے افراد کا رابطہ سب سے زیادہ انہیں جوگیوں اور سدھوں سے رہتا تھا اور بچپن میں کبیر نے بھی ان کا ساتھ کیا تھا اور ان کے فلسفے سے خاطر خواہ واقفیت حاصل کی تھی۔ بعد میں کبیر بھگتی مارگ کے ایک مشہور پیشوا رامانند کے مرید ہو گئے اور انھوں نے سدھ مارگ اور بھگتی مارگ دونوں کا امتزاج کر کے ایک نئی راہ نکالی۔ اس راہ پر پرکئی اور لوگ ملوک داس، رومی داس وغیرہ بھی اپنے طریقے سے چلے اور اس طریقے کو سنت مارگ

کبیر نے ان دونوں دھاروں کو ایک کرنے کی کوشش کی۔ سدھوں سے انھوں نے جو چیزیں لیں وہ تھیں ذات پات کا استیصال، وجودِ اعلیٰ کا لطیف ترین تصور، یاد رکھیے کہ کبیر کے رام و شرتھ کے بیٹے نہیں ہیں، وہ شیو اور برہم کی طرح وجودِ لطیف محض ہیں، گورو یا مرشد کی ضرورت، جوگیوں کی طرح کنڈلنی جگا کر احساسِ روحانی کی اعلیٰ منزلوں پر پہنچنا، انسانی اور اعلیٰ ترین وجود کے درمیان متعدد روحانی مدارج اور روحانی دنیاؤں کا تصور، حالاتِ کثیف و الاران کے روحانی طبقات، سدھوں کے اور صوفیوں کے روحانی طبقات سے مختلف ہیں، وغیرہ۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے بھگتی مارگ سے عشقِ الہی، وہ رام کو لطیف ترین وجود مانتے ہوئے بھی خود کو ان کی بیوی مانتے ہیں، تزکیہ نفس، انسانوں اور جانوروں پر رحم اور گوشت خوری کا ترک، محنت کی کمائی، کھانا وغیرہ کو عملاً اختیار کیا۔

ان کے ہندو مسلم اتحاد کے پہلو کو بھی صحیح طور پر سمجھنا چاہیے۔ انھوں نے گاندھی جی کی طرح ہندو اعتقادات اور اسلام میں مماثلت ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اس کے برخلاف وہ ہندو اور مسلمان دونوں کو گم راہ سمجھتے ہیں۔ ان کا اپنا مسلک ہے اور اپنا فلسفہ ہے جس کو انھوں نے ہندو یا مسلمان طبقے تک محدود نہیں رکھا۔ اسی بنا پر وہ مذہبی اتحاد کے حامی ہیں۔ ان کا بھجو سمجھانے، بجھانے کا نہیں بلکہ سخت مخالفت کا ہے۔ اس کی وجہ ایک تو ان کا ذاتی مزاج رہا ہوگا، دوسرے زندگی میں ان کو مذہبوں کے ماننے والوں کی ظاہر داریوں سے کچھ ایسا سابقہ پڑا اور مذہبوں کے خود ساختہ ٹھیکیداروں کی ریاکاری اور مکرو فریب سے دل پر کچھ ایسی چوٹ پڑی کہ وہ ان کی شدید مخالفت پر تل گئے۔ چنانچہ وہ تمام ظاہر داریوں، عقیدوں، اور رسومات کی مخالفت کرتے ہیں جو انسان کو انسان سے جدا کرتی ہیں اور نفرت کے بیج بوٹی ہیں۔ وہ تمام انسانی برادری کو ایک سمجھتے ہیں اور محبت کو عظیم ترین طاقت۔ وہ اس خدا کی تلقین کرتے ہیں جو سب کا خدا ہے۔

مرسوقی سرن کیفیت

کبیر

ہمارے ملک کے جن روحانی رہنماؤں نے مذہب و ملت کے قوانین کے نیچے چھپی دائمی حقیقت کو دیکھا ہے اور ذاتی تجربے پر مبنی اپنے مقولات کے ذریعہ اسے عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی ہے ان میں کبیر کی بڑی اہم حیثیت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کبیر کی پیدائش سکندر لودی کے زمانے میں ہوئی تھی، انھوں نے بچپن میں سوامی رامانند سے دیکشائی تھی اور مرنے کے وقت کاشی چھوڑ کر مگھ چلے گئے تھے۔ ان کے پیروؤں کا کہنا ہے کہ وہ کسی برہمن بیوہ کے بیٹے تھے۔ سماجی مشکلات کی وجہ سے ان کی ماں نے نوزائیدہ بچے کو ہٹانا کے مالاب کے پاس پھینک دیا تھا۔ اتفاق سے اسی راستے نیرونامی ایک جولاہا جا رہا تھا۔ نوزائیدہ بچے کو دیکھ کر اس کے دل میں رحم آیا اور اس نے اپنے گھر لاکر اس کی پرورش کی۔

عام اعتقاد یہ ہے کہ کاشی میں مرنے والوں کو خود بخود مکتی (پیدائش و موت سے رہائی) ملتی ہے۔ کبیر اس ایسے اعتقادوں کے چکر میں آنے والے نہیں تھے اس لیے وہ مرتے وقت مگھ چلے گئے تھے۔ ان کے انتقال کی تاریخ نسبت ۱۵۵۵ء وکرمی کی اگہن سدی ایکادشی بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی زندگی کا عرصہ بڑا لمبا تھا۔ غالباً ان کی پیدائش نسبت ۱۴۵۵ء وکرمی (۱۴۹۸ء) میں ہوئی تھی جیسا کہ ان کے مت کے پیرو ماننے ہیں۔ اس طرح وہ پوری پندرہویں صدی عیسوی اور اس کے بعد بھی کچھ برسوں تک زندہ رہے۔ یہ زمانہ ہندوستان میں اتھل پتھل اور مذہبی لین دین کا تھا۔ اس کے کچھ برسوں پہلے ہندوستان میں اسلام جیسے منظم مذہب کی آمد ہو چکی تھی۔ اسلام کی سماجی تنظیم اس ذات پات والی سماجی تنظیم کے لیے جو ہندوستان میں طویل عرصے سے چلی آرہی تھی اور جس میں تبدیلی ناممکن سمجھی جاتی تھی، ایک زبردست چیلنج تھی۔ ہندوستان کو پہلی مرتبہ ایک ایسی مذہبی اور سماجی تنظیم کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جو اس کی اپنی تنظیم سے بالکل مختلف تھی۔ یہ بات نہیں کہ اس کے پہلے ہندوستان میں اور اقوام آئی ہی نہیں تھیں۔ حقیقتاً، جیسا شاعر اعظم

پیدا ہو گئی۔ آچار یہ راماند کے تقرب میں آنے کے بعد انھیں یوگ کی راہ کی خشکی اور بھکتی کے راستے کی لذت کا احساس ہوا۔ ان کے مقولات کی مثال ایک ایسی بیل سے دی جاسکتی ہے جو یوگ کی زمین پر بھکتی کا بیج پڑنے پر اُگی تھی۔

ان دنوں شمالی ہند کے مٹھ یوگیوں اور جنوبی ہند کے بھکتوں میں بنیادی فرق تھا۔ ایک ٹوٹ جانا تھا لیکن جھکتا نہیں تھا۔ دوسرا جھک جاتا تھا ٹوٹتا نہیں تھا۔ ایک کے لیے سماجی اونچ نیچ مذاق اور اعتراض کا ہدف تھی دوسرے کے لیے ذہنی تحریک اور سماجی معیار کی بنیاد۔ اس کے ساتھ اندرونی اختلاف یہ بھی تھے کہ جہاں ایک سماجی نابرابری کو نا انصافی سمجھتے ہوئے بھی فرد کو سب سے ارفع سمجھتا تھا وہیں دوسرا سماجی بلندیوں پر پہنچ کر بھی خود کو "ترنا دپ سنی چین" (تکے سے بھی گیا مینا) سمجھنے میں بھی فخر محسوس کرتا تھا۔

یوگ ڈٹ کر ذات پات کے اختلافات پر چوٹ کرتا تھا۔ رسوم ظاہری اور اس پر مبنی برتری کو پھٹکا رہا تھا لیکن یوگ کی راہ کا ہر سالک ظاہر اور باطن دونوں میں خود کو سماج کے دوسرے افراد سے برتر سمجھتا تھا۔ دوسروں کی ظاہر بینی پر ترس کھاتا تھا۔ طرح طرح کی پیچیدہ باتوں میں اس کا مذاق اڑاتا تھا اور امید کرتا تھا کہ لوگ اس کے معجزات اور کرشمے دیکھ کر دانتوں تلے انگلی دبائیں گے۔ بھکت ذات پات کے اختلاف، چار ورتوں (برہمن، کشتری، ویش اور شودر) اور چار آئٹھموں (طالع، سلم، خانوادہ ساز، خادم عام اور تارک لدینا) اور اونچ نیچ کے سماجی اخلاق کو سر جھکا کر منظور کر لیتا تھا۔ خود کو ویرانہ جہاں میں بھٹکتا ہوا گمراہ انسان مانا تھا۔ اپنے پرانے رجحانات گنہ گاری پر مشغول رہتا تھا اور امید کرتا تھا کہ خدائے حاضر و ناظر اس کے احساس انفعال کو سمجھ لے گا اور اسے کشاکش دنیوی سے رہائی دلا دے گا۔ ایک کو اپنے علم پر فخر تھا اور دوسرے کو لاعلمی کا سہارا۔ ایک کے لیے جسم ہی کائنات تھا اور دوسرے کے لیے کائنات ہی جسم، ایک کو اپنے پر بھر دیا تھا، دوسرے کو رام پر، ایک عشق کو کمزور سمجھتا تھا دوسرا عرفان کو سخت، ایک یوگی تھا دوسرا بھکت۔

عوام میں دونوں کا دو طرح رد عمل ہوا۔ ایک نے معتقد دنیا دار کے دل میں شبہ پیدا کر دیا۔ وہ سوچنے لگا کہ مایا (واہمہ جہاں) زبردست ہے، اس سے رہائی محال ہے، تحصیل روحانی کی راہ مسدود ہے، یوگ نہ جاننے والے کی نہ جانے کیا پاداش ہوگی، چور اسی لاکھ انواع مخلوقات میں نہ جانے وہ کب تک بھٹکتا پھرے گا۔ وہ سوچتا تھا کہ دنیا کا چکر خطرناک ہے، مایا کا گھماؤ دائمی ہے، ریاضت کی راہ بہت مشکل ہے اس میں رکاوٹوں کی فوجیں کھڑی ہیں اور دنیا دار بے بس ہے۔ دوسرے (بھکت) نے اسے بے پروا بنادیا۔

رامیندر ناتھ ٹیگور نے کہا ہے، ہندوستان کئی اقوام انسانی کا بحر اعظم ہے۔ یہاں جو مذہبی تنظیم رائج تھی اس میں کئی ذاتیں شامل تھیں۔ اس میں ایک ذات کا فرد دوسری ذات میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن جو نئی سماجی تنظیم آتی وہ پرانی تنظیم سے بالکل الٹی تھی۔ ہندوستانی نظام میں ایک ذات کے مختلف افراد مختلف اعتقاد رکھنے کے باوجود اس ذات ہی کے رکن رہتے تھے۔ اس کا "فرد" علیحدہ ہستی رکھتا تھا لیکن وہ علیحدہ ہو نہیں سکتا تھا۔ نئی تنظیم میں وہ علیحدہ ہو سکتا تھا لیکن اس کی علیحدہ ہستی نہیں تھی۔ پہلی تنظیم میں ذات کی خصوصیت قائم رکھتے ہوئے انفرادی طریق پرستش ممکن تھا، نئی تنظیم میں ذات کی خصوصیت ختم ہو جاتی تھی لیکن طریق پرستش اجتماعی تھا۔

یہ فطری بات ہے کہ نئی تنظیم کی آمد پر سماجی اور مذہبی معاملات میں خلفشار اور بے چینی کا احساس ہو۔ کچھ عرصے تک تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان شروع ہی سے اخلاقی پاکیزگی اور ذات پات کی پابندیوں میں چھپی ہوئی جس حقیقت کو اہمیت دیتا آ رہا ہے وہ ماند پڑ جائے گی۔ ایسے وقت ہی میں کبیر صاحب کا ظہور ہوا۔ انھوں نے سماج کی اوپری تہہ کے خلفشار کو دیکھا اور سمجھا اور عوام کی توجہ اس بنیادی حقیقت کی طرف مبذول کی جسے دونوں سماجی تنظیموں کے پیروا ماننے تو تھے لیکن عوامل ظاہری پر زور دینے کی وجہ سے ان کی نظر غیر واضح اور دھندلائی سی ہو گئی تھی۔ کبیر نے یہ آواز بلند کہا "ارے ان دونوں راہ نہ پائی" اور پھر یہ بھی کہا:

ہم سے رام رحیا کیسوا سہرام ستم ہوئی

بسمل بیٹ بسبھرا کے اور نہ دو جا کوئی

کبیر داس نے جس جولاہا خانوادے میں پرورش پائی تھی اس میں ایک طرف تو ناتھ پن্থی یوگیوں کے اعتقادات تھے دوسری طرف وہ اسلام کے زیر اثر بھی تھا۔ میں نے اپنی "کبیر" نام کی کتاب میں اس جولاہا قوم کی سماجی صورت کا مفصل مطالعہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مختصر میں کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی پارچہ پافت اقوام اسلام کی ترویج کے قبل نرگن واوی (ذات بے صفات کے معتقد) ناتھ پن্থی یوگیوں کے زیر اثر تھیں۔ ترویج اسلام سے انھیں ایک نئے نظم مذہب کا سہارا ملا اور وہ رفتہ رفتہ مسلمان ہوتی گئیں اور کچھ بعد تک ناتھ فرقے کے اثر میں بنی رہیں۔ بنارس کے جس جولاہا خاندان میں کبیر کی پرداخت ہوئی تھی وہ مسلمان ہو چکا تھا لیکن اس پر ناتھ پن্থی یوگیوں کا اثر باقی تھا۔ کبیر کو بچپن ہی سے نرگن پن্থ کی روحانی ریاضت کا سیدھا تجربہ ہو گیا تھا۔ ان پر اسلام جیسے منظم اور توسیع پذیر مذہب کا بھی اثر پڑا جس سے ان کی شخصیت میں زبردست حرارت اور خود اعتمادی

کاموں کو سب کچھ نہیں سمجھتا اور مستقبل میں سب کچھ جھاڑ پھٹ کر رکھ لیا جاتا ہے۔ جو دنیا دار اپنے اعمال کا حساب رکھتا ہے وہ مست نہیں ہو سکتا۔ جو ماضی کا صحیفہ کھولے وہ مستقبل کا ناظر نہیں بن سکتا۔ جو عشق کا مٹوالا ہے وہ دنیا والوں کے پیالوں سے اپنی کامیابیاں نہیں ناپتا۔ بکیر جیسے پھکڑ کو دنیا داری سے کیا واسطہ؟

ہمیں ہیں عشق متانہ ہمیں کو ہوشیاری کیا

رہیں آزاد یا جگ سے ہمیں دنیا سے یاری کیا

بکیر داس بھکت اور وفادار جوی کو ایک ہی ذمے میں رکھتے تھے۔ دونوں کا فرض مشکل ہے۔ دونوں کی فطرت گداز ہے۔ دونوں کے سامنے لالچ کا جال بچھا ہے۔ دونوں ہی باہر سے میٹھے اور اندر سے سخت، باہر سے نرم اور اندر سے مضبوط ہوتے ہیں۔ بھکت کی مثال ایسی وفادار عورت سے دی جاسکتی ہے جو سب کی خدمت کرے لیکن دھیان ایک ہی کار رکھے۔ سنی کی سندور کی لکیر کی جگہ کا جل نہیں بھرا جاسکتا اور بکیر کی آنکھوں میں رہے ہوئے رام کی جگہ کوئی اور نہیں رہ سکتا۔

بکیر رکھ سندور کی کا جل و پانا جائے

نہیں رمیا رام رہا دو جا کہاں سمائے

بھکت کی یہ دعا صرف سنی صورت ہی کو زیب دیتی ہے :

پیناں انتر آ تو جیوں ہی نہیں جھپپوں

ناہموں دیکھوں ہو کر کو نا تھو دیکھن دیوں

میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تیرا

تیرا تجھ کو سو نہا کیا لاگے ہے میرا

انھیں خود اپنے پر اور اپنے محبوب پر جولا محروم و اعتماد تھا اسی نے ان کی شاعری میں ایک عظیم قوت بھری ہے۔ ان کے جذبات سیدھے دل سے نکلتے ہیں اور سیدھے سامع پر اثر کرتے ہیں۔

دوسروں کے اندھے اعتقادات پر زور دار چوٹ کرنے والے بکیر اظہار محبت کے معاملے میں گداز ہو جاتے ہیں۔ انھیں اپنے محبوب پر اعتماد تو ہے لیکن ان کے دل کو اطمینان نہیں ہے کہ یہ سوز عشق کافی ہے۔ یہ معلوم اس محبوب کو کون سا ڈھنگ پسند ہو کیسا ملبوس پسند ہو۔ آہ اس عجب مست محبوب کا وصال کیسا ہوتا ہوگا :

وہ سوچنے لگا کہ جس نے غلطی سے بھی ایک بار خدا کا نام لے لیا اسے اور کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ایک بار وشنو کا تلک ماتھے پر لگ گیا تو یکنیٹھ کا دروازہ کھل گیا، کسی طرح تنسی کی مالال گئی تو جنت میں مقام نصی ہے اور کالنگ اور دوسرے یگوں سے بہتر ہے کیوں کہ اس میں گناہ کے خیال کی سزا نہیں ہے لیکن ثواب کے ارادے کی پوری جزا ہے۔ رام کا نام رام سے بھی بڑا ہے، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یوگ نے دنیا دار کو ضرورت سے زیادہ شبہ زدہ بنادیا، بھکت نے مکمل رجائی، ایک نے ملکیتی کو ہنگامہ سودا بنادیا دوسرے نے بہت سستا۔ یوگ میں گلوگیر جذباتیت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جو بھکتی بھکت کو قدم قدم پر لرزہ محبت، بے حرکتی اور مرض کا احساس کراتی ہے وہ اس میدان میں اجنبی تھی۔ ان لوگوں کے مطابق اگر "تقسیم و اقسام" خیالی باتیں ہیں، ارادے اور عزم بے کار ہیں، دنیا داہمہ ہے، اصلیت تقسیم اور اقسام سے باہر ہے اور لطیف و کمینف کے بھی آگے ہے، اور اصلیت اگر کیاں اور بے تقسیم ہے تو رونے سے کیا فائدہ؟ جو ہستی مطلق اور لامنتہم اور بیدار محض ہے اس کے سامنے سینہ کوئی کس لیے؟ اس لاصفت، بے جذباتی اور بے ترم حقیقت کی پرستش کیا اور حمد کیا؟ (اودھوت گیتا)۔ یوگ کی پہلی شرط لاجذباتیت اور غیریت ہے اس لیے وہ اپنے پیرو کو سخت بنا دیتا ہے۔ بکیر داس نے بھی یوگیوں سے وراثت میں یہ اکھڑ پن پایا تھا۔ دنیا داری میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو دیکھ کر اور ان کے آنسو دیکھ کر وہ ترس کھا کر دکھی نہیں ہوتے تھے بلکہ اور زیادہ سخت ہو کر انھیں پھٹکار دیتے تھے۔

لیکن اکھڑ پن بکیر داس کی صفت خصوصی نہیں ہے۔ جب وہ یوگی یا اودھوت کو مخاطب کرتے ہیں تبھی ان کا اکھڑ پن پورے زور پر ہوتا ہے۔ وہ یوگ کے سامنے پہیلیاں بجاتے رہتے ہیں، "سن" اور "سج" کی مابیت پوچھتے رہتے ہیں، "دویت" (دونئی) اور "ادویت" (ودیت) کے سوالات اٹھاتے ہیں اور اودھوت کی لاعلمی پر شرارت آمیز خندہ زنی کرتے ہیں۔

پھر بھی یہ اکھڑ پن ان کی فطرت میں تھا۔ انھیں یہ اصول منظور نہیں تھا کہ بھلا برا جس کو بھی ایک بار پکڑو اسے ہمیشہ پکڑے رہو۔ وہ حقیقت کی تلاش میں تھے اور کوئی موہ انھیں اس راستے سے بھٹکا نہیں سکتا تھا۔ وہ ہاتھ میں جلتی گڑی لے کر چل پڑے تھے اور صرف اسی کو اپنا ساتھی بناتے تھے جو ان کے ہاتھوں اپنا گھر جلوانے کے لیے تیار ہو :

ہم گھر جارا اپنا یا مڑا ہاتھ

اب گھر جاروں تاس کا جو چلے ہمارے ساتھ

وہ سر سے پر تک مست مولا تھے وہ ایسے مست تھے جو پرانے کاموں کا حساب نہیں رکھتا، موجودہ

پنڈت ہو کے آسن مارے لمبی مالا جپتا ہے
انتر تیرے کپٹ کترنی سو بھی صاحب کھٹنا ہے
اونچا نیچا محل بنایا گہری نیو جہا تا ہے
چلنے کا منصوبہ ناہیں رہنے کا من کرتا ہے
کوڑی کوڑی مایا جوڑی گاڑ زمین میں دھرتا ہے
چہ لینا ہے سولے جیسے پانی بہ بہ مرتا ہے
ست وختی کو گزی ملے نہیں ویشا پنے خاصا ہے
چہ گھر سادھو بیک نہ پاوے بھڑوا کھات بتا ہے
بیرا پائے پرکھ نہیں جانے کوڑی پرکھا کرتا ہے
کہت کبیر سنبھائی سادھو ہری جیسے کوتیسا ہے

اک۔ ور صفحہ ۱۵۳

یہ زبان جھنجھوڑنے والی ہے، جتنی سادہ اتنی ہی تیز۔ پڑھتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا اپنے لیے بالکل بے فکر ہے۔ اگر وہ اپنے لیے اتنا بے فکر نہ ہوتا تو اتنا سخت طنز نہ کرتا۔

کبیر داس کے لیے عشق الہی ہی سب کچھ ہے، 'وید نہیں'، 'شناستر نہیں'، 'پڑان نہیں'، 'جپ نہیں'، 'مالا نہیں'، 'تسلیج نہیں'، 'مند رہیں'، 'مسجد نہیں'، 'اوتار نہیں'، 'غی نہیں'، 'پیر نہیں'، 'پیغمبر نہیں'۔ یہ عشق ساری رسوم ظاہری سے بالاتر ہے اور سارے مذہبی اعمال سے برتر ہے۔ جو کچھ بھی اس کی راہ مسدود کرتا ہے وہ قابلِ تخریب ہے۔

انھوں نے سارے آپاسوں (روزہ داروں) اور تیرتھوں کو ایک ساتھ ہی نامنظور کر دیا۔ ان چیزوں کا ساتھ کر کے اور معتد وید کا تھیل کر کے ان کے لیے بھی دنیوی عز و وقار کا انتظام کرنے کو انھوں نے بیکار سمجھا۔ انھوں نے واحد اللہ نرنجن نرلیپ خدا میں لگن لگانے کو ہی اپنا مقصد بنایا اور اس کا اعلان کیا۔ اس لگن اور محبت کا کوئی ذریعہ اس محبت کے علاوہ نہیں ہے، کسی اور واسطے کو انھوں نے منظور نہیں کیا۔ محبت ہی مقصد ہے، محبت ہی ذریعہ۔ اس کا ذریعہ برت بھی نہیں، محرم بھی نہیں، پوجا بھی نہیں، حج بھی نہیں، تیرتھ بھی نہیں :

ایک نرنجن الکھ میرا۔ ہندو ترک نہوں نہیں میرا

راکھوں برت نامحرم جانا۔ رت ہی سکرول جو رہے ندانا

من پریت نہ پریم دس نا اس تن میں ڈھنگ
کیا جانوں اس پیوسوں کیسی رمسی سنگ

اک۔ گ۔ صفحہ ۱۲

اس قوت کو خود پریم اعتماد سمجھنا غلطی ہوگی۔ اس میں صرف فراز عشق اور تفحص کا اظہار ہوا ہے۔ بھکت کو خود پر پورا اعتماد ہے لیکن محبوب کی بلندی اور وقار پر اسے اور زیادہ اعتماد ہے غیر متزلزل عاشق یہ سوچتا ہے کہ اس کا محبوب کہیں غیر مطمئن نہ واپس ہو جائے۔ اس تفحص اور اندیشے کی وجہ اپنے نامکمل ہونے کا احساس ہے خود انکاری نہیں۔

کبیر ایک طرف جہاں اودھوت یا سدھ یوگی پر چوٹ کرتے ہیں اور اس خشک علم روحانی کو مضحکہ خیز سمجھتے ہیں وہیں دوسری طرف وہ پنڈت، شیخ اور قاضی پر بھی چوٹ کرتے ہیں۔ لیکن شیخ، پنڈت یا قاضی پر چوٹ کرتے وقت وہ اتنے ہوشیار نہیں رہتے جتنے اودھوت یا یوگی پر چوٹ کرتے وقت رہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پنڈت اور شیخ کے ذخیرہ علم کو انھوں نے اتنی باریکی سے نہیں دیکھا تھا جتنی باریکی سے اودھوت کی ریاضت دیکھی تھی۔ اسی لیے وہ حملہ اتنا تیز نہیں ہوتا۔ وہ پنڈت اور شیخ سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں جیسے یہ لوگ ناچیز محض ہوں، صرف ظاہر داری کے انبار، محض خراب اطوار کے مجھے۔ معمولی ہندو خانہ دار پر چوٹ کرتے وقت وہ بے پروا ہوتے ہیں، ان کے ہونٹوں پر ایک بے نیازانہ تبسم دکھائی دیتا ہے گویا وہ ان آدمیوں کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ ان پر چوٹ کی جائے۔ لیکن اس بے پروائی کی وجہ سے ان کی شاعری میں ایک فطری رُو اور دل کش شعریت آجاتی ہے۔ یہی بے پروائی کبیر کی طنزیات کی جان ہے۔ سچ پوچھا جائے تو آج تک ہندی میں ایسا طنز نگار پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان کی صریح چوٹ کرنے والی زبان، بغیر کہے سب کچھ کہہ دینے والی تکنیک اور نہایت سادہ ہونے کے ساتھ نہایت سخت طریقہ اظہار غیر معمولی طور پر معمولی ہے۔ ظاہری رسوم پر حملہ کرنے والے پرانے سنتوں اور یوگیوں کی اس ملک میں کمی نہیں ہے لیکن اتنے معمولی اور سادہ طریقے سے مسہر کر دینے والی زبان کبیر سے پہلے بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ طنز اسے کہتے ہیں کہ کہنے والا زیر لب مسکرا رہا ہو اور سننے والا تمللا اٹھا ہو تاہم یہ سمجھتا ہو کہ کہنے والے کو جواب دینا خود کو اور زیادہ مضحکہ خیز بنانا ہوگا۔ کبیر اسی طرح کے طنز نگار تھے۔

نہ جانے میرا صاحب کیسا ہے

مسجد بھی تر ملا پکارے کیا تیرا صاحب بہرا ہے

چیسوٹی کے پگ نمبر باجے تو بھی صاحب سنتا ہے

کرتے ہیں تو کبیر داس اس ذہنی اختلاف کو بھی پہنچنے نہیں دیتے وہ وید اور قرآن سے بھی آگے بڑھ کر کہتے ہیں :

لگن گر جے تہاں سدا پاوس جھرتے ہوت جھنکارنت جے تورا

وید کتیب کی گم ناہیں تہاں کہے کبیر کوئی رے سورا

(شہد اولی صفحہ ۱۰۴)

اس طرح ساری ظاہری مذہبی رسوم کو مسترد کرنے کی بے پناہ جرأت نے کبیر داس ریاضت کے میدان میں اترتے۔ محض استرداد کوئی اہم بات نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی بات کو مسترد کر سکتا ہے، لیکن کسی عظیم مقصد کے لیے ریواؤں کو مسترد کرنا واقعی ہمت کا کام ہے۔ بے مقصد بغاوت تخریب کن ہوتی ہے، اچھے مقصد کو لے کر بغاوت کرنا بھادو آدمی کا کام ہے۔ انھوں نے غیر متزلزل اعتقاد کے ساتھ راہ عشق اپنانے کی تلقین کی۔ وہ تازہ زندگی مردہ رسوم اور مذہبی بد اطوار کی کی زبردست فوج سے لڑ رہے تھے۔ لالچ اور چوٹوں کا ڈر، خواہشات اور غصے ان کے لیے سدا راہ ضرور ہوئے ہوں گے۔ انھیں انھوں نے بغیر معمولی جرأت کے ساتھ فتح کیا۔ ان کا واحد اسلحہ معرفت کی تلوار تھی۔ اس غضب کی تلوار کو انھوں نے ایک لمحے کے لیے بھی رکھنے نہیں دیا۔ وہ متواتر چلتی رہی۔ لیکن انھوں نے مروت کی رواداری کو بھی نہیں چھوڑا۔ یہی ان کی زور تھی۔ انھوں نے بے دردی کے ساتھ مذاہن بد اطوار یوں ظاہری رسوم اور مردہ روایتوں کو کاٹا۔ وہ سرستھلی پر رکھ کر قسمت آزمائی کے لیے نکلے تھے۔ ایک لمحے کے لیے بھی ان کی ابروؤں پر بل نہیں پڑا اور پیشانی پر شکن نہیں آئی۔ وہ سچے سورا کی طرح میدان میں ڈٹے رہے۔

ایک مضمیر اک سار بھتی رہے کھیل کوئی سورا سنت جھیلے

کان دل جیت کر وہہ پنیاں کر پریم سکھ دھام سہاں مرنی میلے

سبیل سے نہہ کر گیان کو کھڑک لے آئے چوکان میں کھیل کھیلے

کہیں کبیر سوئی سنت جی سورا سیس کو سو نپ کر کرم ٹھیلے

(شہد اولی صفحہ ۱۰۵)

ایسے تھے کبیر۔ سر سے پاؤں تک مست مولا، فطرتاً ہی پروا، عادت میں اکھڑا، بھکت کے آگے منکسر، ظاہر دار کے سامنے ہیبت ناک، دل سے صاف، دماغ سے درست، اندر سے نرم، باہر سے سخت، نسلی طور پر اذول، عملی طور پر قابل ستائش۔ وہ جو کچھ کہتے تھے تجربے کی بنا پر کہتے تھے۔

پوجا کروں نہ نماز گزاروں۔ ایک تراکار ہوسے نام رکھوں

ناج چاؤں نہ تیر تھ پوجا۔ ایک پچپانیا تو کیا دو جا

کہے کبیر بھر مہ سب بھ گا۔ ایک نرنجن سوں من لاگا

(ک۔ گ۔ پد ۳۳۸)

ان کے نزدیک : جو پیر، پیغمبر، قاضی، ملا، روزہ، نماز، اور مغرب رو ہونے پر عقیدت ہے وہ سب غلط ہے اور جو دھرتا، برہمن، ایکاشی، دیوالی اور مشرق رو ہونے پر عقیدت ہے وہ بھی غلط ہے۔ اگر ہندوؤں کے جھگوان مندر میں اور مسلمانوں کے خدا مسجد میں رہتے ہیں تو وہاں کس کی ملکیت ہے جہاں نہ مندر ہے نہ مسجد۔ کبیر داس نے اسی لیے ان سب کو رد کر دیا اور ان لوگوں کو بھی مسترد کر دیا جو آنکھیں بند کر کے چنا پسند کرتے ہیں۔ وہ اپنی روح کے خدا ہی کو اپنا ہمراہ بنا کر نکل پڑے۔ بولے : "اوفیہ تو اپنی راہ چل مندر بھی نہ جا اور مسجد کی طرف بھی رخ نہ کر، کیوں جھگولے میں پڑتا ہے تیرے رام رحیم اور کیشو کریم! میں تو کوئی فرق نہیں، تیرے لیے تو دونوں ایک ہی ہیں، ایک ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔"

ہم سے رام رحیم کریم کیسوا اللہ رام ست سوئی

بسمل میٹ پیہر ایکے اور نہ دوج کوئی

ان کے قاضی ملا پیر، پیغمبر روزہ، پچھم نماجا

ان کے پورب و سادیو دوج پوجا گیا اس گنگ دو جا

ترک مسیت تیرے ہندو دو ہونٹھا رام دہائی

جہاں مسیت دیڑا ناہیں تہاں کا کی ٹھکرائی

ہندو ترک دوڑد توئی پھوٹی اور کچھرائی

اگھ اگھ دھول دس جنت تہ پور دیارام رائی

کہے کبیر داس فقیرا اپنی راہ چیل بھائی

ہندو ترک کا کرتا ایکے تا مٹی لکھی نہ جائی

(ک۔ گ۔ صفحہ ۳۳۸)

لیکن کبیر یہیں نہیں رکے۔ اگر لفظ اللہ مذہب اسلام کی نمایندگی کرتا ہے اور لفظ رام ہندو تہذیب کی تو وہ ان دونوں کو سلام کر لینے کو تیار ہیں۔ لیکن کسی نہ کسی لفظ کا استعمال تو کرنا ہی پڑے گا۔ اگر عربی فارسی الفاظ اسلامی تہذیب کی اور سنسکرت ہندی کے الفاظ ہندو تہذیب کی یاد دہانی

ہوتی ہوگی۔ ان کے نام پر شائع شدہ کتابوں کی تعداد درجنوں تک پہنچتی ہے لیکن وہ ساری مستند تصانیف نہیں ہیں۔ جب سے موجودہ طریقے کی تحقیق کا آغاز ہوا ہے اس وقت سے کبیر داس کی اصلی تصانیف کی تلاش کی بہت کوشش کی گئی ہے۔ آج جہاں ڈاکٹر شیا م سندر داس کو ایک ایسا مخطوط ملا تھا جس پر سمیت ۱۵۱ اوکری (مستقلہ) دیا ہوا تھا اگر یہ وقت کتابت صحیح ہوتا تو کبیر داس کی زندگی میں لکھی ہوئی مافی جاسکتی تھی لیکن اس وقت مائوں نے اس وقت کتابت کو جعلی قرار دیا ہے۔ اس مخطوطے کی بناء پر آنجنابی ڈاکٹر صاحب نے کبیر گرنٹھاولی کے نام سے اس کا ایک ایڈیشن ناگری پرچار سچا سے شائع کرایا تھا۔ حالانکہ اب یہ مانا جانے لگا ہے کہ یہ مخطوط اتنا پرانا نہیں ہے جتنا پہلے سمجھا گیا تھا تاہم وہ آج سے دو ڈھائی سو برس پہلے کی تدوین ضرور ہے۔ کچھ لوگوں کے گورو گرنٹھ صاحب میں بھی کبیر کی تخلیقات شامل کی گئی ہیں لیکن وہ بھی کبیر صاحب کے دصال کے بہت بعد شامل کی گئی ہیں۔ ال آباد یونیورسٹی کے ڈاکٹر رام گمارور مانے ان مخطوطات کی علیحدہ تدوین کی ہے۔ کبیر سمپر داسے میں "ہیجک" نامی کتاب کی بہت توفیر ہے۔ اس کی کئی تفاسیر اور توضیحی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس (ہیجک) میں دی ہوئی نظموں اور گورو گرنٹھ صاحب کی نظموں میں بہت فرق ہے۔ جو وانیال (نظمیں) کبیر گرنٹھاولی میں دی ہوئی ہیں وہ بھی اس سے بہت مختلف ہیں۔ ان تین مشہور کتابوں کے علاوہ کبیر صاحب کے نام پر مروج پدوں اور ساکھیوں کی تعداد بہت ہے۔ پنڈت ایودھیا سنگھ پادھیانے جہی آودھو نے سبھی طرح کی وانیوں سے کبیر و چناولی کا انتخاب کیا تھا۔ حالانکہ صاحب علم اور عاشق تحقیق حضرات اس کی ہر ایک وانی (نظم) کو مستند نہیں مانیں گے تاہم اس میں شک نہیں کہ کئی سمپر دایوں (فروق) اور کتابوں میں کبیری ہوئی وانیوں کا یہ بہترین انتخاب ہے۔ اس سے چاہے کبیر کی زبان سمجھنے میں مدد ملے لیکن ان کے اصولوں، اقدار اور خصوصیات کو سمجھنے کے لیے یہ کتاب بہت کارآمد ہے۔ کبیر داس کے بھجنوں نے دنیا کے سارے اہل علم کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔ ان کی وانیوں نے "جو ذات اور مذہب کے اختلاف سے بالاتر اور مبینہ حقیقت ہیں۔ دنیا والوں کو نئی روشنی عطا کی ہے۔ اس کتاب کی وانیال بلاشبہ ایسے باذوق حضرات کے دل نشیں ہوں گی جنہیں انسان کے صحیح مذہب کی تلاش ہے

ہزاری پر سادو ویدی

بنارس ہندو یونیورسٹی

وارانسی

اسی لیے ان کی باتیں چھپنے والی اور طرز تہملہ دیئے والے ہوتے تھے۔ ان کے جو پیش رو لوگ مذہبی ظاہری کے مخالفت تھے انہوں نے بھی اپنے چاروں طرف ظاہر واری کا ظلم کھرا کر رکھا تھا۔ اسی لیے ان لوگوں میں وہ مستند بے پروائی نہیں تھی جو کبیر کو اتنا مرغوب عالم بنائے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پیشرو کتاب (مذہبی کتب) کی مذمت چاہے جتنی کریں کتاب ان کی پڑھی ہوئی ہوتی تھی کیوں کہ یہ لوگ بودھ اور یوگی تھے۔ چناں چہ وہ اندر ہی اندر کتاب کے وقار سے مرغوب رہتے تھے۔ وہ لوگ کبیر کی طرح بے خوف خود اعتمادی کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکے :

تیرا میرا منوا کیسے اک ہوئے رے

میں کہتا ہوں آنکھیں دیکھی

تو کہتا کاگد کی سیکھی

میں کہتا سمجھاؤں ہاری

تو را کھو اور جھانی رے

معصوم خود اعتمادی اور بے غرضانہ عبودیت کے بغیر کوئی اتنی صفائی سے نہیں کہہ سکتا کہ "تو را کھو اور جھانی رے" معمولی بات کو معمولی نہ رکھ کر بیکار مباحث سے اسے ملوث کر دینا ہی کیا زیادہ تر "کاگد کی سیکھی" کا کام نہیں ہے :

عبودیت کے سیلاب میں بھی انہوں نے کبھی خود کو حقیر نہیں سمجھا کیوں کہ ان کی فروتنی میں بھی ان کی خود اعتمادی کے ساتھ نہیں چھوڑتی تھی۔ ان کا دل جس شراب عشق کا مخمور تھا وہ معرفت کے شیرے سے کشیدگی گئی تھی۔ اسی لیے ان میں کورانہ اعتقاد جذباتیت اور بھوننا جذبہ عشق کا فقدان ہے۔ وہ مصلح زمانہ کی سی طاقت اور خود اعتمادی لے کر پیدا ہوئے تھے اور زمانہ ساز لوگوں جیسی مضبوطی ان میں موجود تھی۔ اسی لیے وہ زمانہ ساز ثابت ہوئے۔ ان کی شخصیت کو ایک جملے میں یوں کہا جاسکتا ہے: "وہ سرے پاؤں تک مست مولا تھے" بے پروا "معصوم سخت رو" انہیں غیر معمولی صفات کے سبب وہ قرن وسطی کے ہندوستانی نفس کو فتح کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کے بعد ان کی ترویج کردہ نرگن سادھنا (اصفات کی عبودیت) نے بھکتی کے مسلک کو بہت متاثر کیا۔

کبیر کی تصنیفات کئی صورتوں میں ملتی ہیں۔ وہ خود پڑھے لکھے نہیں تھے۔ ان کی تخلیقات عموماً مابدوں کے شروں ہی میں پھونتی رہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان کی نظموں میں تھوڑی بہت تبدیلی بھی

۴۔ وہی ماہیں بدیہہ ہے صاحب صرت سروپ
انت لوک میں دم رہا جا کے رنگ نہ روپ
وہ جسم یا سارے اجسام میں غیر مجسم ہو کر تخیل کی صورت رہتا ہے
وہ جس کا نہ رنگ ہے نہ روپ جائے لامحدود میں ساری ہے ۔

۵۔ چار بھجیا کے بھجن میں بھول پرے سب سنت
کبیرا سمرے تاس کو جا کے بھجیا انت
(سارے سنت مہاتا چار بانہوں والے دیوتاؤں کی پرستش میں گمراہ ہیں
کبیر تو اس ذات کی یاد کرتا ہے جس کے لائق ہوا بازو ہیں)۔

۶۔ جنم من سے رہت ہے میرا صاحب سوائے
بہاری وہ پیو کی جن سر جا سب کوئے
میرا مالک تو وہی ہے جو پیدایش اور موت سے معرا ہے
میں اپنے اس محبوب کے تار ہوں جو سبھی کا خالق ہے ۔

۷۔ ایک کہوں تو ہے نہیں دوت کہوں تو گار
ہے جیسا تیرا رہے کہے کبیر و چار
(اگر میں اسے ایک کہتا ہوں تو وہ ہے ہی نہیں یعنی اس کا پتہ نہیں اور دو کہوں تو گائی ہو جائے گی
کبیر سوت بچار کر یہ کہتا ہے کہ وہ جیسا ہے ویسا ہی ہے یعنی اس کا بیان ناممکن ہے)۔

۸۔ رکیو روپ جب ہے نہیں ادھر دھر وہیں دیہہ
لگن منڈل کے مدھیہ میں رہتا پرکھ بدیہہ
(نہ اس کی خطوط سے تصور بن سکتی ہے نہ اس کی کوئی صورت ہے نہ وہ کسی چیز پر نکا ہے نہ اس کے جسم
وہ لاجسم قادر مطلق عرشیات کے درمیان رہتا ہے)

حصہ اول

کرتا مرنے (ذات فاعل)

۱۔ اچھے پرکھ لک پڑ ہے نرنجن واک کی ڈار
تر دیوا ساکھا بھئے پات بھیا سلسار
اذات لافانی ایک درخت ہے ۔ اس کی بڑی شاخ ذات حق ہے
تین دیو برہما وشنو اور مہیش اس کی چھوٹی شاخیں ہیں اور دنیا اس کی پتیاں ہیں ۔

۲۔ صاحب میرا ایک ہے دو جا کہا نہ جائے
دو جا صاحب جو کہوں صاحب کھارے
(میرا صاحب یعنی مالک ایک ہی ہے ۔ کسی دوسرے کو مالک نہیں کہہ سکتا۔
اگر میں کسی دوسرے کو مالک کہوں گا تو میرا مالک سمٹ نا خوش ہو گا)۔

۳۔ جا کے مہنہ مانٹا نہیں ناہیں روپ گروپ
پہپ بس تیں پاترا ایسا تنقو انوپ
(جس کے نہ مہنہ ہے نہ پیشانی جو نہ خوب صورت ہے نہ بد صورت
جو پھول کی خوشبو سے بھی لطیف تر ہے ایسی لامثال حقیقت ہے وہ)۔

۱۴۔ جو کچھ کیا سو تم کیا میں کچھ کیا مانہ
کہو کہی جو میں کیا تم ہی تھے مجھ مانہ
(اے خدا جو کچھ کیا وہ تم نے کیا ہے میں نے کچھ نہیں کیا
جی یہ ہے کہ جو تم نے کہا وہی میں نے کیا ' تم ہی تو میرے اندر تھے)

۱۵۔ جا کورا کھے سائیاں مار کے نہیں کوئے
بال نہ بانکا کر کے جو جگ بسیری ہوئے
(جس کی حفاظت خدا کرتا ہے اسے کوئی مار نہیں سکتا
چاہے ساری دنیا اس کی دشمن ہو جائے پر اس کا بال بانکا تک نہ ہوگا)

۱۶۔ سائیں میرا بانیا سچ کرے دیو پار
بن ڈانڈی بن پاٹا تو لے سب سنار
(میرا مالک ایسا تاجر ہے جو بڑی آسانی سے تجارت کرتا ہے۔
وہ ترازو کی ڈانڈی اور پلڑے کے بغیر ہی ساری دنیا تول لیتا ہے)

۱۷۔ سائیں تجھ سے باہر کوڑی ناہیں بکائے
جا کے رہ پر دھنی تو لاکھوں مول کرائے
(اے میرے مالک ' جو تجھ سے باہر ہے اس کی قیمت ایک کوڑی کی بھی نہیں
اسے منعم تو جس پر مہ بان ہے اس کی قیمت لاکھوں کی کرا دیتا ہے)

سر و گھٹ ویا پکتا (موجودگی برہمہ جا)

۱۸۔ تیرا سائیں تجھ میں جیوں پہن میں پاس
کستوری کا برگ جیوں پھر پھر ڈھونڈے گھاس
(تیرا مالک تجھ میں اس طرح سما یا ہے جیسے پھولوں میں خوشبو
تو کیوں کستوری کے ہرن کی طرح گھوم گھوم کر گھاس میں خوشبو تلاش کرتا ہے)

۹۔ سوئی میرا ایک تو اور نہ دوجا کوئے
جو صاحب دوجا کے دوجا گئی کا ہوئے
(میرا تو ایک تو ہی ہے ' دوسرا اور کوئی نہیں
جو شخص دوسرے مالک کی بات کرے وہ دوسرے خاندان کا یعنی حرام زادہ ہے)

۱۰۔ مرگن کی سیوا کرو مرگن کو کر گیان
مرگن مرگن سے پرے تمہیں ہمارا دھیان
(تم چاہے باصفیات خدا کی پرستش کرو یا لاصفات کی معرفت کرو
ہمارا دھیان تو اسی میں لگا ہے جو باصفیات اور لاصفات سے آگے ہے)

شکتی متا (قدرت ایزدی)

۱۱۔ صاحب مول سب ہوت ہے بندے تے کچھ ناہیں
رائی تے پرہت کرے پرہت رائی ماہیں
(جو کچھ بھی ہوتا ہے ذات الہی سے ہوتا ہے بندے سے کچھ نہیں ہوتا۔
وہ چاہے تورانی کو پہاڑ بنا دے اور پہاڑ کو رائی جیسا کر دے)

۱۲۔ بہن بہتا تھل کرے تھل کر بہن بہوئے
صاحب بانہ بڑا بنیا جس بھاوے تھس ہوئے
(وہ چاہے تو بہتے دریا کو مٹی جیسا خشک کر دے اور مٹی کو پانی کی طرح بہا دے
مالک کی طاقت بہت بڑی ہے۔ سب کچھ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے)

۱۳۔ صاحب سا سمجھ نہیں گروا گھر گنہجیر
اوگن چھوڑے گن کہے چھنگ اتارے تیر
(صاحب یعنی مالک جیسا قادر کوئی نہیں ہے نہ اس جیسا کوئی طاقتور یا گہرا ہے
اگر کوئی شخص برائیوں کو چھوڑ کر بھلائی اپناتا ہے تو وہ اسے ایک لمحے میں پار لگا دیتا ہے)

۲۳۔ جیوں نین میں پوتری یوں خالق گھٹ ماہد
مورکھ لوگ نہ جانہی باہر ڈھونڈن جانہ
(جس طرح آنکھوں میں پتلی رہتی ہے اسی طرح خالق ہر جسم میں ہے
اصح لوگ یہ بات نہیں جانتے اور اسے تلاش کرنے باہر جاتے ہیں)

۲۵۔ پاوک روپی سائیاں سب گھٹ رہا سمائے
چت حقیق لاگے نہیں تاتے بچھ بچھ جائے
مالک تو آگ کی طرح ہے جو ہر شخص کے جسم میں موجود ہے۔
دل کا چغماق چون کہ رگڑا نہیں جاتا اس لیے یہ آگ بار بار بجھ جاتی ہے)

شبد (آہنگ روحانی)

۲۶۔ کبرا شد شریہ میں بن گن باجے تانت
باہر بھینر دم رہا تاتیں چھوٹی بھرا ت
(اے کبر میرے جسم کے اندر جیسے ایک تانت خور بخور کیج رہی ہے اور آہنگ ہو رہا ہے۔
وہ آہنگ اندر بھی ہے اور باہر بھی یہ احساس ہونے پر میری الجھن دور ہو گئی)

۲۷۔ سبد سبد ہڑ انڑا سار سبد چت دیئے
جا سبد سے صاحب طے سوئی سبد کہہ لیئے
(الفاظ ہر طرح کے ہوتے ہیں دھیان اسی لفظ پر لگانا چاہیے جو اصل ہے
جس لفظ سے مالک ملا ہے اسی لفظ کو یا آہنگ کو پکڑنا چاہیے)

۲۸۔ ایک سبد سکھ راس ہے ایک سبد دکھ راس
ایک سبد بندھن کٹے ایک سبد گل پھانس
(ایک ایسا لفظ ہو سکتا ہے جس سے راحت کا خزانہ دوسرے لفظ سے دکھ ملتے ہیں
ایک لفظ سے ساری بندشیں ٹوٹتی ہیں دوسرے لفظ سے گردن میں پھانسی لگتی ہے)

۱۹۔ جا کارن جگ ڈھونڈھیا سو تو گھٹ جی ماہد
پردہ دیا بھرم کا تاتیں سوچھے ماہد
(جس مالک کی ساری دنیا میں تلاش کی وہ تو جسم کے اندر ہے
اس نے بے یقینی کا پردہ ڈال دیا ہے اسی لیے دکانی نہیں دیتا)

۲۰۔ سمجھے تو گھر میں رہے پر سا پاک لگائے
تیرا صاحب تجھ میں انت کہوں مت جائے
(اگر تجھ میں سمجھ ہو تو جو کچھ اللہ نے دیا ہے اسے آنکھوں سے لگا اور گھر میں رہ۔
تیرا مالک تیرے اندر ہے تو اس کے لیے کہیں اور نہ جا)۔

۲۱۔ جیتا گھٹ تیتا متا بہت بائی بہت بھیکھ
سب گھٹ بیا پاک ہوئے رہا سوئی آپ الیکھ
(جتنے جسم یعنی افراد ہیں اتنے خیالات ہیں لوگوں کی طرح طرح کی ہولیاں اور عیے ہیں
جو ان سارے اجسام میں موجود ہے وہ وہی ایک ہے جو ناقابل بیان ہے)

۲۲۔ بھولا بھولا کیا پھرے سر پر بندھ گئی بیل
تیرا سائیں تجھ میں جیوں تل ماہیں تیل
(تو کیوں بھٹکتا پھرتا ہے۔ اسی چکر میں تیرے سر پر بنیاداری سوار ہو گئی ہے۔
تیرا مالک تو تیرے اندر ہی ہے جیسے تل کے اندر تیل ہوتا ہے)

۲۳۔ جیوں تل ماہیں تیل ہے جو حقیق میں آگ
تیرا سائیں تجھ میں جاگ سکے تو جاگ
(جس طرح تل کے اندر تیل اور چغماق کے اندر آگ رہتی ہے
اسی طرح تیرا مالک تجھ میں ہے۔ اگر تو جاگ سکے تو جاگ یعنی یہ سمجھ لے)

۳۴ جنت منتر سب جھوٹے مت بھروسہ کو ہے

سارے بندہ جانے بنا کا کچا ہنس نہ ہوئے

(سارے جنت منتر جھوٹے ہیں۔ کسی کو ان کے بہلاوے میں نہیں آنا چاہیے۔)

اصلی بندہ جانے بغیر کو اہنس نہیں ہو سکتا یعنی انسان مدارج عالیہ روحانی پر نہیں پہنچتا)

نام

۳۵ آؤ نام پارس ہے میں ہے مہیلا لوبہ

پرست ہے کینچن بھیا چھوٹا بندھن موہ

(اولیٰ یعنی اللہ کا نام پارس چھ ہے اور دل رنگ لوبہ لوبہ)

اس پارس کے چھوٹے ہی وہ سونا بن گیا اور ساری بندھن دنیوی تعلقات کے چھوٹ گئے)

۳۶ آؤ نام بچہ سارے ہے بوجھ لیوہ سو ہنس

میں چائیو بچہ نام کو ام بچو سو ہنس

(اولیٰ نام اصل جوہر ہے جس نے اسے سمجھ لیا وہ عارف کامل ہے۔)

جس شخص نے اس اصل نام کو سمجھا وہ اور اس کا خاندان لافانی ہو گیا)

۳۷ آؤ نام بچہ مول ہے اور منتر سب ڈار

کہے کبیر بچہ نام بن بوڑھا سسار

(اولیٰ نام جوگی طرح ہے اور دوسرے سارے منتر اس درخت کی شاخیں)

کبیر کہتا ہے کہ اصل نام کے بغیر ساری دنیا ڈوب کر مری جا رہی ہے)

۳۸ نام رتن دھن پاسے کے لگا نٹھی باندھ نہ کھول

ناہیں پن نہیں پار کھو نہیں گاہک نہیں مول

(اگر تم نام کے جواہر کو پاؤ تو اسے کانٹھ میں باندھ لو کھول کے کسی کو نہ دکھاؤ)

اس جواہر میں نہ آب ہے نہ اس کا پار لگی ہے نہ گاہک ہے نہ اس کی کوئی قیمت ہے)

۳۹ سب سب کوئی کہے سب کے ہاتھ نہ پاؤں

ایک بندہ اوشدھ کرے ایک سبب کر گھاؤ

(ہر شخص الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ لفظوں کے نہ ہاتھ ہوتے ہیں نہ پاؤں)

تاہم ایک لفظ مرض میں دوا کا کام کرتا ہے اور ایک لفظ زخم پیدا کرتا ہے)

۴۰ سب برابر دھن نہیں جو کوئی جانے بول

بیرا تو داموں ملے سب میں مول نہ تول

(الفاظ جیسی کوئی دولت نہیں بشرطیکہ ٹھیک بولن آتا ہو)

بیرا تو قیمت دے کر مل جاتا ہے لیکن لفظوں کا نہ کوئی مول ہے نہ تول)

۴۱ مٹا ہمارا منتر ہے ہمسایوں سے مو لے

سب ہمارا کلپ ترو جو چاہے سو دیے

(ہمارا مت یعنی اعتقاد ہی ہمارا منتر ہے یہ اسی کو مٹا ہے جو ہم سا ہوتا ہے)

ہمارا شہ کلپ کا درخت ہے اس سے جو بھی خواہش کرو وہ پوری کرے گا)

۴۲ سینکل سبب اچارے اہم آئے ناہنہ

تیرا پر تیرے تھے میں سترو بھی تجھ مانہنہ

(تم ٹھنڈے یعنی آرام دینے والے الفاظ بولو اور غور نہ کرو)

تمہارا محبوب تمہارے اندر ہے اور تمہارا دشمن بھی تمہارے اندر ہے)

۴۳ وہ موتی مت جانے چپے پوت کے ساتھ

یہ تو موتی سب کا بید رہا سب گات

(اسے موتی نہ سمجھو جو کانچ کے ٹکڑے کے ساتھ دھاگے میں بندھ جاتا ہے)

یہ جو شہد کا موتی ہے تو سارے جسم ہی کو بندھ رہا ہے۔)

۳۴۔ پاؤں کو روپی نام ہے سب گھٹ رہا سمسے
چست چھتق لاگے نہیں دھواں ہوئے ہوئے جائے
اس کا نام ایسی آگ ہے جو ہر جسم کے اندر موجود ہے
دل کا چھتاق چوں کہ رگڑا نہیں جاتا اس لیے صرف دھواں اٹھ اٹھ کر رہ جاتا ہے)

۳۵۔ نام بنا بے کام ہیں چھتق کوٹ بلاس
کا اندر اس بیٹھو کا بیکنڈھ نواس
(نام کے بغیر چھتق کروڑ قسم کی عیش و عشرت بے کار ہیں
چاہے وہ دیوتاؤں کے راجا اندر کے تخت پر بیٹھنا ہو یا جنت میں رہنا ہو)

۳۶۔ لوٹ سکے تو لوٹ لے ست نام کی لوٹ
پاچھے بھر بھٹا پھر پران جا نہ جب چھوٹ
(اگر تجھ سے لوٹی جاسکے تو سچے نام کی جو لوٹ ہو رہی ہے وہ لوٹ لے
ورنہ بعد میں پچھتاؤ گے جب جان جسم سے نکلنے لگے گی)

۳۷۔ شوہر میرے اچھا ہے انہد بھی مر جائے
رام سینہی نام میرے کہہ کبیر سمجھائے
(شوہر واد' اچپ جاپ اور انہد ناد کو سننے والے ہوگی سچی مر جاتے ہیں
لیکن رام کے عاشق کو موت نہیں ہے کبیر یہ بات سمجھا کر کہہ رہا ہے)

پہرے (تعارف)

۳۸۔ لالی میرے لال کی جنت دیکھوں تہ لال
لالی دیکھیں میں گئی میں بھی ہو گئی لال
(میرے محبوب کی گل روئی نے ہر سمت سرخی بکھیر دی ہے
میں جب اس لالی کو دیکھنے لگی تو میں بھی لال ہو گئی یعنی اللہ کا عاشق اس میں سما جاتا ہے)

۳۹۔ سبھی رسا میں ہم کری نہیں نام سم کوئے
رینچ گھٹ میں سچے سب تن کچن ہوئے
(ہم نے ہر طرح کی کیمیا آزمائی ہے لیکن ازلی نام جیسی کوئی نہیں ہے۔
یہ ذرا سی بھی بدن میں جائے تو سارا جسم سونے کا ہو جائے)

۴۰۔ جھین نام ہر دے دھرا بھیا پاپ کا ناس
مانو چنگی آگ کی پری پرانی گھاس
(جب بھی کسی نے اس کا نام دل میں رکھا اسی وقت اس کے گناہ ختم ہو گئے
جیسے آگ کی چنگاری پرانی یعنی خشک گھاس میں پڑ گئی ہو)

۴۱۔ گیان دیپ پرکاس کر بھتر بھون جرائے
تہاں شمرست نام کو بکج سادھ لکائے
(محنت کا چراغ جلا کر اندر کا محل یعنی دل جلا دینا یعنی پاک کرنا چاہیے
وہاں سچے نام کا سحر کر کے معمولی طور پر استفراق الہی کی مشق کوئی چاہیے)

۴۲۔ سینہوں میں برائے کے دھوکے ہو نکرے نام
داکے پگ کی پیٹری میرے تن کو چام
(جس شخص کے مزے خواب میں بھی بڑ بڑاتے ہوئے دھوکے سے نام سنائی دے
اس کے پاؤں کے جوتے میرے جسم کی کھال کے بنائے جائیں)

۴۳۔ جیسو مایا من دیو تیسو نام رسائے
تارا منڈل بیدھ کے تب امرا پور جائے
(جس طرح دل میں مایا یعنی تعلقات دنیوی گھر کیے ہیں ویسے ہی اگر نام گھر کر جائے
تو انسان ستاروں کی دنیا کو پار کر کے دائمی قیام کی دنیا میں چلا جائے)

۵۴۔ اُن مَن سوں مَن لا گیا لگنہ پہنچا جائے

چاند بہونا چاندنی اکھ نرنبھن رائے

(میرادل اس سے لگا ہے جو خواہش سے پرے ہے اور اس سے میں آسمان میں پہنچ گیا

اس جگہ چاند کے بغیر چاندنی رہتی ہے اور وہاں میرے آقا نادریدہ اور ناملوٹ موجود ہیں)

۵۵۔ میری مٹی مکتا بھیا پایا اگم نواس

اب میرے دو جا نہیں ایک تھاری آس

(جب خودی مٹ گئی تو میں آزاد ہو گیا اور مجھے لا انتہا مقام مل گیا۔

اب کوئی دوسرا میرا نہیں ہے، مجھے صرف تمہارا سہارا ہے)

۵۶۔ سرت سمانی نرت میں اچا ماہیں جاپ

لیکھ سمانا اکھ میں آ پا ماہیں آپ

(محبت میں معرفت سما گئی اور لا ذکر میں ذکر محو ہو گیا

حسن نادریدہ میں دیدار سما گیا اور میرے خود کے اندر لا محدود اللہ سما گیا)

(یہ دو با یوگ پر بھکتی یعنی محبت و عقیدت کی برتری ظاہر کرتا ہے۔ مترجم)

۵۷۔ پار برہم کے تیج کا کیسا ہے ان مان

کبے کی سو بھا نہیں دیکھے ہی پرمان

(اُس پار برہم یعنی حقیقت مطلق کی تجلی کا قیاس کس طرح ممکن ہے

یہ جس کہنے کی چیز نہیں ہے، اس کا یقین اسے دیکھ کر ہی ہو سکتا ہے۔)

۵۸۔ پنجر برہم پر کا سیا انتر بھیا اجاس

سکھ کر سوتی محل میں بانی پھوٹی باس

(جسم کو جب محبت میں روشن کیا اور دل میں جب اجالا ہوا

تو محل میں آرام سے سوتی ہوئی آواز یعنی جوگیوں کا انہنداد جاگ اٹھا)

۵۹۔ جن پاؤں بھومین بہم پھرے گھوڑے دس پدیں

پیا مہن جب ہو یا آگن بھیا بدیس

(ان پیروں سے میں زمین پر بہت گھوما اور ملک ملک کو دیکھا۔

جب میرا محبوب مجھ سے مل گیا تو پردیس جی میرے گھر کا صحن ہو گیا)

۵۰۔ اٹ سامنا آپ میں پر گئی جوت انت

صاحب سیوک ایک سنگ کھلیں سدا بست

(جب میں نے باہر سے نظر پٹی اور اندر ڈالی تو لافانی نور نے ہر جوا۔

پھر یہ حال ہو گیا کہ آقا اور غلام یعنی معبود اور عابد ہمیشہ کے لیے بولی کھیلنے لگے)

۵۱۔ جوگی ہوا جھلک لگی مٹ گیا اینچا تان

اٹ سمانا آپ میں میں ہوا برہم سمان

(جب میں نے یوگ شروع کیا تو مجھے نور بصر ملا اور میرا دونی کا احوال پن مٹ گیا

میں باہر سے پلٹ کر خود میں سما گیا اور برہم یعنی ذات مطلق جیسا ہو گیا)

۵۲۔ نون گلہ پانی ملا بہم نہ بھر ہے گون

سرت سبد میلہ بھیا کال رہا کہہ مون

(جب نلک پانی میں گھل گیا یعنی بندہ فنا فی اللہ ہو گیا تو نلک کی گٹھری بھر نہیں بھرتی یعنی جسم نہیں ہوتا

جب آہنگ ازلی سے ملنا ہو جاتا ہے تو موت یا وقت میں ٹھہراؤ آ جاتا ہے)

۵۳۔ کہنا تھا سو کہہ دیا اب کچھ کہنا نہ جائے

ایک گیا سو جا رہا دریا لہر سمائے

(جو کچھ مجھے کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ اب مجھ سے کچھ کہا نہیں جاتا۔

جو لفظ نکل گیا وہ نکل کر گم ہو گیا جیسے دریا کے اندر موج سما جاتی ہے)

۶۴۔ اب گورو دل میں دیکھیا نکالوں کو کچھ نانہ

کبرا جب ہم بچوتے تب جانا گورو نانہ

(اب ہم نے اپنے گورو کو اپنے دل میں دیکھا ہے اور کانے یعنی اس کی تعریف کرنے کی طاقت نہیں رہی
اے کبیر جب ہم گاتے تھے اس وقت ہم نے گورو کو جانا ہی نہیں تھا)

۶۵۔ مان سرور سکھ جب ہنسی کیل کراہ

مکتاہل موتی چکے اب اڑ انت نہ جاہ

(مان سرور یعنی عالم معرفت بھی آسانی سے ملتا ہے جب ہنسی یعنی مرشد محبت کرتی ہے
اب ہنس موتی چک رہا ہے اور اڑ کر کسی اور جگہ نہیں جاسکتا)

۶۶۔ شمع منڈل میں گھر کیا باجے شہد رسال

روم روم دیکھ بھیا پر گئے دین دیال

(ہم نے شمع منڈل یعنی عالم لاموجودگی میں گھر بنایا ہے اور کان میں میٹھی آواز آرہی ہے
ہمارا رواں چراغ بنا ہے اسی وقت خدا کے پاک کا ظہور ہوا ہے)

۶۷۔ شربت اڑانی گلن کو چرن بلبی جائے

سکھ پایا صاحب ملا آئند آرنہ سمائے

(ہمارا روحانی شمع آسمان میں پرواز کر گیا اور اس کے قدموں پر جا پڑا
ہم نے بے انتہا راحت پائی، ہمارا مالک مل گیا، خوشی ہمارے سینے میں نہیں سارہی ہے)

۶۸۔ پانی ہی تے ہم بھیا ہم ہی گیا بلائے

کبرا جو تھا سوئی بھیا اب کچھ کہا نہ جائے

(پانی ہی سے ہوت ہی تھی یعنی عنصر اعظم ہی سے جسم انسانی بنا تھا اور اب ہوت غائب ہو گئی
اے کبیر جو کچھ پہلے تھی اسی حالت میں پہنچ گیا، اب کچھ اور کہا نہیں جاتا)

۵۹۔ آیا تھا سنسار میں دیکھن کو بہر روپ

کے کبیرا سنت ہو پڑ گیا نظر انوب

(میں اس دنیا میں طرح طرح کی چیزیں دیکھنے آیا تھا
کبیر کہتے ہیں کہ جب میں فقیر ہو گیا تو مجھے لاشانی حقیقت دکھائی دی)

۶۰۔ پایا تھا سو گہ رہا رسنا لاگی سواد

رقن نرالا پائیا جگت ٹٹولا بعد

(میں نے جو پایا اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اور میری زبان کو اسی کا ذائقہ لگ گیا
میں نے پہلے لاشانی جواہر پایا، اس کے بعد ہی دنیا کو ٹٹول کر دیکھا)

۶۱۔ کبرا دیکھا ایک انگ مہما کہی : جائے

تیج پنج پر سادھنی نینن رہا سمائے

(اے کبیر میں نے ایک کتا چیز دیکھی جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی
میرے سامنے میرے غنی نے بغیر نود رکھ دیا اور وہی میری آنکھوں میں سما گیا ہے)

۶۲۔ گلن گرج بر سے امی بادل گہر گمبھیر

چہوں دس دیکے دامن بھجیں واس کبیر

(آسمان سے گہرا بادل گرج گرج کر امت برسا رہا ہے یعنی روحانی فینٹل رہا ہے
چاروں طرف بجلی یعنی تجلی چمک رہی ہے اور اس بارش میں کبیر داس بھیگ رہے ہیں)

۶۳۔ دیپک جو یا گیان کا دیکھا اچرم دیو

چار دید کو گم نہیں جہاں کبیرا سیو

(میں نے معرفت کا چراغ جلا دیا اور لاشانی معبود کا دیدار کیا
جہاں کبیر پہنچے ہیں وہاں چاروں دید بھی نہیں پہنچ سکتے)

۴۳۔ جیوں گونگا کے سین کو گونگا ہی پہچان
تیوں گیانی کے سکھ کو گیانی ہوئے سو جان
جس طرح گونگا ہی دوسرے گونگے کے اشارے سمجھ سکتا ہے
اسی طرح ایک گیانی ہی دوسرے گیانی کی لذت کا اندازہ کر سکتا ہے۔

۴۵۔ کاکہ لکھے سو کاکہ کی بیویاری جیو
آتم درشت کہاں لکھے جت دیکھو نت پیو
جو شخص کاغذ پر لکھتا ہے وہ کاغذ ہی کا استعمال کرنے والا ہے یا بیویاری ہے
روحانی نظر کہاں کہاں اپنی بات لکھے وہ تو جہاں جاتی ہے وہاں محبوب کو پاتی ہے۔

۴۶۔ لکھا لکھی کی ہے نہیں دیکھا دیکھی بات
دوبا دہن مل گئے پھسکی پڑی برات
۱۔ لکھنے لکھانے کی نہیں دیکھنے دکھانے کی بات ہے
دوبا دہن جب مل گئے تو برات پھسکی پڑ گئی۔

۴۷۔ بھرو ہوئے سو ریتی ریتو ہوئے بھرائے
ریتو بھرو نہ پا بیئے تو بھو سوئی کہائے
(جو چیز بھری ہو وہ خالی ہو سکتی ہے اور جو خالی ہو وہ بھری جاسکتی ہے)
لیکن روحانی تجربہ ایسی چیز ہے جس میں نہ خالی پن معلوم ہوتا ہے نہ بھرا پن۔

سارگر ہتا (حصولِ اصلیت)

۴۸۔ سادھو ایسا چاہئے جیسا سوپ بھائے
سادھو کو گہرے تھوٹھا دیے اڑائے
(سادھو کو اپنی فطرت میں سوپ کی طرح ہونا چاہیے
اے چاہئے کہ وہ اصل جنس کو اپنے پاس رکھے اور بیکار چھلکے وغیرہ اڑا دے۔)

۴۹۔ سق سرور مین من نیر تیر سب دیو
سدا سدا سب بسبھی برلا جانے بجیو
(شونیہ منڈل یعنی عالم لاموجودگی تالاب ہے دل پھیل ہے تالاب کے کنارے ہی پر دیوتا ہیں
بھی لوگ اس امرت کے سمندر میں عیش کر رہے ہیں لیکن شاذ و نادر ہی کوئی اس کا بھید سمجھتا ہے۔)

۵۰۔ میں لگا اُس ایک سے ایک بھیسا سب مانہ
سب میرا میں سبن کا نہناں دوسرا ناہ
(میں نے اس ایک سے تعلق کیا اور وہ ایک ہی سمجھوں میں آ گیا۔
اب سبھی میرے ہیں اور میں سمجھوں کا ہوں کوئی غیر نہیں رہا۔)

۵۱۔ گن اندری سبھے گئے ست گورو کرمی مہلے
گھٹ میں نام پرگٹ بھیجا بک مرے بلالے
(میرے مرشد کا دل نے مدد کی اور میں جسم کی اور حواس خمسہ کی بندش سے آزاد ہو گیا
میرے جسم ہی میں ازلی نام کا ظہور ہو گیا اب میری بلا بک بک کر کے مرے لیے عینی میں خاموش رہوں گا۔)

۵۲۔ کبرا بھرم نہ بھاجیا نہ بدھ دھریا بھیکھ
سائیں کے پرچے بنا انتر دیمو رکھ
(اے کیر چاہے طرح طرح کے بھیس بناؤ دل کا تذبذب دور نہ ہوگا
جب تک مالک سے تعارف نہ ہوگا دل میں لکیر پڑی ہی رہے گی۔)

انوجھو (تجربہ)

۵۳۔ آتم انوجھو گیان کی جو کوئی پوچھے بات
سو گونگے گڑ کھائے کے بے کون مکھ سواد
(روحانی تجربے اور معرفت کی اگر کوئی بات پوچھے
تو یہ بتاؤ کہ گونگے آدمی گڑ کھا کر کس منہ سے اس کا ذائقہ بتائے۔)

۸۴۔ سم درشتی تب جانے سیٹل سمٹا ہوئے
سب جیون کی آتما لکھے ایک سی ہوئے

(اسی کو ایک نگاہ سے دیکھنے والا کہنا چاہیے جس کی ایک نظری آرام دینے والی ہو
اور وہ سبھی جانداروں کی ارواح کو ایک ہی نظر سے دیکھے)

بھکتی

۸۵۔ جب لگ نانا جگت کا تب لگ بھکتی نہ ہوئے

نانا توڑے ہر بھجے بھکت کہاوے سوئے
(جب تک تعلق دنیوی موجود ہے بھکتی نہیں ہو سکتی)

جو دنیا سے قطع تعلق کر کے خدا کی یاد کرتا ہے اسی کو بھکت کہنا چاہیے

۸۶۔ بھکتی بھیش بہ انرا جیسے دھرتی اکاس

بھکت ہیں گورو چرن میں بھیش جگت کی آس
(اصل بھکت اور بناوٹی بھکت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

بھکت گورو کی خدمت میں محور بنتا ہے اور بے ہوئے بھکت کو دنیوی امید ہوتی ہے)

۸۷۔ دیکھا دیکھی بھکتی کا کہوں نہ چڑھسی رنگ

ہپت پرے یوں چھانڈوسی جیوں کینیل بھیرنگ
(دوسروں کی دیکھا دیکھی بھکتی کا رنگ کسی پر نہیں چڑھ سکتا

ایسا آدمی مصیبت پڑنے پر بھکتی کو ایسے ہی چھوڑ دیتا ہے جیسے سانپ کینیل اتار دیتا ہے)

۸۸۔ گیات سمپورن نا بھدا ہوا نہیں جڑائے

دیکھا دیکھی بھکتی کا رنگ نہیں ٹھیرائے
(پورا علم حاصل نہیں ہوتا اور قلب کو اطمینان بھی نہیں ہوتا

دیکھا دیکھی کی گئی بھکتی کا رنگ ٹھیرتا نہیں ہے)

۸۹۔ اوگن کو تو ناگے گن ہی کو سے رہیں

گھٹ گھٹ نچکے مڈھپ جیو پر ماتم لے چیں

(غفلت لوگ بری باتوں کو چھوڑ کر اوصاف حمیدہ اپناتے ہیں

جیسے سبھی خوشبودینے والے پھولوں سے جوڑا کام کے پھولوں کو پہچان لیتا ہے)

۹۰۔ ہنسائے کو کاڑھ لے نیر چھیر مزدار

ایسے گہیں جو سار کو سو جن اتڑیں پار

(ہنس پانی ملے دودھ میں سے دودھ اور پانی الگ کر دیتا ہے

اسی طرح سے جو لوگ اصلیت کو تلاش کر رہے ہیں وہی پار لگ سکتے ہیں)

۹۱۔ چھیر روپ ست نام ہے نیر روپ دیوار

ہنس روپ کوئی سادہ ہے نت کا چھان بار

(اسم الہی دودھ کی طرح ہے اور دنیوی مشاغل پانی جیسے

جو اس پانی سے چھان کر دودھ کو الگ کر لیتا ہے وہی سادہ ہو جاتا ہے)

سم درشتا (یک نظری)

۹۲۔ سم درشتی ست گورو کیا دیا اوچل گیان

جنہ دیکھوں تنہ آپ ہی دو جا ناہیں آن

(میں نے ایسا مرشد کیا جو سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اس نے مجھے مستقل علم دیا

اب میں جہاں دیکھتا ہوں ایک ہی جلوہ دکھائی دیتا ہے دوسرا کوئی نظر نہیں آتا)

۹۳۔ سم درشتی ست گورو کیا مٹیا جگت وکار

جنہ دیکھو تنہ ایک ہی صاحب کا دیدار

(میں نے سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا مرشد کیا اس نے دنیوی آلائشوں سے پاک کر دیا

اب میں جہاں بھی دیکھتا ہوں اپنے مالک کا جلوہ ہی دیکھتا ہوں)

۹۴۔ لولاگی تب جانے چھوٹ کہوں نہیں جائے
 جیوت لولاگی رہے موئے بختہ سمائے
 (بھکتی میں لوگنا اسی کو کہتے ہیں جب وہ کبھی چھوٹے نہیں۔
 جب ساری زندگی لوگی رہے اور مرنے پر بھی اللہ ہی میں سما جائے)

۹۵۔ لگی لگن چھوٹے نہیں جیوے جو بچ جرجائے
 میٹھا کہا انگار میں جاو چکور چہائے
 (چاہے اس کی زبان اور چونچ جل جائے لیکن اس کی لگن نہیں چھوٹتی
 لگن ہی تو ہے ورنہ انگارے میں کون سی حلاوت ہے جسے چکور کھاتا ہے)

۹۶۔ سوؤں تو سینے ملے جاگوں تو من مانہ
 نو برن راتا مدھ ہری بچھرت کہوں نانہ
 (جب سوتا ہوں تو وہ محبوب خواب میں آتا ہے اور جاگتے وقت دل میں رہتا ہے
 میں اس کے حسن میں شرا ہوں اس نے میری مدھ بدھ تم کردی ہے وہ کبھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوتا)

۹۷۔ توں توں کرتا توں بھیا نتھ میں رہا سمائے
 تجھ مابیں من مل رہا اب کہوں انت نہ جائے
 (میں برابر تیرا نام لیتا ہوا "تو" ہی بن گیا اور تجھ میں محو ہو گیا
 میرا دل تجھ سے مل گیا ہے اب وہ کہیں اور نہیں جاسکتا)

۹۸۔ ارب کرب لول درب ہے اڈے است لول راج
 بھکتی مہاتم نائٹے یہ سب کوئے کاج
 (اچا ہے اربوں کربوں کی دولت جو چاہے مشرق سے مغرب تک کی سلطنت
 بھکتی کی عظمت ان سے نہیں ناپی جاسکتی یہ سب بے کار ثابت ہوتے ہیں۔)

۹۹۔ کھیت بکارو کھرتو سبھا بگاری کور
 بھکتی بگاری لاپچی جیوں کیر میں دھور
 (بیکار گھاس پھوس کھرتووار سے کھیت بگڑتا ہے نامہذب آدمی سے محفل بگڑتی ہے۔
 لاپچی آدمی کی وجہ سے بھکتی بگڑتی ہے جیسے زعفران میں مٹی مل گئی ہو)

۱۰۰۔ کامی کمرودھی لاپچی ان تیں بھکتی نہ ہوئے
 بھکتی کمرے کوئی سورما جات برن کل کھوئے
 (شہوت پسند غصہ دریا لاپچی لوگوں سے بھکتی نہیں ہو سکتی
 بھکتی کرنا تو ایسے بہادر کا کام ہے جو اپنی ذات اور ان معنی برہمن چھتری وغیرہ اور لڑکوں کو چھوڑے)

۱۰۱۔ جل جیوں پیارا ماچھری لو بھی پیارا دام
 ماتا پیارا بالکا بھکت پیارا نام
 (جس طرح پھل کو پانی پیارا ہے اور لاپچی آدمی کو دولت
 اور جس طرح ماں کو بیٹا پیارا ہے ایسے ہی بھکت کو نام پیارا ہوتا ہے)

۱۰۲۔ جب لگ بھکتی سکام ہے تب لگ نچل سیو
 کہے کیر وہ کیوں ملے نہ کامی بچ دیو
 (جب تک عبودیت باغرض ہے تب تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا
 کیر کہتے ہیں کہ ایسے میں وہ معبود جو خود بے غرض کیسے مل سکتا ہے)

۱۰۳۔ بھکتی گیند چوگان کی بھاوے سوئی لے جائے
 کہے کیر کچھو بھید نہیں کہا رنگ کہہ رائے
 (بھکتی تو چوگان کی گیند کی طرح ہے اسے جو بھی چاہے لے جاسکتا ہے
 کیر کہتے ہیں کہ اس معاملے میں بادشاہ اور فقیر میں کچھ فرق نہیں ہوتا)

۱۰۳۔ پریم پیالہ جو پئے سیس دچھنا دیئے
 نو بھی سیس نہ دے سکے نام پریم کا لیئے
 (محبت کا پیالہ جو پیتا ہے اسے نذرانے میں اپنا سر دینا ہوتا ہے
 لالچی آدمی سر تو دے نہیں سکتا، محبت کا صرف نام لیا کرتا ہے)

۱۰۵۔ چھنہ بڑھے چھن اوترے سو تو پریم نہ ہوئے
 اکھٹ پریم دہجر بے پریم کہا دے سوئے
 (جو ایک لمحے میں چڑھے اور دوسرے میں اتر جائے وہ محبت نہیں ہوتا
 جب ایسی محبت انسان میں پیدا ہو جو کم ہونے والی نہ ہو وہی محبت کہلاتی ہے)

۱۰۶۔ جب میں تختاب گورو نہیں اب گورو میں ہم ناہیہ
 پریم گلی اتے ساکرن تائیں دوسرے ناہیہ
 (جب میں تختا یعنی جب مجھے احساس خودی تختاب مرشد نہیں تھے اب مرشد ہی میں میں نہیں ہوں
 محبت کا کوچہ بہت تنگ ہوتا ہے اس میں دو کی گنجائش نہیں ہے)

۱۰۷۔ جاگھٹ پریم نہ سچرے سوگھٹے جان مسان
 جیسے کھال لوہار کی سانس بیت بن پران
 (جس جسم میں محبت نہیں اسے مردہ سمجھنا چاہیئے
 وہ لوہار کی دھونکنی جیسا ہے جو جان نہ ہونے پر بھی سانس یعنی ہے۔)

۱۰۸۔ اٹھا بگولا پریم کا تنکا اڑا اکا سس
 تنکا تنکا سے ملا تنکا تنکا کے پاس
 (جب محبت کا بگولا اٹھا تو تنکا یعنی بے حقیقت انسان آسمان میں اڑ گیا
 اب تنکا تنکے سے مل گیا یعنی عاشق محبوب سے مل گیا اور جس کا تختہ اسی کا ہو گیا)

۹۹۔ اندھ بھیا سب ڈونٹی یہ نہیں کرے بچار
 ہری بھکتی جانے بنا بوڑھرا سنا
 (دنیا والے اندھے ہو کر بھٹک رہے ہیں اور کچھ سمجھ نہیں پاتے۔
 بھگوان کی بھکتی کے بغیر ساری دنیا ڈوب کر مری جا رہی ہے)

۱۰۰۔ اور کرم سب کرم ہیں بھکتی کرم نش کرم
 کہے بکیر پکار کے بھکتی کرو تچ دھرم
 (دوسرے کام کام ہیں عبودیت بے کام یعنی بے غرض چیز ہے
 بکیر پکار پکار کر کہتا ہے کہ مذہب کو چھوڑو اور عبودیت حاصل کرو)

پریم

۱۰۱۔ یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر ناہیہ
 سیس اتارے بھوئیں دھرے تپ پیٹھے گھر ناہیہ
 (یہ محبت کا گھر ہے کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے
 جو کوئی اس میں آنا چاہے پہلے اپنا سر کاٹ کر زمین پر رکھے پھر آئے)

۱۰۲۔ سیس اتارے بھوئیں دھرے تا پر رکھے پاؤ
 داس بکیرایوں کہے ایسا ہوئے تو آو
 (محبت کرنے والا اپنا سر کاٹ کر زمین پر رکھے اور اس پر اپنا پیر رکھے
 بکیر داس کہتے ہیں جو ایسا کر سکے وہی یہاں آئے)

۱۰۳۔ پریم نہ باڑی اوچھے پریم نہ ہاٹ بکائے
 راجا پر جا بہرے سیس دیئے لے جائے
 (محبت نہ تو باغ میں لگتی ہے نہ بازار میں بکتی ہے
 راجا پر جا جیسے بھی اس کی ضرورت ہے اپنا سر دے کر لے جائیں)

۱۱۳ پیلا چاہے پریم رس راکھا چاہے مان

ایک میان میں دو کھرگ دکھیا سنا دکان

اگر کوئی جام محبت پینا چاہے اور ساتھ ہی اپنا عزاء بھی قائم رکھے

تو یہ ایک میان میں دو تلواروں کی بات ہوگی جو دیکھی کیا سنی تک نہیں گئیں

۱۱۴ کبرا پیلا پریم کا انتر لپا لگائے

روم روم میں رم ریا اور اکل کیا کھائے

اے کبیر میں نے تو محبت کا پیلا ہی دل سے لگایا ہے

اب روئیں روئیں میں وہی سہارا ہے میں اور کوئی نشہ کیا کروں

۱۱۵ کبرا ہم گورو رس پیلا باقی رہی نہ چھاگ

پاکا کلس کھار کا بھر نہ چڑھیں چاک

اے کبیر میں نے گورو کی محبت کا رس پیلا ہے اب کچھ اور پانے کی آرزو نہیں ہے

کھار کا گھر! جب آنے میں پک جاتا ہے تو پھر چاک پر چڑھ کر نہیں گھومتا

۱۱۶ بسے رسا من میں کیا پریم سمان نہ کوئے

رتی اک تن میں سچے سب تن کچن ہوئے

میں نے ہر طرح کی کیسی آزمائش لیکن محبت جیسی کوئی نہ نکلی

یہ ایک رتی بھر بھی اندر جاتی ہے تو سارا جسم سونے کا ہو جاتا ہے

۱ یہ دو باوی ہے جو دو ہا نمبر ۳۹ ہے۔ مترجم

۱۱۷ راتا ماتا نام کا پیلا پریم اگھائے

متوالا دیدار کا مانگے مکتی بلائے

میں تو اس کے نام میں محو ہوں، میں نے جی بھر محبت کا رس پیلا ہے

میں تو اپنے محبوب کے دیدار کا متوالا ہوں، مکتی میری بلا مانگے

۱۰۹ سو جو جن سا جن بسے مانو ہر دے منجھار

کپٹ سینہو آنگٹیں جانو سمندر پار

محبوب سیکڑوں کوں پر بسے تو دل میں رہتا ہے۔

لیکن جھوٹا جیب گھر کے صحن میں ہو تو بھی اتنی دور ہے جیسے سمندر پار رہتا ہو۔

۱۱۰ یہ مت وہ مت ایک ہے ایک پرمان دو گات

اپنے جیہ سے جاسے میرے جیہ کی بات

۱ یہ اصلیت اور وہ اصلیت یعنی عاشق اور معشوق ایک میں جیسے دو جسموں میں ایک جان ہو

اے محبوب تمہیں اپنے دل ہی سے میرے دل کی بات معلوم ہو جائے گی

۱۱۱ ہم تھرو سمن کریں تم موہے چتوؤ نا نہیہ

سمن من کی پریت ہے سو من تم ہی مانہیہ

۱ ہم تمہاری سمن کرتے ہیں اور تم مجھے دیکھتے بھی نہیں

سمن تو دل کی محبت ہے اور میرا دل تمہارے ہی پاس ہے

۱۱۲ پریت جولاگی گھل گئی پیٹھ گئی من مانہیہ

روم روم پو پو پو کے مکھ کی سمدھا نا نہیہ

۱ جب مجھے محبت ہوئی تو وہ گھل کر دل میں سما گئی

اب جسم کا رواں رواں محبوب کو پکار رہا ہے، محض زبانی غفیرت کی بات نہیں

۱۱۳ جو جاگت سو سپن میں جیوں گھٹ بھتر سانس

جو جن جا کو بھاوتا سو جن تا کے پاس

۱ جو میرے سامنے جاگتے ہیں تصور میں ہے وہی سوتے خواب میں، جیسے جسم میں سانس ہر وقت رہتی ہے

جو جس کا محبوب ہوتا ہے وہ اس کے پاس رہتا ہی ہے

۱۲۴۔ کہا بھو تن بچھڑے دور ہے جن پاس

نیناں ہی آخر ہرا پران تھا دے پاس

(جب محبوب دور رہتا ہے تو جسمانی طور پر علیحدہ ہو جاتا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے علیحدگی تو آنکھوں ہی کی ہے، میری جان تو تمہارے پاس ہی ہے)

۱۲۵۔ جل میں بے کدونی چندا ہے اکاس

جو ہے جا کو بھاوتا ہوتا ہی کے پاس

(کدنی یعنی رات میں کھلنے والا کل پانی میں رہتا ہے اور چاند جسے دیکھ کر وہ کھلتا ہے آسمان میں رہتا ہے اس دوری سے کچھ نہیں ہوتا، جو جس کا محبوب ہے وہ اس کے قریب رہتا ہے)

۱۲۶۔ یتیم کو پتیاں لکھوں جو کہوں ہوئے پرہیز

تن میں من میں نین میں تا کو کہا سندیس

(میں اپنے محبوب کو خط تو تب لکھوں جب وہ دوسری جگہ رہتا ہو جو جسم کے اندر دل کے اندر اور آنکھ کے اندر ہو اسے کیا پیغام بھیجا جائے)

۱۲۷۔ اگن آئینہ سگم سگم کھڑک کی دھار

نیہہ نبھاؤن ایک رس نہا کٹھن بیوہار

(آگ کی تین اور تلوار کی دھار برداشت کرنا آسان ہے لیکن یکسانیت کے ساتھ محبت کرنا بہت مشکل کام ہے)

۱۲۸۔ نیہہ نبھائے ہی بنے سوچے بنے نہ آن

تن دے من دے سب سے دے نیہہ نہ دیجے جان

(محبت کو تو نبھانا ہی پڑتا ہے، اس میں کسی اور خیال کو دخل ہی نہیں چاہے جسم دینا پڑے، دل دینا پڑے، مگر دینا پڑے لیکن محبت نہیں چھوڑنی چاہیے)

۱۱۹۔ ملنا جگ میں کٹھن ہے مل بچھڑو جن کوئے

بچھڑے سبھن تیہہ ملیں جن مانے من ہوئے

(دنیا میں ملنا مشکل ہے، کوئی شخص مل کر نہ علیحدہ ہو

بچھڑا محبوب اسے ملتا ہے جو من سے جدا ہوئے سانپ کی طرح سر پٹک کر جان دے دیتا ہے)

۱۲۰۔ جوئے ملے سو پریت میں اور ملے سب کوئے

من سو منسا نا ملے دیہہ ملے کا ہوئے

(ملنا تو اسی کو کہتے ہیں جو محبت میں ہوتا ہے

جب دل ہی دل سے نہ ملے تو جسم کے ملنے سے کیا ہوتا ہے)

۱۲۱۔ نین کی کر کو ٹھری پتری پلنگ بچھائے

پلکوں کی حق ڈار کے پیسہ کو لیا رچھائے

(میں نے اپنی آنکھوں کی کو ٹھری بنائی اور ان میں پتلی کا پلنگ بچھایا

پھر پلکوں سے اس میں حق ڈال دی یعنی آنکھیں بند کر لیں اور اس طرح محبوب کو خوش کیا)

۱۲۲۔ جب لگ مرنے سے ڈرے تب لگ پرہیزی ناہرہ

بڑی دور ہے پریم گھر سمجھو لیہو من ماہرہ

(جب تک کوئی موت سے ڈرے تب تک وہ عاشق نہیں ہو سکتا

یہ بات دل میں اچھی طرح سمجھو کہ محبت کا مقام بڑی دور جانے پر ملتا ہے)

۱۲۳۔ ہری سے تو جن ہیت کر کر ہر بھجن سے ہیت

مال ملک ہری دیت ہیں ہر بھجن ہری ہی دیت

(تو چاہے اللہ سے محبت نہ کر اللہ والوں سے محبت ضرور کر۔

اللہ تو تجھے ملک و دولت ہی دے گا، اللہ والے تو اللہ ہی کو تیرے ہاتھ میں دے دیں گے)

۱۳۴۔ سمن سوں من لائے جیسے ناد کرنگ
کے کیر کیر بسرے نہیں بران تے نہ سنگ

(اللہ کے ذکر میں اس طرح محو ہونا چاہیے جیسے ہرن شکاری کے لٹھے میں مست ہوتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ ہرن کی عزت اسے ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیے اور زندگی کا خاتمہ بھی اس کے ساتھ کرنا چاہیے)

۱۳۵۔ سمن سمن لگائے کے مکھ تے کچھو نہ بول

باہر کے پٹ دیئے کے اندر کے پٹ کھول
(اللہ کی یاد میں دھیان لگا کر منہ سے کچھ نہیں بولنا چاہیے
باہر کا دروازہ بند کر کے اندر کا دروازہ کھول دینا چاہیے)

۱۳۶۔ مالا پھیرت جگ بھیچا پھرا نہ من کا پھیر

کر کا منکا ڈار دے من کا منکا پھیر
(تجھے مالا پھرتے ہوئے ایک زمانہ گزر گیا لیکن دل کی گھر بھی دور نہ ہوئی
تو ہاتھ کے منکے کو زمین پر گرا دے اور دل کے منکے کو پھیرتے ہوئے اس کی یاد کر)

۱۳۷۔ کبرا مالا منہ کی اور سناری بھیک

مالا پھیرے ہر ملیں گلے رہنٹ کے دیکھ
(اے کیر! دل کی مالا پھرتے ہوئے دنیا دار جیسی صورت میں رہنا چاہیے
اگر مالا پھیرنے سے خدا ملتا تو رہنٹ کو مل گیا ہوتا جس میں بالیوں کی مالا پھرتی ہی رہتی ہے)

۱۳۸۔ کبرا مالا کاٹھ کی بہت جتن کا پھیر

مالا سانس اسانس نی جائیں گا ٹھ نہ میر
(اے کیر! نکلڑی کے منکوں کی مالا میں طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں
سانس کے آنے جانے والی مالا میں نہ کوئی گاٹھ ہوتی ہے نہ ملاوٹ)

۱۳۹۔ کاٹھ کتھیر ادھیر نرناہ نہ اچھے پریم

کے کیر کسی ہے کے میرا کے میم
(غیر مصمم آدمی کاٹھ اور رائے کی طرح ہوتا ہے وہ محبت نہیں کر سکتا۔
کیر کہتا ہے کہ میرا اور سونا ہی کسے جانے کو برداشت کر سکتے ہیں)

۱۴۰۔ کست کسوٹی جوٹکے تا کو مشہد سناے

سوئی ہمارا بنس ہے کے کیر سمجھائے
(جو شخص کسوٹی پر پورا اترتا ہے اسی کو اندر کا روحانی آہنگ سنا دیتا ہے
کیر سمجھا کر کہتے ہیں کہ ایسا آدمی ہی میرے خاندان کا ہے یعنی میں اسے اپنا سمجھتا ہوں)

سمن (ذکر)

۱۴۱۔ دکھ میں سمن سب کریں سکھ میں کرے نہ کوئے

جو سکھ میں سمن کرے تو دکھ کا ہے کو ہوئے
(ہر شخص تکلیف کے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے آرام کے وقت کوئی ایسا نہیں کرتا
اگر کوئی آرام کے وقت اسے یاد کرے تو تکلیف کیوں اٹھائے)

۱۴۲۔ سکھ میں سمن ناکیا دکھ میں کیسیا یاد

کے کیر تا داس کی کون سنے منسریا
(جس نے آرام کے وقت اللہ کو یاد نہیں صرف تکلیف میں یاد کیا
کیر کہتے ہیں کہ ایسے بندے کی فریاد کون سن سکتا ہے)

۱۴۳۔ سمن کی سدھ یوں کرو جیسے کامی کام

ایک پلک بسرے نہیں نس دن آٹھوں یام
(اللہ کی یاد اس طرح ہونی چاہیے جیسے عیاش کو خواہش جماع ہوتی ہے
رات دن آٹھوں پہر میں ایک لحظے کے لیے بھی اسے نہیں بھولنا چاہیے)

۱۳۳۔ توں توں کرتا تو بھیا مجھ میں رہی نہ ہوں

واری تیرے نام کی جت دیکھوں تے توں

۱ میں تو تو کرتے کرتے یعنی تیرا نام پتے پتے لیتے تو ہی ہو گیا مجھ میں اپنی خودی کا احساس نہیں رہا

میں تیرے نام کے صدقے جس کی وجہ سے ہر طرف تیرا نظارہ میسر ہے

وشواس (اعتماد بخدا)

۱۳۵۔ کہرا کیا میں چنتوں مم چنتے کیا ہوئے

نیری چنتا ہری کریں چنتا موہے نہ کوئے

۱ اے کبیر میں کیا فکر کروں اور میرے فکر کرنے سے ہوتا بھی کیا ہے

میری فکر تو خدا کر رہا ہے۔ مجھے کوئی فکر نہیں ہے

۱۳۶۔ سادھو گانٹھ نہ باندھنی اود سمانا لے

آگے پاچھے ہری کھڑے جب مانگے تب دیئے

۱ سادھو اپنی گانٹھ میں باندھ کر کچھ نہیں رکھتا اور پیٹ بھر کھانے سے زیادہ کچھ نہیں ریتا

کیوں کہ اس کے آگے پیچھے خدا کھڑا ہے جب اس سے مانگا جاتا ہے وہ دیتا ہے

۱۳۷۔ پو پھائی پگرا بھیا جاگے جیوا جوں

سب کا ہو کو دیت ہے چونچ سمانا جوں

۱ صبح کا تڑکا ہوا سارے جاندار ساری مخلوق جاگ اٹھی

وہ ہر ایک کو اتنا آنا یعنی کھانا دیتا ہے جتنا اس کی چونچ میں آجائے

۱۳۸۔ کرم کر یا لکھ رہا سب کچھ لکھا نہ ہوئے

ماسا گٹھے نہ تری بڑھے جو ہر پھوٹے کوئے

۱ ہر ایک کی تقدیر اللہ کریم نے پہلے سے لکھ دی ہے کچھ بھی لکھنے سے چھوٹا نہیں ہے

جو کچھ جس کی قسمت ہے اس کے کسی کو ایک بھی ماشہ کم یا ایک تل زیادہ نہیں ملتا چاہے کوئی سرچھوڑتا رہے

۱۳۹۔ بھجے ہی دھن ہوت ہے ہر دم گھٹ کے مانہ

سرت سبھد میللا بھیا سکھ کی حاجت نانہ

۱ اس جسم کے اندر معمولی طور پر ہر وقت روحانی آہنگ اٹھتا رہتا ہے۔

جب یہ آہنگ احساس کے ساتھ مل جاتا ہے تو آدمی کو کسی اور آرام کی ضرورت نہیں رہتی

۱۴۰۔ مالا تو کر میں پھرے جیو پھرے مکھ مانہ

منوا تو جہوں دس پھرے یہ تو سمن نانہ

۱ ہاتھ میں مالا پھرتی رہے اور زبان منہ میں پھرتی رہے

دل چاروں طرف گھومتا رہے یہ تو اللہ کا یاد کرنا نہیں ہوا

۱۴۱۔ تن تھر من تھر پن تھر سرت تھر ہوئے

کھے کبیر اس پلک کو کلپ نہ پاوے کوئے

۱ جب جسم ٹھہر جائے دل ٹھہر جائے دھیان لگنا اور دنیا سے دھیان ہٹانا مکمل ہو جائے

کبیر کا کہنا ہے کہ ایسے لمحہ کو طویل سے طویل عرصہ میں بھی کوئی نہیں پاتا

۱۴۲۔ چاپ مرے اجا مرے انہد ہو مر جائے

سرت سمانی سبھد میں تاہ کال نہر کھائے

۱ ذکر خدا ختم ہو جاتا ہے بغیر ذکر کے یاد بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اندر سے اٹھنے والا انہد اب بھی ختم ہو جاتا ہے

لیکن جب آہنگ روحانی میں دھیان سما جاتا ہے تو موت نہیں آتی

۱۴۳۔ کبیر چھدنا ہے کو کری کرت بھجن میں بھنگ

پاکو مکر ڈال کے سمن کرو رنسک

۱ اے کبیر بھوک ایک کتیا کی طرح ہے وہ یاد الہی میں غل پیدا کرتی ہے

اس کو ایک مکر ڈال دے کر اطمینان سے ذکر الہی کرو

۱۵۴۔ نہیں تو بھر لایا رہٹ ہے نس باس
پہا جیو پیو پیورے پیا ملن کی آس
(میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے جیسے رات دن رہٹ چل رہا ہو
اور میں برابر پیپے کی طرح محبوب سے ملنے کی امید میں پی پی پکارے جا رہا ہوں)

۱۵۵۔ بہت دن کی جوونی رٹ تھارو نام
جیوتر سے تو ملن کو من ناہیں بسرام
(میں بہت دنوں سے تمہارا نام رٹتے ہوئے تمہارا انتظار کر رہی ہوں
میرا دل تم سے ملنے کو ترس رہا ہے میرے دل کو آرام نہیں ہے)

۱۵۶۔ برہ بھونگم تن ڈسا منتر نہ لاگے کوئے
نام بیوگی تاہیے جیے تو باؤ رہوئے
(ہجر کے ناگ نے میرا جسم ڈسا ہے اور کوئی منتر اس کا زہر نہیں اتار پاتا
تمہارے نام کا ہجو زندہ نہیں رہے گا اور جیے گا بھی تو باؤ لاہو کر جیے گا)

۱۵۷۔ برہ بھونگم پیٹھ کے کیا کلیجے گھاؤ
برہی انگ نہ موڑ میں جیوں بھاؤے تیوں کھاؤ
(ہجر کے سانپ نے اندر گھس کر کلیجے میں زخم کر دیا ہے
لیکن ہجو اپنے اعضا کو موڑیں گے بھی نہیں اور اسے اطمینان سے کھانے دیں گے)

۱۵۸۔ کے برہن کو بیچ دے کے آپا دکھلائے
آٹھ پہر کا داہنا موپے سہا نہ جائے
(یا تو ہجو رخصت کو موت دے دو یا اپنی صورت دکھاؤ
یہ آنکھوں پہر کی جلن اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتی)

۱۴۹۔ سائیں اتنا دیکھیے جائیں کٹم سمائے
میں بھی بھوکا نہ رہوں سادھو نہ بھوکا جائے
(اے مالک مجھے اتنا دے جتنے میں میرے خاندان کا گزارہ ہو
اتنا ہی مجھے دے جس سے میں بھی بھوکا نہ رہوں اور گھر آیا سادھو بھی بھوکا نہ جائے)

۱۵۰۔ پانڈر پنجر من بھنور ارنکھ الوپم پاس
ایک نام سینچا امی پھل لاگا بسواس
(جسم کند کے پھول کا پودا ہے دل اس کا بھنورا ہے علم الہی اس کی خوشبو ہے
جب میں نے اس پودے کو ایک نام یعنی ذکر الہی کی آب حیات سے سینچا تو اس میں اعتقاد کا پھول نکلا)

۱۵۱۔ گایا من پایا نہیں ان گائے تے دور
جن گایا بسواس گئے تہا کے سدا حضور
(جن لوگوں نے تیرا نام گایا تو محض گانے سے تجھے نہیں پایا نہ گانے والے تو تجھ سے دور ہی رہے
لیکن جنھوں نے اعتقاد کے ساتھ تیرا نام گایا ہمیشہ تو ان کے سامنے رہا)

برہمن (ذرن ہجو)

۱۵۲۔ برہمن دیئے سندھیرا سنو ہمارے پیو
جل بن پتھی بکوں جیے پانی میں کا جیو
(برہمن پیغام بھیجتی ہے کہ اے ہمارے محبوب ہماری بات سنو
پھل پانی کے بغیر اور خشکی کا جانور پانی میں کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے)

۱۵۳۔ انکھیاں تو جھائیں پریں پنٹھ نہار نہار
جیڑ یا چھالا پرا نام پکار پکار
(تمہاری راہ دیکھتے دیکھتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا ہے
اور تمہارا نام پکارتے پکارتے میری زبان میں چھالا پڑ گیا ہے)

۱۶۴۔ انکھیاں پریم بسایا جن جانے دکھ دے

نام سینہی کار نے رور و رات بتائے

میں نے آنکھوں میں محبت بسائی ہے مجھے اس کی وجہ سے اور کوئی دکھ دور نہیں ہے
لیکن محبوب کے نام کا عاشق ہونے کی وجہ سے میری راتیں رور و کرکشتی ہیں

۱۶۵۔ ہوس کے پیہ ملن کی او سکھ چاہے انگ

پیر ہے بن پدمنی پوت نہایت اچھنگ

یہ کیسی بات ہے کہ محبوب سے ملنے کی ہوس کرو اور جسمانی آرام چاہو
حسین عورت کی گود بھی پیچے سے تھی بھرتی ہے جب وہ تکلیف اٹھاتی ہے

۱۶۶۔ برہن او دی لاکری سپچے اور دھندھائے

چھوٹ پروں یا برہ سے جو بگرو ہجر جائے

مہجور عورت گلی لکڑی ہے وہ بے سہمتی ہے اور دھواں دیتی ہے
میں ایسی ہی لکڑی ہوں اگر ساری جل جاؤں تو اس ہجر سے چھوٹ جاؤں

۱۶۷۔ پرہت پرہت میں پھری نین گنوا یو روئے

سو ہوئی پانی نہیں جاتے جیون ہوئے

میں پہاڑوں پہاڑوں گھومتی رہی اور میں نے رور و کرکشتی آنکھیں کھودیں
پھر بھی مجھے وہ دوا نہیں ملی جو مجھے زندگی دے سکے

۱۶۸۔ ہر دے بھتر دؤ بے دھواں نہ پرگٹ ہوئے

جا کے لاگی سو لکھے کی جن لائی سوئے

دل کے اندر آگ جل رہی ہے اور اس کا دھواں بھی ظاہر نہیں ہوتا
یہ آگ وہی دیکھ سکتا ہے جس کے یہ لگے ہیں یا پھر وہ دیکھے جس نے لگائی ہے

۱۵۹۔ برہ کندل کرے جیسراگی دو نین

مانگیں درس مدھوکری چھکے رہیں دن دین

میری دو فقیر آنکھیں ہجر کا کندل ہاتھ میں ہے
تمھاری دید کی روٹی یعنی بھیک مانگ رہے ہیں تاکہ یہ رات دن میر رہیں

۱۶۰۔ یہ تن کا دیولا کروں باقی میاں جیو

لو ہو سینچوں تیل جیوں کب مکھ دیکھا بیو (تب ۹)

مجھے اس جسم کا چراغ بنانا ہے اور اس میں جان کی جتنی ڈالنی ہے
اور اپنے بہو کو تیل بنا کر جالنا ہے تاکہ محبوب کا دیدار کر سکوں

۱۶۱۔ برہ آیا درس کو کڑوا لاگا کام

کایا لاگی کال ہوئے میٹھا لاگا نام

مہجور محبوب کے دیدار کے لیے آیا ہے اسے دیوی کام کڑوا لگنے لگا ہے
اسے اپنا جسم بھی موت جیل لگنے لگا ہے اسے صفت محبوب کا نام میٹھا لگتا ہے

۱۶۲۔ ہنس ہنس کنت نہ پایا جن پایا تن روئے

بانی کھیلے پیہ ملیں کون سہاگن ہوئے

کسی کو شوہر یعنی محبوب حقیقی ہنسنے سے نہیں ملتے وہ روتے ہی سے ملتے ہیں
جس عورت کو ہنستے کھیلے شوہر مل جائیں اسے سہاگن نہیں کہنا چاہیے

۱۶۳۔ مانس گیا پنجر رہا تاکن لاگے کاگ

صاحب اجیوں نہ آیا منہ ہمارے بھاگ

میرے جسم کا گوشت ہجر میں سوکھ گیا ہے صرف فضا چلا رہا ہے کوئے میرے نے کہا میں مجھے دیکھ رہے ہیں
اب بھی میرا مالک نہیں آیا میں بہت بد نصیب ہوں

۱۷۴۔ سودن کیسا ہوئے گا گورو نہیں گے ہانہ
اپنا کر بیٹھا وہیں چرن کل کی چھانہ
وہ دن کیسا ہوگا جب میرے مرشد میرا بازو تھامیں گے۔
اور مجھے اپنا بنا کر اپنے کنول جیسے قدموں کے سائے میں بٹھائیں گے۔

۱۷۵۔ جو جن برہی نام کے سدا ملن من مانہ
جیوں درجن کی سندری کہنو پکڑی نانہ
وہ جو لوگ اس نام کے بہجور ہیں وہ دل ہی دل میں مست رہتے ہیں
جیسے آئینہ میں نظر آتی حسینہ کو کوئی شخص پکڑ نہیں پاتا۔

۱۷۶۔ چکنی بچھری رین کی آئے ملی پر بھات
ست گورو سے جو نہ چھڑے ملے دوس نہ رات
درات کو اپنے چکوسے سے علاحدہ ہوئی چکنی صبح ہونے پر اس سے مل جاتی ہے
لیکن جو مرشد کامل سے علاحدہ ہو جاتا ہے وہ اس سے نہ دن میں مل سکتا ہے نہ رات میں۔

۱۷۷۔ برہن اٹھ اٹھ بھوئیں پرے درس کا دن رام
موئے پیچھے دیو گے سو درس کیہ کام
(اسے رام اٹھارے دیوار کے لیے تختاری بہجورہ اٹھ اٹھ کر زمین پر گر پڑتی ہے
اگر تم نے اس کے مرنے کے بعد اسے دیدار دیا تو اس کا کیا فائدہ؟)

۱۷۸۔ موئے پیچھے مت ملو کہے کبیرا رام
لوہا مائی مل گیا تب پارس کہہ کام
کبیر کہتے ہیں کہ اسے رام اپنی عاشقہ کے مرنے کے بعد اسے نہ ملو
جب لوہا مٹی میں مل گیا تو پھر پارس کس کام کا یعنی وہ اسے سونا نہیں بنا سکتا۔

۱۷۹۔ سب ہی ترو تر جائے کے سب پھل لینوں چیک
پھر پھر مانگت کبر ہیں درس ہی کی بھیک
(سب لوگوں نے درخت کے تلے جا کر سارے پھل چکھ لیے ہیں یعنی خواہش پوری کر لی ہیں
لیکن کبیر گھوم پھر کر آتے ہیں اور دیدار ہی کی بھیک مانگتے ہیں۔)

۱۸۰۔ پیہ بن جیہ ترست رہے پل پل رہہ ستائے
رین دوس موہیں کل نہیں سسک سسک جی جائے
(محبوب کے بغیر جان ترستی رہتی ہے اور ہر لحظہ ہجر سستا رہا ہے
مجھے رات دن کبھی آرام نہیں ہے اور سسک سسک کر میری جان کل رہی ہے۔)

۱۸۱۔ سائیں سیوت جل گئی مانس نہ رہیا دیہ
سائیں جب لگ سیو ہوں یہ تن ہوئے نہ کیہ
(میرا جسم مالک کا انتظار کرتے کرتے جل گیا ہے اس میں گوشت نہیں رہا
جب تک میرا جسم راکھ نہیں ہو جائے گا تب تک مجھے مالک کا انتظار رہے گا۔)

۱۸۲۔ برہا برہا مت کہو برہا ہے سلطان
جا گھٹ برہ نہ سچرے سو گھٹ جان سان
(بھرا بھرا کہہ کر بھڑکی شکایت نہ کرو، بھرا سلطان ہے
جس جسم میں یعنی جس شخص میں بھرا نہیں ہے اسے مردہ سمجھو۔)

۱۸۳۔ دیکھت دیکھت دن گیا نس بھی دیکھت جائے
برہن پیہ پاوے نہیں کیول جیہ گھبرائے
(درستہ درستہ دیکھتے دن گزر جاتا ہے اور اسی طرح رات بھی گزرتی ہے
بہجور عورت کو محبوب شوہر نہیں ملتا صرف اس کا جی گھبراتا رہتا ہے۔)

۱۸۸۴۔ برہ بان جے لاگیا اوشدھ لگت نہ تاہ

بسک بسک مرم جیے اٹھے کراہ کراہ

دجے فراق کا تیر لگا ہے اس پر کوئی دوا کام نہیں کرتی

وہ ہمیشہ سسکتا رہتا ہے مرم کے جیتا ہے اور جب بھی اٹھتا ہے کراہتا ہوا اٹھتا ہے،

وئے (عرض)

۱۸۸۵۔ صرت کرو میرے سائیاں ہم ہیں بھو جل مانہ

آپے جی بہہ جائیں گے جو نہیں پکری بانہ

اے میرے مالک ہماری خبر لو۔ ہم ذنبوی جنجالوں کے پانی میں پڑے ہیں

اگر تم نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں نہ اٹھایا تو ہم اس میں ضرور بہہ جائیں گے،

۱۸۸۶۔ کیا مکھ ہے بنتی کروں لالچ آوت ہے موہ

تم دیکھت اوگن کروں کیسے بھاؤں توہ

میرا کیا متبہ ہے جو میں تم سے کچھ عرض کر سکوں مجھے شرم آتی ہے

تمہاری نگاہوں کے سامنے ہی میں گناہ کرتا ہوں میں تمہیں کیوں کر پسند آسکتا ہوں،

۱۸۸۷۔ میں اپرا دھی جنم کا نکھ سکھ بھرا وکار

تم داتا دکھ بھننا میری کرو سنبھار

میں تو پیدایشی گنہگار ہوں میرے اندر اوپر سے نیچے تک برائیاں بھری ہیں

تم داتا ہوا اور صیہنتوں کے دور کرنے والے ہو تم میری نگہداشت کرو،

۱۸۸۸۔ اوگن میرے باپ جی بکس گریب نواج

جو میں پوت پوت ہوں تنو پتا کی لالچ

اے میرے غریب نواز باپ میری برائیوں کو معاف کرو

میں ناخلف بیٹا ہوں لیکن پھر بھی والد کی عزت ہوں،

۱۸۸۹۔ سب رگ تاننت رباب تن برہ بجاوے منت

اور نہ کوئی سن سکے کے سائیں کے چست

میری ساری رگوں کو تاننت اور جسم کو رباب بنا کر ہجر اے ہمیشہ بجاتا رہتا ہے

اس نغمے کو کوئی نہیں سن سکتا سوائے میرے مالک کے یا میرے دل کے،

۱۸۹۰۔ نول مت جانے پیسروں پریت گٹھے مم چست

مروں تو تم سحر کر دوں جیوں تو سمروں رست

تم یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہیں بھول سکتا ہوں یا میرے دل سے تمہاری محبت کم ہو سکتی ہے

میں مروں گا تو تمہاری سحر کرتے ہوئے اور جیوں گا تو بھی برابر تمہارا نام لیتے ہوئے،

۱۸۹۱۔ برہ اگن تن من جلا لاگب ربا تست جیو

کے وا جانے برہمنی کے جن بھینٹا پیو

بھڑکی آگ میں تن من دونوں جل گئے ہیں اور جان اُس جو ہر اصلی میں لگی ہے

اس حالت کو یا تو مجبورہ جانتی ہے یا وہ عورت جسے محبوب کا وصال ہو گیا ہے،

۱۸۹۲۔ برہ کلہاڑی تن بے گھاؤ نہ باندھے روہ

مرنے کا سنسے نہیں چھوٹ گیا بھرم موہ

بھڑکی کلہاڑی سے جسم سے خون رواں ہے اور زخم بھرنے والی بوٹی اثر نہیں کر رہی

میرے مرنے میں اب کوئی شبہ نہیں ہے میرا سارا بھرم اور زندگی سے لگاؤ چھوٹ گیا ہے،

۱۸۹۳۔ کبرا بید بلا گیا پکر کے دیگی بانہ

بید نہ ویدن جائی کرک کلیجے مانہ

اے کبیر طبیب کو بلا یا گیا اور اس نے مریض عشق کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا

طبیب کو درد کا پتہ کیوں کر چلے گا کسک تو کلیجے میں ہو رہی ہے،

۱۹۴۔ میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سب تو
تیرا تجھ کو سوچتے کیا لاگت ہے نور
(مجھ میں میرا اپنا کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے سب تیرا ہے
تیری چیز تجھے سوچنے میں مجھے کیا دقت ہو سکتی ہے)

۱۹۵۔ تم تو سمرتھ سائیاں درڑھ کر پکرو بانہہ
دھر ہی لے پہنچاؤ جن چھانڑو مگ مانہہ
(اے مالک تم تو قادر مطلق ہو، تم مضبوطی سے میرا ہاتھ کھانا
تم مجھے آخری منزل تک پہنچا دینا راستے ہی میں نہ چھوڑ دینا)

سوشم مارگ (گزرگاہ تنگ)

۱۹۶۔ اُتے کوئی نہ باہر آجاسے بوجھوں دھلے
ات تیں سب ہی جات ہیں بھاؤ لدا لدا
(اُدھر سے کوئی واپس نہیں آیا جس سے دوڑ کر وہاں کے بارے میں پوچھوں
سب لوگ اپنا اپنا بوجھ دھوتے ہوئے اُدھر ہی سے اُدھر جا رہے ہیں)

۱۹۷۔ یار بلاوے بھاؤ سوں موپے گیا نہ جائے
دھن میلی پیو او جلا لاگ نہ سکوں پاسے
(میرا محبوب مجھے محبت سے بلا رہا ہے لیکن مجھ سے جایا نہیں جاتا
دھن میلی کھیل ہے شوہر صاف ستھرا میں تو اس کے پاؤں ہی نہیں چھو سکتی)

۱۹۸۔ ناؤں نہ جانے گاؤ کا بن جانے کت جاؤں
چلتا چلتا جگ بھیا پاؤ کس پر گاؤ
(مجھے گاؤ کا معنی اپنے ٹھکانے کا نام نہیں معلوم، بغیر جانے کہاں جاؤں
چلتے چلتے زمانہ گزر گیا لیکن گاؤ سے وہی پاؤ کس کا فاصلہ بنا ہوا ہے)

۱۸۹۔ اوگن کیے تو بہڑ کئے کرت نہ مانی ہار
بھاویں بندہ تنجھے بھاویں گردن سار
(میں نے بہت برائیاں کی ہیں اور برائیوں سے باز نہیں رہا
اب تمھاری مرضی ہے چاہے اپنے بندے کو بخش دو چاہے اسے موت کی سزا دو)

۱۹۰۔ صاحب تم جن بکرو ولاکھ لوگ لگ جانہہ
ہم سے تھرے بہت ہیں تم ہم ہمرے مانہہ
(اے میرے مالک تم کو میری یاد سے محو نہ ہونا چاہے لاکھوں لوگ میرے پیچھے پڑ جائیں
میرے جیسے تو تمھارے بندے بہت ہیں تمھارے جیسا ہمارا کوئی نہیں)

۱۹۱۔ انتر جامی ایک تم آتم کے ادھار
جو تم چھوڑو ہاتھ تو کون لگاوے پار
(تم اندر کا حال جاننے واسے ہو اور روح کے تنہا سہارے نکلیں ہو
اگر تم نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تو مجھے پار کون لگائے گا)

۱۹۲۔ میرا من جو تو نہہ سوں تیرا من کنہہ اور
کہہ بکیر کیسے نیجھے ایک چت دوسے ٹھور
(میرا دل تو تجھ سے لگا ہوا ہے اور تیرا دل کہیں اور ہے
بکیر کہتے ہیں کہ بات کس طرح بنے گی جب ایک ہی دل دو جگہوں پر ہو)

۱۹۳۔ من پر نیت نہ پریم رس نا کچھ تن میں ڈھنگ
نا جانوں اس پیو سے کیوں کر رسی سنگ
(مذہب پرست دل کو اس کی پہچان ہے نہ محبت کا رس ہے نہ میرے جہانی ڈھنگ درست ہیں
نہیں معلوم کہ اس شوہر کے ساتھ میں کیسے نبھا سکوں گی)

۲۰۴۔ ہیرا پایا پرکھ کے گھن میں دیا آن
چوٹ سہی پھوٹا نہیں تب پائی پہچان
۱۔ ہیرے کو پرکھ کر پایا پھر بھی اسے فوراً لا کر گھن کے نیچے رکھ دیا
جب اس نے گھن کی چوٹ سہی اور پھر بھی نہیں پھوٹا پھر اس کی اصلیت پہچانی گئی

۲۰۵۔ جو ہنس موتی چکے کا نکر کیوں پتیا ہے
کا نکر مانتا تو ہے موتی ہوئے تو کھائے
۱۔ جب ہنس موتی چکے ہے تو کنکڑ کو کیوں کر خاطر میں لا سکتا ہے
وہ کنکڑ کے لیے تو اپنی گردن نہیں جھکائے گا، موتی ملے گا تبھی کھائے گا

۲۰۶۔ ہنسا بگلا ایک سا مان سرور مانہ
بگلا ڈھنڈھور سے ماچھری ہنسا موتی کا نہر
۱۔ مان سرور جمیل میں ہنس اور بگلا ایک سے لگتے ہیں یعنی دونوں سفید ہیں
لیکن بگلا مچھلی کی تلاش کرتا ہے اور ہنس موتی کھاتا ہے

۲۰۷۔ چندن گیا بدیسڑے سب کوئی کہے پلاس
جیواں جیواں چو بے جھوکیا توں تیوں دنگی باس
۱۔ چندن کی لکڑی انجانے میں گئی اور اسے لوگوں نے پلاس یعنی ڈھاک سمجھا
اور یہ سمجھ کر جب چو بے میں چلا یا تو جوں جوں وہ جلی توں اس کی خوشبو بڑھی

۲۰۸۔ ایک اچھو دیکھیا ہیرا ہاٹ بکائے
پرکھن ہارا باہری کوڑی بدے جائے
۱۔ میں نے ایک عجیب بات دیکھی کہ ہیرا بازار میں بک رہا ہے
اور چوں کہ پرکھنے والا باہری یا ناٹھی ہے اس لیے وہ کوڑی کے مول جا رہا ہے

۱۵۵۔ چلن چلن سب کوئی کہے مو ہے اندیا اور
صاحب سوں پر پے نہیں پہنچیں گے کس ٹھور
۱۔ ہر شخص چلنے کی بات کر رہا ہے لیکن میرے دل میں دوسرا ہی اندیشہ ہے
مالک کو تو پہچانتے ہی نہیں، ہم جائیں گے تو کہاں جائیں گے

۲۰۰۔ جہاں نہ چینی چڑھ سکے رائی نا کھائے
منوا تنہا لے را کھیں نہیں پہنچے جائے
۱۔ جو جگہ اتنی اونچی ہو کہ چوٹی بھی وہاں نہ چڑھ سکے اور اتنی تنگ ہو کہ اس پر رائی بھی نہ کھے
اسی جگہ پر اپنا دل رکھو اور وہیں جا پہنچو

۲۰۱۔ ہاٹ بچاری کیا کرے پتھی نہ چلے سدھار
راہ آہنی چھانڈ کے چلے اُجبار اُجبار
۱۔ اگر چلنے والا ہی ٹھیک ڈھنگ سے نہ چلے تو بچاری راہ کیا کر سکتی ہے
یعنی اگر مسافر ایسا ہے کہ اپنی راہ چھوڑ کر اُجبار میں چلتا ہو

۲۰۲۔ مرے تو مر جائے چھوٹ پرے جنہار
ایسا مرنا کو مرے دن میں سو سو بار
۱۔ جب مرنا ہی ہے تو مر جاؤ جس سے سارے جھنجھٹ دور ہوں
ایسا مرنا کس کام کا جب دن میں سو سو مرتبہ مرنا پڑے

پریشک پارکھی

۲۰۳۔ ہیرا تھاں نہ کھو لے جنہ کھوٹی ہے ہاٹ
کس کر را کھو گا ٹھری اٹھ کر چالو ہاٹ
۱۔ اپنے ہیرے کو وہاں نہیں کھولنا چاہیے جہاں بازار ہی نااہل ہو
ایسے میں اُسے گٹھری میں کس کر رکھو اور اٹھ کر راستہ لو

۲۱۴۔ نگ پکھان جگ سکل ہے لکھ آوے سب کوئے

نگ تیس اتم پارکھی جگ میں برلا ہوئے

(سادہ دنیا پتھروں اور جواہرات سے بھری ہے اور بھی اسے دیکھتے ہیں
لیکن کوئی کوئی نرالا پارکھی دنیا میں ایسا ہوتا ہے جو جواہر سے بھی بہتر ہو)

۲۱۵۔ بلہاری تیہر چریش کی پرچیت پرکھن ہار

سائیں دینہی کھاند کو کھاری بوجھ گنوار

(اُس شخص کے صدقے جاؤں جو دوسرے کے دل کا ارادہ سمجھتا ہے
مالک نے تو شکر دی اور گنوار کو وہ کھاری معلوم ہوئی)

۲۱۶۔ ہیرا دہی سراہیے سے گھن کی چوٹ

کپٹ کرنگی مانوا پرکھت نکسا کھوٹ

(اسی ہیرے کو عمدہ کہو جو گھنوں کی چوٹ سے نہ ٹوٹے
جب بھی مرکا رور بد طبیعت انسان کی آزمائش ہوئی اس کا بد اصل ہونا ظاہر ہو گیا)

۲۱۷۔ ہری ہیرا جن جوہری سبن پساری ہاٹ

جب آوے جن جوہری تب ہیرو کی ساٹ

(خند کے نام کا ہیرا بازار میں کھلا پڑا ہے کیوں کہ کوئی جوہری نہیں ہے
جب جوہری یعنی مرشد آئے گا تبھی اس ہیرے کی قدر معلوم ہوگی)

۲۱۸۔ ہیرا پرا ہزار میں رہا چھار لپٹائے

بہتک مورکھ چل گئے پارکھ یا اٹھائے

(بازار میں ہیرا پڑا ہے لیکن اس پر چھار یعنی نمکین تہہ چڑھی ہے
بہت سے احمق آئے اور اسے دیکھ کر آگے بڑھ گئے، پارکھی آیا تو اس نے اٹھا لیا)

۲۱۹۔ نام رتن دھن پائے کے گانٹھ باندھنا کھول

نہیں پٹن نہہ پارکھی نہہ گاہک نہہ مول

(اگر تم نے نام کے جواہر کی دولت پائی ہے تو اسے گانٹھ باندھ رکھو لو نہیں
اس کا نہ کوئی بازار ہے نہ کوئی پارکھی، نہ کوئی خریدار ہے، نہ کوئی قیمت ہے)

۲۲۰۔ پارس روپی جیو ہے لوہ روپ سنار

پارس سے پارس بھیا پرکھ بھیا سنار

(دنیا لوہے کی مانند ہے اور اس میں روح کامل پارس کی طرح ہے
جب پارس سے مس ہوا تبھی دنیا کی اصلی قدر کا پتہ چلا)

۲۲۱۔ امرت کیری پوریا بہہ بدھ لینجیں چھور

آپ سرکھا جو ملے تارہ پیاؤں گھور

(میں نے اپنی گانٹھ میں بڑے جتن سے امرت کی پٹریا باندھ رکھی ہے
کوئی اپنا بیسا یعنی ہم مشرب ملے تو اسے یہ پٹریا گھول کر پلا دوں)

۲۲۲۔ کاجری کی کوٹھری کاجری کا کوٹ

تو بھی کاری نا بھئی رہی جو اونٹنہ اوٹ

(کاجل کی کوٹھری ہے اور جس قلعے میں یہ ہے یعنی دنیا وہ بھی کاجل کی ہے
لیکن میں مرشد کے پیچھے چھپی رہی اس لیے کافی نہیں ہوئی)

۲۲۳۔ حیان رتن کی کوٹھری چپ کر دینہوں تال

پارکھ آگے کھویے کنجی وچن رسال

(معرفت کے جواہر کو کوٹھری میں بند رکھو اور کوٹھری پر خاموشی کا سلا ڈال دو
جب کوئی پارکھی سامنے آئے تو میٹھی بولی کی کنجی سے وہ تالا کھولو)

۲۲۴۔ جن ڈھونڈھا تن پانیا گھرے پانی پیٹھ
میں بیڑا ڈوبین ڈرا رہا کتارے بیٹھ
(جن لوگوں نے گھرے پانی میں گھس کر تلاش کیا انھیں موتی گیا
میں بیچارہ ڈوبنے سے ڈر گیا اور کتارے ہی پر بیٹھا رہا)

۲۲۵۔ ہیرت، ہیرت میرا رہا کبیر ہرائے
بند سمانی سمندر میں سوکت بیری جائے
(اپنے مقصد کی تلاش کرتے کرتے کبیر خود ہی گم ہو گیا
جو بوند سمندر میں مل گئی تو اب اس کی تلاش کون کر سکتا ہے)

۲۲۶۔ ایک سمانا سکل میں سکل سمانا تارہ
کبیر سمانا بوجھ میں تھاں دوسرا تارہ
(وہ ایک سبھی میں سایا ہوا ہے اور سبھی اس میں سمائے ہیں
کبیر معرفت میں محو ہو گیا ہے اور اسے دوسرا نظر نہیں آتا)

دودھا (تذبذب)

۲۲۷۔ ہر دے ما بھی آرسی مکھ دیکھا نہیں جائے
مکھ تو تب ہی دیکھیے دو بدھا دیئے بھگائے
(آئینہ دل میں ہے لیکن اس میں چہرہ دکھائی نہیں دیتا یعنی خودی کی معرفت نہیں ہوتی
چہرہ تبھی دکھائی دے گا جب تذبذب کو بھگا دیا جائے گا)

۲۲۸۔ پڑھا گنا سیکھا سبھی مٹا نہ سنئے شول
کہ کبیر کا سول کہوں یہ سب دکھ کا مول
(میں نے سب کچھ پڑھا، سمجھا اور سیکھا لیکن شک کا کاٹنا دور نہ ہوا
کبیر کہتے ہیں کہ میں کیسے بتاؤں کہ یہ شک و شبہ ہی ساری تکلیفوں کی جڑ ہے)

۲۱۹۔ کل کھوٹا جگ آندھرا بند نہ مانے کوئے
چاہ کہوں بہت آپنا سواکھ بیری ہوئے
(کھجک کا خراب زمانہ ہے، دنیا اندھی ہے اور روحانی آہنگ کو کوئی نہیں مانتا
بسے میں اپنا سمجھ کر اسے سمجھاتا ہوں وہی انکو میرا دشمن ہو جاتا ہے)

جگیا سو (تلاش کنندہ حق)

۲۲۰۔ ایسا کوئی ناملا ہم کو دے اُپدیس
بھو ساگر میں ڈوبتا کر گہ کاڑھے کیس
(مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جو اُپدیش دے اور راہِ راست دکھائے
میں دنیا کے سمندر میں اپنے ہی بکھرے بالوں کو سہارے کے لیے پکڑے ڈوب رہا ہوں)

۲۲۱۔ ایسا کوئی ناملا جاسے رہے لاگ
سب جگ جلتا دیکھا اپنی اپنی آگ
(مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جس سے لگ کر ہمیشہ رہ سکوں
میں نے دنیا کے ہر شخص کو اپنی اپنی آگ میں جلتے دیکھا ہے)

۲۲۲۔ جیسا ڈھونڈت میں پھروں تیرا ملا نہ کوئے
تت دیتا ترگن بہت ترگن سے رت ہوئے
(جس قسم کے آدمی کی مجھے تلاش ہے مجھے ویسا کوئی نہ ملا
مجھے ایسا آدمی چاہیے جو تینوں گن یعنی شوگن، رجوگن، تنوگن رکھے ہوئے بھی ذاتِ لامصنات میں محو ہو)

۲۲۳۔ سر پہر دودھ پلائیے سوئی ویش ہوئے جائے
ایسا کوئی ناملا آپے ہی ویش کھائے
(سانپ کو دودھ پلاؤ تو وہ اس کے اندر جا کر نہر بن جاتا ہے
مجھے ایسا کوئی نہ ملا جو خود ہی نہر کو کھائے)

۲۳۳۔ لایا ساکھ بنائے کے ات ات اچھر کاٹ

کبیر کبیر کب لگ بیجے جوٹھی پٹل چاٹ

ادھر ادھر سے حروف کاٹ کر تو معرفت کے دوہے بنا لایا

اسے کبیر جھوٹی چٹلوں کو چاٹ کر یعنی دوسروں کی باتیں دہرا کر کب تک گزر ہوگی

۲۳۵۔ پانی ملے نہ آپ کو اورن بکست چھبیر

آپن من نسیج نہیں اور بندھاوت دھیر

خود کے پینے کو پانی نہیں ہے دوسروں کو دودھ کی بخشش کہتے ہو

اپنے مزاج میں تو یکسوئی نہیں دوسروں کے من کو ٹھہراتے ہو

۲۳۶۔ کتنی تھوٹھی جگت میں کرنی اتم سار

کبیر کبیر کرنی سب اترے بھوجل پار

دنیا میں باتیں کرنا بیکار ہے اصل جوہر عمل ہے

کبیر کہتے ہیں کہ عمل بہت قوی چیز ہے اس سے دنیا کا سمندر عبور کیا جاسکتا ہے

۲۳۷۔ چہ جوڑے ساکھی کہے سادھن چہ گئی کر دس

کاٹھا جل پیوے نہیں کاٹھ پین کی دوس

ا تیری عادت پڑ گئی ہے کہ پداور ساکھیاں کبہ کر ہی معرفت کی راہ پر چل رہا ہے

یہ بیکار بات ہے تو کوئی سے نکالا پانی نہیں پیتا اور چاہتا ہے کہ پانی نکال کر پئے

۲۳۸۔ ساکھی کہے گئے نہیں چال چلی نہ بہ جائے

سلل موہ ندیا ہے پاؤں نہیں ٹھہرائے

ساکھیاں کہنے سے بات نہیں بنتی اور راستہ طے نہیں کیا جاسکتا

تعلقات دنیوی کا تیز دریا بہہ رہا ہے اس میں پاؤں نہیں ٹھہرتا

۲۳۹۔ چینی چاول لے چلی بیچ میں مل گئی دار

کہے کبیر دوؤ ناسلے ایک لے دوہی ڈار

چینی چاول کا دانہ لے چلی راستے میں اسے دال کا دانہ مل گیا

کبیر کہتے ہیں کہ دونوں نہیں مل سکتے ایک ہی کو دوسرے کو چھوڑو

۲۴۰۔ ست نام کروا لگے میٹھا لاگے رام

دبہا میں دوؤ گئے مایا ملی نہ رام

سچا نام تو کروا لگتا ہے اور دھن دولت میٹھی لگتی ہے

اس تذبذب میں دونوں ہاتھ سے جاتے رہے نہ دولت ملی نہ خدا ہی ملا

کتھنی اور کرنی (قول و عمل)

۲۴۱۔ کتنی میٹھی کھانڈ سی کرنی بس کی بوئے

کتھنی تیج کرنی کرے بس سے امت ہوئے

بات کرنا انسان کو شکر جیسا میٹھا لگتا ہے اور عمل زہر کی پنڈی سا لگتا ہے

لیکن اگر باتیں چھوڑ کر عمل کو اپنا لیا جائے تو وہ زہر آب حیات بن جاتا ہے

۲۴۲۔ کتنی بدنی چھانڑ کے کرنی سوچت لائے

نرہ نیر پیائے پنا کہہوں پیاس نہ جائے

گفتگو اور دعوے چھوڑ کر عمل پر توجہ کرو

پیاس کی پیاس تو پانی کے پیاسے ہی سے بجھتی ہے یعنی محض پانی کی بات کرنے سے نہیں بجھتی

۲۴۳۔ کرنی بن کتنی کرے اگیانی دن رات

گو کر جیوں بھونکت پھرے سنی سنائی بات

لا علم شخص عمل کے بغیر رات دن بات کرتا رہتا ہے

وہ سنی سنائی باتوں ہی کو کہنے کی طرح بھونکتا پھرتا ہے

۲۴۴۔ شروتا تو گھر ہی نہیں وکتا بدے سواد
شروتا وکتا ایک گھر تب کتھنی کو سواد

(سننے والا تو گھر ہی میں نہیں یعنی سمجھنے کی منزل ہی میں نہیں ہے چنانچہ کہنے والے کی بات بیکار ہے
جب کہنے والا اور سننے والا ایک گھر میں ہوتا ہے تبھی کہنے کا کام ہے)

سج بھاؤ (ممولیت)

۲۴۵۔ سج سج سب کو کو کہنے سج نہ چھینے کوئے

جا سب صاحب لے سج کہا دے سوئے
(ہر شخص معمولیت کی بات کرتا ہے لیکن معمولیت کی پہچان کسی کو نہیں
جس معمولیت سے مالک ملیں معمولیت اسی کو کہنا چاہیے)

۲۴۶۔ سب سب سب گیا ست بت کام نکام

ایک میک میں مل رہا داس کبیرا نام
(معمولی طور سے سبھی کچھ یعنی فرزند دولت، خواہش، عمل، خواہش چلا گیا یعنی دھیان سے ترک کیا
کبیر نام کا غلام اسی اکیم ایک یعنی حقیقت واحد سے مل گیا)

۲۴۷۔ جو کچھ آوے سج میں سوئے میٹھا جان

کڑوا لاگے نیم سا جا میں اپنا تان
(جو چیز بھی معمولی طور پر بغیر کشمکش کے ملے اسی کو میٹھی سمجھنا چاہیے
جسے حاصل کرنے میں کھینچ تان ہوا اسے نیم جیسا کڑوا سمجھو)

۲۴۸۔ سج لے سو دودھ سم مانگا لے سو پان

کہہ کبیر وہ رکت سم جا میں اپنا تان
(جو معمولی طور پر خود بخود ملے وہ دودھ جیسا ہے اور جو ملنے سے لے وہ پانی جیسا
کبیر کہتے ہیں کہ جس کا حصول کشمکش سے ہو وہ خون کی طرح ہے۔)

۲۴۹۔ مارگ چلتے جو گرے تا کو ناہیں دوسس

کہہ کبیر بیٹھا رہے تا بس کرڑے کو کس
(جو شخص راستہ چلتے ہیں گر پڑے اسے کوئی قصور وار نہیں کہتا
لیکن کبیر کہتے ہیں کہ جو بیٹھا رہے اس کے مرہ کرڑے کو کس چڑھے ہی رہیں گے)

۲۵۰۔ کہتا تو بہنا ملا کہتا ملا نہ کوئے

سو کہتا بہہ جان دے جو نہہ کہتا ہوئے
(کہنے والے تو بہت ملے پر پکڑنے والا یعنی عمل کرنے والا کوئی نہیں ملا
ایسے کہنے والے کو بہہ جانے دو جو باعمل نہ ہو)

۲۵۱۔ ایک ایک نروار یا جو نرواری جائے

دوے دوے منہ کا بولنا گئے طاپنے کھائے
(اگر نبھا مکو تو ایک ایک کر کے باتوں کو نبھاؤ یعنی جو کہو اس پر عمل کرو
دو دو منہ سے بولنے کا نتیجہ سخت طاپنے کھانا ہوتا ہے)

۲۵۲۔ مکھ کی میٹھی جو کہے ہر دیا ہے مت آن

کہہ کبیر تہہ لوگ سے راتو بڑے میان
(جو شخص منہ سے میٹھی بات کہتا ہے لیکن اس کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ ایسے شخص سے خدا بھی ہوشیار رہتا ہے)

۲۵۳۔ جس کتھنی تس کر نیو جس چنک تس نام

کہہ کبیر چنک بنا کیوں ناہیں سنگرام
(جیسا قول ہو ویسا عمل ہونا چاہیے جیسے مقابلے کا چنک نام اس کے حسب حال ہے
کبیر کہتے ہیں کہ مقابلے کے بغیر جنگ کیوں نہیں ہو سکتی)

اس دوہے کا مطلب صاف نہیں ہے تا تو متن میں غلطی ہے یا اس جگہ جنگ سے مراد وصال ہے جو بعید از فہم ہے مترجم)

حیون مرت (مرجوا یا موت میں زندگی پانے والے)

۲۵۴ میں مرجو سمندر کا ڈبکی ماری ایک
موتھی لایا گیان کی جا میں دستو انیک
(میں سمندر کا مرجو یعنی بے خوف غوطہ خور ہوں میں نے ایک غوطہ لگایا
اور معرفت کی مٹھی بھر لایا جس میں طرح طرح کی چیزیں موجود ہیں)

۲۵۵ ڈبکی ماری سمندر میں نکسا جائے اکاس
لگن منڈل میں گھر کیا میرا پایا داس
(سمندر میں غوطہ لگا کر وہ سیدھا آسمان میں پہنچا
گورو کے داس نے میرا یعنی بڑا انعام پایا کیوں کہ اس نے لگن منڈل یعنی مکان لامکاں میں بگڑ پائی)

۲۵۶ ہری میرا کیوں پائیے جن جیوے کی اس
گورو دریا سوں کا رخصتی کوئی مرجوا داس
(جو لوگ جینے کی امید میں جیتے ہیں انہیں رب العالمین کا میرا کیوں کہلے گا
اس میرے کو تو گورو کے دریا سے کوئی مرجو یعنی جاننا زمرید ہی نکال سکتا ہے)

۲۵۷ کھری کسوٹی نام کی کھوٹا لکے نہ کوئے
نام کسوٹی سوئے جیوت م تک ہوئے
(حقیقی نام کی کسوٹی بڑی سچی ہے اس پر کوئی کھوٹی چیز لکھی نہیں سکتی
نام کی کسوٹی پر وہی لک سکتا ہے جو جینے ہی خود کو مردہ سمجھ لے)

۲۵۸ مرتے مرتے جگ مو اورس مو انہ کوئے
داس بکیر ایوں مو بہر نہ مرنا ہوئے
(ماری دنیا موت کے ڈر سے مرتے مرتے مری کھری موت کسی کو نہیں آتی
بکیر داس اس طرح مرے کہ پھر ان کا مرنا نہ ہو یعنی زندگی ہی میں موت کے خوف سے جھوٹ گئے)

مون بھاوا (ناموشی)

۲۴۹ بھاری کہوں تو بہتہ ڈروں ہلکا کہوں تو جیتہ
میں کا جانوں پیو کو نیناں کچھو نہ دیتہ
(اگر میں بھاری کہوں تو بہت ڈر لگتا ہے ہلکا کہوں تو جھوٹ بات ہوگی
میں اپنے محبوب کو کیا جانوں اسے آنکھوں تو کبھی دیکھا ہی نہیں)

۲۵۰ دیتھا ہے تو کس کہوں کہوں تو کو پتیاے
سائیں جس تیسرا رہو ہر کہ ہر کہ گن گائے
(دیکھا ہے تو اسے کیوں کر کہوں اور کہوں بھی تو کون یقین کرے گا
جیسے اللہ خاموش ہے ویسے تم بھی رہو اور خوش ہو کر اس کی حمد و ثنا کرتے رہو)

۲۵۱ ایسو ادبخت مت کتھو کتھو تو دھر و چھپائے
بید قرانا نا لکھی کہوں تو کو پتیاے
(جیسی عجیب باتیں تم کرتے ہو وہ نہ کرو اور جو کی ہیں انہیں چھپا کر رکھو
جو بات وید یا قرآن میں کہیں نہیں لکھی اس پر تمہارے کہنے سے کون یقین کرے گا)

۲۵۲ جو دیکھے سو کہے نہیں کہے سو دیکھے نا نہہ
سنے جو سمجھاوے نہیں رسا درگ مرت کا نہہ
(جو دیکھتا ہے وہ کہتا نہیں اور جو کہتا ہے وہ دیکھتا نہیں
جو اصلیت کو سن لیتا وہ اسے سمجھاتا نہیں اب بھلا کس کے زبان آنکھ یا کان کہے جائیں)

۲۵۳ باد ببادے بش گھنا بولے بہت آپادہ
مون گے سب کی ہے سمرے نام اگا دہ
(بخت مہاشے میں زہر قاتل ہے اور بونے میں بڑی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے
سب سے اچھا ہے کہ ہر ایک کی بات خاموشی سے سن لو اور لا انہا اللہ کا نام لیتے رہو)

۲۶۳۔ ہری بھیہا تو کیا بھیہا کرتا ہرتا ہوئے
سادھو ایسا چاہیے ہر کچھ نرمل ہوئے
خدا بھی ہو گیا تو کیا، 'وا' وہ تو پیدا اور ختم کرنے والا ہوتا ہے
سادھو تو ایسا چاہیے جو ذکر خدا کر کے آلایشوں سے پاک ہو جائے

۲۶۵۔ نرمل بھیہا تو کیا بھیہا نرمل مانگے بھٹور
کل نرمل سے رہت ہے تیس سادھو کوئی اور
غیر ملوث ہونے سے جی کیا ہوتا ہے، غیر ملوث جی اپنے لیے مقام چاہتا ہے
جو پاکی ناپاکی سے بھی مبرا ہوتا ہے ایسا سادھو نرالا ہی ہوتا ہے

۲۶۶۔ ڈھارس لکھ مہیو کو دھنس کے پیٹھ پتال
جیو انگ مانے نہیں گہرے نکر یو لعل
(مہیو کے کا استقلال تو دیکھو، وہ تخت اثری میں جا پہنچا
اس نے جان کی پروا نہیں کی اور ہاتھ میں لعل پکڑ کر آ گیا)

ملا تھ پتھ (راہ متوسط)

۲۶۷۔ پایا کہیں تے اورے کھویا کہیں تے کوڑ
پایا کھویا کچھ نہیں جیوں کا تہوں بہرہ
(جو کہتے ہیں کہ ہم نے پایا وہ باولے ہیں، جو کہتے ہیں ہم نے کھویا وہ بٹنے ہیں
جس نے کچھ کھویا نہ کچھ پایا وہ جیوں کا تہوں مکمل بنا رہا)

۲۶۸۔ بھول تو کو ہے بھجن کو تجوں تو کا ہے آن
بھجن تجن کے مدھیہ میں مو کبیر من مان
(اگر میں بھجن کروں تو کس کا کروں اور ترک کروں تو کسے کروں، مجھ سے علاحدہ ہی کہا ہے
جو کچھ بھجن اور چھوڑنے کے درمیان ہے وہی کبیر کے دل میں بسا ہے)

۲۵۹۔ جا مرنے سے جگ ڈرسے میرے من آند
کب مہوں کب پانہوں پورن پرمانند
(جس موت سے سبھی خائف ہیں اس سے میرے دل کو خوشی ہوگی
میں تو منتظر ہوں کہ کب مروں اور کب مکمل آسائش یعنی خدا سے واحد سے مل جاؤں)

۲۶۰۔ گھر جارے گھر اوہرے گھر راکھے گھر جائے
ایک اچنھا دیکھیا مو کال کو کھائے
(گھر کو جلا ڈالنے سے گھر سنبھلتا ہے اور اس کی حفاظت کرنے سے وہ ختم ہو جاتا ہے
یہ تعجب کی بات دیکھو کہ مردہ موت کو کھا جاتا ہے)

۲۶۱۔ روڑا بھیہا تو کیا بھیہا پنتھی کو دکھ دیئے
سادھو ایسا چاہیے جیوں پیڑھے کی کھبہ
(اگر وہ راستے کا روڑا بن گیا تو کیا بنا، مسافر کو دکھ دینے والا ہی ہوا
سادھو تو ایسا ہونا چاہیے جیسے راستے کی دھول)

۲۶۲۔ کھبہ بھیہا تو کیا بھیہا اڑا لائے انگ
سادھو ایسا چاہیے جیسے نیر پنگ
(دھول بھی بنا تو کیا فائدہ، وہ اڑا کر لوگوں کے جسم پر لگتی ہے۔
سادھو ایسا ہونا چاہیے جیسے ٹھہرا ہوا پانی)

۲۶۳۔ نیر بھیہا تو کیا بھیہا تاسا سیرا جوئے
سادھو ایسا چاہیے جو ہر جیسا ہوئے
(پانی بھی ہو گیا تو کیا ہوا، وہ تو گرم اور ٹھنڈا ہوتا رہتا ہے
سادھو ایسا ہونا چاہیے جیسا خود خداوند ہوتا ہے)

۲۴۴۔ اب تو جو تجھے جی بنے مڑ چائے گھر دور
 ہر صاحب کو سوچتے سوچ نہ کیجے سور
 (اب لڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں، ٹوٹ کر جاؤ گے تو گھر بہت دور ہے
 اسے بہادر اپنا سراپے مالک کو سوچنے میں سوچ بچار نہ کر)

۲۴۵۔ ہر رات کے سر جات ہے ہر کائے ہر سوئے
 جیسے باقی دیپ کی کٹ اجیارا ہوئے
 (مگر کو بیچانے سے سر جاتا رہتا ہے اور اپنا سر کاٹ دیا جاتا ہے تو سر ملات رہتا ہے
 جس طرح چراغ کی جی کائی جاتی ہے تو روشنی ہو جاتی ہے)

۲۴۶۔ جو ہاروں تو سیو گورو جو جیتوں تو داؤں
 ست نام سے کھیلتا جو ہر جاؤ تو جاؤ
 (اگر میں ہارتا ہوں تو گورو کی خدمت کا موقع ہے اور جیتا ہوں تو بازی نہیں ہاتھ ہے
 میں تو سچے نام کا جو کھیلتا ہوں اس میں سر جاتا ہے تو جاتا رہے)

۲۴۷۔ کھو جی کوڑ بہت ہے پل پل پڑے بجوگ
 ان راکھت جو تن گرے سو تن صاحب جوگ
 (تکاش کرنے والے کو بڑے دھوے ہوئے ہیں اسے ہر لمحہ فراق ستاتا ہے
 ایسی حالت میں جو جسم بے پروائی کی وجہ سے گر جائے وہی مالک کے کام کا ہوتا ہے)

۲۴۸۔ تیر ٹیک سے جو لڑے سوں تو سور نہ ہوئے
 ملایا حج بھکتی کرے سور کہاوت سوئے
 (جو تیر و تفنگ سے لڑتا ہے وہ تو بہادر نہیں ہے
 بہادر اسی کو کہنا چاہیے جو دنیاوی بھوٹ کو چھوڑ کر بھکتی کرنے لگے)

۲۴۹۔ اتنی کا بھلا نہ بولنا اتنی کی بھلی نہ بچو پ
 اتنی کا بھلا نہ برنا اتنی کی بھلی نہ دھوپ
 (نہ بولنا زیادہ اچھا ہوتا ہے نہ زیادہ خاموشی
 نہ حد سے زیادہ بارش اچھی ہوتی ہے نہ سخت دھوپ جی)

شور و دھرم (مذہب جاں بازی)

۲۵۰۔ گلن دامہ باجیا پڑت نسا نے گھاؤ
 کھیت پکارے سورما اب لڑنے کا داؤں
 (آسمان پر نقارہ بج اٹھا، نشانے پر چوٹ پڑ رہی ہے
 میدان جنگ میں بہادر آواز دے رہا ہے کہ یہی لڑنے کا موقع ہے)

۲۵۱۔ سور سوئی سراپے لڑے دھنی کے بیت
 پُرزہ پُرزہ ہوئے رہے تھوں نہ چھانڑے کھیت
 (اسی بہادر کی تعریف، ہونی چاہیے جو اپنے مالک کے لیے لڑے
 چاہے اس کا جسم پُرزہ پُرزہ ہو جائے تب بھی میدان نہ چھوڑے)

۲۵۲۔ سور سوئی سراپے انگ نہ پہرے لوہ
 جو جھے سب بند کھول کے چھانڑے تن کا موہ
 (اسی بہادر کی تعریف ہے جو جسم پر لوہا یعنی زرہ بکتر نہ پہنے
 جو سارے بند کھول کر جنگ کرے اور جسم کا خیال چھوڑ دے)

۲۵۳۔ کھیت نہ چھانڑے سورما جو جھے دو دل ماہم
 آسا جیون من کی من میں لاوے ناہم
 (بہادر میدان میں نہیں چھوڑتا بلکہ مخالفت فوجوں کے درمیان ہو کر لڑتا ہے
 اور جینے مرنے کی امید یعنی خیال دل میں نہیں لاتا)

۲۸۸۔ سندر تو سائیں بھجے تھے آن کی آس

ناہ نہ کہوں پر ہرے پلک نہ چھانڈے پاس

حسینہ تو وہی ہے جو اپنے خاوند کو یاد کرے اور دوسرے کسی کی امید کو ترک کر دے

وہ خاوند کو کبھی نہیں بھلاتی اور ایک بل بھی اس سے جدا نہیں ہوتی

۲۸۵۔ چڑھی اکھاڑے سدری مانڈا پیو سے کھیل

دیکھ جو یار گیان کا کام کرے جیوں تیل

حسینہ راگ رنگ کا کھیل اپنے خاوند کے ساتھ کھیلنے اکھاڑے میں اتری

اس نے محنت کا دیا جلا یا ہے جس میں اس کی وفائیں کا کام کرتی ہے

۲۸۶۔ سورا کے تو سر نہیں داتا کے دھن ناہنہ

پت ورتا کے تن نہیں مٹتے بے من مانہ

بہادر کے سر نہیں ہوتا اور سختی کے پاس دولت نہیں رہتی یعنی یہ چیزیں دوسروں کی ہیں

وفا شعار بیوی کا اپنا جسم نہیں ہوتا جسم تو خاوند کی ملکیت ہے اس کے دل میں تو خاوند کا دھیان ہی ہوتا ہے

۲۸۷۔ پت برتا میلی بھلی گلے کا بچ کا پوت

سب سکھیں میں یوں دپے جیوں روکی س کی جوت

وفا شعار بیوی میلے کپڑوں میں اور گلے میں صرف کا بچ کا دانہ ڈال کر بھی اچھی لگتی ہے

وہ اپنی پیاسوں میں ہوتی ہے تو سورج اور چاند کی روشنی کی طرح جاگمگ جگمگ کرتی ہے

۲۸۸۔ پت برتا پت کو بھجے پت پر دھر و شوا اس

آن و شوا چنوتے نہیں سدا بیو کی آس

وفا شعار بیوی اپنے خاوند پر اعتماد رکھتی ہے اور اس کے دھیان میں غرق رہتی ہے

وہ کسی اور سمت دیکھتی ہی نہیں وہ خاوند ہی سے سب امیدیں رکھتی ہے

پات برت (وفائے زوجگی)

۲۷۹۔ پت برتا میلی بھلی کالی ٹیخت کڑو پ

پت برتا کے روپ پر واروں کوٹ سروپ

اشوہر کی وفادار بیوی اگر کالی ہے ڈھنگی اور بصورت ہو تو بھی اچھی

ایسی با وفا بیوی کی صورت پر کمروؤں حسیناؤں کو قمر بان کر دینا چاہیے

۲۸۰۔ پت برتا پت کو بھجے اور نہ آن سہائے

سنگم بچا جو لنگھنا تو بھی گھاس نکھائے

با وفا بیوی صرف اپنے خاوند کا دھیان کرتی ہے کوئی دوسرا اسے نہیں سہاتا

شیر کے بچے کو کئی فالتے ہو گئے ہوں پھر بھی گھاس نہیں کھائے گا

۲۸۱۔ نینن انتر آو تو نینن جھانپ تو ہے لیوں

نائیں دیکھوں اور کو نا تو ہے دیکھن دیہوں

اے مالک تم میری آنکھوں میں آؤ تاکہ انھیں آنکھوں میں بند کر لوں

نہ میں خود کسی دوسرے کو دیکھوں نہ تمھیں کسی اور کو دیکھنے دوں

۲۸۲۔ کبرا سیپ سمدر کی رستے پیاس پیاس

اور بوند کو نا گے سواتی بوند کی آس

اے کیر سمندر کی سیپ برابر پیاس پیاس رشتی رہتی ہے

وہ کسی اور بوند کو نہیں لیتی سواتی ششدری بارش کی بوند کی امید میں ہے جس سے مونی بنتا ہے

۲۸۳۔ پیہا کا پن دیکھ کر دھیرج رہے نہ رنج

مڑتے دم جل میں پڑا تبھوں نہ بوری چنچ

پیسے کی مستقل مزاجی دیکھ کر میرا دھیرج کھو گیا ہے

وہ مڑتے وقت پانی میں پڑا ہے تاہم اس میں چونچ نہیں ڈالتا کیوں کہ وہ بھی موانی کی بیوی کا بیٹا ہے

۲۸۴۔ آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی میرے اور نہ کوئے

نیناں ماہیں تو بے نیند کو ٹھور نہ ہوئے

میرے بے آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی یعنی رات دن کوئی اور نہیں ہے

میری آنکھوں میں تو ہی بسا ہوا ہے 'ان میں نیند کے بے بھی جگہ نہیں ہے'

۲۸۵۔ اب تو ایسی ہوئے پری من اتی مرمل کینھ

مرنے کا ڈر چھانڑ کے ہاتھ سندھورا لینھ

اب تو کچھ ایسی بن آئی کہ میں نے دل کو بہت پاک صاف کر لیا

اور موت کا خوف چھوڑ کر ہاتھ میں سندھورا لے لیا، یعنی اس محبوب حقیقی کو شوہر بنالیا

۲۸۶۔ سستی پیاری ست کیا کانٹوں سیج بچھائے

لے سوتی پیہ اپنا چہوں دس آگن لگائے

میں نے سستی ہوئے کا ارادہ کیا اور کانٹوں کا پلنگ بنا کر سستی ہو گئی

چاروں طرف آگ لگا کر اپنے شوہر کے ساتھ سو رہی،

مراد تعلقات دنیوی چھوڑ کر خانی اللہ ہونے سے ہے۔ مترجم

۲۸۷۔ سستی نہ پیسے پینا جو پیسے سو راند

سادھو بھیک نہ مانگئی جو مانگے سو بھانڈ

استی چکی نہیں پیسا کرتی، چکی پیسنے والی راند بیوہ ہوتی ہے

سادھو بھیک نہیں مانگا کرتا جو مانگتا ہے اسے بھانڈ کہنا چاہیے

۲۸۸۔ سیج بچھاوے سندری اتر پردہ ہوئے

تن سوئے من دے نہیں سدا سہاگن ہوئے

حصینہ نے پلنگ بچھا دیا لیکن دل میں پردہ رکھا

جو اس طرح جسم دیدے لیکن دل نہ دے وہ سدا سہاگن ہے

یہاں مراد دنیوی فرائض پورے کرنے پر بھی اللہ پر توجہ رکھنے سے ہے۔ مترجم

۲۸۹۔ نام رٹا تو کیا ہوا جو اتر ہے بیت

پت برتا پت کو بجھے مکھ سے نام نہ لیت

اگر کوئی منہ سے نام بتا رہے اور اس کے دل میں کوئی مقصد ہو جس کے لیے وہ اللہ کا نام لے رہا ہے تو بیکار

پتی برتا عورت کو دیکھو ہر دم خاوند کا دھیان کرتی ہے اور زبان پر اس کا نام نہیں لاتی،

۲۹۰۔ جو یہ ایک نہ جانیا بہر جانے کا ہوئے

ایکے تیں سب ہوت ہیں سب تیں ایک نہ ہوئے

اگر اس ایک کو نہیں جانا تو بہتوں کے جانتے سے کیا ہوتا ہے

اس ایک سے تو سبھی ہیں لیکن سب لوگوں سے مل کر وہ ایک نہیں بنتا۔

۲۹۱۔ ست آئے اس ایک میں ڈار پات پھل پھول

اب کچھ پاچھے کیا رہا گہر پکڑا جب مول

اس ایک میں سیکڑوں ڈال پتے پھل پھول ہیں

جب میں نے ایسی ایک جڑ کو پکڑ لیا تو بعد میں کیا باقی رہا

۲۹۲۔ پریت بڑی ہے تجھ سے بہہ گینا لا کنت

جو ہنس بولوں اور سے نیل رنگاؤں دنت

اؤ منفرد صفات والے شوہر مجھے تجھ سے بے حد محبت ہے

مگر میں کسی دوسرے سے ہنس کر بولوں تو اپنے دانت نیلے رنگ والوں

۲۹۳۔ کبرا رکھ سندور آکر کا جردیا نہ جائے

نینن پر تم رم رہا دو جا کہاں سمائے

اے کبیر جہاں سندور کی لکیر ہے وہاں کا جل نہیں لگایا جاسکتا۔

میری آنکھوں میں محبوب شوہر بسا ہوا ہے ان میں کسی اور کی گنجائش نہیں ہے

۳۰۴۔ تن من دیا تو کیا ہوا سچ من دیا نہ جائے

کبیر کبیر تا داس کو کیسے من پتہ ہے

(جس نے جسم و دل دے دیا لیکن جس سے اپنی خودی ترک نہ کی گئی)

کبیر کہتے ہیں کہ ایسے غلام یعنی مرید پر کیسے اعتماد ہوگا۔)

۳۰۵۔ گورو صقلی گریہ کرے مہرہ مصقلہ دیئے

من کی میل چھڑائے کے چت درن کرلیئے

(مرشد صقل کرے وہ دل پر صقل کرنے کا آلہ لگانا ہے)

وہ دل کا میل دور کر کے اسے آئینے جیسا بنا دیتا ہے)

۳۰۶۔ گورو دھونی سکھ کا پڑا صابن سرجن ہار

مُرت سلا پد دھویئے نکسے جوس اپار

(مرشد دھونی ہے مرید کپڑا ہے اور صابن اللہ کی ذات ہے)

وہ اسے دھیان کے پتھر پر دھو کر اس میں سے بے حد میل دور کر دیتا ہے)

۳۰۷۔ گورو کھارہ سکھ کنجہ ہے گڑھ گڑھ کاڑھے کھوٹ

انتر ہاتھ مہار کے باہر باہر ہے چوٹ

(مرشد کھارہ ہے اور مرید گڑھا۔ وہ اس میں سے ٹھونک ٹھونک کر خرابیاں دور کرتا ہے)

اندھے اپنے ہاتھ کا سہارا دے کر وہ باہر سے چوٹ مارتا ہے)

۳۰۸۔ کبرائے نر اندھ ہیں گورو کو کہتے اور

ہری روٹے گورو ٹھور ہے گورو روٹے نہ ٹھور

(اے کبیر وہ لوگ اندھے ہیں جو مرشد کو غیر سمجھتے ہیں)

اگر خدا ناخوش ہو تو مرشد کی پناہ ہے مرشد ناخوش ہو تو کوئی پناہ نہیں)

ست گورو (مرشد صادق)

۲۹۹۔ ست گورو سم کو ہے سگا سادھو سم کو ذات

ہری سمان کو ہتھو ہے ہر جن سم کو جات

(مرشد صادق کی طرح اپنا سگا کون ہے اور سادھو کے برابر کون سخی ہے)

اللہ جیسا کون مددگار ہے اور اللہ والوں سے بڑھ کر کون ذات ہے)

۳۰۰۔ گورو گو بند دوؤ کھڑے کا کے لاگوں پائیں

بہاری گورو اپنے گو بند دیو بتائے

(میرے سامنے گورو اور خدا دونوں ہیں میں کس کے پاؤں پر ٹروں)

میں تو گورو کے صدقے ہوں کہ انھوں نے خدا کی پہچان کرادی)

۳۰۱۔ بہاری گورو اپنے گھڑ گھڑ سو سو ہار

مانس سے دیوتا کیا کرت نہ لاگی ہار

(میں اپنے مرشد کے صدقے جنھوں نے مجھے سو سو مرتبہ گھڑ کر

انسان سے دیوتا بنا دیا اور اس گھڑنے میں انھیں بالکل دیر نہ لگی)

۳۰۲۔ سب دھرتی کا گہ کروں لیکن سب من رائے

سات سمند کی مہر کروں گورو گن کھانا جائے

(میں ساری زمین کو کاغذ بنائوں اور بڑے جنگلوں کے درختوں کو قلم

اور ساتوں سمندروں کو روشنائی بنائوں پھر بھی گورو کے اوصاف نہیں لکھے جائیں گے)

۳۰۳۔ تن من واکو دیجئے جا کے ویشیا مانہہ

آپا ب ہی ڈار کے راکھے صاحب مانہہ

(جسم اور دل اس مرشد کو دینا چاہیے جس کی اپنی کوئی غرض نہ ہو

جس نے اپنی ساری خودی کو ترک کر کے اسے مالک کے اندر ڈال دیا ہو)

۳۱۴ دستو کیوں ڈھونڈیں کہیں کہہ رہے آؤں ہاتھ

کہ کیر تب پائے بھیدی کیلے ساتھ

۱ چیز کہیں ہے تلاش کہیں اور جاری ہے ' بھلا وہ کیوں کر مل سکتی ہے

کیر کہتے ہیں کہ تھی ملے گی جب جانے والے کو ساتھ لوں

۳۱۵ یہ تن بس کی بیلری گورو امرت کی کھان

سب دے جو گورو ملیں تو بھی سنا جان

۱ یہ جسم نہ ہر کی میل ہے اور مرشد آب حیات کی کان ہے

اگر مر دینے پر مرشد نے تو بھی اسے سستا سمجھنا چاہیے

۳۱۶ کوش چندا اوگوں سورج کوٹ ہزار

ست گورو ملنا باہرے ویست گھور اندھار

۱ چاہے اس مادی دنیا میں کروڑوں چاند آئیں اور ہزار کروڑ سورج نکلیں

لیکن جب مرشد کامل مل جاتا ہے تو اپنے باہر جو کچھ ہے وہ گہرا اندھیرا معلوم ہوتا ہے

۳۱۷ ست گورو پارس کے سلا دیکھو سورج بچار

آئے پڑوسن لے چلی نہیو دیا سنوار

۱ مرشد کامل پارس پتھر کی چٹان ہے اس بات کو غور سے سمجھو

پڑوسن آکر اسے لے چلی اور اپنا دیا بھی سنوار دیا

۳۱۸ چوٹھ دیا جوئے کے چودہ چندا مانہ

تیرہ گھر کس کا چاندنا جیہ گھر ست گورو نانہ

۱ اگر کسی کے گھر نہ ہو ستر چراغ جلیں اور چودہ چاند آئیں

لیکن اگر وہاں مرشد کامل نہیں تو روشنی کس طرح ہو سکتی ہے

۳۱۹ گورو میں رہے کو بندے من میں دیکھ بچار

۱ مرشد میں رہے کو بندے من میں دیکھ بچار

۱ مرشد خدا سے تیار رہے نہ بات دل میں خود کر کے دے

خدا کی عبادت سے دریا میں تیرنے لگتے ہو اور گورو کی خدمت سے پار اتر جاتے ہو

۳۲۰ گورو پارس گورو پرس میں چندن پاس شاس

ست گورو پارس جیو کو دینہو ملکتی نو اس

۱ مرشد ہی پارس پتھر ہے اور مرشد ہی اس کا لمس ' ان میں چندن کی طرح اندرونی خوشبو ہے

مرشد صادق کے لمس سے انسان کو دنیوی تعلقات سے آزادی مل جاتی ہے

۳۲۱ پنڈت پڑھ گن بچ مئے گورو بن ملے نہ گیان

گیان بنا نہ ملکتی ہے ست سبہ پرمان

۱ عالم لوگ پڑھتے غور کرتے اور دل میں علم کو سمجھتے انارے مر گئے ' گورو کے بغیر گیان نہیں ملتا

گیان نہیں ہے تو ملکتی یعنی جینے مرنے سے رہائی نہیں ' اس بات کو سچے قول نے ثابت کیا ہے

۳۲۲ تین لوک نو کھنڈ میں گورو تے بڑا نہ کوئے

کرنا کرے نہ کر کے گورو کوئے سو ہوئے

۱ تینوں دنیاؤں اور نو مملکتوں میں مرشد سے بڑا کوئی نہیں

ایک بار خدا کا کیا ہوا نہ ہو تو نہ ہو مرشد کا کیا ضرور ہوتا ہے

۳۲۳ کبرا ہری کے روٹھے گورو کے مرنے جائے

کہ کیر گورو روٹھے ہری نہ ہو ت سہائے

۱ کیر کہتے ہیں کہ خدا کے ناخوش ہونے پر مرشد کی پناہ میں جایا جاسکتا ہے

لیکن مرشد کے ناخوش ہونے پر خدا بھی مدد نہیں کرتا

۳۲۴۔ نیر پیادت کا پھرے گھر گھر ساڑ بار
تو شادنت جو ہو بیگا بیو بیگا جھک مار
(تو لوگوں کو پانی کیا پلاتا ہے۔ گھر گھر ہیں تو سمندر بھر ہے
جو پیاسا ہو مجبور ہو کر پئے گا)

۳۲۵۔ یہ سب کہ روحانیت کا پہچان کرنے سے کچھ نہیں جانتے تھے خود ہی روحانی تشنگی دور کرنے کی کوشش کرتے تھے

۳۲۶۔ سب کو سنا کے بہتے کئے ست گورو کیا نہ مت
چائے تھے ست لوگ کو جیجیہ اچھا چست

۳۲۷۔ جو حلقے مشرے مرید اور روحانی سلسلے بہت بنا لے لیکن کسی مشرے دل سے دوستی نہیں کی
وہ حقیقت کی دنیا کی طرف چلے تھے لیکن ان کا دھیان بھی کسی میں اکٹھا گیا

سنت جن (یک طینت لوگ)

۳۲۸۔ سادہ بڑے پرمانہ تھے گھن جیوں برسوں آئے

تپسہ چڑھیں اور کی اپنی پاؤں لائے

(سادھو یعنی یک طینت لوگ دوسروں کے محسن ہوتے ہیں بادل کی طرح آکر برس جاتے ہیں
وہ اپنا حصہ بھی دے کر دوسروں کی ضرورت پوری کرتے ہیں)

۳۲۹۔ سنگوں کے پہرے نہیں ہنسوں کی نہر پات

اعلوں کی نہر بوریال سادھ نہ چلیں جماعت

(شیروں کے جھنڈ نہیں ہوتے اور ہنس قطاروں میں نہیں ہوتے

اعل بوریوں میں نہیں بھرے جاتے اور سادھو جماعتوں میں نہیں چلتے)

۳۳۰۔ سب بن تو چندن نہیں ستورا کا دل ناہبہ

سب سمندر موتی نہیں بول سادھو جگ مانہبہ

(سادے جنگوں میں صندل نہیں ہوتا اور جانباڑوں کے گروہ نہیں ہوتے

سادے سمندر میں موتی نہیں ہوتے اسی طرح سادھو دنیا میں آتے دیکھے ہوئے ہیں)

۳۳۱۔ تان کی پورن کیوں پم سے گورو نہ کھنٹی ہاٹ
تا کو ریشہ بوڑھے پم پم اوگٹ گھاٹ
(ایسے آدمی کی ضرورت کیوں کر پوری ہوگی جسے مشن نے راہ نہیں دکھائی
بار بار اس کا بیڑا اٹھانے گھاٹ پر ڈوبے گا)

اسد گورو (مشن اہل)

۳۳۲۔ گورو ملا نا سکھ ملا لائن کھیلا داؤں

دوؤ بوڑھے دھار میں چڑھ پاتھر کی ناؤں

(مشریک ملا نہ مشن یہ سب تو ایک طرح خدا کی نظر سے رہی

ایسے مرید اور مشن دونوں مندرجہ ہیں توبہ کے کیوں کہ تھر کی ناؤ پر بیٹھے تھے

۳۳۳۔ جاننا بوجھا نہیں بوجھ کیا نہ گون

اندھے کو اندھا ملا براہ ہتاوے کون

(تو نے جاننے والے سے تو راہ پوچھی نہیں اور پوچھی بھی تو اس پر چلا نہیں

اب یہ جھوٹا مشن کیا ہے تو جیسے اندھے کو اندھا ملا ہے کون کسے راستہ بتائے)

۳۳۴۔ بندھے کو بندھانے چھوٹے کون آسائے

کر سیوا غربند کی پل میں بیت چھڑائے

(بندھے ہوئے یعنی مرید کو بندھا ہوا یعنی جھوٹا مشن ملے تو رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے

تجھے چاہیے کہ تو آزاد مشن کی خدمت کرے کیوں کہ وہ دم بھر میں تجھے رہائی دلا دے گا)

۳۳۵۔ بات بنائی جگ ٹھکا من پر مودھا ناہبہ

کہد کیر من لے گیا لکھ چوراسی مانہبہ

(جھوٹے مشن نے باتیں بنا کر دنیا کو ٹھکا لیکن اپنے نفس کی ترسیت نہیں کی

کیر کہتے ہیں کہ اس کا من اسے چو لاسی لاکھ قسم کی مخلوقات میں جملے کو لے گیا یعنی اس کی تنگی نہیں تھی)

۳۲۳۔ سزا کار کی آرمی سادھو ہی کی دیہ
لکھا جو چاہے الکھ کو انہی میں لکھ دیہ
سادھو کا جسم غیر مجسم واسے عین خدا کا آئینہ ہے
اگر نادرہ خدا کو تو دیکھنا چاہے تو انھیں میں دیکھ لے

۳۲۵۔ کوئی آوے بھاوے کوئی آوے بھاوے
سادھو دوڑ کو پوچھتے گئیں نہ بھاوا بھاوے
اچانک کوئی عقیدت کے ساتھ آئے چاہے بے عقیدت آئے
سادھو لوگ دونوں کی مدد کرتے ہیں وہ عقیدت، مرنے نہ ہونے کی پروا نہیں کرتے

۳۲۶۔ نہم شیشل ہے چندر مال ہم نہم شیشل ہوئے
کبیر شیشل سنت جن نام سینہی سوئے
ٹھنڈک نہ چاند میں ہے نہ برف میں ہے
کبیر کہتے ہیں کہ ٹھنڈک ایسے سادھو لوگوں میں ہوتی ہے جنھیں اللہ کا نام پکارا ہے

۳۲۷۔ جانت نہ پوچھو سادھ کی پوچھ لیجئے گیان
مول کرو تروار کا پڑی رہیں دو میاں
سادھو کی ذات پات نہ پوچھو اس کی عفتانیت کو پوچھو
تم تلووار کا سودا کرو اور نیام پڑی رہئے دو

۳۲۸۔ سنت نہ چھوڑے سنت کو لہر جس سنت
کے نام نہ نہا سیشل نہ شیشل
سادھو لوگ نیک چلنت ہونا نہیں چھوڑتے چاہیں گروڑوں کے لوگ ہیں
صندل میں سانپ دانت دالتے ہیں لیکن اس کا ٹھنڈک دینے کا وصف نہیں جانتا

۳۲۹۔ سادھ کہاوت کٹھن ہے لمبا پیسٹر کھجور
چڑھے تو چاکھے پریم رس گرے تو چکنا چور
سادھو ہونا مشکل کام ہے۔ یہ تو کھجور کا لمبا درخت ہے
اگر اس پر چڑھ گئے تو محبت کی حلاوت مل گئی اور گرے تو چکنا چور ہو گئے

۳۳۰۔ گانٹھی دام نہ بانہ صی نہم ناری سوں نہم
کہہ کبیر تا سادھ کی ہم چرنن کی کھیپ
(جو اپنی گردن میں پیسہ نہیں بانڈھتا اور جسے عورت سے عشق نہیں ہے
کبیر کہتے ہیں کہ میں ایسے سادھو کی خاک پا ہوں)

۳۳۱۔ برتچہ کبھوں نہیں پھل جکھیں ندی نہ منے نیر
پر مار تھ کے کار نے ساؤ من دھا سریر
اورخت خود پھل نہیں کھاتے اور ندی پانی نہیں پیتی
اسی طرح دوسروں کی بھلائی کے لیے سادھو لوگ جسم اختیار کرتے ہیں

۳۳۲۔ سادھ سادھ سب ہی بڑے اپنی اپنی ٹھور
شہر دو بچی پارکھی تے ماتھے کے مؤر
(سارے ہی سادھو اپنی اپنی جگہ بڑے ہیں
لیکن جو روحانی آہنگ کو سمجھتا ہے وہ سادھو سب کا مستانج - م)

۳۳۳۔ سادھ سادھ سب ایک ہیں جیوں پوتے کا کھیت
کوئی ووبی لال ہے نہیں سیت کا سیت
(سارے سادھو ایک سے دکھائی دیتے ہیں جیسے پوسے کا کھیت ہو
ان میں سے کوئی کوئی روشن ضمیر سرخ ہوتا ہے باقی سب تو سفید کے سفید ہیں)

۳۳۴۔ چندن کی کٹکی بھلی نہیں بھول کھڑاؤں
سادھن کی جھونپڑی بھلی ماراٹ کو گاؤں
۱۔ سندن کی ایک ٹہنی اچھی ہے بھول کا پورا باغ اچھا نہیں
سادھو کی ایک جھونپڑی اچھی ہے، یہودہ لوگوں کا پورا گاؤں اچھا نہیں

۳۳۵۔ ہری سیتی ہریجن بڑے سمجھ دیکھ من مانہ
کہہ کیر جگ ہری دیکھے سو ہری ہریجن مانہ
۱۔ اللہ والے اللہ سے بھی بڑے ہیں یہ بات دل میں سمجھ لو
کیر کہتے ہیں کہ دنیا اللہ کی تلاش میں ہے اور اللہ اللہ والوں کے اندر موجود ہے

۳۳۶۔ جو چاہے ساکار تو سادھو پر پنچھ دیو
نرا کا رنج روپ ہے پریم پریت سے سیو
۱۔ اگر تو اللہ کو باجسم دیکھنا چاہتا ہے تو سادھو اسی کا روپ ہے
وہ غیر جسم یعنی اللہ کا اپنا بیوٹی ہے اس کی محبت کے ساتھ خدمت کر

۳۳۷۔ پکشا پکشی کا رنے مہ جگ رہا بھلان
نر پکٹے ہوئے ہری نیچے سوئی صنت مہان
۱۔ فرقہ بندی کی وجہ سے سادھی دنیا بھلاوے میں پڑی ہے
جو فرقہ بندی سے علاحدہ ہو کر خدا کی یاد کرتا ہے وہی ہم سادھو ہے

۳۳۸۔ سمجھ بوجھ جڑ ہوئے رہے بل نیچ ٹرل ہوئے
کہہ کیر تا صنت کو پلا نہ پکڑے کوئے
۱۔ جو سمجھ بوجھ کا احمق سا بنا رہے یعنی ظاہر نہ کرے اور طاقت رکھتے ہوئے بھی ناقوال بنا رہے
کیر کہتے ہیں کہ ایسے سادھو کی برابر کوئی نہیں کر سکتا

۳۳۹۔ سادھو ایسا چاہیے مڑ کھے دیکھو سے ناہنہ
پان پھول چھوٹے نہیں بے باغیچہ مانہ
۱۔ سادھو کو ایسا ہونا چاہیے جو نہ خود دیکھی ہو نہ دوسروں کو دکھی کرے
جو حقیر سو فالت قبول کرے اور باغیچے میں رہے یعنی گھر کے اندر نہ رہے

۳۴۰۔ سادھو مدھ بھٹہ اترا جیسے آم بھول
واکی ڈاری اچی چل پائی ڈاری سول
۱۔ سادھو اور مدھ میں بہت فرق ہے جیسے آم اور بھول میں ہے
اس کی شاخ میں امت جیسا پھل لگتا ہے اس کی سٹاخ میں کاٹا
(اس میں سادھو کے فرقے کی خدمت کی گنجائش ہے۔ مترجم)

۳۴۱۔ من دریا سو بھرا سادھو کا گھٹ سیپ
تا میں موتی نیچے پڑتے ہر سامر دیپ
۱۔ خدا ایک صاف شفاف بھرا دریا ہے اور اس میں سادھو کا جسم پانی کی طرح ہے
اس سپی میں موتی پیدا ہوتا ہے جو دور دراز جہاز میں بھیجا جاتا ہے

۳۴۲۔ سادھو بھوکھا بھانے کا دھن کا بھوکا ناہنہ
دھن کا بھوکا جو پھرے سو تو سادھو ناہنہ
۱۔ سادھو صوفی دنی کا بھوکا ہوتا ہے دولت کا بھوکا نہیں ہوتا
جو دولت کا بھوکا ہو اسے سادھو نہیں کہنا چاہیے

۳۴۳۔ سادھو سمندر جانیے مانی رتن بھرائے
مند بھاگ ٹوٹتی بھرے کر کنکر چڑھ جائے
۱۔ سادھو کو سمندر سمجھو جس کے اندر جو اہرات بھرے ہیں
لیکن بد قسمت آدمی اس میں مٹی بھرتا ہے تو کنکر ہی اٹھ آتے ہیں

۳۵۴۔ کبوتر مورکھ پر انیاں لکھ سکھ پاکھر آہ

باہن ہادا کا کمرے بان نہ لاسکے تارا

(کبیر کہتے ہیں کہ احمق لوگ سر سے پاؤں تک لوہے کی زرد سے ڈھنکے ہوتے ہیں انھیں چٹانے والا یعنی مرشد کیا کرے ان پر کوئی انکس اثر ہی نہیں کرتا)

۳۵۵۔ پکٹوا سوں پالا پر یو رتہ رتہ مہا نہ کھج

اوسر نیچ نہ اوسر نیچ گھولے دونوں مریج

(اے دل تو زبرد کر پریشان نہ ہو کہ تیرا جیوان صفت انسان سے پالا پڑا ہے بخیر زمین میں چاہے دو گنا نیچ ڈالو پھر بھی نیچ نہیں اگ سکتا)

۳۵۶۔ کبوتر چندن کے ٹکٹ نیم بھی چندن ہوئے

پوڑھے بانس بڑھاپا یوں جن پوڑو کوئے

(کبیر کہتے ہیں کہ صندل کے درخت کے قریب کا نیم بھی صندل بن جاتا ہے بزرگ یعنی مرشد پانی میں بانس بڑھا رہے ہیں اسے پکڑ لو اور ڈبو نہیں)

۳۵۷۔ چال بگل کی چلت ہیں بہر کب و میں ہنس

تے مکٹا کیسے چگیں پر میں کال کے پھنس

(یہ لوگ ہنس کہلاتے ہیں اور بگلے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں یہ موتی کس طرح چگ سکتے ہیں انھیں تو موت کے دام میں پھنسا ہی ہے)

۳۵۸۔ سادھو بھیا تو کیا بھیا مالا پہری چار

باہر بھیس بنایا بھیر بھری بھنگار

(چار چار مالا میں پہن کر سادھو بننے سے کیا ہوتا ہے باہر سے تو بھیس بنایا اندر یعنی دل میں کوڑا کرکٹ بھرا ہے)

۳۴۹۔ صد چلا سو مالو اے صد چلے سو سادھ

صد بے صد دونوں تجھے تاکو متا اگا دھ

(جو مادی حدود کے اندر رہے وہ معمولی انسان ہے جو صد سے باہر جائے وہ سادھ ہے اور جو صد اور بے صد دونوں سے علاحدہ ہے اس کا علم لامحدود ہے)

۳۵۰۔ سونا سچن سادھ جن ٹوٹ جرمیں سوبار

دُر جن کنھ کھار کے ایکے دھکا درار

(سونا نیک طینت لوگ اور سادھو سوبار ٹوٹ کر بڑھ جاتے ہیں یعنی آزمائشوں سے گزر جاتے ہیں بد طینت لوگ کھار کے گھڑے کی طرح ہوتے ہیں جن میں ایک دھکے ہی سے درار پڑ جاتی ہے)

۳۵۱۔ جیون سکے ہوئے رہے تجھے خلق کی آس

آگے پیچھے بری پھر میں کیوں دکھ پاوے واس

(انسان کو چاہیے کہ زندگی کا محبت چھوڑ دے اور دنیا سے امیدیں بھی چھوڑ دے اس کے آگے پیچھے تو خدا ہے ہی وہ تکلیف کیوں اٹھائے گا)

اسچن (بد طینت لوگ)

۳۵۲۔ سنگت بھئی تو کیا بھیا ہر دا بھیا کٹھور

نویزہ پانی جڑھے تھو نہ بیچے کور

(خراب آدمی کو اچھی صحبت ملی بھی تو کیا ہوگا کیوں کہ اس کا دل سخت ہے اگر نویزہ گہرا پانی ہو تو بھی اس کا دامن نہ بھیگے گا)

۳۵۳۔ ہریا جانے روکھڑا جو پانی کا نیمہ

سو کھا کاٹھ نہ جانہی کیتھہ برسا میہہ

(ہرادرخت اسے کہو جو پانی سے محبت کرے یعنی اسے چومے خشک لکڑی پر کیا اثر ہو سکتا ہے چاہے جتنا منہ برسے)

۳۶۲۔ جو دیکھتے سادھن تھی تیبہ و بھوت پڑتے
 جنوں بڑا کر ڈاریا سوان سوا کر کھائے
 ۱ سادھوؤں نے جو دولت چھوڑ دی اسی دولت سے تو لپٹا ہوا ہے
 اسی طرح جیسے کسی کی تھیں کوئی ذات لے کر کھا رہا ہے
 ۲ غالباً اس میں کشت و گزرات کے اظہار کی خدمت ہے۔ مترجم

۳۶۵۔ ہم جانا تم ملن ہو رہے پریم ریس پاگ
 ۱ بچک بچوں کے لگتے اٹھے ناگ سے جاگ
 ۲ میں نے سمجھا تھا کہ تم خدا میں محو ہو اور اس کی محبت میں مستغرق ہو
 ۳ تو تو ذرا اسی ہوا لگتے ہی ناگ کی طرح جاگ اٹھے

۳۶۶۔ سچن تو درجن بھیاسن کا ہو کو بول
 ۱ کافسا تانا ہوسے لہا نہیہ ہرید کا مول
 ۲ تم کسی کی ایک بات سن کر ہی نیک طینت سے بد طینت بن گئے
 ۳ کانا تو آخر کار تانا ہی رہتا ہے اس کی سونے جیسے قیمت نہیں ہو سکتی

۳۶۷۔ لوہے لیرا ناوڑا یمن گروا بھار
 ۱ سر میں بس گیا موٹری انن چاہے پار
 ۲ تختہ دی ناؤ تو لوہے کی بنی ہے اور اس میں پتھروں کا بھاری بوجھ لدا ہے
 ۳ تختہ سے سر کے اندر نہر کی پونجی ہے پھر بھی تم پار اتنا چاہتے ہو

۳۶۸۔ سکلو ڈرمت دور کر اچھا جھم ہنڈاؤ
 ۱ کاگ گون بدھ چھوڑ دے ہنس گون چل آؤ
 ۲ تم ساری برائیاں دور کر کے اپنی زندگی کو بہتر بناؤ
 ۳ کوسے کی چال والی سمجھ چھوڑو اور ہنس کی چال سے چل کر آؤ

۳۵۹۔ ماتھا تلک لگائے کے بھکتی نہ آئی ہاتھ
 ۱ ڈاڑھی مونچھ مڑائے کے چلے ڈنی کے ساتھ
 ۲ ماتھے پر تلک لگانے سے بھکتی ہاتھ نہیں آتی
 ۳ ایسے ڈھونگی سادھو ڈاڑھی مونچھ مڑوا کر کے بھی دنیا کے ساتھ چلتے ہیں

۳۶۰۔ ڈاڑھی مونچھ مڑائے کے ہوا گھوٹ گھوٹ
 ۱ من کو کیوں نہیں موڑیے جائیں بھرا کھوٹ
 ۲ ڈھونگی سادھو ڈاڑھی مونچھ مڑوا کر گھوٹ گھوٹ ہو گیا
 ۳ اپنے دل کو کیوں نہیں مونڈتا جس میں برائیاں بھری پڑی ہیں

۳۶۱۔ مونڈ مڑائے ہری میں سب کوئی یس مڑائے
 ۱ بار بار کے مونڈنے بھڑ نہ بیکنٹھ جائے
 ۲ اگر سر منڈوانے سے خدا میں تو بھی سر منڈوا لیں
 ۳ بھڑ کو بار بار مونڈا جاتا ہے لیکن اس سے وہ جنت میں نہیں جاتی

۳۶۲۔ کیسن کہا بگا دیا جو موڑو سو بار
 ۱ من کو کیوں نہر موڑیے جائیں وٹے وکار
 ۲ تمھارے بالوں نے تمھارا کیا بگاڑا ہے جو انھیں سو سو بار منڈواتے ہو
 ۳ اپنے دل کو کیوں نہیں مونڈتے جس میں گناہ اور آلائشیں بھری پڑی ہیں

۳۶۳۔ بانہی کوٹیں باورے سانپ نہ مارا جائے
 ۱ مورکھ بانہی ناڈ سے سانپ سبن کو کھائے
 ۲ وہ پاگل ہیں جو سانپ کی بانہی پیٹتے رہتے ہیں سانپ کو نہیں مار پاتے
 ۳ اسے احمق بانہی کسی کو نہیں ڈستی سانپ ہر ایک کو کاٹتا ہے

۳۴۴۔ کبرا سنگت سادھ کی جو کی بھوسی کھائے
کبیر کا لڈ بھوجن ملے ساکٹ سنگ نہ جائے
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو کی سنگت جو کی بھوسی کھا کر کبھی بہتر ہے
اگر بد طبیعت آدمی کے پاس کبیر اور سنگت ملے تو کبھی اس کا ساتھ نہیں کرنا چاہیے

۳۴۵۔ کبرا سنگت سادھ کی جیوں گندھی کا واس
جو کچھو گندھی دے نہیں تو بھی واس سواس
اے کبیر سادھو کی سنگت عطر فروش کی رہائش گاہ جیسی ہوتی ہے
وہاں اگر عطر فروش عطر نہ دے تو بھی تمہیں خوشبو ملے گی

۳۴۶۔ منڈا بھاویں دوار کا بھاویں جا جگنا تھ
سادھ سنگت ہن جمن بن کچھو نہ آوے ہاتھ
اچا ہے تم متھرا جاؤ چا ہے دوار کا چا ہے جگنا تھ پوری جاؤ
لیکن سادھو کی سنگت اور خدا کی یاد کے بغیر کچھ ہاتھ نہیں آنے والا ہے

۳۴۷۔ تے دن گئے اکا رتھی سنگت بھئی نہ سنت
پریم بنا پشو جیونا بھگتی بنا بھگونت
جن دنوں سادھوؤں کا ساتھ نہ ملا وہ دن بے کار ہی گزرے
ان کی محبت اور خدا کی عبادت کے بغیر زندگی جانوروں جیسی ہو جاتی ہے

۳۴۸۔ کبرا من چھمی بھیا بھاویں تھواں جائے
جو جیسی سنگت کرے سو تیسرا پھل پائے
اے کبیر دل تو پرندہ بن کر جہاں چاہتا ہے جاتا ہے
لیکن جیسے لوگوں کے ساتھ میں رہتا ہے ویسا ہی نتیجہ پاتا ہے

۳۴۹۔ چندان سرپ پیٹا چندن کاہ کرائے
روم روم بس جینیا امت کہاں سمائے
اصول کے درخت میں سانپ پیٹے ہیں اے چارہ صندل کیا کر سکتا ہے
اس کے رویش رویش میں نہ ہر سرائیت کو گیا ہے اب امت اس میں کہاں سما سکتا ہے

۳۵۰۔ مینا گمر کے پاس میں بیدھا ڈھاک پلاس
بنا بکھو نہ بیدھیا جگ جگ رہیا پاس
تم نے صندل کے پاس لگا ہوا ڈھاک کا درخت کاٹ لیا
تم نے بانس کیوں نہیں کا داکوہ تمہارے پاس ہمیشہ رہتا

۳۵۱۔ نہ زمین دے روپیا امی سینچے سو بار
کبرا خلقے ناسکتے جا میں جون بچار
زمین میں نہر بودیا اور اے سو سو بار امت سے پنچا
کبیر کہتے ہیں کہ دنیا کے علاقے کو ترک نہ کرنا ایسا ہی ہے اسی پر دل میں غم کرو

۳۵۲۔ گورو بے چارہ کیا کرے سشید میں ہے چوک
شہ بان بیدھے نہیں بانس بجاوے بھوک
جب مرید ہی میں خرابی ہے تو مرشد کیا کر سکتا ہے
وہ مرید صحت بھوک بھوک کر بانسری بجاتا رہتا ہے روحانی آہنگ کو نہیں چھیڑتا

سنت سنگ (صحبت پاک)

۳۵۳۔ کبرا سنگت سادھ کی ہرے اور کی ویا دھ
سنگت بُری سادھ کی جا میں کوٹ اپادھ
اے کبیر اچھے آدمی کا ساتھ دوسروں کا دکھ دور کر دیتا ہے
برے آدمی کا ساتھ بُرا ہے کیوں کہ اس سے گروڑوں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں

۳۸۳۔ کیرا تمہر نہ چیتیا جب ڈھنگ لاگی بھیر
اب کے پیٹے کیا بھیا کائناتیں لینہول گھیر
دیکھ لے اس وقت ہوش کیوں نہیں کیا جب بھری کے پاس لگا تھا
اب ہوشیار ہونے سے کیا ہوتا ہے جب چاروں طرف کانٹے ہی کانٹے ہو گئے

سیوک اور داس (خادم اور غلام)

۳۸۵۔ دروازہ دھنی کے پڑا ہے دھکا دھنی کا کھارے
بچا، دھنی نیوا جی جو در چھانڈ نہ جائے
غلام کو چاہیے کہ وہ مالک کے دھکے کھا کر بھی اس کے دروازے پر پڑا رہے
اگر وہ در کو چھوڑ کر نہیں جائے گا تو کبھی نہ کبھی تو مالک اس پر مہربان ہو گا

۳۸۶۔ داسا تن ہر دے نہیں نام دھراوے داس
پانی کے پیے بنا کیسے پٹے پیاس
عبودیت تو دل میں ہے نہیں اور خود کو غلام کہتے ہیں
اس سے کیا فائدہ۔ پانی پئے بغیر پیاس کیسے جاسکتی ہے

۳۸۷۔ بھگتی مکتی مانگول نہیں جاتی دن دے مونہ
کوئی اور پاچوں نہیں نس دن پاچوں تو نہہ
اسے مالک نہیں دنیوی جیش چاہتا ہوں نہ مکتی۔ مجھے تو بھگتی کی بھیک چاہیے
میں کسی اور کے آگے سوال نہیں کرتا رات دن تیرے آگے ہی سوالی ہوں

۳۸۸۔ کاجر کبیری کو ٹھری ایسا یہ سسزار
بہاری دا داس کی پیٹھ کے ٹکسن ہار
یہ دنیا ایسی ہے جیسی کاجل کی کو ٹھری
خدا کے اس بندے کے صدقے جانوں جو اس میں گھس کر باہر آ جائے

۳۸۵۔ کیرا کھائیں کوٹ کی پانی بیوے نہ کوئے
جائے ملے جب گنگ میں سب گنگو دک ہوئے
اسے کیر قلے کی خندق کا پانی کوئی نہیں پیتا
لیکن یہی پانی گنگا میں پہنچ کر پورا گنگا جل ہو جاتا ہے

کوسنگ (صحبت ہد)

۳۸۶۔ جان بوجھ سا بچی تجھے کرے جھوٹ سوں نہہ
ناکی سنگت ہے پر جھوٹے نمونے دیہ
جو شخص جان بوجھ کر سچی بات چھوڑتا ہے اور جھوٹ کو عزیز رکھتا ہے
اسے میرے مالک ایسے شخص کا ساتھ مجھے خواب میں بھی نہ دینا

۳۸۷۔ تو ہی پیر جو پیر کی پا کا سیننی کھیل
کاپچی سرسوں پیر کے کھلی بھیا تا سیل
(اگر تجھے واقعی محبت کا درد ہے تو بھنڈی سے سروکار رکھ
کچی سرسوں کو لہو میں پیرے گا تو نہ کھلی ملے گی نہ تیل ملے گا)

۳۸۸۔ داغ جو لاکھ نیل کا سومن صابن دھوئے
کوٹ جتن پر بودھے کا گا ہنس نہ ہوئے
نیل کا داغ لگتا ہے تو سومن صابن سے دھونے سے بھی نہیں جاتا
کروڑوں جتن سے سکھانے پر ٹھانے سے بھی گواہنس نہیں بن سکتا

۳۸۹۔ ماری مرے کو سنگ کی کیرا کے ڈھنگ بھیر
وہ ہلے وہ انگ چرے پدھنے سنگ نبیر
صحبت ہد کی مار ہلاک کن ہوتی ہے۔ جیسے بھری کے پاس کیلے کا درخت ہو
تو وہ جیتی ہے اور اس کے اعضا پختے ہیں۔ اب خدا ہی خیر کرے

۳۹۴۔ تن کو جوگی سب کرے من کو برلا کوئے

سبے سب بدھ پائیے جو من جوگی ہوئے

۱۔ سبھی جسم کو جوگی بنا دیتے ہیں، نفس کو جوگی بنانے والا برلا ہی ہوتا ہے

لیکن اگر من جوگی ہو جاتا ہے تو بڑے آرام سے سب مل جاتا ہے

۳۹۵۔ ہم تو جوگی منہ کے تن کے ہیں تے اور

من کا جوگ لگاتے دس بھئی کچھو اور

۱۔ ہم تو من کے جوگی ہیں، تن کے جوگی کوئی اور ہوں گے

من کا جوگ لگانے میں ہماری حالت ہی دوسری ہو گئی ہے

چتیاوئی (تنبیہ)

۳۹۶۔ کبرا گزرو نہ کیجیے کال گے کر کیس

ناجالوں کت مارے کیا گھر کیا پردیس

۱۔ کبیر گھنڈ نہ کرنا، موت اپنے ہاتھ میں تمھارے بال پکڑے ہے

یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں مارے گی، گھر میں یا پردیس میں

۳۹۷۔ جھوٹے شکھ کو شکھ کہیں مانت ہیں من مود

جگت چمینا کال کا کچھ مکھ میں کچھ گود

۱۔ لوگ جھوٹے آرام کو آرام سمجھتے ہیں اور دل میں خوش ہوتے ہیں

یہ نہیں جانتے کہ دنیا موت کا چمینا ہے جو کچھ اس کے منہ میں ہے کچھ گود میں

۳۹۸۔ کسل کسل ہی پوچھتے جگ میں رہا نہ کوئے

جرا موئی نا بجیے موا کسل کہاں سے ہوئے

۱۔ خیریت کو تلاش کرتے کرتے دنیا میں سب لوگ ختم ہو گئے

نہ تو بڑھاپے کو موت آئی نہ موت کا ڈر ختم ہوا، خیریت کہاں سے ہوگی

۳۸۹۔ ان راتے سکھ سوونا راتے نیمسہ نہ آئے

جیوں جل جھوٹے پاچھری تلچھت رین بہاے

۱۔ اس مرید کو آرام کا سوونا فضول معلوم ہوتا ہے اسے راتوں نیند نہیں آتی

جیسے پانی سے جدا ہوئی مچھلی تڑپتی ہے ویسے ہی تڑپتے ہوئے اس کی رات گزرتی ہے

۳۹۰۔ جا گھٹ میں مائیں بسیں سو کیوں چھانا ہوئے

جتن جتن کر دابئے تو ا جبالا سوئے

۱۔ جس کے اندر مالک بستے ہیں وہ سایہ دار یعنی اندھیرا کیوں ہوگا

چاہے ہزار کوشش کر کے اسے ڈھکو پھر بھی وہ روشن ہو رہے گا

۳۹۱۔ گھٹ گھٹ میرا سائیاں سوئی سیج نہ کوئے

لبھاری داداں کی جا گھٹ پر گھٹ ہوئے

۱۔ میرا مالک ہر جگہ ہے۔ کوئی پلنگ یعنی کوئی جگہ خالی نہیں ہے

لیکن اس بندے کے صدقے جاؤں جس میں وہ ظہور کرتا ہے

کھیس

۳۹۲۔ تنو تلک ماتھے دیا صرت سروئی کان

کرنی کنٹھی کنٹھ میں پر سا پر نروان

۱۔ میں نے حقیقت کا تلک ماتھے پر لگایا ہے اور کان میں دھیان کی لالٹکا لٹائی ہے

باعمل زندگی کی کنٹھیں گلے میں ڈالی ہے اور اس طرح کتنی کو حاصل کر لیا ہے

۳۹۳۔ من مالا تن میکھلا بکھے کی کرے بھجوت

الکھ ملا سب دیکھتا سو جوگی اور جھوت

۱۔ جس نے اپنے من کو مالا بنایا ہو اور بدن کو رسی کا کر بند اور خوف خدا کی بھجوت لگائی ہو

اور جو ہر چیز میں نادیدہ مالک کو ملا ہوا دیکھتا ہے وہی جوگی مرتبہ والا ہے

۳۰۸۔ کبیرا نوبت آجی دس دن لیہو۔ سبجائے
یہ پھر پٹن یہ لگی بہر نہ دیکھو آئے
اے کبیر دس دن کے لیے اپنی نوبت بجاو
پھر یہ آبادی یہ شہر اور یہ لگی دیکھنے کو نہیں آئے گی

۳۰۹۔ پانچوں نوبت باجی موت چھتیسوں راگ
سو مندر خانی پڑا بیٹھن لاگے کاگ
جس محل میں پانچ پھر نوبت بھتی تھی اور چھتیسوں راگ راگیاں گائی جاتی تھیں
وہ اب خانی پڑا ہے اور اس میں کوئے بیٹھنے لگے ہیں

۳۱۰۔ اوچڑ کھڑے ٹھیکری گڑھ گڑھ کیے کھار
راون ہر کھا چل گیا لنکا کا سردار
اکھار نے اجڑے ہوئے گانوں کی مٹی سے برتن بنا ڈالے
راون جیسا لنکا کا سردار بھی آخردنیا سے اٹھ گیا

۳۱۱۔ کبیرا گزرو نہ کیجیے اس جو بن کی اس
نیسو پھولا دوس دس کھنکھر بھیا پلاس
اے کبیر اس جوائی کے ہل پر غور نہ کرنا
دس دن تک نیسو کا پھول پھولتا ہے اور پھر ڈھاک کا درخت خالی رہ جاتا ہے

۳۱۲۔ کبیرا گزرو نہ کیجیے اونچا دیکھ او اس
کا لہہ پرا بھوئیں یٹنا او پر ہنس گھا س
(اے کبیر اپنا مکان اونچا دیکھ کر غور نہ کرنا
کل تھیں زمین پر لیٹنا ہوگا اور تمھارے اوپر گھاس جم جائے گی)

۳۱۳۔ پانی کیرا بدہا اس مانس کی جات
دیکھت ہی چھپ جائے گا جیوں تارا پر بہات
آدمی کی ذات پانی کے بلبلے کی طرح ہے
وہ دیکھتے دیکھتے ہی ایسے چھپ جائے گا جیسے صبح کا تارا

۳۱۴۔ رات گنوائی سوئی کمر دوس گنوا یا کھائے
میرا نام ابراہیم کوڑی بدے جائے
تو نے رات سو کر گنوائی اور دن کھانے پیئے میں گنوا یا
تیرا جنم ہے بہا میرا تھا جسے تو نے کوڑی کے بدلے دے دیا

۳۱۵۔ آچھے دن پا چھے گئے کورو سے کیا نہ سیت
اب پچھتاوا کیا کرے چڑیاں چگ گئیں کھیت
اتیرے اچھے دن گزر گئے اور تو نے مرشد سے محبت نہیں کی
اب تیرے پچھتاوے سے کیا فائدہ جب چڑیاں کھیت چگ گئی ہوں

۳۱۶۔ کا لہہ کرے سو آج کر آج کرے سو اب
پل میں پرے ہوئے گی بہر کرے گا کب
(جو کچھ کل کرنا ہے وہ آج کر لو اور جو آج کرنا ہے وہ ابھی کر لو
ایک پل میں تو دنیا کا فائدہ ہونے والا ہے، پھر کب کر و گئے)

۳۱۷۔ پاؤ پلک کی سدھ نہیں کرے کا لہہ کا ساج
کال اچانک مارسی جیوں تیرے کو باج
(پلک مارنے کے وقت کے چوتھائی وقت کی تو خیر نہیں اور کل کے لیے تیاری ہو رہی ہے
موت اچانک ہی آکر مارے گی جیسے تیرے کو باز مار دیتا ہے)

۳۱۴۔ آئے ہیں سو جائیں گے راجا رنگ فقیر
اک سنگھاسن چڑھ چلے اک بندہ جات زنجیر
(راجا، مفلس، فقیر کوئی بھی ہو، جو دنیا میں آیا ہے جائے گا ضرور
ہاں کوئی سنگھاسن پر بیٹھ کر سو رنگ کو جائے گا کسی کو حمد و ست زنجیر میں باندھ کر لے جائیں گے)

۳۱۵۔ جو جا نہو جیو اپنا کر جیو کی سار
جیو ایسا پاؤنا ملے نہ دو جی بار
(اگر تم اپنے دل کی حقیقت سمجھتے ہو تو اس کی قدر کرو
اپنے دل جیسا مہمان دوبارہ کبھی نہیں ملے گا)

۳۱۶۔ کبریا یہ تن جات ہے سکے تو راکھ بہور
خالی ہاتھوں وے گئے جن کے لاکھ کروڑ
(اے کبیر یہ جسم جارہا ہے۔ اگر تم اسے دوبارہ لاسکتے ہو تو لاؤ یعنی یہ ناممکن ہے
جو لوگ لاکھوں کروڑوں کے مالک تھے وہ بھی دنیا سے خالی ہاتھ ہی گئے)

۳۱۷۔ آس پاس جو دھا کھڑے سبھی بجا دیں گال
مانجھ محل سے لے چلا ایسا کال کراں
(جانے والے کے چاروں طرف سبھی گھبراتے ہوئے جنگو کھڑے ہی رہے
اور موت ایسی زبردست ہے کہ اُسے اس کے محل کے درمیان سے اٹھا کر لے گئی)

۳۱۸۔ تن مراے من پاہر و منسا اتری آئے
کوئی کاہو کاہے نہیں دیکھا ٹھونک بجائے
(یہ جسم مراے ہے اور من اس کا پیہر ہے دار ہے فہم اس میں مسافر کی طرح اتری ہے
اس نے اچھی طرح جانچی پرکھ کر دیکھ لیا کہ دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے)

۳۱۹۔ ایسا یہ سنسار ہے جیسا سیمر پھول
دس دن کے پو بار میں جھوٹے رنگ زہول
(یہ دنیا سیمل کے پھول کی طرح عارضی ہے
یہاں کے چند روزہ تعلقات کے جھوٹے رنگ سے گمراہ نہ ہو جانا)

۳۲۰۔ مائی کہے کھارے تو کا رو نہ سے موئے
اک دن ایسا ہوئے گا میں روزہوں گی توئے
(مٹی کھارے کہتی ہے تو مجھے پیروں سے کیا مسلتا ہے
ایک دن ایسا ہو گا کہ میں تجھے مسلوں گی)

۳۲۱۔ کبریا یہ تن جات ہے سکے تو ٹھور لے گا
کے سیوا کر سادھو کی کے گورو کے گن گکاؤ
(اے کبیر یہ جسم جارہا ہے۔ جو سکے تو اسے ٹھکانے لگاؤ
یا تو سادھو کی خدمت کرو یا اپنے مرشد کی توصیف کرو)

۳۲۲۔ مور تو د کی جیوری ہٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے جا کے نام ادھار
(میرے تیرے یعنی تعلقات دنیوی کی مٹی ہٹ کر اس نے دنیا کو باندھ رکھا ہے
لیکن کبیر داس اس میں کیوں بندھیں گے انھیں تو نام کا سہارا ہے)

۳۲۳۔ ڈر بھو مانس جنم ہے دیہہ نہ بار مہار
ترو ورجیوں پتا جھڑے بہر نہ لاگے ڈار
(انسان کا جنم بڑی مشکل سے فنا ہے یہ جسم بار بار نہیں ملے گا
جیسے درخت سے جب پتا جھڑ کر گرتا ہے تو دوبارہ شاخ پر نہیں لگتا)

۴۴۴۔ باڑی کے بچ بھنور تھا کلیاں لینا باس
سو تو بھنور اڑ گیا رہی پاس کی پاس
(باغیچے کے درمیان بھنور کلیوں کی خوشبو لے رہا تھا
وہ بھنور اتواب اڑ گیا خوشبو جوں کی توں بنی ہوئی ہے)

۴۴۵۔ بچے بن بھاؤ نہ اوپکے بچے بن ہوئے نہ پریت
جب ہر دے سے بچے گیا مٹی سکل رس ریت
(خوف کے بغیر عقیدت نہیں ہوتی اور خوف کے بغیر محبت بھی نہیں ہوتی
جب دل سے خوف دور ہو گیا تو سارے نظام اور تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں)

۴۴۶۔ بچے سے بھگتی کریں بے بچے سے پوچھا ہوئے
بچے پا رس ہے جیو کو تر بچے ہوئے نہ کوئے
(سبھی لوگ خوف کی وجہ سے عبادت اور پرستش کرتے ہیں
خوف لازمہ انسانی ہے کوئی آدمی خوف سے مبرا نہیں ہے)

۴۴۷۔ ایسی گت سنسار کی جیوں گاڑ کی کٹاٹ
ایک بڑا جیہ گاڑ میں بے جا نہر تہر باٹ
(دنیا کی ایسی حالت ہے جیسے بھیڑوں کے جھنڈ کی
اگر ایک شخص کسی گڑھے میں گرنا ہے تو دوسرے سبھی لوگ اسی راہ چلتے ہیں)

۴۴۸۔ اک دن ایسا ہوئے گا کوئی کا ہو کا ناہنہ
گھر کی ناری کو کہے تن کی ناری جاہنہ
(ایک دن ایسا آنے کو ہے جب کوئی کسی کا نہیں رہے گا
گھر کی ناری یعنی عورت ہی کیا ہے بدن کی ناری یعنی نبض بھی چلی جائے گی)

۴۴۹۔ میں میں بڑی بلائے بے سکو تو نلسو بھاگ
کہہ کبیر کب لگ رہے روئی پیٹی آگ
(میں یعنی خودی میں بڑی بلا چھپی ہے، اگر ممکن ہو تو نکل ہی آگو
کبیر کہتے ہیں کہ روئی میں پیٹی آگ کب تک وہی رہ سکتی ہے)

۴۵۰۔ واسر شکھ نازین شکھ ناسکھ سپنے مانہہ
جو نہ پچھڑے نام سے تنکو دھوپ نہ چھا نہہ
(انھیں نہ دن میں راحت ہے نہ رات میں نہ خواب ہی میں
جو لوگ خدا کے نام سے پچھڑ گئے ہیں ان کے لیے نہ دھوپ ہے نہ چھاؤں)

۴۵۱۔ اپنے پہرے جا گئے نا پڑ رہیہ سوئے
نا جانوں چین ایک میں کس کا پہرہ ہوئے
(جاتے رہ کر خود پر پہرہ دیتے رہو، بیت کر سو نہ جاؤ
کیا معلوم اگلے لمحے ہی کس کو پہرے پر لگا دیا جائے گا)

۴۵۲۔ دین گنوا یو سنگ دنی دنی نہ چالے ساتھ
پانو ککھاڑی مار یا مورکھ اپنے ہاتھ
(دنیا کے لیے اس نے دین کھو دیا اور دنیا نے اس کا ساتھ نہ دیا
احق آدمی نے اپنے ہاتھوں ہی اپنے پانو پر ککھاڑی مار لی)

۴۵۳۔ میں بھونرا تو ہی برجیا بن بن باس نہ بیے
اٹکے گا کہوں بیل سے تڑپ تڑپ جیہ دیے
(اے بھنورے میں نے تجھے منع کیا ہے کہ ہر جھگل میں جا کر خوشبو نہ لے
کسی بیل میں پھنس جائے گا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دے گا)

۴۲۴۔ مالی آفت دیکھ کے کلیاں کسریں پکار

پھوٹے پھوٹے چن لیے کالہ ہمارے بار

(مالی کو آتا دیکھ کر کلیاں پکار کر کہتی ہیں

اس نے پھولوں کو توڑ لیا ہے۔ کل ہماری باری بھی آنے والی ہے)

۴۲۵۔ کاشچی کنیا من اختر بھر بھر کاج کرنت

جیوں جیوں کر نہ حرکت پھرتیوں تیوں کال ہست

اجسم فانی ہے 'دل غیر مستقل ہے پھر بھی لوگ ہمیشگی کے خیال سے کام کرتے ہیں

جیسے جیسے انسان بے خوف ہو کر گھومتا ہے ویسے ویسے ہی موت اس پر ہنستی ہے)

۴۲۶۔ ہم جانیں تھے کھائیں گے بہت زمین بہ مال

جیوں کاتیلوں ہی رہ گیا پکڑے گیا کال

(ہم تو سمجھتے تھے کہ بہت سی زمین اور بہت سے مال کا استعمال کریں گے

لیکن یہ سب تو جوں کا توں رہا ہمیں کو موت پکڑ کر لے گئی)

۴۲۷۔ ڈو کی داہی لا کڑی بٹھاڑی کرے پکار

اب جو جاؤں لوہار گھر ڈا ہے دوجی بار

(آگ کی جلائی ہوئی لکڑی کھڑی ہو کر پکار کر کہہ رہی ہے

اگر میں دوبارہ لوہار کے گھر گئی تو وہ پھر مجھے جلائے گا)

۴۲۸۔ جرنے والا بھی موموا جرا دن ہار

ہے ہے کرتے بھی مومے کا سول کدوں پکار

(جھنے والا بھی مر گیا اور جلائے والا بھی

اور جو لوگ ترس کھا کر ہائے ہائے کرتے تھے وہ بھی مر گئے، میں کس سے فریاد کروں)

۴۲۹۔ بخنور بلے باغ میں بہہ پھولن کی آس

جیو بلے وٹے میں انہسے پلے نواس

(بخنورے باغ میں پھولوں کی امید میں ٹھہرے رہتے ہیں

انسان میٹھ و عشرت میں پھنسنے اور ٹھہرے رہتے ہیں اور آخر میں مایوس ہو کر پلے جاتے ہیں)

۴۳۰۔ چلتی چکی دیکھ کے دیا کہیا روئے

روئے پٹ بھتر آئے کے ثابت گیا نہ کوئے

(کبیر چلتی چکی دیکھ کر افسوس کرتا ہے

اس کے دو پاؤں یعنی زمین آسمان کے درمیان جو بھی آیا ثابت واپس نہ چلا)

۴۳۱۔ سیم سوونا سینا دوے ڈھینڈی کی آس

ڈھینڈی پھوٹی چٹاک سے سوونا چلا نہ اس

(توتے نے بڑی محنت سے سیل کے درخت کی خدمت کی تاکہ اسے دو پھلیاں مل جائیں

لیکن پھلی چٹاخ سے پھٹی اور اس کی روٹی اڑ گئی اور غریب تو تانا بوس ہی واپس ہوا)

۴۳۲۔ دھرق کرتے ایک پگ سمد کرتے پھال

اتھن پرہت توئے تنہوں کھایا کال

(جو لوگ زمین کو ایک قدم میں طے کر لیتے تھے اور سمندروں کو پھلانگ جاتے تھے

اور جو پہاڑوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر توڑتے تھے ایسے لوگوں کو بھی موت کھا گئی)

۴۳۳۔ آج کالہ دن ایک میں استھ نہیں سریر

کہہ کبیر کس راکھی کا بچے باسن

(اجسم دائمی نہیں ہے آج یا کل کسی دن تو جائے گا ہی

کہہ کہتے ہیں کہ کچھ مٹی کے برتن میں پانی کس طرح رکھا جاسکتا ہے)

۴۴۴۔ ساتھی ہمارے چل گئے ہم بھی چالن ہار

کاگد میں باقی رہے تاتے لاگی ہار

۱ ہمارے ساتھ چلے گئے اور ہم بھی جانے والے ہیں

ہماری روانگی کے پروانے میں کچھ کمی رہ گئی تھی اسی لیے ہمیں دیر لگی ہے

۴۴۵۔ ۱ ہمارے کا پیچھا سنا میں پہنچی پلون

رہے تو آجرتا ہر جائے تو اچرچ کون

۱ اس پیچڑے یعنی جسم میں دس درازے ہیں اور اس میں ہوا یعنی سانس کا پتہ ہے

تعب اس کے جانے میں نہیں ہے، ایسے پیچڑے میں رہنے میں ہے

۴۴۶۔ سن نرمی اور دیوتا سات دیپ نو کھنڈ

کہہ کیر سب بھوگیا دیہم دھرمے کا دند

۱ سنو، انسان، معنی لوگ اور دیوتا جو ساری دنیا کے سات جزیروں اور نو مملکتوں میں ہیں

کیر کہتے ہیں کہ ان سبھی کو جسم میں آنے کی سزا یعنی موت ملے گی

اپدیش (نصائح)

۴۴۷۔ جو تو کو کاٹا ہوئے تباہ ہوؤ تو پھول

تو کو پھول کو پھول ہے وا کو ہے ترسول

۱ اگر کوئی تیرے لیے کاٹا ہوتا ہے تو اس کے لیے تو پھول کا پودا لگا

تیرا بویا پھول تیرے لیے پھول رہے گا اس کے لیے ترسول یعنی تین نوکوں والا نیزہ بن جائے گا

۴۴۸۔ دُر بل کو نہ ستائے جاکی موٹی ہائے

بنا جیو کی سانس سے لوہ بھسم ہوئے جائے

۱ کمزور کو جس کی آہ بھاری ہوتی ہے، کبھی نہ ستاؤ

مردے کی یعنی دھونگی کی سانس سے لوہا تک بھسم ہو جاتا ہے

۴۴۹۔ بھائی پر بناؤ وا بھر بھر نین روئے

جا کا تھا سوئے یا دینا تھا دن دوئے

۱ بھائی بندہ اور حصہ دار سبھی آنکھوں میں آنسو بھر رہے ہیں

جس کی تھی اس نے یعنی اللہ نے اپنی چیز واپس لے لی صرف دو دن کے لیے ہی تو دی تھی

۴۵۰۔ تیرا سنگی کوئی نہیں سمجھی سوا تھی لوئے

من پر تیت نہ اوپکے جیو بسواس نہ ہوئے

۱ تیرا ساتھی کوئی نہیں ہے، سمجھی لوگ خود غرض ہیں

ان کے بارے میں دل میں یقین اور اعتماد نہیں ہوتا

۴۵۱۔ کبرا ر سری پاؤ میں کہہ سووے سکھ چین

سوانس نکارا کوچ کا بابت ہے دن رین

۱ اے کیر تیرے پاؤ میں رمی بندھی ہے، تو کیا آرام سے سو رہا ہے

کوچ کا نقارہ رات دن سانس کی صورت میں بج رہا ہے

۴۵۲۔ بات جھرتا یوں کہے من ترورہ بن رائے

اب کے پچھڑے نا میں دور پر میں گے جائے

۱ گرتا ہوا پتا کہتا ہے کہ اسے درختوں کے جھنڈ میری بات سنو

اب میں تم سے علاحدہ ہوتا ہوں، کبھی تم سے نہ مل سکوں گا کیوں کہ میں دور جا گروں گا

۴۵۳۔ کبرا جھنڑ نہ باجی ٹوٹ گیا سب مار

جھنڑ بچارا کیا کرے چلا بجاؤن ہار

۱ اے کیر اب یہ ساز نہیں بچتا، اس کے سارے تار ٹوٹ گئے

بیچارہ ساز بھی کیا کرے۔ اصلیت یہ ہے کہ بجانے والا ہی چلا گیا

۴۵۴۔ باجن دیہو جنتری نکل ٹکھئی مت چھیڑ
تجھے پرانی کیا پڑی اپنی آپ ہمیشہ
(تو روحانی ساز بچنے دے دنیا کی جنگی مرغی کو چھیڑ کر اس کی کڑکڑاہٹ نہ من
تجھے دوسروں کی کیا پڑی ہے تو اپنی حالت سنبھالے)

۴۵۵۔ آوت گاری ایک ہے اٹت ہوئے انیک
کہہ کبیر نہہ المٹے وہی ایک کی ایک
(آتی ہوئی گانی ایک ہوتی ہے جب وہ واپس ہوتی ہے تو منعقد ہو جاتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ اگر الٹ کر گانی نہ دو تو وہی ایک کی ایک رہے گی)

۴۵۶۔ گاری ہی سوں او پچیں کلہہ کشٹ اور میج
ہار چلے سو سادہ ہے لاگ مرے سو نیچ
(گانی سے ساری لڑائیاں، تکالیف اور موت پیدا ہوتی ہے
جو اپنی ہار مان کر چلا جائے وہی سادہ صوبے اور چوڑائی میں الجھ پڑے وہ نیچ آدمی ہے)

۴۵۷۔ جیسا ان جل کھائے تیسرا ہی من ہوئے
جیسا پانی پیجیے تیسری بانی ہوئے
(جیسا دانہ پانی کھایا جاتا ہے دلی یا مزاج ویسا ہی بننا ہے
اور جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسی ہی گفتگو بنتی ہے)

۴۵۸۔ مانگن من سماں ہے مت کوئی مانگو بھیک
مانگن تیں مرنا بھلا یہ سست گورو کی سیکھ
(مانگنا اور مرنا ایک جیسا ہے کسی شخص کو بھیک نہیں مانگنی چاہیئے
بلکہ مانگنے سے مرنا زیادہ اچھا ہے، مرشد کامل کی نصیحت یہی ہے)

۴۵۹۔ کبیر آپ ٹھگائے اور نہ ٹھگے کوئے
آپ ٹھگا سکھ بھوت ہے اور ٹھگا دکھ ہوئے
(اے کبیر چاہے تم خود ٹھگے جاؤ لیکن کسی اور کو دکھ کا نہ دو
’دھوکا کھانے میں تو راحت ملتی ہے‘ دھوکا دینے میں تکلیف ہوتی ہے)

۴۶۰۔ یاد دیا میں آئے کے چھانڑ دیئے تو اینڈ
لینا ہوئے سو لے لے اٹھی جات ہے پنڈ
(اس دنیا میں آکر تو اکڑنا چھوڑ دے
یہاں سے جو بھی روحانی جنس یعنی ہوئے لے کیوں کہ بازار اٹھ رہا ہے)

۴۶۱۔ ایسی بانی بویے من کا آپا کھوئے
اورن کو سینٹل کہے آپہ سینٹل ہوئے
(دل کا غرور چھوڑ کر ایسی زبان بولنا چاہیئے
جو غور بھی ٹھنڈی ہو اور دوسروں کو بھی تسکین دے)

۴۶۲۔ جگ میں پیری کوئی نہیں جو من سینٹل ہوئے
یا آپا کو ڈار دے دیا کہے سب کوئے
(اگر اپنے دل میں ٹھنڈک ہو تو دنیا میں کوئی دشمن نہیں ہے
اگر تو اپنے غرور کو چھوڑ دے تو سب لوگ تجھے پر رحم کریں گے)

۴۶۳۔ ہستی چڑھئے گیان کی سچ دیچا ڈار
سوان روپ سنا رہے بھوسن دے جھک مار
(’سچ‘ سادھنا کا فالیچہ ڈال کر معرفت کے ہاتھی پر سوار ہو جا
دنیا کے کتے کو جھک مار کر بھونکنے دے)

۳۶۔ مڈھ بچن ہے اوشدھی گنگ بچن ہے تیسر

سرون دوار ہوئے سچوے سارے سکل سریر

(میٹھی بولی دوا ہے اور کڑوی بولی تیر ہے)

جو کان کے دروازے سے آتا ہے اور سارے جسم کو تکلیف دیتا ہے)

۳۷۔ بولت ہی پہچانیے ساہو چور کو گھاٹ

انتر کی کرنی ہے نکسے مکھ کی باٹ

(نیک طینت اور بد طینت کی اصلیت اس کے بولنے ہی سے پہچان لو

اندر کی سچی کرنی منہ کے راستے باہر آتی ہے)

۳۸۔ پڑھ پڑھ کے پتھر بھٹے لکھ لکھ بھٹے جو اینٹ

کیرا انتر بہریم کی لاگی نیک نہ چھینٹ

(لوگ پڑھ پڑھ کر پتھر ہو گئے اور لکھ لکھ کر اینٹ بن گئے)

کبیر کہتے ہیں کہ کیا فائدہ ہوا 'دل کے اندر تو محبت کا ایک چھینٹا بھی نہیں پڑا'

۳۹۔ نام بھجو من بس کرو یہی بات ہے سنت

کاہے کو پڑھ تیک مرد کوٹن گیان گرنتھ

(اللہ کا نام لیتے رہو اور نفس پر قابو رکھو یہی اچھی بات ہے

کروڑوں علوم کی کتابیں پڑھتے رٹتے کیوں مرے جا رہے ہو)

۴۰۔ کرتا تھا تو کیوں رہا اب کاہے پچھتائے

بووے پیڑ بول کا آم کہاں سے کھائے

(جب تو برا کام کرتا تھا تو اس سے باز کیوں نہ آیا اب کیوں پچھتا رہا ہے

جب تو نے بول کا درخت بویا ہے تو آم کس طرح کھائے گا)

۴۱۔ اُور سہانا اُن لے تنہ سہانا چیر

اور جیکہ سنگرہ ناکرے تا کا نام فقیر

(جو صرف اتنا کھانا لے جتنے میں پیٹ بھر جائے اور اتنا ہی کپڑا لے جس میں تن ڈھک جائے

جو اس سے زیادہ دولت اکٹھی نہ کرے اسی کا نام فقیر ہے)

۴۲۔ کہتے کو کہہ جان دے گورو کی سیکھ تو لے

ساگت جن اور سوال کو پھر جواب مت دے

(اگر کوئی تجھ سے کچھ اٹا سیدھا کہہ رہا ہے تو اسے کہہ لینے دے

بد طینت آدمی اور کتے کو پلٹ کر جواب نہیں دینا چاہیے)

۴۳۔ جو کوئی سمجھے سین سے تا سوں کہیے بین

سین بین سمجھے نہیں تا سوں کچھو کہے نہ

(اگر کوئی اشارے سے سمجھتا ہے تو اس سے بات کرنے کی چاہیے

لیکن جو اشارہ سمجھتا ہے نہ بات اس سے کچھ نہیں کہنا چاہیے)

۴۴۔ بہتے کو مت بہن دے کر کہہ اپنے پھوڑ

کہا سنا مانے نہیں بچن کہو دوسے اور

(جو پیہر رہا ہے یعنی گمراہ ہے اسے اپنے نہ دوا اس کا ہاتھ پکڑ کر صحیح جگہ پہنچا دے لاؤ

اگر وہ کہنے سے نہ مانے تو اسے دو باتیں اور سناؤ)

۴۵۔ سکل درستی دور کر آچھو جنم بہن او

کاگ گن گتی چھانڈ دے ہنس گن گتی آؤ

(سارے فاسد خیالات کو چھوڑ کر زندگی کو بہتر بناؤ

کوئے کی چال چھوڑ کر ہنس کی چال چل کر آؤ)

(تعب ہے یہی دوا نمبر ۳۶۸ بھی ہے۔ مترجم)

۳۶۴۔ پونجی پڑھ پڑھ جگ موائے پنڈت ہوا نہ کوئے

ایکے اچھر پریم کا پڑھے سو پنڈت ہوئے

۱ ساری دنیا کرتا ہیں پڑھتے پڑھتے مگر کسی علم کسی کو نہیں آیا

جو شخص محبت کا ایک ہی حرف پڑھے وہ پنڈت یعنی عالم ہو جائے گا۔

۳۶۵۔ پڑھے گئے سیکھے گئے مٹی نہ سنسنے سول

کہہ کبیر کا سول کہوں یہ جی ٹوٹھ کا مول

(پڑھنے، غور کرنے، سیکھنے اور سننے سے شک کا کاٹا دور نہ ہوا)

کبیر کہتے ہیں کہ میں کس سے کہوں کہ یہ شک ہی تکلیفوں کی جڑ ہے۔

۳۶۶۔ پنڈت اور مشعلی دونوں سوچیں نا نہ

اورن کو کر جاندا آپ اندھیرے مانہ

۱ پنڈت یعنی عالم اور مشعلی یہ دونوں نظر نہیں آتے

یہ دوسروں کے لیے روشنی کر دیتے ہیں اور خود اندھیرے میں رہتے ہیں)

۳۶۷۔ اونچے گاؤں پہاڑ پر اور موٹے کی بانہ

ایسو بٹاکر سیئے ابریم جا کی چھانہ

۱ پہاڑ پر اونچائی پر بے گانو میں طاقت ور کی بانہ تھا مو

اور ایسے مالک کی خدمت کرو جس کی پناہ میں تم دفتوں سے دور ہو جاؤ)

(اس میں اشارہ ساری دنیا چھوڑ کر مرشد کامل کی خدمت میں جانے کے لیے ہے۔ مترجم)

۳۶۸۔ ہے کبیر تیں اتر رہ سنبل پر وہن ساتھ

سبل گٹھے اور پگ ٹٹھے جیسو برانے ہاتھ

۱ اے کبیر تو زارہ راہ اور مناسب سواری کے کمرہاٹے کر لے

جب زارہ راہ کم ہو جاتا ہے اور پاؤں ٹٹک جاتے ہیں تو مسافر دوسروں پر منحصر ہو جاتا ہے)

۳۶۹۔ کبیر دنیا دیہرے بیس لٹاؤں جائے

ہر دے ماہیں ہری بیس تو تاہی کو لائے

۱ اے کبیر ساری دنیا کے لوگ مندر میں سر جھکانے جاتے ہیں

خدا تو دل میں بتاتا ہے، تو اسی سے لو لگا

۳۷۰۔ من متھرا دل دوار کا کایا کاسی جان

دس دواے کا دیہرا نا میں جوتی پہچھان

(تیرا من متھرا ہے، دل دوار کا ہے اور جسم کاشی ہے یعنی سارے تیرے تھیرے اندر ہی ہیں)

تیرا مندر دس دروازے کا ہے اسی میں خدا کی تھیل کو دیکھ)

۳۷۱۔ پوجا سیوا نیم برت گزین کا سا کھیل

جب لگ پیو پرسیں نہیں تب لگ سنسے میل

۱ پوجا، مورتی کی خدمت، مذہبی قواعد، روزے وغیرہ گزلیوں کے کھیل جیسے ہیں

جب تک محبوب کی مہربانی نہیں ہوتی اس وقت تک اس سے وصال مشکوک ہی ہے)

۳۷۲۔ تیرتھ چالے دوئی جنا چت چھپیل من چور

ایکو پاپ نہ اتریا من دس لائے چور

۱ بدطینت لوگ تیرتھ کرنے چلے لیکن ان کا نفس چور اور دل ادھر ادھر بھٹکتا رہا

نہانے سے ان کا ایک بھی گناہ نہ دھلا بلکہ وہ دس من گناہ اور بڑھا لائے)

۳۷۳۔ نہائے دھوئے کیا بھیا جو من میل نہ جائے

بین سدا جل میں رہے دھوئے باس نہ جائے

۱ اگر دل کی کدورت نہ گئی تو نہانے دھونے سے کیا ہوتا ہے

پھل تو ہمیشہ باقی میں رہتی ہے پھر بھی پانی سے دھونے پر اس کی بدبو نہیں جاتی)

۳۸۴۔ پہلے برا کماے کے باندھی بس کی موٹ

کوٹ کرم مٹ پلک میں آوے ہری کی اوٹ

اگر کسی نے پہلے برے کام کیے ہوں اور زہر یعنی گناہوں کی گھڑی باندھ لی ہو
تاہم اس کے کرداروں میں عمل پلک جھپکتے مٹ جائیں گے اگر وہ خدا پر توکل کر لے

کام (خواہش نفس)

۳۸۵۔ سہ کامی دیک دسا سوکھے تیل نو اس

کبرا میرا سنت جن سب سے سدا پرکاس

انسانی خواہشوں کے شکار کی حالت دیے کی طرح ہوتی ہے وہ تیل کے بغیر نہیں جل سکتا
جب کہ سادھو پیرے کی طرح ہوتا ہے جو اپنی ذات میں ہر معمولی طور پر روشنی دیتا ہے

۳۸۶۔ کامی کی وہی لالچی ان سے بھکتی نہ ہوئے

بھکتی کرے کوئی سورا جات برن گل کھوئے

خواہش نفس پر چلنے والے غصہ وریا لالچی آدمی سے بھکتی نہیں ہو سکتی
بھکتی کرنا تو بہادر کا کام ہے جس نے ذات پات اور خاندان سب کو چھوڑ دیا ہو
(دو ہا نمبر ۹ بجیند یہی ہے مترجم)

۳۸۷۔ بھکتی بگاری کامیاں اندری کیرے سواد

میرا کھویا ہاتھ سے جسم گنوا یا باد

جسمانی لذتوں کے لیے نفس کے غلاموں نے بھکتی کو برباد کر دیا
انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرا کھو دیا کیوں کہ اپنی زندگی فضول برباد کر دی

۳۸۸۔ جہاں کام نہند نام نہند جہاں نام نہند کام

دونوں کہوں نامیں روی رحمنی اک نظام

جہاں خواہشات نفس ہیں وہاں اللہ کا نام نہیں ہے اور جہاں نام ہے وہاں خواہش نہیں ہے
سورج اور رات دونوں ایک مقام پر کبھی نہیں مل سکتے

۳۸۹۔ اپا بھو اور ہری بھو نکھ سکھ تنجو ویکار

سب جیوتے نہ جیو سادھ متا ہے سار

خود پر غور چھوڑو خدا کی یاد کرو اور سرے پاؤں تک برائیاں دور کرو
سارے جانداروں سے دشمنی چھوڑ دو یہی سادھو مت کا لب لباب ہے

۳۹۰۔ بہر بندھن تے باندھیا ایک سچا را جیو

کابل چھوٹے آپنے جو نہ چھو اوے پو

ایک غریب روح کئی طرح کی بندشوں میں جکڑی ہوئی ہے
جب تک اسے محبوب یعنی خدا یا مشر نہیں چھوڑتا تو اپنے زور پر کیوں کر رہا ہو سکتی ہے

۳۹۱۔ سمجھائے سمجھے نہیں پر ہتھ آپ بکائے

میں کھینچت ہوں آپ کو چلا سو جم پور جائے

ایک سمجھانے سے سمجھتا نہیں خود کو دوسرے کے ہاتھ پیچھے دے رہا ہے یعنی دنیوی باتوں میں پھنس رہا ہے
میں اپنے نفس کو کھینچ رہا ہوں لیکن یہ نہیں مانتا اور جم پور یعنی جہنم کی طرف چلا جا رہا ہے

۳۹۲۔ وو ہو تو ویسا بھیا تو مت ہوئے ایان

تو گن و نت وے نرگنی مت ایکہ میں سال

وہ بھی تو ویسا ہی ہو گیا یعنی نااہل مشر دنیا دار جیسا بن گیا لیکن تو نا سمجھ نہ بن
تو با اوصاف ہے اور وہ نکما ہے تو دونوں باتوں کو ایک میں نہ ملا یعنی دونوں میں فرق کر

۳۹۳۔ پورا صاحب پیچے سب بد پورا ہوئے

اوچھے نہہ لگائے مولہ آوے کھوئے

تم مشر صادق کی خدمت کرو جو ہر معنی میں کامل ہو
اگر نااہل کی صحبت کی تو اپنی گمراہی کی روحانیت بھی کھو آؤ گے

۴۹۴۔ کٹل بچن سب سے بُرا جا کرے من چھار
سادھ بچن جل روپ ہے برے امرت دھار
(خراب یعنی کڑوی بات سب سے بری ہوتی ہے وہ دل کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے
اچھے آدمیوں کی بات پانی کی طرح ہے جو امرت کی دھار بن کر برستا ہے)

۴۹۵۔ کرک کر کے گڑ رہی بچن بکس کی پھانس
نکسائے نکسے نہیں رہی سو کا ہو گانس
(میسے میں کڑوی بات کی پھانس جھبی ہے اور کلیجے میں ٹھیس اٹھا رہی ہے
یہ لکھوانے سے نہیں نکلتی اور سخت گانٹھ کی طرح پڑی ہوئی ہے)

۴۹۶۔ مدھر بچن میں اوشدھی کٹک بچن میں تیر
سرون دوار ہوئے پنجرے سائے سکل سریر
(میتھی بولی دوا ہے اور کڑوی بولی تیر ہے
جو کان کے دروازے سے آتا ہے اور سادے جسم کو تکلیف دیتا ہے)
(دو ہا نمبر ۲۶۳ جی بعینہ ہی ہے - مترجم)

لوکھ (لاٹ)

۴۹۷۔ جب من لگا لوکھ میں گیا وٹے میں سوئے
کہے کبیر بچار کے کس بھکتی دھن ہوئے
(جب دل لاٹھ میں لگ جاتا ہے تب وہ دنیوی لذتوں میں پھنس جاتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ سوچ بچار کر کے دیکھو ایسے میں بھکتی کی دولت کیوں کر مل سکتی ہے)

۴۹۸۔ کبر اترسا پاپی تاسوں پر میست نہ جور
ہینڈ ہینڈ پاپھے پرے لگے موٹی کھور
(اے کہے لاٹھ بڑا پانی ہے اس سے محبت نہ کر
چاہے جھٹکے کشادہ راستے پر چلو یہ ہر قدم پیچھے ہی لگا رہتا ہے)

۴۹۹۔ کام کرو دھ مد لوکھ کی جب لگ گھٹ میں کھان
کہا مرکھ کہا پنڈتا دونوں ایک سہمان
(جب تک جسم میں لذت کوشی، غصہ، غرور اور دنیوی لگاؤ کی کانیں موجود ہیں
اس وقت تک چاہے جاہل ہو چاہے عالم دونوں ایک سے رہتے ہیں)

۴۹۰۔ کام کام سب کوئی کہے کام نہ چھینے کوئے
جیتی من کی کلپنا کام کہاوے سوئے
(لذت کوشی کی بات سچی کرتے ہیں لیکن کوئی پیچھا نہیں کر دے کیا چیز ہے
جو خواہش دل میں اٹھتی ہے اسی کو لذت کہتے ہیں)

کرو دھ (خشم)

۴۹۱۔ کوٹ بھرم لاگے رہیں ایک کرو دھ کی لار
کیا کرایا سب گیا جب آیا ہمنکار
(ایک غصہ کے ساتھ کروڑوں گمراہیاں لگی رہتی ہیں
جب خودی کا غرور آجاتا ہے تو انسان کا کیا کرایا سب بیکار ہو جاتا ہے)

۴۹۲۔ دسو دساے کرو دھ کی اٹھی اپر بل آگ
سیتل سنگت سادھ کی تہاں اُمریتے بھاگ
(ہر طرف سے غصے کی زبردست آگ اُٹھ رہی ہے
اچھے آدمیوں کی صحبت میں ٹھنڈک ہے، بھاگ کر وہاں آرام پاؤ)

۴۹۳۔ کبھد کمانی چمٹھ رہی گٹھل بچن کا تیر
بھر بھر مارے کان میں سائے سکل سریر
(کچ فہمی کی کمان چڑھی ہوئی ہے - وہ کلیوی بولی کے تیر
پورے زور سے کانوں میں مار رہی ہے جس سے سارا جسم درد سے بھر گیا ہے)

۵۰۴۔ جنہ اگر سب سنا رہے مرگ سب کو موہ

منا منہ نہ پتا، اور رشی مہی اور سب جوہ

ا جہاں تک دنیا دکھائی دیتی ہے سبھی مراب سے دھوکا کھا رہے ہیں

کیا دیتا، کیا انسان، کیا ناگ، کیا تحت اثری کے لوگ، کیا رشی مہی سب کی یہی حالت ہے

۵۰۵۔ سلاں موہ کی دھار میں بہہ گئے گہر گنہگار

پتھم پھری سرت ہے چڑھتی اُسے نیر

موہ کے پانی کی دھار میں بڑے بڑے گہرے اور سنجیدہ لوگ بہہ گئے

صرف سرت یعنی خدا کا دھیان ہی ایسی چھوٹی مچھلی ہے جو پانی میں اسی جلتی ہے

۵۰۶۔ امرت کیری موڑی سر سے دھری اتار

چاہ کہوں میں ایک ہوں موہ کہے دوسے چار

لوگوں نے امرت کی پوٹلی سر سے اتار دی ہے یعنی گمراہ ہو گئے ہیں

میں جس سے کہتا ہوں کہ میں ایک ہوں یعنی خدا کا روپ ہوں وہ مجھے دو چار سنا دیتا ہے

۵۰۷۔ جا کو مٹی ورنہ کرہیں دید پڑھیں گن گائے

سوئی دیو سکھا پنا نہہ کوئی پتیا نے

جس کے لیے رشی مہی ریاضت کرتے ہیں اور جس کی توصیف دید کرتے ہیں

اسی سمجھ دینے والے معبود کو کوئی ماننے کو تیار نہیں ہے

۵۰۸۔ بھرم پر و تہہ لوک میں بھرم پر امب ٹھاؤں

کبتہ کبیر پکار کے بسیں بھرم کے گھاؤں

تینوں لوگوں میں گمراہی پھیلی ہے وہ ہر جگہ دکھائی دیتی ہے

کبیر پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہاں سب لوگ بھرم ہی کے گاہوں میں رہتے ہیں

۴۹۹۔ کبرا اوندھی کھوپڑی کبھو دھاپے ناہب

تین لوک کی سپدا کب آوے گھس ناہب

اے کبیر اوندھی کھوپڑی والا آدمی کبھی آسودہ نہیں ہوتا

وہ یہی سوچتا رہتا ہے کہ تینوں دنیاؤں کی دولت کب میرے گھر آئے گی

۵۰۰۔ آو گئی آو گئی نینن گپا سینہ

یہ تینوں تب ہی گئے جبہ کہا کچھ دیہہ

احرمت گئی عزت گئی اور آنکھوں کی محبت بھی نہیں رہی

یہ تینوں اسی وقت چلے گئے جب کہا کہ مجھے کچھ دو

۵۰۱۔ بہت جتن کر کیجیے سب پھل جائے لائے

کبرا سچے موم دھن اخت چورے جائے

ا تم ہزار کوشش کرتے رہو اس کا نتیجہ آخر میں کچھ نہ ہوگا

اے کبیر کجوس آدمی دولت جمع کرتے رہتے ہیں اور آخر میں اسے چورے جاتا ہے

موہ (لگاؤ)

۵۰۲۔ موہ پھند سب پھاند یا کوئی نہ سکے نراو

کوئی سادھو جن پارکھی برلا تھو بچپار

موہ کے دام نے سب کو پھنسا رکھا ہے کوئی اس سے چھوٹے نہیں پاتا

سوائے کسی کسی نرالے پارکھی اور حقیقت شناس سادھو کے

۵۰۳۔ موہ ملگن سنا رہے کنیا رہی کمار

کا ہو سرت جو نا کمری پھر پھرے اوتار

ا ساری دنیا موہ میں پھنسی ہوئی ہے لوکی گواہی رہ گئی یعنی روح کا خدا سے وصال نہ ہوا

جس شخص نے سرت نہیں کی یعنی خدا میں خود کو مستغرق نہیں کیا وہ بار بار جنم لیتا ہے

۵۱۳۔ مان بڑائی کو کمری سنتن کھیدی جان

پانڈو جنگ پوزن بھیا پسچہ براجے آن

(دنوی عزت کی کتیا کو عارف لوگوں نے دتکار کر بھگا دیا

اور پانڈوؤں کے یگیہ کے پورا ہونے پر کتے کھانے والے چندال اسی کتیا کی اُمید میں آگئے)

۵۱۴۔ مان بڑائی جگت میں کو کمر کی پہچان

ہیت کیے مکھ چاٹھی بیر کیے تن بان

(دنیا کی عزت و حرمت کو کتے کی طرح سمجھو

وہ دوستی کرتا ہے تو منہ چاٹتا ہے اور دشمنی کرتا ہے تو جسمانی ضرر)

۵۱۵۔ بڑا ہوا تو کیا ہوا جیسے سپیڑ کھجور

پنچھی کو چھایا نہیں پھل لاگے ات دور

(کھجور کے درخت جیسا بڑا ہونے سے کیا ہوتا ہے

اس سے پرندوں کو سایہ نہیں ملتا ہے اور اس کا پھل بہت دور لگتا ہے)

۵۱۶۔ کہو اپنی جیوتیں یہ دو باتیں دھوئے

مان بڑائی کارنے آچھت مول نہ کھوئے

(اے کبیر اپنے دل سے یہ باتیں دھو دو

دنوی عزت کے لیے اصلی دولت نہ کھو دینا)

۵۱۷۔ ہر جھٹا کو سب کوئی بچے پر بھو کو بچے نہ کوئے

کہہ کبیر ہر بھو کو بچے پر جھٹا چیری ہوئے

(سب لوگ بڑے پن کا خیال رکھتے ہیں بڑے یعنی خدا کا دھیان نہیں کرتے

کبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی خدا سے کو لگائے تو بڑا پن اُس کا غلام ہو جائے گا)

۵۰۹۔ یوا جرا بالا پن بیتو چوتھ اوستھا آئی

جس مسوا کو تکیہ بلیا نس جم گھات لگائی

(پچھن: جوانی بڑھاپا گزر گیا اب چوتھی یعنی مکمل تعطل کی حالت آگئی

جم راج مارنے کے لیے ایسے گھات لگائے ہیں جیسے چوہے کو تکیے)

(یہ ساکھی روہے کی بھر میں نہیں ہے۔ مترجم)

۵۱۰۔ در پن کیری جو گپھا سونہا پیٹھو دھائے

دیکھت پر تھما اپنی بھونک بھونک مر جائے

(یہ آئینوں کی ایک گپھا ہے۔ اس میں جنگلی کتا دوڑ کر گھس گیا

چاروں طرف اپنی صورت دیکھتا ہے اور وحشت میں بھونک بھونک کر مارتا ہے)

۵۱۱۔ منکھ بھارا کیا کرے کہے نہ کھلیں کپاٹ

شون چوک جٹھائے کے پن پن اپن چاٹ

(آدمی بھارا کیا کرے اس کے کہنے سے دیوتا کے مندر کے دروازے نہیں کھلتے

وجہ یہ ہے کہ باہر چوک پور کر اس میں کتا بھاڑ رہا ہے جو کس (پن کو چاٹ رہا ہے جس سے چوک بنا ہے)

(کتے سے مراد نفس آباد ہے۔ مترجم)

اہم نکار (احساس خودی یا غور)

۵۱۲۔ مایا تھی تو کیا بھیا مان تہا نہہ جائے

مان بڑے مٹنی ور گئے مان سہن کو کھائے

(دولت چھوڑ دی تو کیا ہوا عزت کی چاہ تو نہیں چھوٹتی

عزت پانے کے چکر میں بڑے بڑے مٹنی ختم ہو گئے، عزت نے سبھی کو کھا ڈالا)

آشا (امید)

۵۲۳۔ آسا جیوے جگ مرے لوگ مرے من جاو
 دھن پنیں سو بھی مرے ابریں سودھن کھاو
 دنیا کے لوگ مر جاتے ہیں لیکن ان کی امید زندہ رہتی ہے
 جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں وہ بھی مرتے ہیں، بچتے نہ ہی ہیں جو دولت ختم کر دیتے ہیں)

۵۲۴۔ آسن مارے کا بھیا موئی نہ من کی آس
 جیوں نیلی کے میل کو گھر ہی کو سس پچاس
 جوگی آسن مار کر بیٹھا تو کیا فائدہ؟ دل کی امید تو نہیں گئی
 یہ اسی طرح ہے جیسے نیلی کا میل پچاس کو س چل کر بھی گھر ہی میں رہتا ہے)

۵۲۵۔ آسا اک جو نام کی دوجی آس نہ اس
 پانی مانہی گھر کرے سو بھی مرے پیاس
 امید ایک ہی اصلی ہے جو خدا کے نام کی امید ہے باقی امیدیں مایوسیاں ہیں
 یہ اسی طرح کی بات ہے کہ کوئی پانی میں گھر بنانے پر بھی پیاسا مرے)

۵۲۶۔ کبرا جوگی جگت گورو تھے ہر دے کی آس
 جو جگ کی آسا کرے جگت گورو وہ داس
 اے کبیر جو جوگی دنیا کا مرشد ہوتا ہے وہ دنیا سے امید چھوڑ دیتا ہے
 اور جو دنیا سے امید رکھتا ہے دنیا اس کی مرشد ہو جاتی ہے اور وہ مرید)

۵۲۷۔ آسا کا ایندھن کردوں منٹا کردوں بھجوت
 جوگی پھر پھر کر کردوں یوں بن آوے سوت
 میں امیدوں کا ایندھن جلاؤں اور فحشاء کو جلا کر رکھ کر دوں
 اور بار بار جوگ کر دوں اسی طرح میری بھلائی ہوگی)

۵۱۸۔ جنہ آیا تنہہ آپدا جنہ سنے تنہہ سوگ
 کہہ کبیر کیسے مٹیں چاروں دیر گھر روگ

(جہاں خودی ہے وہاں مصیبت ہے، جہاں شک و شبہ ہے وہاں رنج ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ یہ چاروں امراض زبردست ہیں یہ کس طرح دور ہوں)

۵۱۹۔ مایا تیا گے کیا بھیا مان تجا نہسہ جائے
 جہہ ملے مٹنی ور ٹھگے مان سبن کو کھائے
 دولت چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے جب اعزاز کو چھوڑا نہیں جاتا
 اس عزت نے مٹنیوں کو بھی ٹھگنا ہے، یہ عزت سبھی کو کھا جاتی ہے۔
 یہ دوہا تقریباً دوہا نمبر ۵۱۷ جیسا ہے۔ مترجم)

کپٹ (دھوکے بازی)

۵۲۰۔ کبرا تہاں نہ جائے جہاں کپٹ کا ہیت
 جانوں کلی انار کی تن راتا من سویت
 اے کبیر وہاں نہ جاؤ جہاں دھوکے کی دوستی ہے
 وہ انار کی کلی کی طرح ہوتی ہے جس کا جسم لال ہوتا ہے اور جو اندر سے سفید ہوتی ہے)

۵۲۱۔ چٹ کپٹی سب سوں ملے ما نہیں کٹل کٹھور
 اک درجن اک آرمی آگے پیچھے اور
 جن لوگوں کے دل میں کپٹ ہوتا ہے وہ بد نیتی ہی سے دوستی کرتے ہیں
 خراب آدمی اور آدمی دونوں ہی آگے پیچھے سے مختلف ہوتے ہیں)

۵۲۲۔ بیت پریت سوں جو ملے تا کو ملے دھائے
 انتر رکھے جو ملے تا سے ملے بلائے
 خود دوست محبت سے ملے اس سے دور کر ملنا چاہیے
 اور جو ملاقات کے وقت دل میں اختلاف رکھتا ہے اس سے میری بلا ملے)

۵۳۲۔ نیند ہسانی میچ کی اٹھ کبیرا جاگ

اور رسا میں چھانڈ کے نام رسا میں لاگ

(نیند موت کی ہسانی ہے، اے کبیر اٹھ کر جاگ)

دوسری کیمیا میں چھوڑ دے صرف خدا کے نام کی کیمیا حاصل کر)

۵۳۳۔ پیو پیو کہہ کہہ کو کیے ناموئیہ اسرار

رات دوس کو کو کتے کہنا، لگے پکار

(تم لگتا رہو سوتے، رہو بلکہ رات دن پی پی کی کوک لگاتے رہو)

اگر تم رات دن کو کو گے تو کبھی تو تمھاری آواز وہاں تک پہنچے گی)

۵۳۴۔ سوتا سادھو جگائے کرے نام کا جاپ

یہ تینوں سوتے بھلے ساکت سنگھ اور مانپ

(سوتے سادھو کو جگنا چاہیے کہ وہ خدا کا نام لے)

بدطینت انسان، شیر اور مانپ ان تینوں کا سونا ہی اچھا ہے)

۵۳۵۔ جاگن میں سودن کرے سودن میں لولائے

مہرت ڈور لاگی رہے تار ٹوٹ نہ جائے

(تم جاگتے میں سوتے رہو یعنی دنیا سے بے خبر رہو اور سوتے وقت بھی خدا سے لگائے رہو)

تمھاری یاد کی ڈور بندھی رہنی چاہیے اور تار ٹوٹنا نہیں چاہیے)

تمدا (مذمت)

۵۳۶۔ نندک بیرے راکھے آنکھن کٹی چھوائے

بن پانی صابن بنا غرمل کرے سبھائے

(مذمت کرنے والے کو اپنے صمکن میں اس کے لیے جھونپڑی بنا کر اسے اپنے پاس رکھو)

وہ بغیر صابن اور پانی کے تمھاری نادانیاں صاف یعنی درست کر دے گا)

تمشنا (پراس یا ارمان)

۵۳۸۔ کبرا سودھن سچے جو آگے کو ہوئے

سبیں چڑھائے گا ٹھری جات نہ دیکھا کوئے

(اے کبیر ایسی دولت جمع کرو جو آگے یعنی عاقبت میں کام آئے)

میں نے دیوی دولت کی گٹھری سر پر بے ہوئے کسی کو راہ معرفت پر چلتے نہیں دیکھا)

۵۳۹۔ کی ترنا ہے ڈاکنی کی جیون کو کال

اور اورنس دن چہے جیون کرے بے حال

(تیز خواہش یا تو چڑیل ہے یا زندگی ختم کر دینے والی موت)

وہ ہر روز نیا شکار چاہتی ہے اور زندگی وہ بھر کر دیتی ہے)

تمدا (نیند)

۵۴۰۔ کبرا سو یا کیا کرے اٹھ نہ بھجے بھگوان

جم جب دھرے جائیں گے پڑا رہے گا میان

(اے کبیر تو کیوں سو رہا ہے اور کیوں اٹھ کر خدا کی یاد نہیں کرتا)

جب جم دوت تجھے پکڑ کرے جائیں گے تو تیرا جسم یہاں پڑا ہی رہے گا)

۵۴۱۔ کبرا سو یا کیا کرے جاگن کی کر چو نپ

یہ دم ہیرا لعل ہے ہر دم گورو کو سو نپ

(اے کبیر تو کیوں سو یا ہوا ہے، جاگنے کا ارادہ کر)

تیری ایک ایک سانس ہیرے اور لعل کی طرح ہے، ہر سانس گورو کو سو نپ دے)

۵۳۲۔ مایا تو ٹھگنی بھی بھگت پھرے سب دیس
 باٹھا لیا ٹھگنی ٹھگنی تا ٹھگ کو آدیس
 (دولت دیوی دھوکے باز عورت ہے اور ساری مملکت کو ٹھگنی پھرتی ہے
 جس ٹھگ یعنی باہوش آدمی نے اس ٹھگنی کو ٹھگ لیا اس ٹھگ کا سکر رائج ہو گیا)

۵۳۳۔ کبرا مایا روکھڑی دو پھل کی داتہ
 کھووت خرچت سنت بچے پنہت ترک دواد
 (اسے کبیر دولت کا درخت صرف دو پھل کا دینے والا ہے
 جن لوگوں نے دولت چھوڑی یا خرچ کر دی وہ تو سنت ہو گئے جھٹوں نے جوڑی وہ جہنم جائیں گے)

۵۳۴۔ مایا تو ہے رام کی مودی سب سنسار
 چاکو چھٹی اوتری سو ہی خرچن پار
 (دولت تو خدا ہی کی ہے دنیا کے لوگ اس کے مقصد ہی ہیں
 جس کو اس کی چھٹی یعنی اجازت ملتی ہے وہی دولت صرف کر سکتا ہے)

۵۳۵۔ مایا سنے سنگر ہے وہ دن جانے مانہب
 سبیں بریں کا سب کوسے مرے ہوت مانہب
 (تو دولت بھڑکتا ہے جمع کرنا ہے اور اس دن یعنی موت کے دن کو نہیں جانتا
 تو ہزار برس کا انتظام کرتا ہے اور دو گھنٹی میں مر جائے گا)

۵۳۶۔ کبرا مایا موہنی موہے جان سب جان
 بھاگے ہو بھوٹے نہیں بھر بھارے بان
 (اسے کبیر دولت جادو کرتی ہے وہ بڑے بڑے فقیہوں پر جادو کر دیتی ہے
 اس سے بھاگ کر بھی چھٹکارا نہیں ملتا وہ تاک تاک کرتی رہتی ہے)

۵۳۷۔ تن کا کہوں نہ خندے جو پانون تر ہوئے
 کہوں اڑا آکھیں پرے پر گھنیری ہوئے
 (جو تمھارے پیروں کے نیچے ہے یعنی دھول اس کی بھی مذمت نہ کرو
 کبھی وہ اڑ کر آنکھوں میں پڑے گی تو سخت تکلیف ہوگی)

۵۳۸۔ ساتوں سائر میں پھر اجمو دیپ دے پیٹھ
 نندا پرانی نا کرے سو کوئی برلا دیٹھ
 (میں جمبودیپ یعنی ہندوستان چھوڑ کر ساتوں سمندروں کے پار کے ملکوں میں گھوما
 تا ہم مجھے کوئی کوئی ہی ایسا نرالا آدمی ملا جو دوسروں کی برائی نہ کرتا ہو)

۵۳۹۔ دوش پرایا دیکھ کے چلے ہسنت ہسنت
 اپنے یاد نہ آوئیں جا کو آدمی نہ انت
 (دوسروں کی خرابیاں دیکھ کر لوگ ہنستے ہوئے چلتے رہتے ہیں
 انھیں اپنی خرابیاں یاد نہیں آتیں جن کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا)

۵۴۰۔ زندک ایک ہومت ملے پانی ملے ہزار
 اک زندک کے سیس پر کوٹ پاپ کو بھار
 (چاہے ہزار گناہ گاروں سے مل لے لیکن ایک بھی مذمت کا دے نہ ملے
 ایک مذمت کرنے والے کے سر پر کروڑوں گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے)

مایا (مجازی دولت)

۵۴۱۔ مایا چھایا ایک سی برلا جانے کوئے
 بنگتاں کے پیچھے پرے ستمکھ بھاگے سوئے
 (دولت اور پرچھائیں ایک ہی ہیں یہ بات کوئی کوئی ہی سمجھ پاتا ہے
 وہ بھگتوں کے پیچھے رہتی ہیں اور جو ان سے امید لگاتا ہے اس کے سامنے بھاگتی ہیں)

۵۵۲۔ جن کو سائیں رنگ دیا کبھی نہ ہوئے گرنگ
دن دن بانی آگرمی چڑھے سوایا رنگ
(جن کو مالک نے اپنے رنگ میں رنگ دیا وہ بد رنگ کبھی نہیں ہوئے
دنوں دن ان کے مقالات بہتر ہوتے گئے اور ان کا رنگ چمکدہ ہوتا گیا)

۵۵۳۔ مایا دیپک مر پتنگ بھرم بھرمانہہ پر منت
کوئی اک گورو گیان تیس اُمریں سادھو سنت
(دولت مجازی جبرائیل ہے آدمی پروانہ ہے وہ پھر پھر گمری میں پڑتا ہے
کوئی اکاٹھ کا سادھو سنت گورو کے دیے ہوئے گیان کے بل پر پار پاتا ہے)

کنک اور کامنی (سونا اور زمین)

۵۵۴۔ چاند چاند سب کوئی کہے پہنچے برلا کوئے
ایک کنک اور کامنی درگم گھائی دورے
(سبھی لوگ روحانی منزل پر جانے کے لیے چلنے کی بات کرتے ہیں لیکن کوئی شاذ و نادر ہی پہنچ پاتا ہے
کیوں کہ اس راستے میں دو دشوار گزار وادیاں ہیں، سونا اور عورت)

۵۵۵۔ ناری کی جھائیں پرت اندھا ہوت بھونگ
کبرائیں کی کون گنتی جن ناری کو سنگ
(عورت کا سایہ پڑنے پر سانپ اندھا ہو جاتا ہے
اسے کبیر ان کا کیا حال ہوگا جنھوں نے عورت کا ساتھ کیا ہے)

۵۵۶۔ پر ناری مینی چھری مت کوئی لاؤ انگ
داون کے دس ہر گئے پر ناری کے سنگ
(دوسرے کی عورت تیز چھری ہے اسے کوئی جسم سے نہ لگائے
داون کے دسوں مرد دوسرے کی عورت کے ساتھ چلے گئے)

۵۵۷۔ مایا کے جھک جگ جمرے کنک کامنی لاگ
کہہ کبیر کس باپچے روئی پیٹی آگ
(دنیا مجاز کے پکر میں پڑ کر برباد ہو رہی ہے اور سونے اور عورت سے محبت کرتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ آگ اور آبی میں پیٹ کر اس سے کس طرح بچا جاسکتا ہے)

۵۵۸۔ میں جانوں ہری سے ملوں مومن موئی آس
ہری نچ ڈارے اترا مایا بڑی پچاس
(میں سمجھتا تھا میں خدا سے ملوں گا، مجھے اس کی بڑی امید تھی
لیکن دولت مجازی بڑی بد اطوار ہے اس نے میرے اور خدا کے درمیان تفرقہ ڈال دیا)

۵۵۹۔ آندھی آئی گیان کی ڈھبی بھرم کی بھیت
مایا مائی اڑ گئی تگی نام سے پریت
(معرفت کی آندھی جب آئی تو کنک و شبہ کی دیوار ٹوٹ گئی
اس میں مجازی دولت کی مٹی یعنی آڑا اڑ گئی اور خدا سے مل گئی)

۵۶۰۔ میٹھا ب کوئی کھات ہے وش ہوئے لگے دھائے
نیم کوئی نیم سم، نہ ذروگ مٹ جائے
(سبھی لوگ میٹھا کھاتے ہیں جو دھڑک رہی تیزی سے زہرنا اثر کر رہی ہے
نیم کوئی نہیں پیتا جس سے سارے مرض دور ہو جاتے ہیں)

۵۶۱۔ مایا ترور تر بدھ کا ساکھ وشے سنتاپ
ستیلتا پسے نہیں پھل پھیکا تن تاپ
(دولت مجازی تینوں طرح کے دکھوں کا درخت ہے اس کی شاخ زنیوی شیش سے پیدا ہوا دکھ
اس کے نیچے ٹھنڈک خواب میں بھی نہیں آتی، اس کا پھل پھیکا ہے اور بخار پیدا کر دیتا ہے)

۵۶۲۔ دودیا مد اور گنہ مد راج مد من مد

اسنے مد کو رد کریں تب پاویں ان ہد

(عظم کا نشہ افن اوصاف عالیہ کا نشہ اور پاگل کرنے والا راج کا نشہ

جو لوگ اسے نشوں کو چھوڑ دیں وہی ان ہد دس کروڑ وانی ترقی کر سکتے ہیں یا نہ کو کر سکتے ہیں)

۵۶۳۔ کیرا مانا نام کا مد منوالا نا نہ

نام پیالہ جو پئے سو منوالا نا نہ

(کیر کو خدا کے نام کا نشہ ہے، مسکرات کا نشہ نہیں ہے

نہ خدا کے نام کا پیالہ پیایا ہے وہ منوالا نہیں کہلاتا)

شیل اشرافت

۵۶۴۔ سیل چھما جب اوپے اگلے درشت تب ہوئے

بنا سیل پیچھے نہیں لاکھ کھتے جو کوئے

(جب دل میں شرافت اور بہادری ہوتی ہے تبھی نادرہ خدا دکھائی دیتا ہے

بغیر خوش خلقی کے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا چاہے کہا کچھ جائے)

۵۶۵۔ سیل و نت سب سے بڑا سرورتن کی کھان

تین لوگ کی سمپدا رہی سیل میں آن

(خوش خلق آدمی سب سے بڑا ہوتا ہے وہ سارے جواہرات کی کان ہوتا ہے

تینوں لوگوں کی دولت شرافت میں آکر جمع ہوگئی)

۵۶۶۔ گیانی دھیانی سنبھی داننا سکورا نیک

چھپا تپیا بہت میں سیل و نت کوئی ایک

(گیانی، دھیانی، سنبھی کرنے والے، سخی اور بہادر بہت ہوتے ہیں

اسی طرح سے ذکر اور ریاضت کرنے والے بہت ہیں لیکن خوش خلق ایک آدھ ہی ہوتا ہے)

۵۵۷۔ پرنداری پینی چھری برلا باپنے کوئے

ناوہ پیٹ سپارے مڑو سون کی ہوئے

(دوسرے کی عورت تیز چھری ہے یہ بات کوئی کوئی آدمی ہی سمجھتا ہے

اسے اپنے پیٹ پر نہ رکھنا چاہیے وہ سراسر سونے کی ہو)

۵۵۸۔ دیک سندر دیکھ کے جرم جرم سے پتنگ

بڑی ہر جو دشتے کی جرم نہ موڑے انگ

(خوبصورت جرم رخ دیکھ کر پروانے آکر تل مٹے ہیں

عیش کی جو بڑی لوبہ اس میں چلنے پر آدمی، عضا کو موڑ بھی نہیں پاتا)

۵۵۹۔ سانپ پیچہ نہ منتر ہے ماہر جھارے جات

بکٹ ہار پالے پرمی کاٹ کمریجا کھات

(سانپ اور بچھو کا منتر ہے جس سے زہر جھاڑا جاتا ہے

لیکن زہر دست عورت ایسی پلے پڑی جو کھینے کو کاٹ کر کھا جاتی ہے)

۵۶۰۔ کنک کا منی دیکھ کے تو مت بھول سورنگ

بچھون ملن دیمہا کپنک تھے ٹھجنگ

(تم سونے اور حسین عورت کے عمدہ کے رنگ سے دھوکے میں نہ پڑو

ان کا ملا، بچھونا دلار بھی کچھ سانپ کی کینچلی بدلے جیسا ہوتا ہے)

مادک دروید (نشیلی چیزیں)

۵۶۱۔ مدو بہنگ بھانت کا تاو نہ جانے کوئے

تن مد من مد جات بدمایا مد سب لوئے

(نشہ کئی طرح کا ہوتا ہے، اس بات کو کوئی نہیں جانتا

سب لوگوں میں جسم کا نشہ یعنی غرور دل کا نشہ، ذات کا نشہ اور دولت کا نشہ ہوتا ہے)

۵۴۶۔ کھود کھاد دھرتی جسے کاٹ کاٹ بن راسے
کٹل بچن سادھو سہیں اور سبھا نا جائے
'زین ہر طرح کا کھود کھاد برداشت کرتی ہے اور جنگل کاٹ کاٹ کوٹ سہتا ہے
سادھو یعنی نیک طینت لوگ ہی کڑوی باتیں برداشت کر سکتے ہیں' دوسرے لوگ نہیں کر سکتے

ادارتا (فیاضی)

۵۴۷۔ کبرا گورو کے ملن کی بات سنی ہم دوئے
کے صاحب کا نام لے کے کر اوٹھا ہوئے
'اسے کبیر گورو ملنے کے راستے، ہم نے دیکھی ہے
یا تو برا بر خدا کا نام لیا جائے یا اپنا ہاتھ اوٹھا رکھا جائے یعنی سخاوت کی جائے'

۵۴۸۔ رت ہنسٹ جاچک بھیا نکھ دیا درم پات
تا کے نو پلو بھیا دیا دور نمب جات
'موسم بہار رسوا ہو اور درخت نے خوشی سے پتے پتے دیا
اسی وجہ سے نیا پتہ پیدا ہوا۔ دیا ہوا کہیں دور نہیں جاتا'

۵۴۹۔ جو ہل پاڑھے ناؤ میں گھر میں پاڑھے دام
دونوں ہاتھ ایلچے یہہ سجن کو کام
'اگر ناؤ میں پانی بڑھ جائے یا گھر میں دولت بڑھ جائے
تو دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر پھینکنا چاہیے' یہی اچھے آدمیوں کا کام ہے

۵۵۰۔ پاڑ بڑا ہری بھن کر دروہ بڑا کچھ دیئے
عقل بڑی کپچا رکھ بیوں کا پھل ایہہ
'اگر جسم بڑا ہے یعنی تندرستی ہے تو خدا کی یاد کرو اور دولت زیادہ ہے تو کچھ دے ڈالو
اگر عقل زیادہ ہے تو دوسروں کا فائدہ کرو' زندگی کا حاصل یہی ہے

۵۴۹۔ سکھ کا ساگر سیل ہے کوئی نہ پاوے تار
شبہ بنا سادھو نہیں، دروہ بنا نہیں سار
'شرافت راحت کا سمندر ہے اس کی تھا کوئی نہیں پاسکتا
روحانی آہنگ سے بغیر سادھو نہیں ہو سکتا اور دولت کے بغیر بادشاہ نہیں ہو سکتا
'ان دونوں مصرعوں کا تعلق سمجھ میں نہیں آیا مترجم'

۵۵۰۔ گھائل اوپر گھاؤ لیں ٹوٹے نیا کی سوئے
بہم جیوں میں سیل و نت برلا ہوئے تو ہوئے
'جو زخمی ہوئے پر بھی مزید زخم کھائے اور خسارہ اٹھانے پر بھی دولت چھوڑ سکے
ساری زندگی اس وضع داری سے گزارنے والا شریف شاذ و نادر ہی ہوگا'

کشما (عفو)

۵۵۱۔ چھا بڑن کو چاہیے چھوٹن کو آپ پات
کہا وشنو کو گھٹ گیو جو بھر گو ماری لات
'معافی دینا بڑے لوگوں کے شایان شان ہے اور چھوٹوں کے لیے شرافت فخری ہے
پرس رام نے لات ماری تو اس سے وشنو کا کیا بگڑ گیا'

۵۵۲۔ جہاں دیا تنہ دھرم ہے جہاں تو بھ تنہ پاپ
جہاں کرودھ تنہ کال ہے جہاں چھا تنہ آپ
'جہاں رحم ہے وہیں دین ہے' جہاں لالچ ہے وہاں گناہ ہے
جہاں غصہ ہے وہاں موت ہے جہاں عفو ہے وہاں خود اللہ موجود ہے

۵۵۳۔ کر گس سم درجن بچن رہے سنت جن مار
بجلی پڑے سمدر میں کہا سکے گی جمار
'پر طینت آدمیوں کی باتیں گتھوں کی طرح ہوتی ہیں جنہیں اچھے لوگ اڑاتے رہتے ہیں
اگر سمندر میں بجلی گرے تو وہ کیا جلا سکے گی'

۵۸۲۔ مریاؤں مانگوں نہیں اپنے تن کے کاج
پر مادھ کے کارنے موہ نہ آوت لاج
میں مریاؤں تو بھی اپنے تن کے لیے کچھ نہیں مانگوں گا
لیکن دوسرے کی بھلائی کے لیے مانگنے میں مجھے شرم نہیں آتی

دھیرہ (مستقل مزاجی)

۵۸۳۔ دھیرے دھیرے رے مہا دھیرے سب کچھ ہوئے
مائی سینچے سو گھر آرت آوے پھل ہوئے
اسے دل ہر کام دھیرے دھیرے ہی ہوتا ہے
مائی درخت میں سو گھرے پانی دیتا ہے اور موسم آنے ہی پر پھل لگتا ہے

۵۸۴۔ کبیر ادھیچ کے دھیرے ہاتھی من بھر کھائے
ٹوک ایک کے کارنے سوان گھرے گھر جائے
اسے کبیر دھیرے رکھنے سے ہاتھی کو من بھر کھانا ملتا ہے
اور ایک ٹکڑے کے لیے کتا گھر جاتا ہے

۵۸۵۔ کبیر بھنور میں بیٹھ کے بھوچل منا : جوئے
ڈوہن کا بھیم بچا نہ دے کرتا کرے سو ہوئے
اسے کبیر بھنور میں پرک کر کھیا نہیں اور بچک نہ ہو جا
ڈوہنے کا ڈر چھوڑ دے اور ہی ہوگا ہو کرے والا کرے گا

۵۸۶۔ میں میری سب جائے تی تب آوے گا اور
جب یہ لپٹے، موئے گا تب پاوے گا ٹھوڑ
جب میں اور میرا کا احساس ختم ہوگا تبھی کوئی اور یعنی خدا آئے گا
اور جب اللہ کا طور پر ہوگا تبھی تجھے اس کے قرب میں مقام ملے گا

۵۸۷۔ دیہہ دھیرے کا گن ہی دیہو دیہو کچھ دیہو
بہر نہ دیہی پاسیے اب کی دیہو سو دیہو
۱۔ ستم پانے کی صفت یہی ہونی چاہیے کہ برابر کچھ دیا جائے
دوبارہ یہ جسم نہ ملے گا جو کچھ دینا ہو ابھی دے ڈالو

۵۸۸۔ ست ہی میں ست بانٹنی روٹی تیں دو ٹوک
کہ کبیر تاداس کو کہوں نہ آوے چوک
۱۔ جو اچھے لوگوں میں اچھائی بانٹتا ہے اور اپنی روٹی سے دو ٹکڑے دے دیتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ ایسے مہیکو ناکامی کبھی نہیں ہوتی

سنتوش (صبر)

۵۸۹۔ چاہ گئی چنٹا مٹی منوا ہے ہر واد
جن کو کچھو نہ چاہیے وہے ہی ساہنہ
۱۔ جب خواہش ختم ہوئی تو فکر بھی مٹ گئی اور دل بے پروا ہو گیا
جن لوگوں کو کچھ نہ چاہیے وہی شہنشاہ ہیں

۵۹۰۔ مانگن گئے سومرے مے سومانن جانہ
تن سے پہلے دے مے موت کہت جو تانہ
۱۔ جو مانگنے گئے وہ مر گئے۔ مردہ لوگ ہی مانگنے جاتے ہیں
لیکن ان سے بھی پہلے وہ مر جاتے ہیں جو دینے کو ہونے پر بھی انکار کر دیتے ہیں

۵۹۱۔ گو دھن گج دھن باج دھن اور تن دھن کھان
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھور سہان
۱۔ گایوں کی دولت، ہاتھیوں کی دولت، گھوڑوں کی دولت اور جواہرات کی کان کی دولت
یہ سبھی دولتیں دھول جیسی لگتی ہیں جب صبر کی دولت ملتی ہے

۵۹۱۔ نیچے نیچے سب ترے جیسے بہت ادھین

چڑھ بوجھت ابھمان کی بوڑے اونچے کلین

جو لوگ نیچے ہیں اور بے طاقت ہیں ان کی ناؤ پارنگ جاتی ہے

غور کے جہاز پر بیٹھنے والے اونچے اور اعلیٰ نسب لوگ ڈوب ہاتے ہیں

سب تیں لگھو تائی بھلی لگھو تائیں سب ہوئے

جس دو تیا کو چند مال میں نوے سب کوئے

چھوٹا ہونا سب سے اچھا ہوتا ہے چھوٹا ہونے سے سب کچھ ہوتا ہے

جیسے دوج کے چاند کو ہر شخص سر جھکا تا ہے

۵۹۲۔ برا جو دلیں میں چلا برا نہ ملیا کوئے

جو دل کھوجوں اپنا مجھ سے برا نہ ہوئے

سب میں برے لوگوں کو دیکھنے چلا تو مجھے کوئی برا نہ ملا

اگر میں اپنا دل ٹٹولوں تو مجھ سے زیادہ برا کوئی نہیں نکمے گا

۵۹۳۔ میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سب تو

تیرا تجھ کو سوچتے کی لاگے گا مور

میرا مجھ میں کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے سب تیرا ہے

تیری چیز تجھے دینے میں میرا کیا جائے گا

یہ دوبارہ ۱۹۳۲ء میں مترجم

۵۹۴۔ لگھو تائے پر بھٹائے پر بھٹائے پر بھو دور

چینی لے شکر چلی ہاتھی کے سیر دھور

(چھوٹائی سے بڑائی ملتی ہے اور بڑائی سے خدا سے بعد ہوتا ہے)

چینی لے شکر لے کر چلی دی اور ہاتھی کے سر پر دھول پڑ گئی

دیتا (فروتنی)

۵۸۷۔ دین غریبی بندگی سادھن سوں آدھین

تا کے سنگ میں یوں رہوں جیوں پانی سنگ میں

(بیچاری غریبی بندگی اور وسائل کا فقدان جس شخص کے ساتھ ہے

اس کے ساتھ میں اس طرح رہنا چاہتا ہوں جس طرح پانی کے ساتھ پھیل)

۵۸۸۔ دین کئے مکھو نہیں کو دینہ کئے نہ کوئے

بھلی بیچاری دیتا نہ رہو دیوتا ہوئے

(منکسر آدمی سبھی کا منہ دیکھتا ہے اسے کوئی نہیں دیکھتا

انکسار کتنی اچھی چیز ہے کہ آدمی کو یہ دیوتا بنا دیتی ہے جو نادیدہ رہ کر سب کچھ دیکھتا ہے)

۵۸۹۔ دین غریبی بندگی سب سے آدر بھاؤ

کہ کبیر تیری بڑا جا میں بڑا سبھاؤ

(انکسار غریبی بندگی سب کے لیے دل میں عزت ہونی چاہیے

کبیر کہتے ہیں کہ اصل میں بڑا وہی ہے جس کا دل اور فطرت بڑی ہوتی ہے)

۵۹۰۔ کبرا نوے سو آپ کو پر کو نوے نہ کوئے

گھال ترازو تو لیے نوے سو بھاری ہوئے

(اے کبیر دراصل جو بھی سر جھکاتا ہے وہ خود اپنے کو سر جھکاتا ہے بغیر کوئی نہیں جھکاتا

ترازو کو دبا کر تولو، جو بڑا نیچا ہوتا ہے وہی بھاری ہوتا ہے)

۵۹۱۔ اونچے پانی ناٹکے نیچے ہی ٹھہرائے

نیچا ہوئے سو بھر پئے اونچا پیاسا جائے

(پانی اونچائی پر نہیں ٹکتا نیچائی پر ٹھہرتا ہے

جو شخص نیچے ہوتا ہے وہ سیر ہو کر پیتا ہے جو اونچا ہوتا ہے وہ پیاسا رہتا ہے)

۶۰۱۔ سانچے ساپ نہ لاگئی سانچے کال نہ کھائے
سانچے کو سانچاٹے سانچے ماہدہ سمائے
اچھے کو بد دعا نہیں لگتی ہے اور سچے کو موت نہیں کھاتی

سچے یعنی مرید کو سچا یعنی مرشد ملتا ہے تو وہ سچے یعنی خدا میں سما جاتا ہے یا سانچے میں دھل جاتا ہے

۶۰۲۔ سانچ بنّا سمن نہیں بھید بن بھکتی نہ ہوئے
پارس میں پردہ رہے کینچن کہہ بدھ ہوئے
اسچائی کے بغیر خدا کی یاد نہیں ہو سکتی اور ڈر کے بغیر بھکتی نہیں ہوتی
اگر پارس پردے میں رہے گا تو لوہا سونا کس طرح بنے گا

۶۰۳۔ پریم پریت کا بھولنا بہر کبیرا ناچ
تن من تا پر وار ہوں جو کوئی بولے سانچ
اے کیر مجھت کی پشوا ز بہن کرناچ
میں تو اسی پر جان و دل تصدق کروں گا جو سچ بولے

۶۰۴۔ سانچے کوئی نہ پتھی جھوٹے جگ پتیاے
گلی گلی گورس پھر مددرا ہاٹ بکائے
اچھے کا کوئی اعتبار نہیں کرتا جھوٹے کا دنیا بھر اعتبار کرتی ہے
دودھ گلی گلی بکتا ہے اور شراب آرام سے بازار میں بکتی ہے

۶۰۵۔ سانچ کہوں تو مار ہیں جھوٹے جگ پتیاے
یہ جگ کالی گورس یو چھیڑے تاکھائے
اگر میں سچی بات کہتا ہوں تو لوگ مارتے ہیں وہ جھوٹ پر یقین لے آتے ہیں
یہ دنیا کالی کیتا ہے جو اسے چھیڑتا ہے اُسے کاٹ کھاتی ہے

دیا (رحم دلی)

۵۹۷۔ دیا بھاؤ ہر دے نہیں گیان کتھے بے حد
وے نر نر کہہ جائیں گے سن سن ساکھی بد
دل میں رحم نہیں ہے اور ظلم اور معرفت کی باتیں بے حد ہیں
ایسے لوگ ساکھیاں اور شیروں سن کر بھی جہنم کو جائیں گے

۵۹۸۔ دیا کون پر کیجیے کا پر نردے ہوئے
سائیں کے سب جیو ہیں کیری کھر دوئے
کس پر میں رحم کروں اور کس پر بے رحمی
باقی ہو یا چینیوئی اسی مالک کے دونوں ہیں

ستیتا (سچائی)

۵۹۹۔ سانچ برابر تپ نہیں جھوٹے برابر پاپ
جا کے ہر دے سانچ ہے تا ہر دے گورو آپ
سچ کے برابر کوئی ریاضت نہیں اور جھوٹ جیسا کوئی گناہ نہیں
جس کے دل میں سچائی ہے اس کے دل میں خود مرشد یا خدا موجود ہوتا ہے

۶۰۰۔ سائیں سے سانچا رہو سائیں سانچ سہائے
بھاویں لیے کیس کر بھاویں گھوٹ ٹھڈائے
مالک کے سامنے سچے رہو مالک کو سچائی پسند ہے
پھر چاہے تم لمبے لمبے بال رکھو چاہے سر کو گھوٹ کر منڈوا دو

۶۱۱۔ بھیت تو بھید یونہیں باہر کھتے انیک

جو پے بھیت لکھ پرے بھیت باہر ایک

(اندرا کا بھید تو جانا نہیں باہر کی بہت سی باتیں کیں)

اگر کسی کو اندرا کا حال دکھائی دے تو اسے اندرا باہر ہر جگہ ایک ہی حقیقت نظر آئے گی)

وچار (غور و خوض)

۶۱۲۔ پانی کیرا پوتر رکھا ہوں سنجار

نانا بانی بولتا جوت دھری کرتا رہ

(انسان پانی کا پتلا ہے جس کے اندر ہوا گھوم رہی ہے

وہ طرح طرح کی باتیں کرتا ہے کیوں کہ اس میں خدا کا نور موجود ہے)

۶۱۳۔ ایک شہر میں سب کہا سب ہی ارتھ و چار

بھجے نرگن نام کو بھجے دشنے و کار

(میں نے ایک لفظ ہی میں سب کچھ کہہ دیا ہے اور سارے معانی پر غور کر کے کہا ہے

نرگن یعنی لاصفات خدا کے نام کا درود کیجیے اور عیش اور گناہ چھوڑ دیجیے)

۶۱۴۔ سچ ترازو آن کہ سب رس دیکھا تول

سب رس ماہی جیہ رس جو کوئی جانے بول

(سچ سادھنا کی ترازو لا کر اس میں سارے رس تول کر دیکھے

سب رسوں سے اچھا زبان کا رس ہے بشرطیکہ کوئی ٹھیک بول بول سکے)

۶۱۵۔ آچاری سب جگ ملا و چاری نہ کوئے

کوٹ اچاری وارئے ایک و چاری جو ہوئے

(زندگی گزارنے والے سادی دنیا کے لوگ ملے سمجھ رکھنے والا کوئی نہ ملا

اگر ایک فہیم شخص ملے تو اس پر کروڑوں معمولی لوگوں کو تصدیق کرنا چاہیے)

۶۱۶۔ سب تے سا نچا ہے بھلا جو سا نچا دل ہوئے

سا نچ بنا سکھ ناہنا کوٹ کہے جو کوئے

(اگر دل میں سچائی ہو تو سچا آدمی سب سے اچھا ہوتا ہے

سچائی کے بغیر آرام نہیں خواہ کوئی آدمی کروڑوں باتیں کہے)

۶۱۷۔ سا نچے سودا کیجیے اپنے من میں جان

سا نچے ہیرا پائیے جھوٹے مورہ ہان

(اپنے دل میں تم جس سودے کو سچا جانتے ہو وہی سودا کرو

کچھ بات سے ہیرا منافع میں ملتا ہے جھوٹ سے اصل جمع بھی جاتی رہی ہے)

واچنک گیان (لفظی علم)

۶۱۸۔ جیوں اندھیرے کو ہاتھیا سب کا ہو کو گیان

اپنی اپنی کہت ہیں کا کو دھریئے دھیان

(سب لوگوں کا علم اندھیرے میں کھڑے ہاتھی کے علم جیسا ہے

سبھی اپنی اپنی بات کہہ رہے ہیں کس کی بات پر دھیان دیا جائے)

۶۱۹۔ گیانی سے کہیے کہا کہت کبیر بجائے

اندھے آگے ناچنے کلا اکا رتھ جائے

(صرف لفظوں کے عالم سے کیا کہا جائے۔ کبیر کو اس سے کچھ کہتے شرم آتی ہے

اندھے کے آگے ناچنے سے فن رقص ضائع ہی ہوتا ہے)

۶۲۰۔ گیانی بھوئے گیان کتھ نکٹ رہیونج روپ

باہر کھو جس باہرے بھیتروستو الوپ

(گیانی لوگ گیان کی باتوں میں بھولے رہے۔ خدا کا وجود قریب رہا

یہ غریب اسے باہر ڈھونڈتے رہے لیکن بے مثال شے تو اندر ہی تھی)

۶۲۱۔ سمجھا سمجھا ایک ہے اُن سمجھا سب ایک

سمجھا کوئی جانے جا کے ہر دے دو ایک

۱۔ سمجھنے والے بھی ایک سے لگتے ہیں اور نا سمجھ بھی ایک سے ہیں

اصلی سمجھنے والا کوئی ایک آدمی ہوتا ہے جس کے دل میں قوت میسر ہوتی ہے

۶۲۲۔ بھنور جال بگو جانت ہے بوڑے جیو انیک

کہہ کہہ تے با پنہیں جن کے ہر دے دو ایک

۱۔ دنیا کا بھنور جال بڑھتا جا رہا ہے اس میں بہت لوگ ڈوب گئے

کہہ کہہ تے میں کہ صرف وہی بچ سکیں گے جنہیں بھلے برے کی تیز ہے

۶۲۳۔ جنہہ گاہک تنہہ ہوں نہیں ہوں جنہہ گاہک نانہہ

من دو یک بھٹکت پھرے پکر شبہہ کی چھانہہ

۱۔ جہاں خریدار یعنی مرشد حقیقی ہے وہاں میں نہیں ہوں اور جہاں میں ہوں وہاں وہ نہیں

تیز کے بغیر میں الفاظ کی پرچھائی پکر ڈکر بھٹک رہا ہوں

یدھی اور کبڈھی (فہم اور کج فہمی)

۶۲۴۔ عقل عرش سوں اوتری بدھنا دینہیں بانٹ

ایک ابھا گارہ گیا اکیں لینہیں چھانٹ

۱۔ عقل عرش سے اتری اور اسے خدا نے سب میں تقسیم کر دیا

اب کوئی بد بھنت اس سے محروم رہ گیا کسی نے چھانٹ کر لے لی

۶۲۵۔ بنا و صیلے چاکری بنا بڈھی کی دیہرے

بنا گیان کا جو گنا پھرے لگے کھیہرے

۱۔ بغیر تلوار کے فوجی ملازمت یا بغیر عقل کا جسم بے کار ہوتا ہے

اسی طرح کے بغیر علم و معرفت کے جوگی صرف جسم پر راکھ لگائے پھرتے ہیں

۶۱۶۔ من دیا کہیں اور ہی تن سادھن کے سنگ

کہہ کہہ کارہی گزی کیسے لگے رنگ

۱۔ جسم سے تو سادھنوں کے ساتھ میں دل کہیں اور لگا ہے

کبر کہتے ہیں کہ کالی گزی کے کپڑے پر اور کوئی رنگ کیوں کر چڑھ سکتا ہے

۶۱۷۔ لوگ بھروسے کون کے پیری رہے الگائی

ایسے جیرے جم بٹے مینڈھیں کٹے قصائی

۱۔ لوگ نہ معلوم کس کے بھروسے رہتے ہیں سب کے دشمن گھات میں ہیں

جم راج یعنی ملک الموت اچانک ایسے ختم کر دے گا جیسے قصائی مینڈھ کو ختم کرتا ہے

۶۱۸۔ بولی ایک امول ہے جو کوئی بولے جان

ہیے ترازو تولیے تب مکھ باہر آن

۱۔ آدمی کی بولی جنس ہے بہا ہے اگر کوئی سمجھ بوجھ کر بولے

پہلے ہر بات کو دل کی ترازو پر تول لو پھر منہ سے نکالو

دو ایک (تمیز)

۶۱۹۔ پھوٹی آنکھ دو ایک کی لکھے نہ سنت است

جا کے سنگ دس بیس ہیں تا کا نام مہنت

۱۔ لوگوں کی تمیز کرنے والی آنکھ پھوٹی گئی ہے وہ سچے اور جھوٹے فیر میں فرق نہیں کیستے

جس کے ساتھ دس بیس چیلے ہو گئے اسی کا نام مہنت پڑ گیا

۶۲۰۔ سادھو بھیرے سب بڑے اپنی اپنی ٹھور

شہہ دو یکی پارکھی سو مانتھ کے مور

۱۔ سادھو اور نقارے سب اپنی اپنی جگہ بڑے ہیں

لیکن روحانی آہنگ سمجھنے والا سادھو سب کا متر تاج ہوتا ہے

(دہا نمبر ۳۳۰ تقریباً بالکل یہی ہے۔ مترجم)

۶۳۱۔ کھٹا میٹھا دیکھ کے رسنا میلے نیر
جب تک من پا کو نہیں کا پنچو نہٹ کبیر
(کھٹا میٹھا کھانا دیکھ کر زبان لاڑ ٹپکا رہی ہے
اے کبیر جب تک تیرا دل پختہ نہیں ہوتا تو خام ہی رہے گا)

۶۳۲۔ بکری پاتی کھات ہے تا کی کاڑھی کھال
جو بکری کو کھات ہے تا کو کون حوال
(بکری پتی کھاتی ہے اور اس کی کھال کھینچی جاتی ہے
جو لوگ بکری کو کھاتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا)

۶۳۳۔ دن کو روزہ رہت ہے رات بہت ہے گائے
یہ تو خون وہ ہندگی ہو کیوں خوشی خدائے
(دن میں تو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو گائے ذبح کرتے ہیں
اس خون کے ساتھ ہونے والی ہندگی سے خدا خوش کیوں کر ہوگا)

۶۳۴۔ خوش کھانا ہے کھجری مونہہ پر اٹک لون
مانس پر ایا کھائے کے گرا کٹا دے کون
(مجھے تو تھوڑا نمک ڈالی کھجری چاہیے جو میں خوشی سے کھاؤں
دوسرے کا گوشت کھا کر اپنا گلا کون کٹا دے)

۶۳۵۔ روکھا سوکھا کھائے کے ٹھنڈا پانی پیو
دیکھ برائی چو پڑی مت لچا دے پیو
(تو روکھی سوکھی کھا کر ٹھنڈا پانی پی
دوسرے کی چھڑی روٹی دیکھ کر دل میں لالچ نہ لا)

۶۳۶۔ سمجھا کا گھر اور ہے ان سمجھا کا اور
جا گھر میں صاحب بے برلا جانے کھور
(سمجھدار کا مقام دوسرا ہے اور نا سمجھ کا دوسرا
جس مقام پر مالک ہیں اسے کوئی نرالا عارف ہی جانتا ہے)

۶۳۷۔ مورکھ کو سمجھاوتے گیان گانٹھ کو جائے
کوئلہ ہوئے نہ او جرو سو من صابن کھائے
(احق کو سمجھانے میں اپنا علم بھی ختم ہو جاتا ہے
سو من صابن خرچ کرنے پر بھی کوئلہ سفید نہیں ہو سکتا)

۶۳۸۔ مورکھ سوں کا بولے سٹھ سوں کہا بسائے
پاہن میں کیا ماریے چو کھاتیر نساے
(احق سے کیا بات ہو سکتی ہے اور بد معاش پر کیا بس چل سکتا ہے
پتھر میں تیر کیا مارا جائے اچھا تیر بھی برباد ہو جائے گا)

۶۳۹۔ پل میں پرے بیتیا لوگن لگی ستار
آگل سوچ نیار کے پاچھے کرو گوہار
(ایک پل میں تو دنیا کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں پر بد ہوشی چڑھتی ہے
تم تنبیہ کی آواز دینے کے پہلے پوری طرح سوچ سمجھ لو کہ کس سے مخاطب ہو)

آبار (خورش)

۶۴۰۔ کھٹا میٹھا چر پرا جہوا سب دس یے
چوروں کیتا مل گئی پہرہ کس کا دیے
(زبان کھٹی میٹھی اور چر پری چیزوں کے ذائقے میں پھنس گئی ہے
یہ کیتا چوروں یعنی گناہوں سے مل گئی ہے اب وہ کس کا پہرہ دے سکتی ہے)

۵۰۔ اکثر گھٹ میں اوپکے دیا کل سنٹے شول

کن انڈا نرمانیا کہہ اند کا مول

اب لافانی روح کے اندر بے چینی اور شبہات کے کانٹے پیدا ہوئے

وہ سوچنے لگی کہ یہ انڈا کس نے پیدا کیا۔ ہے کون اس کا منبج ہے

۵۱۔ تیرے اندر کے منہ پر لگا شہد کی چھاپ

اللہ درشت سے بھونکا دل و اندر سے گڑبگڑ

اب اس اندر سے یعنی دنیا کے منہ پر شہد یعنی روحانی آہنگ کی مہر لگی

اور جسم کے دس دروازوں سے مالک کا ٹھہرا ہوا

(دوکان 'دو آنکھیں' دو تختہ 'منہ' آگے 'مقعد اور منہ' پوشیدہ سوراخوں میں دروازے ہیں۔) (مترجم)

۵۲۔ تیرے تے جوت، نرمنگو پٹ گئے روپ ندھان

کون اپرلی سرچیا نینوں ٹول پیرمان

اس کے ٹھہرے، سراپا نور لاصفات نرمنجھ نکلے

ان کے ساتھ مہاراجی کال یا وقت پیدا ہوا جس نے تینوں لوگوں پر قبضہ کر لیا

۵۳۔ تانے تینوں دیو پچھے برہما درشت و ہمیش

چار لسان تن سے جیا مایا کے اپدیش

یکل سے برہما یعنی خالق، وشنو یعنی پرورش کنندہ اور شیو یعنی خاتم دنیا پیدا ہوئے

انھوں نے یوگ مایا کے کہنے کے مطابق چار طرح کے جاندار پیدا کیے

۵۴۔ لکھ چوراہی دھارماں تہاں جیو دیہ واس

چودہ جم رکھوا لیا چار وید و سواکس

چوراہی لکھ جو نیوں یا اقسام جانداروں کے اندر روح کو رہنے کی جگہ دی گئی

ان پر نظر رکھنے کے لیے چودہ جم یعنی ملک الموت رکھے گئے یہ چاروں ویدوں کا اعتقاد ہے

۵۵۔ شوا سا سو ہم اوپکے کہنہ ای بندھان

آٹھ انش نرمانیا جینہو منت سحان

اس کے بعد نفس اور "میں وہی ہوں" کا عرفان پیدا کیے اور انھیں امرت مایا میں بنا دیا

اسے ذی فہم مادھو یہ سمجھ لو کہ اس نے اپنے آٹھ انش یعنی اجزا بھی پیدا کیے

ان اجزا کو مدیاں یا روحانی طاقتیں کہا گیا ہے یہ دنیا، مہا، لکشا، پراچی، پرکاش، ایشا اور وشنو ہیں۔ (مترجم)

۵۶۔ تیج کھنڈ آپنہ کا دینجو سکل پسا

اند شکیا پر جیٹھ کے ادھر دیپ نرودھار

پھر اپنہ یعنی ناقابل شعور خدا کی تجلی پھیلادی

اور وہ اندر سے یعنی پوری دنیا کی چوٹی پر بیٹھ کر سارے جزائروں یعنی روشنیوں کی بنیاد بن گئی

۵۷۔ تے اپنہ کے پریم سے اپلا اکثر سار

چار انش نرمانیا چار وید و ستار

اس اپنہ کی محبت سے بنیادی لفظ اوم نکلا جو لافانی ہے

اس لفظ کے چار اعضا پیدا ہوئے جن سے چاروں وید بنائے گئے

۵۸۔ تب اکثر کا دینیا نیند موہ لسان

دے سوتھ اور گن کرمی مرم کوئی نہہ چان

پھر اس لافانی لے جزو یعنی انسانی روح کو نیند گم رہی اور تساہل دیا گیا

یہ کام بھی قادر مطلق کا تھا اور اس طرح ہوا کہ اس کا بھید کسی نے نہ جانا

۵۹۔ جب اکثر کے نیند گئے دہی سرت نروان

شیام ورن ال اند ہے سو جل میں اتران

جب روح کو نیند آگئی تو سرت یعنی احساس یزدانی دب گیا

اور پانی میں ایک کالے رنگ کا اند آ ا ترا

۶۶۰۔ من مرید سنا ہے گورو مرید کوئی سادہ

جو مانے گورو بچن کو تا کو متا اگا دھ

(سادہ دنیا نفس کی مرید ہے گورو کا مرید ایک آدھ سادہ ہو ہی ہوتا ہے

جو گورو کا کہنا مانا ہے اس کی فہم لا محدود ہو جاتی ہے)

۶۶۱۔ من کو باروں پنک کے ٹوک ٹوک ہوئے جائے

بش کی کپاری ہوئے کے گٹنا کیوں پچھنائے

(اس نفس کو میں پنک کے دے باروں کہ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے

جو یہ زہر کی فصل ہوتا ہے وہ فصل کاٹتے وقت پچھتاوا کیوں کرتا ہے)

۶۶۲۔ من پانچوں کے بس پر من کے بس نہیں پانچ

جنت دیکھوں جنت دوگی جنت جہاں تک آئے

۱۰۔ انا بھو انا بھوا یعنی جو اس نے انا بھو میں ہے یہ پانچ جو اس اس کے قابو میں نہیں ہیں

میں جہم دیکھتا ہوں اُدھر پیش اُدھر ہی میں جہم بھاگتا ہوں اُدھر آگ لگی ہوئی ہے۔)

۶۶۳۔ کبیر کی سہل میں ایک جیو رہ پانچ

اپنے اپنے سوانہ کو بہت سچاویں ناچ

(اے کبیر دشمن بہت قوی ہیں ایک جان ہے اور اس کے پانچ دشمن ہیں

یہ سبھی اپنی اپنی آسودگی کے لیے اسے بہت ناچ بچاتے ہیں)

۶۶۴۔ کبیرا من تو ایک ہے بھاوت تہاں لگائے

بھاوتیں گورو کی بھکتی کر بھاوتیں دے مکئے

(اے کبیر دل تو ایک ہی ہے اسے چاہیے جہاں لگائے

چاہیے مرشد کی اطاعت کرے چاہیے دنیوی عشرت حاصل کرے)

۶۵۵۔ آپ آپ مکر میں لگیں انڈے کے مانہ

اچت پرے لگے سلہ پھ او نہ پچھ

(ایک انڈے یعنی دنیا میں سب لوگ اپنے اپنے حال میں مست رہتے ہیں

اس میں پیدائش موت سکھ اور دکھ بار بار آتے جاتے ہیں)

۶۵۶۔ سادہ منیت سب مول ہے پر یہو ان کی مانہ

ان ہی میں سے اوپتے ان ہی مانہ مانہ

۱۔ سب کی اصل سادہ منیتیں ہیں جن کا ذکر تو چکا۔ ہمارے یعنی دنیا کا خاتمہ بھی انھیں نے اندر ہے

ہر چیز انھیں سے پیدا ہوتی ہے اور انھیں میں جا کر سماتی ہے)

۶۵۷۔ سوئی نیال مرثہ کہ ہے سو اچھ چھپائے

سوئی سُدجے آنا سوت جگنہ جگائے

(ظاہر یعنی اپنے وجود کو پوشیدہ کر کے قادر مطلق کو پھر ایک خیال آیا

انھوں نے ملنے کی صورت یا صحیح پیدا کی تاکہ سوتوں کو جگایا جائے)

۶۵۸۔ سات سرت کے باہرے سورہ سکھ کے پار

تہہ سرتھ کو بیٹھکا ہنس کیر ادھار

(ان ساتوں سرتوں اور سولہوں کلایوں یعنی انسان کے فنون کے آگے

قادر مطلق کا مقام ہے جو ہنسون یعنی پہنچے ہوئے فقیروں کا مرجع ہے)

من (نفس)

۶۵۹۔ من کے منے نہ چاہیے من کے منے انیک

جو من چہ اسواد ہے سو سادہ کوئی ایک

(نفس کے کہنے پر نہ چلو۔ نفس طرح طرح کی باتیں کرتا ہے

جس نے نفس کو قابو میں کر لیا ایسا نرا سادہ ہو ایک آدھ ہی ہوتا ہے)

۶۷۰۔ من موٹا من پاترا من پانی من لائے
من کے جیسی اوپکے تیسو ہی ہوئے جائے
من موٹا بھی ہے پتلا بھی ہے، وہ پانی بھی ہے آگ کی لپٹ بھی ہے
من میں جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے (

۶۷۱۔ من کے بہنگ رنگ میں چمن چمن بدلیں سوئے
ایکے رنگ میں جو رہے ایسا برلا کوئے
(من کے طرح طرح کے رنگ ہیں اور وہ لمحہ لمحہ بدلتے ہیں
جو ایک ہی رنگ میں رنگ جائے ایسا نرالا کوئی آدمی ہی ہوتا ہے (

۶۷۲۔ منوا تو ہنچھی بھیا اڑ کے چلا اکاس
اوپر ہی تیس گر چڑا یا مایا کے پاس
یہ دل بندہ بن گیا اور اڑ کر آسمان کی طرف گیا
پھر یا تو یہ اوپر سے گر پڑا یعنی ناکام رہا یا دولت مجازی کے پاس پہنچ گیا (

۶۷۳۔ اپنے اپنے چور کو سب کوئی ڈارے مار
میرا چور مجھے ملے سر بس ڈاروں وار
اپنے اپنے چور کو سبھی لوگ مار ڈالتے ہیں
میرا چور یعنی محبوب مجھے مل جائے تو میں سب کچھ اس کے صدفے دے دوں (

۶۷۴۔ من گنجر مہنت تھا پھر تا گہر گنہیر
دوہری تہری چوہری پڑ گئی پریم زنجیر
دل زبردست ہاتھی بھیا تھا اور زور و تشدد کے ساتھ پھرتا رہتا تھا
لیکن اس پر زور تہری اور چوہری محبت کی زنجیر پڑ گئی اور وہ قابو میں آ گیا (

۶۷۵۔ من کے مارے من گئے بن تچ بستی مانہ
کہہ کیر یا کیجیے یہ من ٹھہرے نانہ
انفس سے پریشان ہو کر جنگل کو گیا اور جنگل چھوڑ پھر بستی میں آیا
کیر کہتے ہیں کیا کیا جائے یہ انفس تو کہیں چین ہی نہیں لیتا (

۶۷۶۔ جیتی ہر سمندر کی تینتی من کی دور
سہجے میرا پیچھے جو من آور ہر کھور
جیسی سمندر کی لہر ہے ویسی ہی دل کی دوڑ یا بھٹکا ڈہے
اگر یہ دل ایک جگہ ٹھہر جائے تو اطمینان سے معرفت کا میرا پیدا ہو جائے (

۶۷۷۔ پہلے یہ من کاگ تھا کرتا جیون گھاس
اب تو من ہنسا بھیا موتی چن چن گھاس
پہلے یہ دل کو اٹھا اور جانداروں کا شکار کرتا تھا
اب تو یہ دل ہنس بن گیا ہے جو موتی چن چن کر کھاتا ہے (

۶۷۸۔ کہرا من پرمت ہتا اب میں پایا کان
ٹانگی لاگی شبہ کی نکسی کچن کھان
اے کیر پہلے میرا دل پہاڑ یا پتھر تھا اب میں نے عت پانی بے
جب اس پر روحانی آہنگ کی چھینی لگی تو یہ پہاڑ سونے کی کان نکلا (

۶۷۹۔ اگم پنخ من بخر کرے بدھ ہی کرے پرویس
تن من سب ہی چھانڈ کے تب پیچھے وادیس
(بغیر چلے ہوئے روحانی راستے پر چلنے کا دل میں مصمم ارادہ کرے اور فہم صحیح سے کام لے
اور جسم اور نفس سب کو چھوڑ دے تب اس مملکت میں پہنچ سکتا ہے (

۶۸۰۔ کنبھے باندھا جل رہے جل بن کنبھے نہ ہوئے

گیانے باندھا من رہے من بن گیان نہ ہوئے

پانی گھرے میں بندھ کر ہی رہنا ہے اور پانی نہ ہو تو گھر دا بھی نہیں ہوتا یعنی بے کار ہو گیا
من بھی گیان سے بندھ کر ٹھہرتا ہے اور گیان بھی من کے بغیر نہیں ہو سکتا

۶۸۱۔ من مایا تو ایک ہے مایا منہر سمنے

تین لوگ سنئے پراکاہ کہوں کسبھی نے

دل اور وجود مجازی ایک ہی ہیں، وجود مجازی یا مایا من میں سما گئی ہے
تینوں دنیاؤں میں لوگ بھلاوے میں پڑے ہیں، میں کس کو سمجھاؤں

۶۸۲۔ من سائر منسا ہر بوڑے ہے انیک

یہ کبیر تنہہ بانجھیں جن کے ہر دے دو یک

دل سمندر ہے اور خواہش اس کی ہر ہے۔ اس میں بہت لوگ ڈوب گئے اور بہ گئے
اے کبیر یہ بات وہی سمجھ سکیں گے جن کے دل میں سمجھ ہے

۶۸۳۔ نین آگے من بے دل پل کرے جو دور

تین لوگ من بھوپ ہے من پوجا سب ٹھور

دل جو دوڑ دوڑ کر رہا ہے پل کرتا ہے آنکھوں کے آگے ہی ہے
دل کا راج تینوں لوگوں میں ہے، ہر جگہ دل ہی کی پریش ہوتی ہے

۶۸۴۔ تن بوہت من کاگ ہے لکھ جو جن اڑ جائے

کبیں دریا اگم ہے کہوں گلن سمنے

جسم جہان ہے اور دل کو اچھلا کر جو جن یعنی لامحدود فاصلوں تک اڑ سکتا ہے
لیکن سمندر تو بغیر کنارے کا ہے اور کو آسمان میں بھی نہیں سما سکتا، اسے جہاز پر آنا ہی ہے

۶۸۵۔ ہر دے بھینہ آدھی مکھ دیکھا نہیں جائے

مکھ تو سب ہی دیکھتی دل کی دہرہا جائے

دل کے اندر آدھی ہے لیکن اس میں محبوب کی صورت دکھائی نہیں دیتی
وہ صورت کبھی دیکھ سکتے ہیں اگر دل کا تذبذب دور ہو جائے

۶۸۶۔ پانی ٹھوٹیں پاترا دھواں ہو تیں جھین

پوٹھو تیں ات اولہ دوست کبیرا کہیں

(جو پانی سے بھی پتلا ہے جو دھواں سے بھی نہیں ہے
جو ہوا سے بھی تیز چلتا ہے ایسے تو کبیر نے دوست بنایا ہے)

۶۸۷۔ من منسا کو مار کے ننہا کر کے پیس

تب سکھ اپنے سندری پدم پھلکے پیس

(دل کی خواہش کو ختم کر کے اسے ہین پیس یعنی ہمیشہ کے لیے مٹا دے
اے حبیبہ تم بھی تجھے راحت ملے گی اور تیرے سر پر کنول کی بہار دکھائی دے گی)
ایہاں یوگیوں کے آخری مقام ہزار پنکھ می واے کمل سے مراد ہے۔ مترجم)

۶۸۸۔ من منسا کو مار کے گھٹ ہی ماہی گھیر

جب ہی چالے پیٹھ دے آنکس دے دے پھیر

(دل کی خواہش کو مار کر اسے اپنے جسم کے اندر ہی رکھ یعنی قابو میں رکھ
جب یہ اٹلی چلنے لگے تو اسے آنکس مار کر میدھی راہ پر لے آ)

۶۸۹۔ کبیرا منہر گیند ہے آنکس دے دے رکھ

پس کی بیل پر بہری امرت کا پھل چاکھ

(اے کبیر تیرا دل باغی ہے، اسے آنکس مار مار کر قابو میں رکھ
زہر کی بیل کو چھوڑ دے اور امرت کا پھل چکھ)

۶۸۰۔ من گیند مانے نہیں چلے سرت کے ساتھ
 دین نہاوت کیا کرے انکس ناہیں ہاتھ
 (نفس کا ہاتھی سرت یعنی خدا کے تخیل کے ساتھ چلنا منظور نہیں کرتا
 غریب نہاوت کیا کر سکتا ہے اس کے ہاتھ میں انکس نہیں ہے)

۶۹۱۔ دیس بدین ہوں پھرا منہی بھرا مسکال
 جاکو ڈھونڈت میں پھروں تا کو پرا ڈکال
 (میں ملکوں ملکوں گھوما ہوں، ہر جگہ نفس کی بہتات دیکھی
 جس کی تلاش میں میں گھوم رہا ہوں وہ تو ناپید ہے)

۶۹۲۔ من سوار تھ آہی رسک و شے ہر پھراے
 من کو چلتے تن چلت تاتے سر بس جائے
 (نفس بڑا خود غرض ہے، اپنے ہی میں رس لیتا ہے اور عیش و عشرت کی ہر پیدا کر رہا ہے
 جسم بھی نفس کے کہنے پر چلتا ہے اسی سے سارا سرمایہ ختم ہو رہا ہے)

۶۹۳۔ یہ من تو شبیل بچیا جب اُپچا برہم گیان
 ہم ہستدر جگ جمرے سوچن ادک سمان
 (جب برہم گیان یا علم معرفت پیدا ہوا تو دل کھٹکا ہو گیا
 جس آگ میں دنیا جل رہی ہے وہ اب مجھے پانی جیسی لگتی ہے)

وودھ (متفرق)

۶۹۴۔ سپنے میں سائیں لے سووت لیا جگائے
 آنکھوں کھولوں ڈرتا من سپنا ہوئے جائے
 (میرے ایک مجھے خواب میں آکر لے اور انھوں نے مجھے سوتے سے جگایا
 میں اس ڈرے آنکھ نہیں کھول سکتا کہ میں یہ بھی من کا سپنا نہ ہو جائے)

۶۸۵۔ من کے ہارے ہارے من کے جیتے جیت
 کہہ کبیر بیوپایے من ہی کی ہر تیت
 (دل سے ہارنے پر ہارے اور دل سے جیتنے پر جیت ہوتی ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ دل ہی پر اعتماد کر کے محبوب حقیقی سے مل سکتے ہیں)

۶۸۶۔ تین لوک ٹینڈی بھئی اڑیا من کے ساتھ
 ہر بچن ہری جانے بنا پرے کال کے گات
 (تینوں دنیاؤں کے باشندے ٹینڈی کی طرح من کے ساتھ اڑ رہے ہیں
 خدا کے عابد بھی خدا کی شناخت نہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈیوں کی طرح موت کے منہ میں جاتے ہیں)

۶۸۷۔ بازی گر کا بانڈرا ایسا جیو من ساتھ
 نانا ناچ رچائے کے راپے اپنے ہاتھ
 (انسان اپنے دل کے ساتھ اس طرح رہتا ہے جیسے بازی گر کے ساتھ اس کا بندر
 وہ اسے طرح طرح کے ناچ نچاتا ہے اور اپنے ہی سے لگائے رکھتا ہے)

۶۸۸۔ من کر سُر مئی جنہڑ یا من کے لکش دوار
 یہ من چنیل چورنی ای من شدھ ٹھگار
 (نفس کے ہاتھوں دیوتا اور مئی بھی دھوکا کھاتے ہیں، نفس کے لاکھ دروازے ہیں
 یہ چنیل من چور ہے، یہ خالص ٹھگ ہے)

۶۸۹۔ من متنگ گیتے بنے منسا بھئی سسچیان
 جنت منتر مانے نہیں لاگی اڑ اڑ کھان
 (نفس کا زبردست ہاتھی سب کو ہلاک کرتا ہے اور خواہشیں باز بن کر شکار کرتی ہیں
 یہ شکاری باز جنت منتر سے قابو میں نہیں آتا اور اڑ اڑ کر سر پر آتا ہے)

۷۰۰۔ ٹُون ٹُون بھٹا انتر ٹُون ٹُون بھٹا بان
یہ تینوں بہتے ٹُون پیتا چور کسان
(جھکے جھکے میں بہت فرق ہوتا ہے، جھکنا طرح طرح کا ہوتا ہے
چیتا چور اور کسان یہ تینوں خوب جھکتے ہیں تاکہ نقصان پہنچائیں)

۷۰۱۔ کہ اس پ سمندر کی کھارا جل نہ لے
پانی پاوے سواتی کا سو بھا ساگر دیے
(اسے کبیر سمندر کی سیپ اس کا کھارا پانی نہیں لیتی
وہ سواتی نکشتہ کا برسا پانی پیتی ہے جس سے موتی بنتا ہے اور سمندر کی شان بڑھتی ہے)

۷۰۲۔ اوٹھی جات پیپیرا پے نہ نیچا نیب
کے شربت کو جانچی کے دکھ ہے سریر
(پیپیرا کی اونچی ذات ہے۔ وہ گھٹیا قسم کا پانی نہیں پیتا
وہ یا تو اندر یعنی بادل کا انتظار کرتا ہے یا پیاسا رہ کر جسم پر تکلیف لیتا ہے)

۷۰۳۔ چاہل سستہ پڑھا وہی آن نیر مت لے
مم گل یہی سبھاوے سواتی لونہ چت دیے
(پیپیرا اپنے بیٹے کو بڑھا رہا ہے کہ دوسرا کوئی پانی نہ لینا
میرے خاندان کی خصوصیت یہی ہے کہ سواتی نکشتہ میں برسی بوند پر خیال جمایا جائے)

۷۰۴۔ لہا مارگ دور گھر بکٹ پنتھ بہہ بھار
کہہ کبیر کس پائیے در لہجہ گورو دیدار
(راہ لمبی ہے منزل دور ہے، ماستہ اوہر کا بڑا ہے اور سر پر بھادیا بوجھ ہے
کبیر کہتے ہیں کہ گورو کا دیدار مشکل ہے وہ کیوں کر ملے گا)

۶۹۵۔ سوؤں تو پینے ملوں جاگوں تو من مانہ
لوچن رلتے سبھ گھڑی رہرت کبھوں نانہ
(جب میں سوتا ہوں تو محبوب خواب میں آتا ہے اور جاگوں تو دل میں ہوتا ہے
اچھی ساعت میں میری آنکھیں اس کی محبت میں شرابور ہوتی تھیں کہ وہ مجھے کبھی نہیں بھولتا)

۶۹۶۔ کبرا ساتھی سوئی کیا سکھ دکھ جاو نہ ہوئے
بل بل کے رنگ کھیلے کبھوں بچھوہ نہ ہوئے
(اسے کبیر میں نے اُسے دوست بنایا ہے جسے دکھ سکھ نہیں ہوتا
میں اس کے ساتھ بل بل کر مہنتا کھیلتا ہوں اس سے فراق کبھی نہیں ہوتا)

۶۹۷۔ ترورتا سو بچھے بارہ ماس پھلت
سیتل چھایا سنگھن پھل پنچھی کیل کرنٹ
(ایسے درخت کے نیچے ڈیرا لگا نا چاہیے جو سال بھر برابر پھل دیتا رہے
جس کی چھایا ٹھنڈی ہو، پھل خوب لگے ہوں اور پرندے اس پر کھیل کرتے ہوں)

۶۹۸۔ ترور سرور سنت جن چوستے برسے میہنہ
پر مار تھ کے کارنے چاروں دھاریں دیہہ
(درخت، تالاب، سنت لوگ اور ہر سے بادل
یہ چاروں دوسروں کی بھلائی کے لیے ہی جسم اختیار کرتے ہیں)

۶۹۹۔ کبرا سوئی پیر ہے جو جانے پیر پیر
جو پیر نہ جانے سو کافر بے پیر
(اسے کبیر پیر وہی ہے جو دوسرے کا درد سمجھے
جو دوسرے کا درد نہیں سمجھتا وہ بے رحم کافر ہے)

۱۰۷۔ دیکھن ہی کی بات ہے کہنے کی کچھو نہ نہ

آدی انت کوئل رہا نہ بچن نہ ہی مانیہ

۱۔ یہ بات دیکھنے سے تحقیق رکھتی ہے کہنے کی نہیں ہے

۲۔ اندر والا شروع میں بھی اس میں تھا اور آخر میں بھی اس میں ملے گا

۱۰۸۔ ہے ہمارے ایک جس جو ہم سے مست نام

۱۔ دستو لئی پہچان کے واسنا سوں کیا کام

۲۔ جو لوگ بھی مجھے نام کا چاپ کرتے ہیں وہ بھی ہمارے اپنے ہیں

۳۔ ہم نے اچھی چیز پہچان کر لے لی ہے ہمیں فضول عیش سے کیا کام

۱۰۹۔ جو اچوری مخمری بیاج گھوس پر نام

۱۔ جو چاہے دیدار کو اپنی دستو پلوار

۲۔ جو اچوری مخمری سودا رشوت اور پرانی عورت

۳۔ اگر تو خدا کا دیدار چاہتا ہے تو اتنی باتوں کو چھوڑ دے

۱۱۰۔ راج دوارے سادھو جن تین دستو کو جائے

۱۔ کے میٹھا کے بان کو کے مایا کی چبائے

۲۔ سادھو راجاؤں کے دروازے صرف تین باتوں کے لیے جاتا ہے

۳۔ یا تو میٹھا یعنی لذت کھانا یا عورت یا دولت کی چاہ

۱۱۱۔ دیکھن کو سب کوئی بھلا جیسے میت کا کوٹ

۱۔ دیکھت ہی ڈھب جائے گا باندھ سکے نہ پوٹ

۲۔ ایساں دیکھنے میں سب اچھا لگتا ہے جیسے برف کا بنا ہوا قلعہ

۳۔ یہ دیکھے دیکھتے کھنڈ بن جائے گا کوئی اسے گٹھری میں نہیں باندھ سکتا

۱۱۵۔ میرت میرت ہے سکھی میرت گیا ہرائے

۱۔ بند سمانی سمند میں سوکیت میری جائے

۲۔ اسے سکھی تلاش کرتے کرتے تلاش کنندہ خود کھو گیا

۳۔ بوند جب سمندر میں مل گئی تو اسے کیوں کر تلاش کیا جاسکتا ہے

۱۱۶۔ آدی موت سب آپ میں سکل موت تانا بند

۱۔ جیوں ترور کے بیچ میں ڈار پات پھل چھانہ

۲۔ اللہ سب میں ہے اور سبھی اس میں ہیں

۳۔ جیسے درخت کے بیچ میں شاخیں اپنے پھل اور سایہ چھپے رہتے ہیں

۱۱۷۔ کیرا میں تو تب ڈروں جو مجھ ہی میں ہوئے

۱۔ بیچ بڑھاپا آپدا سب کا ہو میں سوئے

۲۔ اسے کیر میں تب ان سے ڈروں جب یہ مجھے ہی ہوں

۳۔ موت بڑھاپا اور مصیبتیں تو سبھی کے لیے ہوتی ہیں

۱۱۸۔ سات دیپ نو کھنڈ میں تین لوک برہمنڈ

۱۔ کہہ کیر سب کو لگے دیہہ دھرے کو دنڈ

۲۔ سات جزائر نو مملکتوں اور تینوں دنیاؤں میں

۳۔ کیر کہتے ہیں کہ جسم اختیار کرنے کی مزا ہر ایک کو ملتی ہے

۱۱۹۔ دیہہ دھرے کا دنڈ ہے سب کا ہو کو ہوئے

۱۔ گیانی بھگتے گیان کر مور کھ بھگتے روئے

۲۔ جسم اختیار کرنے پر اس کی مزا یعنی تکلیفیں سبھی کو ملتی ہیں

۳۔ گیانی یا فہیم سمجھ کر انھیں صبر سے برداشت کرتا ہے اسحق رو کر

۷۲۰ چاند سورج کچ کرنا کو تیاگ کون بدھ کہیں
جا کی کر نہیں تارہ میں گرج ہوت پن لین
(چاند اور سورج نے اپنی کرلوں کا ترک کس طرح کر دیا
کیونکہ جس کی کر نہیں یا ضیاء ہے یعنی خدا کی وہ اسی میں سما جاتی ہیں۔)

۷۲۱ گورہ جھروکے بیٹھ کے سب کا بھرا بیٹے
جیسی جا کی چاکری تیسو تا کو دے بیٹے
(مرشد اعلیٰ جھروکے میں بیٹھ کر سب کا معائنہ کر رہے ہیں
جس کی جیسی خدمت ہے اس کو ویسا ہی صلہ ملتا ہے۔)

۷۲۲ منسا یک اک رنگ لکھ چرمیں ایک ہی نال
چھیر نہرتے جائیے یک انگھریں تہم کال

(منس اور جگہ دونوں ایک ہی رنگ کے ہیں اور ایک ہی تالاب میں رہتے ہیں
لیکن جب دودھ سے پانی الگ کرنے کی آزمائش ہوتی ہے تو جگہ کی قلعی کھل جاتی ہے۔)

۷۲۳ بن دیکھے دربار کو اندر کہے سو کور
آپے لھاری کھات اور نہ چن پھر پھر
(جو شخص بغیر دیکھے اس روحانی مقام کی بات کرتا ہے وہ مکار ہے
تم خود تو مشورہ لھارتے ہو اور کافور بیچتے پھرتے ہو۔)

۷۲۴ ملیا کر لے واس میں برچھ رہا سب کوئے
کہے کو چندن بھیجا ملیا کر نہ ہوئے
(ملیا کر یعنی خالص سفید چندن کے جنگل میں لوگ دوسرے درخت لگا رہے ہیں
وہ کہنے کو چندن ہوں گے لیکن ملیا کر چن ان نہیں ہو سکتے۔)

۷۱۵ ناچے گاؤں پر کہے نہیں گورو سوں ریت
کہہ بکیر کیوں پیچے زیج بہو نو کھیت
(تم ناچتے گاتے ہو پر کہتے ہو لیکن گورو سے محبت نہیں تو سب بے نثار ہے
بکیر کہتے ہیں کہ زیج کے بغیر کھیت میں فصل کس طرح ہو سکتی ہے۔)

۷۱۶ برہمہ تے جگ اور بجا کہت میا نے لوگ
تارہ برہم کے تیاگ بن جگت نہ تیا گن جوگ
(عقل والوں کا کہنا ہے کہ دنیا کی پیدائش برہما سے ہوئی ہے
اسی برہما کو اگر ترک نہ کر سکے تو دنیا بھی قابل ترک نہیں ہے۔)
(اس دوہے میں برہما وغیرہ سے دھیان ہٹا کر ذات لائقیات کی پرستش کا نثار ہے۔)

۷۱۷ برہما جگت کا زیج ہے جو نہر تا کو تیاگ
جگت برہم میں لین ہے کہہ کوں ہیرا گ
(برہما دنیا کا زیج ہے اور برہما کو جس نے نہیں چھوڑا
تو اس کا ہیرا گ کیا ہوا کیوں کہ دنیا تو برہما ہی میں ضم ہے۔)

۷۱۸ نیت نیت جہنم وید کہہ تہاں نہ من ٹھہرائے
من وانی کی گم نہیں برہم کہا کن تائے
(جس جگہ کی تعریف ویدوں نے قیمتی قیمتی یعنی نہیں ہے نہیں ہے کر کے کی ہے وہاں من نہیں ٹھہر سکتا
جہاں ہر نہ دل کا داخلہ نہ زبان کا اسے برہما یا برہم کیسے کہہ دیا گیا۔)

۷۱۹ ایک کرم ہے بودنا آئے جے بہوت
ایک کرم ہے بھونخنا اڈے نہ انکر سوت
(ایک عمل بونے کا ہے جس سے بہت سے زیج پیدا ہوں
دوسرے قسم کا عمل بھونے جیسا ہے جس سے زیج سے سوت جیسا انکر بھی نہیں بھوٹ پاتا۔)

۷۳۔ سیم کیرا سٹونا سسٹلے بیٹلی آئے

چوٹی چھوڑے سر دھننے یہ وہاں کو بھائے

اسیل کے درخت کا تو تھوڑے کے پڑ پڑ جا بیٹھا کیوں کہ سیم کا بھل کھانے کی اس کی کوشش ناگاہ ہوئی

وہ چوٹی چٹکتا ہے اور سر دھننا ہے اسے اب یہی کرنا ہے

۷۴۔ سیم سٹونا بیگ تچ دھنی بگر جن پانکھ

ایسا سیم جو میوے ہر دیا تاہیں آنکھ

۱۱۔ تو تے تو جلدی سے سیم کا درخت چھوڑ دے دانا اور سوم کی پرکھ کر

چھل دینے والے سیم سے جو امید لگائے اسے دل کا اندھا کہتے ہیں

۷۵۔ کہتے دن ایسے گئے ان روپے کو نمبر

ہوئے اور نہ اوچھیں جو گھن برس میں

زندگی کے کافی دن نا اہل کی دوستی میں گزرا دیتے

بھڑ میں میں زبردست بارش ہو تو بھی کچھ نہ پیدا ہو گا

۷۶۔ پرکٹ کہوں تو مایا پر داکھے نہ کوئے

مہنا چھپا پیارا تہ کو کہہ سیری ہوئے

اگر صاف کہتا ہوں تو وہ مار دے گا اور اشارے سے کوئی سمجھتا نہیں

پوال کے نیچے سانپ چھپا ہے لیکن یہ کہہ کر اس کا دشمن کون بنے

۷۷۔ جو لوں تارا جگے تو لوں گے نہ شور

تو لوں جبہ جگ کریم بس جو لوں گین نہ پور

جب تک ستارہ جگے تا ہے تب تک سورج نہیں ٹھکنا

اس وقت تک کہ دل دنیوی کا مولا میں چھنسا رہے گا جب تک پورا گیان نہیں ہوتا

۷۸۔ کاٹے آنپ نہ مویا پھاٹے جڑے نہ کان

گورکھ پد پر سے بنا کہو کون کی سان

۱۲۔ آم کو کاٹ دینے پر اس میں بویا پھول نہیں آتا اور پھٹے ہوئے کان جڑ نہیں سکتے

جب تم نے گورکھ ناتھ کے مقام پر رسائی نہیں کی یا ان کے پاؤں نہیں چھوئے تو کیا بات رہی

(یہ کہن پھٹے جو گیوں پر طعنہ زنی ہے مترجم)

۷۹۔ آگے سیر حسی سانکری پاچھے چکنا چور

پردا تری سندری رہی دھکا دے دور

(آگے اترنے کا ذیہ تنگ ہے پیچھے سب کچھ چکنا چور یعنی برباد ہو گیا ہے)

پردے میں بیٹھی ہوئی حسینہ یعنی دولت مجازی دھکا دے کر دور چلی گئی

۸۰۔ پرا بانڈ نہ سرپ کو بھوسا گھر کے ماہنہ

چھوڑے تو بوڑھت اسے گے تو ڈھسے واہ

۱۳۔ تم دنیا کے سمندر میں سانپ کا بیڑہ نہ بانڈھو یعنی اس کا سہارا نہ لو

اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو ڈوبو گے اور پکڑے رہو گے تو یہ تھیں ڈس۔ ۷۹

۸۱۔ کمر کھورا کھووا بھرا مگ جوہت دن جائے

کبرا اترا پحت سے چھا چھ دیو نہ جائے

(میرے ہاتھ میں کھوسے سے بھرا کٹورا ہو اسی انتہا میں دن گزر گیا یعنی زندگی بیت گئی)

مجھے دوسروں کی طرح بدینی سے چھا چھ دینا نہیں آتا

۸۲۔ بس کے برو گھر کیا رہا سرپ لپٹائے

تاتے جیرے ڈر بھیا جاگت لڑین ہوائے

(میں نے زہر کے درخت میں گھر گیا ہے اور جسم پر سانپ لپٹے ہیں)

اس سے دل میں خوف بھر رہا ہے اور رات کو صبح تک جاگتا رہتا ہوں

۱۷۳۔ کھیت بھلا بھلا بھلا ہوئے موٹی پھیر
کا ہے بردار دکھا یا گن کھیت کبیر
(کھیت بھلا ہوا اور بیج بھی عمدہ ہوا اور اچھی طرح بویا جائے
تو درخت اچھا ہی ہوگا۔ اس میں اس کی تعریف نہیں کھیت کی تعریف ہے)

۱۷۴۔ جنتر بجاوت ہوں منا ٹوٹ گئے سب تار
جنتر بچا دیا گیا کرے گیو بجاوان ہار
(تاروں کا بجا نہ کھنکے کے دوران میں نے سنا کہ تار ٹوٹ گئے
باجا بچا دیا گیا کرے جب بجانے والا ہی چلا گیا)
یہ دو باتیں ہیں وہی ہے جو دو باتیں ۱۷۳ ہے رستم جم)

۱۷۵۔ اورن کے سمجھاوتے مکھ میں پر گوریت
اس برافنی رکھتے کھائے گھ کو کھیت
(دوسروں کو سمجھاتے سمجھاتے ہمارے منہ میں ریت پڑ گئی
دوسرے کے غم میں رکھوالی کرنے میں ہم نے اپنا کھیت برباد کر دیا)

۱۷۶۔ نکلت نکلاوت تک رہے کے نہ سمجھا مار
ہے تیر خانی پرے چلے کسان قرار
(سارا وقت شرکار کو گھنے جنگل میں تکتے ہی گزار دیا
سارے تیر خانی گئے۔ آخر میں کان پھینک کر چلے آئے)

۱۷۷۔ اپنی کہہ میری سے سن بل ایکے ہوئے
میرے دیکھت جگ بھیا ایسا ملا نہ کوئے
(جو اپنی کہے اور میری سے اور سن کر مجھ سے متحد ہو جائے
میں نے ساری دنیا کو دیکھ لیا ہے۔ ایسا شخص مجھے نہیں ملا)

۱۷۸۔ کمر بہیا بل آپنی چھانڈ برافنی آس
جا کے آنگن ندی ہے سوکس مے پیاس
(اپنے بازوؤں میں طاقت پیدا کرو دو مہرے سے امید نہ کرو
جس کے صحن میں ندی ہے وہ پیاسا نہیں مر سکتا)

۱۷۹۔ ہے گن ونٹی بیلری تو گن برن نہ جائے
جر کائے تے ہری سی سینچے تے کھلائے
(اے گن ونٹی بیل تیری تعریف نہیں کی جا سکتی
تو جڑ کاٹنے سے ہری ہوتی ہے اور سینچنے سے کھلتی ہے)

۱۸۰۔ بیل کڈھنگی پھل برو پھلوا گھڑو بسائے
مول پنا سی تو مری سرو پات کروائے
(اے تو مری بھی کڑوے کہ وہی بیل تیری صورت خراب ہے چل خراب ہے اور پھولوں میں بہ بوب
تیری جڑ ختم ہو تیرا تو پتا پتا کڑوا ہے)

۱۸۱۔ ہم جانیو گل جنس ہوتا تے کینہو سنگ
جو جنتیوں تک برن ہو چھوون نہ دینتوں انگ
(میرا خیال تھا کہ تم ہنسوں کے فرقے کے ہو اسی سے تنہا لا سا نہ کیا
اگر جان کر تم بچے ہو تو اپنا جسم تک نہ چھونے دیتا)

۱۸۲۔ گنیا تو گن کو کے ڈر گن گنہ گھنائے
بلنبہ دیسے جا کھل کیا بوجھے لیا کھائے
(وہی فہم آدمی صحت نیک لو اپنا تپا ہے کج فہم ان سے نفرت کرتا ہے
انہی بیل کو جا کھل دی جائے تو وہ اسے کیا سمجھے گا اور کیا کھائے گا)

۷۵۔ آگے آگے دو بڑے پیچھے ہریر ہوئے
 بہادری و ابر حق کی جڑ کاٹے پھل ہوئے
 آگے آگے جلتی جاتے اور پیچھے پیچھے وہ ہرا ہوتا جائے
 میں اس درخت کے صدقے جاؤں جس کی جڑ کاٹنے سے اس میں پھل آئے

۷۵۱۔ سر ہریر کا دھ پھل اور بیٹھا ہے پور
 بہت لال لال پیچھے مرے پھل میٹھا اور دور
 او سچا درخت ہے بہت عمدہ اور بھرا پورا پھل ہے
 کئی لوگ کوشش کر کر کے بیٹھ رہے پھل میٹھا تو ہے لیکن بہت دور ہے

۷۵۲۔ سب ہی ترو تڑ جائے کے سب پھل بیٹھوں چیک
 پھر پھر مانگت کبر ہے درشن ہی کی بھیک
 سب لوگوں نے درخت کے پاس جا کر ہر طرح کے پھل چکھ لیے
 کبیر بار بار آتا ہے لیکن صرف دیدار کی بھیک مانگتا ہے
 یہ دو با بعینہ وہی ہے جو دوبارہ نمبر ۱۶۹ ہے مترجم

۷۵۳۔ کنہیں بھوپارس پرس بہر نہ لوہا ہوئے
 چندن واس پلاس بدھی ڈھاگ کہے نا کوئے
 پارس کو چھو کر وہ تو سونا بن گیا اب دوبارہ لوہا نہیں ہو سکتا
 چندن کے جنگل میں لگے پلاس کے پڑ کو ڈھاگ کوئی نہیں کہتا اسے چندن ہی سمجھا جاتا ہے

۷۵۴۔ بھکتی بھکتی سب کوئی کہے بھکتی نہ آئی کاج
 جہنہ کو کیو بھر و سوا تنہا تیں آئی کاج
 اس لوگ بھکتی کی باتیں کرتے ہیں لیکن بھکتی ان کے کام نہیں آتی
 وہ جہاں کا بھروسہ کرتے ہیں وہاں سے ان پر بھلی ٹوٹتی ہے

۷۵۵۔ دیس دیس ہم پاگیا گرام گرام کی کھور
 ایسا جیرانا ملا جوئے پھٹک پھجور
 ہم کئی ملکوں میں گھومتے رہے اور گانا گانے کیوں کر جھلنگا تے رہے
 ایسا کوئی شخص نہ ملا جو ہمیں پھٹک کر اور صاف کر کے قبول کر لیتا

۷۵۶۔ دستوا ہے گا ہک نہیں دستو سو گروا مول
 بنا دام کو مالوا پھر سو ڈالوا ڈال
 راجہ تو بازار میں ہے لیکن قیمتی چیز کا خریدار کوئی نہیں
 ہاں بغیر دام کے لوگ بازار میں ضرور چکر لگا رہے ہیں

۷۵۷۔ سنگو اکیلا بن رہے پلک پلک کے دور
 جیسا بن ہے اپنا ویسا بن ہے اور
 (شیر اکیلا جنگل میں خوش ہو کر ہر دم دوڑ رہا ہے
 سو چتا ہے کہ جیسا جنگل میرا ہے ویسا بھی کوئی جنگل ہوگا)

۷۵۸۔ بیٹھا ہے گھر بھیتے بیٹھا ہے سا چیت
 جب جیسی گت چاہتا تب تیسری مت دیت
 (وہ مالک گھر یعنی دل میں بیٹھا ہے اور برابر ہوشیار ہے
 جب وہ جیسی راہ چاہتا ہے ویسی ہی عقل دے دیتا ہے)

۷۵۹۔ بنا بنایا مالوا بنا پڑھی ہے قول
 ہا لال لالے کیجیے بنا پاس کا پھول
 اگر کوئی انسان جیسا بنا ہو لیکن اس میں عقل یا محبت کی لالی نہ ہو تو میکا رہے
 صرف مرغ رنگت کوہ کیجیے کہ بغیر خوشبو کے پھول کو لے کر کیا کریں

۷۹۰۔ پر تھے ایک جو ہو کیا بھیا سو بارہ باٹ
کست کسوٹی ناٹکا پتر بھیا تراٹ
اگر کوئی شرور ہی میں ہو گا کر کے بے یقین ہو گیا تو وہ برباد ہو گیا
کسوٹی پر کسے پر پتل کھرا نہیں اترا اس کی اصلیت ظاہر ہو گئی

۷۹۱۔ پھلوا دھار نہ لے سکے کچے سکھن سول روئے
جیوں جیوں بھیجے کامی تیوں تیوں بھاری ہوئے
وہ جو پھول جیسی ملک دھار بھی سہہ نہیں سکتی، سہیلیوں سے رو کر کہتی ہے
کہ میری کھلی جیسے جیسے بھیگتی ہے ویسے ویسے بھاری ہو رہی ہے

۷۹۲۔ پد گاوے لوہین ہوئے کٹے نہ سنے پائش
بے بھجورا تھو تھرا ایک بنا و شو اس
مست ہو کر پد گانے سے شبہ کا کاٹا دل سے ہٹل نہیں سکتا
اگر اعتقاد نہیں ہے تو صفائی یعنی آزمائش کے وقت سارا ناج بیکار نکلے گا

۷۹۳۔ گھ کبیر کا شلہ پر جہاں سبلی گیل
پانو نہ ٹکے پیلکا خلق نہ لادے بیل
اکبیر کا مقام ایسی چوٹی پر ہے جہاں کی راہ میں پھسلن ہے
وہاں چوٹی کے پاؤں بھی نہیں جم پاتے اور کوئی شخص پل کے کعبہ میں سالانہ کر نہیں آسکتا

۷۹۴۔ اپنے اپنے شیش کو سبن لین میں مان
ہری کی بات ڈر نہ تری پری نہ کا ہو جان
(سب لوگ اپنے اپنے سروں پر دیوی وقار اٹھائے ہوئے ہیں
خدا کی بات شکل ہے۔ وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتی)

۷۹۵۔ سکھ کا ساگر میں رچا دکھ دکھ مہلو پاؤ
پتھ نا پکرے آپنا چلے رنگ اور راؤ
(میں نے تو راحت کا سمندر دے دیا ہے تم اگر دکھ کے خواہش مند ہو تو دکھ پاؤ
چھوٹے بڑے امیر غریب اصلیت کو جانے بغیر بڑھے چلے جاتے ہیں)

۷۹۶۔ لکھا پڑھی میں پرے سب یہ گن تھے نہ کوئے
ہے پرے بھرم جال میں ڈارا یہ جیہ کھوئے
بھی لوگ لکھنے پڑھنے میں پڑے ہیں اور اس علم کو کوئی نہیں چھوڑتا
بھی لوگ گم رہی کے جال میں پھنس کر یہ زندگی برباد کر رہے ہیں

۷۹۷۔ جیسی لاگی اور کی تپسی نبھے منظور
کوڑی کوڑی جور کے پوجیو لچھ کرور
(جو فائدہ خدا سے لو لگانے کو ملتا ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا
چاہے تم کوڑی کوڑی جوڑ کر لاکھوں کروڑوں روپیے جمع کرو)

۷۹۸۔ نومن دودھ بٹور کے ٹھکا کیا وناش
دودھ پھاٹ کا بنی بھیا بھیا گھیو کا ناش
تم نے نومن دودھ جمع کیا اور ایک بوند نے اسے برباد کر دیا
دودھ پھٹ کر کھٹا ہو گیا اور اس کا گھی بھی برباد ہو گیا

۷۹۹۔ مانس تیرا گن بڑا مانس نہ آوے کاج
ہار نہ ہوتے آ بھن تو چا نہ باجے باج
(اے انسان تیری صفات اصل چیز ہیں۔ تیرا گوشت کام میں نہیں آسکتا
تیری ہڈی سے زبور نہیں بنتے اور تیرے چمڑے سے کچنہ والے باجے نہیں بنتے۔ جانوروں کی یہ سب چیزیں کام آتی ہیں)

۷۷۰۔ یاد بلاؤ سے بھاؤ سے موپے گیا نہ جائے

دھن میلی پیو او جلا لاگ نہ سکوں پائے

(محبوب مجھے محبت سے بلا رہا ہے اور مجھ سے جایا نہیں جاتا

عورت میلی کھیل ہے شوہر صاف ستھرا میں اس کے پاؤں کیوں کر چھوؤں)

(یہ دوہا بعینہ وہی ہے جو دوہا نمبر ۱۵۷ ہے۔ مترجم)

۷۷۱۔ پیہا پر کونا تھے تھے تو تن بے کاچ

تن چھوٹے تو کچھ نہیں پر چھوٹے ہے لاج

(پیہا اپنے پر یعنی اپنی آن کو نہیں چھوڑتا آن کے بغیر جسم بے کار ہے

جسم چھوٹ جائے تو کوئی بات نہیں ہے آن قائم رہنی چاہیے)

۷۷۲۔ پریم پریت سے جو لے تاسوں لے دھلے

انتر را کھے جو لے تاسوں ملے بلائے

(جو شخص پیار سے لے اس سے دوڑ کر ملنا چاہیے

جو دل میں فرق رکھتا ہو اس سے میری بلا ملے)

(دوہا نمبر ۵۲۱ بھی یہی ہے۔ مترجم)

۷۷۳۔ کھل کھیل سنسار میں باندھ نہ سکے کوئے

گھاٹ جگاتی کیا کرے جو سر بوجھ نہ جوئے

(میں نے دنیا میں کھل کھیل اور مجھے کوئی بندش میں نہ ڈال سکا

گھاٹ کا پرے در کیا کرے گا جب جانے والے کے سر پر کوئی بوجھ ہی نہ ہو جس کا محصول بیا جائے)

۷۷۴۔ سب کا ہو کا میسے سا پنجا شبہ نہار

بچھ بات نا کیجیے کہے کہیں بچار

(سبھی لوگوں کی پسلی باتوں پر غور کرنا چاہیے

کیر سوچ بچار کر کہتے ہیں کہ کسی کی جانب داری نہیں کرنی چاہیے)

۷۷۵۔ گھاٹ بھلانا باٹ من بھیس بھلانا کان

چاکی مانڑی جگت میں سو نہ پرا پہچان

(راستے کے چکر میں منزل گم ہو گئی اور ظاہری بھیس نے اصل وفاق رکھ دیا

جس کا دھیان دنیا کے فائدوں پر رہا وہ اس کی پہچان کے مقام پر نہ پہنچا)

۷۷۶۔ اوپر کی دو گیش بید کی گیش ہر اسے

کہ کیر چاروں گیش تا سوں کہا ہر اسے

(باہر کی دونوں آنکھیں چلی ہی گئیں اور دل کی آنکھیں بھی گم ہو گئیں

کیر کہتے ہیں کہ جس کی چاروں آنکھیں جاتی رہتی ہوں اس کا تو بکس چیز پر رہے گا)

۷۷۷۔ جتنی سنی سب کھو جھیں متے نہ مانیں ہار

بڑ بڑ یہ بچے نہیں کہے کہیں بچار

(جو کج جتنی اور بچ کے دعویدار اسے کھو جھیں گئے ہیں اور دل میں باز نہیں مانتے

کیر بچار بچار کر کہتا ہے کہ اس راستے پر بڑے بڑے نہیں بچے)

۷۷۸۔ ایکے سادے سب سادے سب سادے سادے

جو تو سیوے مول کو پھولے پھلے اگھائے

(ایک کام نبھانے سے سادے کام بھر جاتے ہیں اور سبھی نبھانے سے سب چلا جاتا ہے

اگر تو جڑ کی دیکھ بھال کرے تو بکثرت پھول پھل پائے گا)

۷۷۹۔ سائیں کیرے گن بہت لکھے جو ہرنے مانہ

پیوں نہ پانی ڈر پتا مت وے دھوئے جانہ

(مالک کی صفات بہت ہیں جو میرے دل پر لکھی ہوئی ہیں

میں اس ڈر سے پانی نہیں پیتا کہ کہیں وہ دھل نہ جائیں)

۴۸۰۔ بھوساگر جل بس بھرا من نہر باندھے دھیر

سبد سینہی بیو ملا اُترا پار کسبیر

دُنیا کے سمندر کے پانی میں نہر ملا ہے، اس سے دل کو قرار نہیں تھا
بزدلی آمہنگ کا عاشق مجھے مل گیا اور اسے بکیر میں پار اتر گیا)

۴۸۱۔ نام رتن دھن مننت نہر کھان کھلی گھٹ ماہر

سینت میت ہوں دیت ہوں گاہک کوئی ناہر

(سنت آدمی کے پاس نام کے جواہر کی دولت ہے جو اس کے جسم ہی کے اندر ہے
میں اسے مفت ہی دے رہا ہوں لیکن خریدار کوئی نہیں ہے)



۴۸۵۔ تن صندوق من رتن ہے چپکے دے ہٹ مال

گاہک بنا نہ کھولے پونجی مشبہ رسال

(تیرا جسم صندوق ہے اس میں دل کا جواہر بند ہے اس پر خاموشی کا کالا ڈال دو
مناسب خریدار جب تک نہ ملے تب تک یہ زانی لفظ کا عمدہ مال نہ کھولو)

۴۸۶۔ جب دل ملا دیال سوں تب کچھ اتر ناہر

پالا گل پانی بھیا یوں ہر بجن ہر می ماہر

(جب مہربان مالک سے دل مل گیا پھر کوئی فرق نہیں رہا
پالا گچھل کر جیسے پانی میں مل جاتا ہے ویسے ہی اللہ والے اللہ میں مل جاتے ہیں)

۴۸۷۔ مویں اتنی شگفتی کہ نہ گاہکوں گلا پسار

بندے کو اتنی گھنی پڑا رہے دربار

(مجھ میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ گلا پھاڑ کر گاہکوں یا فریادگروں
بندے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مالک کے دربار میں پڑا رہے)

۴۸۸۔ رجن ہار کو چینہ لے کھانے کو کیوں روئے

دل مندر میں بیٹھ کر تان چھوڑا سوئے

(اپنے ظالم کو پہچان لے، کھانے کو کیوں روتا ہے
دل کے مندر میں داخل ہو کر چادر تان کر سو رہا)

۴۸۹۔ سب سے بھلی مدھوکری بھانت بھانت کا ناچ

دعوتی کا ہو کا نہیں بنا ولایت راج

(بھیک کے آٹے سے بنی موٹی روٹی سب سے اچھی ہے جس میں طرح طرح کا ناچ ہے
ہم بغیر مملکت کے راج کرتے ہیں اور اس راج پر کسی کا دعویٰ نہیں ہے)

(کتاب کے اس حصے میں صفحے کے اوپری حصے میں متن دے کر زیریں حصہ میں سطح بطر ترجمہ دیا گیا ہے)
(مترجم)

کرتا نروپن (تشخیص خالق)

۱. سب کا ماگھی میرا سائیں

برہما وشنو، کورائیشور لوں او او یا کرت ناہیں
سمتی پچیس پانچ کر کے یہ سب جگ بھرمایا
اکار اکر مکار ماترا ان کے پرے بتایا
چاگت سپن ششوپت تریہ ان تے نیارا ہوئی
راجس تا مس ساتوک نرگن ان تیں آگے ہوئی

حصہ دوم

۱. میرا مالک سب کا دیکھنے والا ہے

نہ وہ برہما ہے نہ وشنو، وہ ایشور سے بھی علاحدہ ہے اور غیر مشروح سے بھی پرے ہے
پانچ عناصر سے پچیس فطرتیں تیار کر کے ساری دنیا کو اس نے بھرمایا
وہ اوم کے حروف "ا" "آ" اور "م" کے بھی پرے ہے
بیداری، نیند، خواب، گہری نیند ان سب سے علاحدہ ہے
ساتوکی، راجسی اور تامسی صفات اور لا صفی سے بھی وہ آگے ہے

۲۔ میری نظر میں موتی آیا ہے

کوئی کہے ہلکا کوئی کہے بھاری دونوں بھول بھال آیا ہے
برہما و شنو ہمیشہ شور تھا کہ تہو کھوج نہ پایا ہے
سیس ساردا شکر ہارے پڑھ رٹ پڑھ گن گایا ہے
ہے تل کے تل کے تل کے تل بھیتہ برے سادھو پایا ہے
چہوں دل کمل ترکھئی ساجے اونکار در ساجا ہے
در نکار پر میت من مد کھٹ دل کمل بتایا ہے
پار برہم مہاسن بھارا سوئی نہ اچھر ہرایا ہے
بھنور گچھائیں سو ہم راجے ملی ادھک بچایا ہے
ست لوک ست پڑکھ براجے لکھ اگم دو بھایا ہے
بڑکھ انانی سب پر سوہمی برہمہو پار جو پایا ہے
یہ سب باتیں دیہی مانہی پر تہ بھائی کو پایا ہے

۲۔ میری نظر میں اصلیت آگئی ہے

کوئی کہتا ہے کہ وہ ہلکی ہے کوئی اسے بھاری کہتا ہے 'دونوں کو دھوکا ہوا ہے
برہما و شنو اور مہادیو تینوں اسے تلاش کرتے تھک گئے لیکن نہ سکے
شیش ناگ مہوئی دیوی اور شکر نے پڑھ رٹ کر اس کی توصیف کی لیکن وہ بھی ہار گئے
وہ تل کے اندر کے تل کے اندر کا تل ہے 'کوئی نرالا سادھو ہی اسے پاسکتا ہے
ترکھئی یعنی ابروؤں کے درمیان چار پکھڑی کا کمل ہے جہاں اونکار کی رہائش ہے
در نکار کی حالت درمیانی ہے 'اس کے آگے شونیہ یعنی لاوجودیت ہے جہاں آنکھ دل کا کمل ہے
اس کے آگے مہاشونیہ کی حالت ہے جہاں پار برہم ہیں اور وہاں اچھر یعنی لافانی بھی نہیں رہتا
اس کی درمیانی گچھائیں سو ہم موجود ہیں اور خوب مٹی بجا رہے ہیں
وہی عالم حقیقت ہے اور ذات حقیقی ہے جو دید اور فہم سے بالاتر ہے
وہ بغیر نام کی ذات مطلق جسے برہم کے بھی آگے پایا گیا ہے
یہ سب باتیں انسانی جسم کے اندر ہیں جو دنیا کا عکس ہے

پنجھم تھول کارن مہ کارن ان مل بھوگ کھانا
تیسرے بنو پدگ آتما ان میں سار نہ جانا
پرا بسنتی مدھما دیکھ چو ہانی تا مانی
پانچ کوس نیچے کر دیکھو ان میں سار نہ جانی
پانچ گیان اور پانچ کرم کی یہ دس اندری جانو
چت سوئی آنتہ کرن کھانا ان میں سار نہ جانا
کرم سیس کر کلا دھنچے دیودت کہت دیکھو
چودہ اندری چودہ اندرا ان میں لکھ نہ پیکھو
تت پد قوم پد اور اسی پد پانچ لکھ پہچانے
جہد پچھنا جہد کہتے جہد جہد کھانے
ست گورو مل ست سہ کھاوے سادھو بنگاوے
کبہ کبیر سوئی جن پورا جو نیارا کر گاوے

وہ لطیف 'کثیف' سبب 'سبب' سبب اسباب سے بھی ملتا ہوا نہیں کہا گیا ہے
'ضیہ' دنیا میں آزادی سے گھومنے والی آتما ان میں بھی کچھ دم نہیں ہے
آواز کی چار صورتوں یعنی پرا، واسنتی، مدھما اور دیکھری میں اسے نہیں مانا گیا
تم ان میں پانچ کوس کی گہرائی تک دیکھو 'اصلیت نہ پاؤ گے
پانچ گیان اندریاں یعنی حواس خمسہ اور پانچ کرم اندریاں یعنی اعضائے عمل یہ دس اندریاں ہیں
چت یا آنتہ کرن یعنی خمیر کو بھی کہو تو ان میں کسی میں اصلیت نہیں ہے
پچھو 'اس پر شیش ناگ اس پر پرورش کنندہ و شنو ان کے سہارے ارجن اور ارجن کے ہاتھ میں دیودت
اس کے علاوہ دیوتاؤں کے سردار چودہ اندرا اور ان کی چودہ اندرانیوں ان میں کسی میں لکھ نہ دیکھو
تت پد قوم پد اور اسی پد یعنی جتنی پر ارتھنا میں ہیں انھیں دہرا کر بھی منزل نہیں ملتی
جہد اور جہد کشناؤں یعنی مختلف اقسام کے استعاروں کا دیکھنا بھی بے کار ہے
ست گورو مل جاتا ہے تو اصلی شہد دکھا دیتا ہے اور اسے دوسروں سے علاحدہ کر دیتا ہے
کبہ کہتے ہیں کہ وہی انسان مکمل ہے جو دوسروں سے علاحدہ ہو کر خدا کی یاد کرے۔

دیکھے نہ پنہلوئے نہہ منہی ڈھونڈت کھوڑا
کوڈ ٹھہراوے شونیک کینہا جوت ایک پرمانا
کوڈ کہہ روپ رکھ نہیں وا کے دھرت جون کو دھیان
روم روم میں پرکٹ کرتا کا ہے بھرم بھلانا
دیکھو کچھ ہے سچ بارے کرتا کوئی نہ سچارا
کون روپ ہے سانچا صاحب نہہ کوئی ہستارا
بڑے پر سچے پر تیت جگاوے سانچے کو بہاوے
کھیت کوٹ جنم نیکو اوے درشن کہتوں نہ پاوے
پریم دیال پریم پر شو تم تاجہ چینہ نہ کوئی
تت پر حال مہال کرت ہے دیکھت ہے سچ سوئی
بدھک کرم کر بھکنی در ٹھاوے ناہاست کو گیانی
بیجک مت کوئی برلا جانے بھول پھرے اجمانی

نہ تو راستہ دکھائی دیتا ہے نہ کوئی مسافر راستہ پوچھتا دکھائی دیتا ہے
کسی نے اُسے شونیہ یعنی لا موجود کہا دوسرے نے اُسے غلی بتایا
کوئی کہتا ہے کہ جس کا دھیان تم کر رہے ہو اس کی شکل صورت ہی نہیں ہے
رومیں رو میں میں کر دگا دکھا رہے کیوں الجھن میں پڑے ہو
کوئی اس فرقے کا کوئی اس فرقے کا بھی ناکام ہو گئے خدا کسی کی سمجھ میں نہیں آیا
صاحب کا کون سا روپ سچا ہے اس بات کو کوئی مفصل نہیں بتاتا
طرح طرح کی صورتوں میں اسے پہچانتے ہیں اور حقیقت کو بھلاتے ہیں
اسی طرح سے یہ لوگ پریشانی میں کروڑوں جنم گناتے ہیں اور اس کا دیدار نہیں کر پاتے
جو بہت رحیم ہے اور سب سے اونچا ہے اسے اگر کوئی شخص پہچانتا ہے
تو اس پر وہ خود مائل ہو جاتا ہے اور اس پر بڑی مہربانی کرتا ہے
طرح طرح کے فلسفوں کے واقف لوگ قصائی پن کے یعنی جانوروں کو قربان کر کے بھکنی کرتے ہیں
اصلی زیج والا فلسفہ کوئی کوئی ہی سمجھتا ہے۔ معذور لوگ بھٹک جاتے ہیں

پرست بھب اند برہانڈ ہے نقل اصلی پاربتا ہے
یہ بکیر ست لوک سار ہے پرکھ نیارا پایا ہے

۳۔ سنتو بیجک من پرمانا

کینک کھوجی کھوج تھکے کوئی برلا جن پہچانا
چاروں چلک ادلم چار ادگاویں پنہندہ ۱ پارا
وشنو ورچ ردرشی گاویں سیس نہ پاوے پارا
کوئی نرگن سرگن ٹھہراویں کوئی جوت بتاویں
نام دھنی کو سب ٹھہراویں روپ کو نہیں لکھاویں
کوئی سوچیم استول بتاویں کوڈ اچرنج سانچا
ست گورو کہہ برے پہچانیں بھولے پھر سارا شچا
لوچکے بھکتی سرے نہہ کیا صاحب پریم سیانا
الم اگو جردھام دھنی کو ہے کہے ہواں جانا

اور یہ دنیا بھی نقلی ہے اور اس دنیا کا عکس ہے جو اس سے پرے کہی گئی ہے
بکیر بہ مقام حقیقی کی اہلیت ہے جسے کوئی شخص ہی سمجھتا ہے

۴۔ اے سنتو اصل زیج من کے اند رہے

کئی تلاش کرنے والے تھک گئے لیکن اسے کوئی غرا لا آدمی ہی جان سکا
اس کے بارے میں چاروں جگ اور چاروں دید اور لا تعداد فرقے بات کرتے ہیں
وشنو برہما ردر یعنی شینو جی اور رشی گاتے ہیں شیش ناگ بھی اسے پورا نہیں جانتے
کوئی اُسے باصفات کہتا ہے کوئی لاصفات اور کوئی تجلی محض
اس مالک کا نام سب بتاتے ہیں لیکن اس کا روپ نہیں دکھاتے
کوئی اسے لطیف کہتے ہیں کوئی ٹھوس کوئی لافانی
ست گورو کہتے ہیں کہ کوئی کوئی ہی اسے پہچانتا ہے باقی لوگ جھوٹ میں بھٹکتے ہیں
لاچ کرنے والے کو بھکتی سے کچھ حاصل نہیں مالک بہت ہوشیار ہیں
مالک کا مقام لا معلوم اور نا دیدہ ہے سبھی کو وہاں جانا ہے

کبیر پکار پکار کے واپس تھے مت بھول
جہ را کھے انومان کر تھول نہیں استھول

۵۔ سنتو آوے جائے سو مایا

ہے پری پال کال نہہ با کے ناکہوں گیا نہ آیا
کیا مقصود مجھ کچھ ہونا شکھا مرنہ سنگھارا
اسے دیال درود نہہ واکے کہہ کون کو مارا
وے کو نہ ورا و کہا ویں دھرنی دھریں نہہ بھارا
ای سب کام صاحب کے ناہیں جھوٹے گئے سنارا
کھنڈ پھار جو باہر ہونی تاہ پنج سب کوئی
ہر ناس لکھ اور ہمارے سو نہہ کرتا ہونی
ہامن روپ نہہ بل کو جانچے جو جانچے سو مایا
بنا ویک سکل جگ جنہڑے مایا جگ بھرمایا

کبیر پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس راہ میں جا کر گم نہ ہو
جس میں تخیل کے بل پر خدا کو لطیف یا کثیف سمجھا جاتا ہے

۵۔ اے سنتو آنے جانے والی چیز یعنی غیر مستقل چیز کو مایا سمجھو

وہ مالک تو پالنے والا ہے اسے موت نہیں ہے، مدوہ کہیں گیا ہے نہ آیا ہے
اسے کچھو یا پھل ہونے سے کیا غرض، اس نے سکھا مرنے کو بھی نہیں مارا
وہ درمیم ہے وہ دشمن نہیں کرتا، بتاؤ اس نے کسے مارا ہے

وہ گرد گار سو رہ نہیں کہلاتا اور اس نے زمین کو نہیں اٹھایا
یہ سارے کام مالک کے نہیں ہیں، لوگ جھوٹ ہیں ان پر یقین کسے ہیں
جو کھنڈا پھاڑ کر باہر نکلا اس پر سب نے یقین کر لیا

لیکن جس نے اپنے ناخنوں سے ہر ناکش کا پیٹ پھاڑا تھا وہ گرد گار نہیں تھا
اس نے دامن کا روپ دکھ کر راجہ بنی کی آزمائش نہیں کی تھی آزمائش کرنے والی اس کی مایا تھی
لوگ بغیر فہم کے ہیں اور مایا نے سبھی کے دلوں کو بھلاوے میں ڈال رکھا ہے

کبیر کبیر تا میں سب ہے کرتا سکل سمانا
بھید بنا سب بھرم پر سے کوؤ بوجھے سنت سمانا

۴۔ تہہ صاحب کے لاگو سا تھا دونی دکھ میٹ کے ہوؤ سا تھا
دشتر تھ کھن اوڑ نہیں آیا نہیں لٹکا کے رائے ستایا
نہہ دیو کی کے گر بھنہ آیا نہیں بٹھو دا گود کھلایا
پر تھوی رمن دمن نہہ کر یا بیٹھ پتال نہیں بل چھلایا
نہہ بڈرائے سوں مانڈی داری نہہ ہر ناکس بدھل چھپاری
روپ دراد دھن نہہ دھریا چھتری مار پھتری نہہ کر یا
نہہ گوہر دھن کر پر دھریا نہیں گوال سنگ بن بن پھریا
گر ناک شا نگرام نہہ سٹھلا منسیر کچھ ہوئے نہہ بل پھلایا
دور اوتی مرنہ نہہ چھپٹا سے جگتا تھ پٹ نہہ گھڑا

کبیر کہتے ہیں کہ گرد گار میں سبھی لوگ ہیں اور وہ بھی سب میں سما یا ہے
اس انداز کے جانے بغیر سب بھٹکتے ہیں، کوئی کوئی فہم سنت اے سمجھتا ہے

۴۔ اس صاحب کے ساتھ لگور، دونی کی اذیت ختم کر کے کامیابی حاصل کرو

اس نے دشتر تھ کے خاندان میں جنم نہیں لیا، نہ اس کے لٹکا کے راجا کو ستایا
وہ دیو کی کے حمل میں بھی نہیں آیا، اور نہ بٹھوڑا نے اسے گود کھلایا

اس نے زمین کو مسلا یا بھوکا نہیں، اور پاتال جا کر دامن کی طرح بی کو دھوکا نہیں دیا
نہ اس نے بلرام سے جھگڑا کیا، نہ نرسنگھ کی طرح ہر ناکش کو ٹپک کر مار ڈالا

اس نے وادراہ اوتار کی طرح سے زمین پر سو کا روپ نہیں دھرا، پر رام کی طرح اس نے کٹر لوگوں کو زمین غلامی کی
اس نے کرشن کی طرح گورو دھن پہاڑ نہیں اٹھایا، اور گوالوں کے لڑکوں کے ساتھ جنگل میں نہیں گھوما

وہ نہ گنڈک کے شا نگرام ہیں نہ پہاڑ یعنی کبلاش کا، نہ اس نے کچھو یا پھل بن کر پانی اٹھل پھل کیا
اس نے کرشن کی طرح دوار کا میں جسم نہیں چھوڑا، اس نے جگتا تھ پوری میں اپنا جسم قائم نہیں کیا

کرتا مہتا (عظمت کردگار)

۶۔ برہنوں کون روپ اور رکھیا دوسر کون آئے جو دیکھا
اُو اونکار آدی نہیں ویدا تاکر کہوں کون کل بھیدا
نہیں تاراگن نہیں روی چند نہیں کچھ ہوت پنا کے بند
نہیں جل نہیں نخل تھر پونا کو دھر نام حکم کو برنا
نہیں کچھ ہوت دوس اور لائی تاکر کہوں کون کل جاتی
شونہ سچ من سرت تے پرگٹ بھی اک جوت
بہاری تاپر کھ چھب خراب جو جوت

۷۔ یکے کال سکل سنارا ایک نام ہے جگت پیارا
تیا پڑ کھ کچھو کتھو نہ جانی سرور وپ جگ رہا سانی

۶۔ میں کس شکل و صورت کا بیان کروں۔ اس کے علاوہ دوسرا ہے ہی کون جو اُسے دیکھے
وہ نہ ازل و اونکار ہے نہ ویدہ اس کے خاندان کی علاقہ دگی کیا بتاؤں
وہ ستاروں کا جھنڈ نہیں ہے نہ سورج یا چاند وہ باپ کے لطف سے پیدا نہیں ہوا
نہ وہ زمین ہے نہ پانی نہ رک ہوا اس کا نام کوئی کہا رکھے اور اس کی صلت کوئی کیا جتائے
جو دن اور رات میں سے کچھ نہیں ہے۔ ایسے کا خاندان اور ذات میں کیا بتاؤں
شونہ پر ہم ہر ہم کے سچ من سے سرت کی ایک ضیا پیدا ہوئی
میں اس قادر مطلق کے صدقے جس کا کوئی مہار نہیں ہے

۷۔ ساری دنیا میں ایک ہی احساس وقت ہے۔ اور ایک ہی نام ہے جو سب کو پیارا ہے
اسے نہ مرد کہہ سکتے ہیں نہ عورت۔ وہ ہر صورت میں سارے عالم میں ماری ہے

پر سرام چھتری نہ مارا ای چھل مایا کینہا
ست گورو بھکتی بھید نہ جانے جو امتیہا دینہا
سر جن ہار نہ بیا ہی ستیا جل پاکھن نہیں بندھا
وے رگھو ناتھ ایک کے سمے جو سمے سونڈھا
گوپ گوال گو کل نہ آئے کرتے کنس نہ مارا
مہربان ہے سب کا صاحب نہ جیتا نہ ہارا
وے کرتا نہ بودہ کہاویں نہیں ستر کو مارا
گیان بین کرتا سب جہر مایا جگ سنگھارا
وے کرتا نہ بچے کھنک نہیں کھگبہ مارا
ای چھل بل سب مایے کینھا جتن ستن سب مارا
دس اوتار ایشوری مایا کرتا کے جن پوجا
بکیر کہے سنو بھی سنو اتے کچے سو دوجا

پر سرام اوتار نے کشتریوں کو نہیں مارا مایا نے یہ دھوکا کیا
ست گورو کی بھکتی سے کوئی بھید نہیں رہتا اور انسان کو حقیقت مل جاتی ہے
خالق نے ستیا سے شادی نہیں کی اور نہ اس نے رام کی طرح پانی پر چھوڑ کا پل بنایا
وہ مالک واحد ہیں وہ کس کی بھکتی کریں گے جو ایسا سمجھ کر بھکتی کرتا ہے وہ اندھا ہے
وہ گویوں اور گوالوں کے ساتھ گوکل نہیں آیا نہ اس نے اپنے ہاتھ سے کنس کو مارا
وہ صاحب سب پر مہربان ہے وہ نہ کسی سے جیتا ہے نہ ہارتا ہے
وہ کردگار بدھ بھی نہیں ہیں جنہیں اوتار کہا جاتا ہے اور انھوں نے راکششوں کو مارا نہیں ہے
نا فہم لوگوں کو کردگار کا دھوکا ہوا مایا ہی نے دنیا کو مارا ہے
وہ کردگار کلنکی یا کلکی اوتار بھی نہیں ہوا اور اس نے کھجک کو نہیں مارا
یہ سب چھل بل مایا نے کی ہے اس نے یوگی پتسومی سب بہلا دیئے ہیں
دسوں اوتار ایشوری مایا کے ہیں جو کردگار کی پرستش کرتی ہے
بکیر کہتے ہیں کہ سنو سنو جو پیدا ہوتا ہے اور فنا ہوتا ہے وہ مالک نہیں کوئی اور ہے

جاکی گنتی برہے نہ پائے شیو سنکا دک ہارے
تا کے گن فرکیسے پیو کپے کبیر پکارے

۹۔ اب ہم جانا ہوہری بازی کو کھیل

ڈنگ بھائے دکھائے تماشہ بھر سویت سکیل
ہر بازی ستر فرشتی جنہڑے مایا چیشک لایا
گھر میں ڈار سبن بھر مایا ہر دے گیان نہ آیا
بازی جھوٹی بازی گر سا پنچا سادھن کی مٹی سی
کہہ کبیر جن جیسی سمجھی تا کی گت بھی تیری

۱۰۔ پھیم کسل اور صبح سلامت کہہ کون کو دینھا ہو
آوت جات دونوں بدھ نوٹے سرب سنگ ہلینھا ہو

جس کی روش کو برہما بھی نہیں سمجھے اور شیو اور سنگ وغیرہ برہما کے بیٹے بھی ہار گئے
آدمی اس کے اوصاف کو کیوں کر سمجھے گا یہ کبیر پکار کر کہتا ہے

۹۔ اب ہم نے سمجھا ہے کہ خدا کیسی بازی گری کرتا ہے

وہ نظارہ بجا کر تماشہ دکھاتا ہے پھر اسے سمیٹ لیتا ہے
اس کی بازی گری سے دیوتا انسان 'منی سبھی دھوکا کھاتے ہیں کیوں کر مایا جادو چلا ہے
اس نے اپنے گھر میں ڈال کر سبھی کو بھرا لیا اور ان کے دل میں فہم نہ آئی
بازی جھوٹی ہے لیکن بازی گر سچا ہے یہ سادھو مانتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ جنھوں نے جیسا سمجھا ان کی حالت بھی ویسی ہوئی

۱۰۔ اے خدا تو نے کس کو خیر و عافیت اور سلامتی دی ہے

تیری مایا نے آتے جاتے یعنی پیدا ہوتے اور مرتے وقت سبھی کو لوٹا اور اس کا سب کچھ لے لیا

روپ الوپ جلے نہ بولی ہکا گروا جائے نہ تولی
بھوکھ نہ ترکھا دھوپ چوٹیا سکھ دکھ رہت رہتے ہیں
اپرم پررم روپ مگو نہ تیرہ سکھیا آہ
کبیر کبیر پکار کے ادبھت کہتے تار

۸۔ رام گن نیارو نیارو نیارو

۱۔ بچھا لوگ کہاں لوں بوجھیں بوجھن ہار پجارو
کہتے رام چندر تپسی سے جن جگ یہ برمایا
کہتے کا نہ بھئے مری دھرتن بھی انت نہ پایا
مجھے کچھ واراہ مرو پی وامن نام دھرایا
کہتے بودھ بھئے نکلنی تن بھی انت نہ پایا
کینک سدھ سادھک سنیا سی جن من باس بایا
کہتے منی جن گورکھ کہیے تن بھی انت نہ پایا

اس کا روپ بے مثال ہے وہ کہا نہیں جاسکتا، وہ ہلکا ہے یا بھاری یہ تو لا بھی نہیں جاسکتا
وہ بھوک پیاس دھوپ سایہ کچھ نہیں ہے، سکھ دکھ بھی اس کے اندر پہنچتے ہیں
وہ لا محدود روپ ہے اس کی تعداد بھی نہیں ہے

کبیر یہ پکار کر کہتے ہیں کہ اسے عجیب کہنا چاہیے

۸۔ رام یعنی خالق کا وصف نرالا ہے نرالا ہے نرالا ہے

نادان لوگ کہاں سے سمجھیں گے سمجھنے والے سمجھتے ہیں

تپسوی رام چندر نہ معلوم کہتے ہوئے جنھوں نے دنیا کو مہبوت کیا
نہ معلوم کہتے مری والے کرشن ہوئے لیکن انھوں نے بھی اس کی حد نہ پائی
جنھوں نے کچھوا، چھل، سور اور وامن کے اوتاروں کا نام حاصل کیا
کہتے ہی بدھ اور کلکی اوتار ہوئے انھوں نے بھی اس کی حد نہیں پائی
کہتے سدھ اور سادھنا کرنے والے اور سنیا سی میں جنھوں نے اس کا جید نہیں پایا
کہتے ایسے منی میں جنھیں گورکھ کہتے ہیں انھوں نے بھی اس کی حد نہ پائی

پُپ باس، موتے کچھو جھینا پرمت دھوں ایسا لو
آکاسے اڑ گئے وہنگم پاچھے کھوج نہ درسی لو
کہ کبیر ست گورو دایا سے برلاست پر پرسی لو

۱۲۔ بابا اگم اگوچر کیسا مانتے کہ سمجھاوا ایسا

جو دیے سونو ہے ناپیں ہے سو کہا نہ جانی
سینا بیا کر سمجھاؤں گونگے کا گڑ بھائی
درشتی نہ دیے مشٹی نہ آوے پنے ناہنس نیارا
ایسا گیان کتھا گورو میرے پنڈت کرو بھارا
ہن دیکھے پر تیت نہ آوے کہے نہ کوڈ پتیا نا
سمجھا اموئے تو شبد سے چینیہ اچر جھوٹے ایانا
کوئی دھیاوے نرا کار کو کوئی دھیاوے ساکارا
وہ توان دوؤتیں نیارا جانے جانن ہارا

وہ عنصر حقیقی بھولوں کی خوشبو سے بھی لطیف تر ہے

جو پرندہ آسمان میں اڑ گیا وہ پھر دکھائی نہ دیا یعنی اسے جاننے والا خود غائب ہو جاتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ ست گورو کی عنایت سے کوئی کوئی ہی اس اعلیٰ ترین مقام پر پہنچتا ہے

۱۳۔ سوال کیا گیا ہے کہ بابا وہ ناقابل فہم اور نادیدہ خدا کیسا ہے اس لیے میں نے سمجھا یا کہ ایسا ہے

جو دکھائی دیتا ہے وہ ہے نہیں اور جو ہے وہ کہا نہیں جاتا

میں اسے الفاظ یا اشاروں میں کیا سمجھاؤں، بھائی وہ گونگے کا گڑ ہے

نہ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ پکڑ میں آتا ہے، ختم بھی نہیں ہوتا، سب سے نیارا ہے

میرے گورو نے مجھے ایسا گیان دیا ہے، پتہ تو اس پر غور کرو

بغیر دیکھے یقین نہیں آ سکتا، کہتا ہوں تو کوئی یقین نہیں کرتا

اگر کوئی سمجھد ارموگا تو شبد کی اصلیت جانے گا، نا سمجھ صرف تعجب کرے گا

کوئی لا جسم خدا کی یاد کرتا ہے کوئی با جسم کی

لیکن وہ ان دونوں صورتوں سے علاحدہ ہے، اسے جاننے والا ہی جان سکتا ہے

متر زمینی اور پیر اولیا میرا پسید اکیٹھا، ہو
کہنہ لوں گئیں اتنت کوٹ لوں سکل پانا دھینھا، ہو
پانی پون اکاس جاگو چندر جاگو سورا، ہو
وہ بھی جاگو یہ بھی جاگو میت کا ہو کو نہ پورا، ہو
کسلے کہت بہت جگ پنے کسل کال کو پھانسی ہو
کہ کبیر سب دنیا پنسل رمل رام اوناسی ہو

۱۴۔ ایسا کوتاہ ایسا لو میں کس پردہ کہوں گنہگار

باہر کہا تو ست گورو لبے بھیر کہوں تو جھوٹا لو
باہر بھیر سکل متر گورو پرتاپے دھپٹا لو
درشتی نہ مشٹی نہ اگم اگوچر پٹک نکھا نہ جانی لو
جن پھانا تین بھل جانا کہے نہ تو پتیانی لو
میں چلے چل مارگ جو دے پرمت دھوں کیسا لو

تو نے دیوتا، انسان، پیر، اولیا اور سردار پیدا کئے

کہاں تک گئیں کئی کروڑ ہیں، ان سبھی کو چلنے کا حکم دیا ہے

پانی، ہوا، آسمان، چاند سورج سبھی جانے والے ہیں

وہ بھی جانے گا یہ بھی جانے گا کسی کو بھی بقا نہیں ہے

خیریت کی بات کرتے کرتے دنیا ختم ہو جاتی ہے اور خیریت موت کی پھانسی ہی میں ہوتی ہے

کبیر کہتے ہیں کہ ساری دنیا فنا ہو جائے گی ایک رام ہی کو فنا نہیں ہے

۱۵۔ اے پیارے تم اس طرح لو جیانی خدا کو اس طرح سمجھو، کیسے نتھیں کہوں کہ گہرائی سے سمجھو

اگر میں کہوں وہ باہر ہے تو مجھے اپنے اعلیٰ گورو کے آگے شرم آئے گی اندر کہوں تو جھوٹا سمجھا جاؤں گا

وہ باہر اندر ہر جگہ مستقل طور سے ہے میں نے اسے مرشد کے طفیل دیکھا ہے

نہ وہ دیدنی ہے نہ گرفتنی، ناقابل فہم اور نادیدہ بھی نہیں، کتاب میں لکھا بھی نہیں جاسکتا

جن لوگوں نے اسے پہچانا ہے وہی اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہنے سے کوئی یقین نہ کرے گا

پھل چلتی ہے تو پانی ہی میں راہ بناتی ہے، پوچھو کہ پرمت تو یعنی عنصر حقیقی کیسا ہے

باندھ اکاس پتال پٹھا دے لیس سورگ پر راجے
کے کیر رام ہے راجا جو کچھ کرے سو چھاجے

کرتائیک (زمان کردگار)

۱۳۔ اودھو چھوڑ ہو من بستار

سو پہ گویا جہ تے سرگت پار برہم تے خیارا
ہیں مہادیو نہیں محمد نہیں حضرت تو ناہیں
آدم برہم ناہند تے ہوتے نہیں دھوپیں چھاپیں
اسی مہسر بغیر ناہیں مہس آٹھاسی مونی
چندر سور یہ تارا گن ناہیں کچھ کچھ نہیں دونی
وہ کتاب سومرت نہیں سینم ناہیں برہما ہی
بانگ نواج نہیں تب کلارا مو نہیں خدای
آدی انت سن مدھیہ نہ ہوتے آتش پون نہ پانی

خدا آسمان کو باندھ کر تخت النری بھیج دیتا ہے اور ذرا ناچیز کو سورگ کا راجہ دے دیتا ہے
بکیر کہتے ہیں کہ رام راجا ہیں جو کچھ بھی کریں انھیں زیب دیتا ہے

۱۴۔ اسے پہنچے ہوئے فقیر دل کا پھیلاؤ یا بھٹکاؤ چھوڑو

اس کے پاؤں پکڑو جس سے تمھاری حالت سنبھلے وہ پار برہم سے بھی علاحدہ ہے

وہ مہادیو نہیں ہے محمد نہیں ہے کوئی اور حضرت بھی نہیں ہے

وہ حقیقت اول یعنی برہم بھی نہیں ہے وہ نہ دھوپ ہے نہ سایہ

اسی ہزار بغیر یا آٹھاسی ہزار مونی بھی وہ نہیں ہے

وہ چاند سورج ستارے وغیرہ نہیں ہے نہ وہ کچھوا یا مچھلی ان دونوں میں ہے

وہ کتاب یا اسمتیاں بھی نہیں ہے تزکیہ نفس بھی نہیں خود کو خواہشات سے مبرا رکھنا وغیرہ بھی نہیں

افان یا نا ز بھی وہ نہیں وہ نکستی یا رام یا خدا بھی نہیں

اس کا شروع وسط یا آخر کچھ نہیں ہے وہ آگ ہے نہ پانی

قاضی کتھے کتیب قرانا پنڈت سید پرانا
وہ اچھر تو لکھا نہ جائی ماترا لگے نہ کانا
نا دی بادی پڑھنا گنا بہہ چسترا نی کینا
کہہ کیر سو پڑے نہ پرے نام بھکتی جن چینا

۱۵۔ اودھو قدرت کی گنتی نیاری

رنک نواز کرے وہ راجا بھوپت کرے بھکاری
بے تے نہ لکھ پھل نہیں لگے چندن پھول نہ پھلے
پچھ شکاری بے جنگل میں سنگھ سمدرہ جھوٹے
رینڈا روکھا بھیا ملیا گر چوں دس پھوٹی پاس
تین لوگ برہانڈ کھنڈ میں دیکھے اندہ تماسا
پنگل میرو سمیرو اٹکھے تر بھون مکتا ٹوڑے
گونا گیان و گیان پرکاسے ان ہر بانی بولے

قاضی قرآن اور کتاب کی بات کرتا ہے پنڈت وید پران کی
لیکن وہ اکثر تو دکھائی ہی نہیں دیتا اس پر ماترا بالکل نہیں لگتی

روحانی آہنگ سننا، بتانا، پڑھنا خود کرنا یہ سب ترکیبیں میں نے کر لیں

لیکن کیر کہتے ہیں کہ جنھوں نے نام کی بھکتی کو پہچانا وہی فنا کے چکر میں نہیں پڑے

۱۶۔ اسے پہنچے ہوئے فقیر قدرت کے کھیل نراے ہیں

وہ بھکاری پر کرم کر کے اسے راجا بناتی ہے اور بادشاہ کو بھکاری

دیکھو لونگ کے درخت پر پھل نہیں لگتا اور چندن کے درخت پر پھول نہیں ہوتا

مچھلی کا شکاری جنگل میں گھوم رہا ہے اور شیر سمندر میں جھولا جھول رہا ہے

سوکھا ارنڈ کا درخت عمدہ صندل بن گیا اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہے

اندھا بینوں دنیاؤں اور ساری تخلیق کا تماشا دیکھ رہا ہے

فلنڈا سمیرو جیسے بڑے پہاڑ کو پار کرتا ہے اور بینوں دنیاؤں میں آزادی سے گھومتا ہے

گونا گویا اور روحانی علوم کی تشریح کر رہا ہے اور روحانی زبان بولتا ہے

ستیمہ لوک (مقام حقیقت)

۱۰۔ ہماری اپنے صاحب کی جن یہ جگت ہستی
ان کی شو بھا کہہ بدھ کیے موسوں بھی نہ جانی
بنا جوت کی جہنہ اجیاری سو در سے وہ دیبا
نرتے ہنس کرے کو تو بل وہ ہی پُر کہ سمیپا
جھکے پدم بان نانا بدھ ماسے جھنجر برابے
کوٹ بھالو چند تارا گن ایک پچھر یں چھا ہے
کر کہہ ہنس جے مکھ بوسے تب ہنس سکھ پامے
ہنس انس جن بوجھ پجاری موسوں مکتا ہے
چودہ نوک وید کا منڈل تنہ لگ کال دُہانی
لوک بید جن پھندا کاٹی تے وہ لوک صد جانی

۱۱۔ میں اپنے مالک کے صدقے جنھوں نے یہ راستہ بنا یا ہے

ان کی زبانی کا بیان کس طرح کروں، مجھ سے تو نہیں پتا ہے
وہ ایسے چراغ کی طرح سے ہیں جو شعلے کے بغیر روشن ہے
ہنس یعنی فنانی اللہ لوگ اس ذات اصل کے قریب جا کر اس میں سواتے اور آرام کرتے ہیں
اس کا مکمل طرح طرح کی چمک دکھاتا ہے اس کے سر پر جڑ ہے
اس کے ایک معمولی ریشتے میں کروڑوں سورج چاند اور ناسے موجود ہیں
جب وہ ہنس کر اپنے منہ سے بولتا ہے تب سالک کو راحت ملتی ہے
جس نے سوچ کر سمجھ لیا ہے کہ وہ اسی کا جزو ہے وہ زندگی میں رہانی پاتا ہے
وید کا پھیلاؤ چودہ عالموں تک ہے اور ان میں کال یعنی وقت کا راج ہے
جنھوں نے ان عالموں سے آگے بڑھ کر بدھنیں کاٹی ہیں وہی اس کی دنیا میں پہنچتے ہیں

لکھ چوہا اسی جیو جنتو نہہ ساکھی سبب نہ پانی
کہنہ کیر سنو ہو اودھو آگے کمر و بچا را
پورن برہم کہاں تے آپجے کرہم کن اپچا را

۱۲۔ جیہا ہوت پون نہ پانی تہیا مرٹ کون اُٹپانی
تہیا ہوت کلی نہہ پھولا تہیا ہوت گرہ نہہ مولا
تہیا ہوت نہ ددیا ویدا تہیا ہوت سبب نہہ کھیدا
تہیا ہوت پنڈ نہہ باسو نادھو دھرتی نہہ لگن اکا سو
تہیا ہوت گورو نہہ چلا گید اگیہ نہہ پنٹھ دھیلہ
اوگت کی گت کیا کہوں جا کے گاؤ نہ ٹھانوں
گنو دھینا پیکھنا کا کہہ لیجے نانوں

وہ چوہا اسی لکھ چاندرا نہیں، وہ ساکھی سبب یا پانی نامی نظمیں بھی نہیں
کیر کہتے ہیں کہ اے فقیر سنو اور آگے سوچو
مکمل برہم کہاں سے پیدا ہوئے اور کس کرشنے یا ترکیب سے ہوئے

۱۳۔ جو نہ پانی ہے نہ ہوا ہے۔ اے کس قوت تخلیق نے پیدا کیا
وہ نہ کلی بننا ہے نہ چول نہ وہ نہ حمل ہوتا ہے نہ نطفہ
وہ غم یا وید بھی نہیں ہے۔ وہ آواز یا احساس غم بھی نہیں
اس کا نہ جسم ہے نہ جائے رہائش۔ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان
وہ نہ گورو ہوتا ہے نہ چیلہ۔ وہ رفتنی نارفتنی یا مشکل راستہ بھی نہیں ہوتا
اس نامعلوم کی حالت کیا بتاؤں جس کا کوئی کافویا مقام نہیں ہے
اسے صفات کے بغیر ہی دیکھنا ہے کیا کہہ کر اس کا نام لیں

جو کوئی کوئی ستیہ کا کینکا سو ہم کا پتیا
اور ملے کوٹ کر تھا کے بڑے کال گھر جانی
سورہ سکھ کے آگے سمجھتے جن جگ موہہ پٹایا
کے کبیر آدی کے ہانی بید بھید نہ پایا

۱۰ چلا جب لوک کو سوک سب تیا گیا
ہنس کو روپ ست گورو بنائی
بھنگ جیوں کیٹ کو پٹ بھر گئے کیا
آپ ہم رنگ دے لے اڑائی
چھوڑنا سوت ملکوت کو پہنچا
دشنو کی ٹھا کر دیکھ جائی
اندر کبیر جنہ رمبھہ کو نرتیہ ہیں
دیوتینیس کو ملک رہائی
چھوڑ بھانڈے کو ہنس آگے چلا
شونیہ میں جوت جگ جگائی
جیوت پرکاس میں نرک نشتو کو
آپ نرکے ہوا بکے مٹائی
الکھ نرگن کرے بید جہ استنی
تینہوں دیو کو ہے پتائی

انہی میں حقیقت کا ایک ذرہ بھی ہے تو وہ ہمارا یقین کرے گا
دوسروں کو کروڑوں کوشش کر کے تھکے پر بھی مقام نہ ملے گا اور اسے کال کے گھر جانا ہوگا
سورہ سکھ فاصلے کے آگے بھی قادر مطلق ہیں جنہوں نے مجھے بھیجا ہے
کبیر یہ بنیادی بات کہتا ہے 'اس کا بھید دیدوں نے بھی نہیں پایا ہے'

۱۱ ست گورو جب سارے غموں کو چھوڑ کر اپنے مقام کو چلا تو اس نے ہنس کا روپ بنالیا
جیسے بھونرے نے کیرے کو پکڑ کر اپنے جیسا بھنورا بنا دیا ویسے ہی اس نے اپنے مرید کو بنادیا
وہ ناسوت اور ملکوت کی منزلوں کے پار دشنو کے دربار میں پہنچا
جہاں اندر کبیر، رمبھا وغیرہ ہیں۔ تینتیس کروڑ دیوتا بستے ہیں
لیکن ان کو بھی چھوڑ کر ہنس آگے بڑھا جہاں مقام نفی میں تجلی ہے
اس تجلی میں بے غصہ حقیقت کو دیکھ کر وہ بے خوف ہو گیا
چاروں دید جس الکھ نرگن کی حمد کرتے ہیں اور جو برہما دشنو ہمیش کے والد ہیں

سات شکاری چودہ پارکھ بھت بھت نرتا دے
چار انش جن سمجھ پجاری سو جیون مکتا دے
چودہ لوک بے کم چودہ تنہ لگ کال پسارا
تا کے آگے جوت نرگن بیٹھے سست منھارا
سورہ کھٹ اچھر بھگوانا جن یہ سرشی اپائی
اچھر کلا سرشی سے ابھی انہی ماہنہ سمائی
سترہ سکھ پر ادھر دیپ جہاں شبدایت رہے
نرتے سکھی ہو بدھ سو بھان ۴۰ باجا باجے
تمکے اور پر پریم دھام ہے مر م نہ کوئی پایا
جو ہم کہی نہیں کوؤ مانے نا کوئی دوسر آیا
ویدن ساکھی سب جیواں جھے پریم دھام ٹھہرایا
پھر پھر بھٹے آپ پھر ہوے وہ گھر کا ہونہ پایا

سات شکاری اور چودہ پہلوان ہیں جو طرح طرح سے کام کرتے ہیں
جن لوگوں نے اس مالک کے چار انش یعنی روپ سمجھ لیے وہ زندگی سے آزاد ہو گیا
چودہ دنیا میں بسیں اور ان پر چودہ کم یہاں تک کال یعنی وقت کا پھیلاؤ ہے
اس کے آگے تجلی کی صورت میں نرگن بیٹھے ہیں شونیہ یعنی نفی کے مقام پر
سورہ کلا میں اور چھ لافانی بھگوان بنائے گئے جنہوں نے یہ مخلوق بنائی ہے
اسی تخلیق سے لافانی کلا یعنی وصف پیدا ہوا اور اسی میں ہو گیا
سترہ احساسات وغیرہ سے پرے چراغ ہے جہاں لافانی آہنگ موجود ہے
وہ طرح طرح کے برتاؤ کرتا ہے وہ خوبصورت جگہ ہے جہاں اہند کا ساز بجاتا ہے
اس کے بعد ہی آخری منزل ہے جس کا بھید کسی نے نہیں پایا
جو ہم نے کہا کہ کوئی دوسرا اس دنیا میں نہیں آیا اسے کوئی نہیں مانتا
دیدوں کے کہنے میں بھی لوگ اٹھ گئے اور پریم دھام یعنی آخری مقام کا تہیہ کر لیا
لیکن وہ خود کو ہوشیار سمجھ کر چاروں طرف پھرتے رہے وہ مقام نہ پاسکے

مرت سے بھینٹ کے سہ کوٹیک چڑھ دیکھ مٹا انکو کیرا
 شوئیہ کے بیس میں کچل پیچک جہاں سچ استخان ہے غیب کیرا
 نوو مقام یہ ہنس جب پہنچا پک بلیب وہاں کیوڈ کیرا
 تہاں تے ڈوری مقطار جیوں لگیا تارہ چڑھ ہنس گورے دریرا
 بھئے آندے پھند سب چھوڑیا پہنچا جہاں ست لوک میرا
 ہنسنی ہنس سب گائے بجائے کے ساج کے کلس اوہ لین آئے
 ٹیک میگ بچھڑے تم آئے کے پریم کرانگ سوں انگ لائے
 پڑکھنے جب درس دینا ہنس کو تین بہہ جنم کی تب سائے
 پلٹ کے روپ جب ایک سوکینیا منہا تب بھائی سوڈس اٹھے
 پہپ کے دیپ میوہ بھوجن کرے سد کی دیہہ جب ہنس پائی
 پہپ کے سہرا ہنس اور ہنسنی سچہ آند سرچھڑ چھائی
 دیں بہہ دامنی دک بہہ بھانت کی جہاں گھن سہ کو گھمڑ لائی

مرت سے مل کر بندہ کی سیرھی پر چڑھ کر جو مکئی کے انکھوئے کی طرح ہے
 شوئیہ یعنی نفی کے درمیان عمدہ جگہ ہے جہاں غیب کا سچ مقام ہے
 جب نو مقاموں سے ہوتا ہوا ہنس وہاں پہنچا تو لمحے بھر کے لیے ٹھہرا
 وہاں مضبوط ڈوری موجود ہے جس پر چڑھ کر ہنس بہاؤ کا ٹٹا ہے
 پھر اسے خوشی ہی خوشی ہے ہر تکلیف مٹ جاتی ہے اور وہ ست لوگوں میں پہنچتا ہے
 وہاں رہنے والے ہنس اور ہنسیاں گا بجا کر ساج سنگار کر کے اسے لینے آئے
 کہنے لگے کہ تم مدتوں پچھڑے رہنے کے بعد ملے ہو اور یہ کہہ کر محنت سے اُسے گلے لگایا
 جب پڑکھنے کا در مطلق نے دیدار دیا تو ہنس کی جنم جنم کی ایذا اور موگی
 اور پرکھنے سے اسے پلٹ کر جب اپنے روپ میں ڈھال لیا تو جیسے سولہ سورج اُگ آئے
 جب ہنس نے بندہ کا بسم پایا تو کاسر گل میں امرت پینے لگا
 اور ہنس اور ہنسنی کو پھولوں کا مہرا پہنا کر خدا نے ان کے سر پر چتر قائم کیا
 وہاں بندہ کے گہرے بادل چھا گئے اور بہت سی بجلیاں طرح طرح چلتی گئیں

حق پرے سویت نور دھڑے بھگوان بھاگ کا آں تنکو رہائی
 چار مقام پر کھنڈ سورہ کہیں انڈ کی چھوڑ جہاں تے رہائی
 انڈ کے پرے استخان اچنت کو نہ لکھا ہنس بہرہ وہاں جاتی
 سہس اور دوا سے روز میں رنگ میں کمرت کتلوں انہد بھائی
 تاسو کے بدن کی کون مہما کہوں بھاستی دیہہ ات نور چھائی
 محل کہن بنے مانگ تا میں جڑے بیٹھ تنہہ کلس آکھنڈ چھابے
 اچنت کے پرے استخان سوہنگ کا ہنس چھتیس تہواں براہے
 نور کا محل اور نور کی بھوم ہے تہاں آند سو دوند بھابے
 کمرت کتلوں بہہ بھانت سے رنگ یہ ہنس سوہنگ کو جو سماہے
 ہنس جب جات کھنڈ پڑو بیڈو سارا مقام پر نظر پھیرا
 پرے سوہنگ کے مورت اچھا کھی سامس با من جہاں ہنس بہرا
 روپ کی راش تے روپ ان کوہنا بندو جی نہیں ایسا میرا

ان سے بھی پرے سفید جسم کے بھگوان ہیں وہ تیزی سے ان کے مقام پر پہنچا
 چار مقاموں پر سولہ حصے ہیں اس کے بعد انڈے کا سرا آجاتا ہے
 انڈے کے پرے اچنت یعنی بیرون قیاس کا مقام ہے جسے ہنس نے جا کر رکھ لیا
 اس جگہ ایک ہزار بارہ در در ہیں جو "بند سارا" بجا کر خوشی منار ہے ہیں
 اس اچنت کے رنگ کی کیا تعریف کروں اس کا جسم بہت ہی پر نور ہے
 اس جگہ سونے کے محل بنے ہیں جن میں جواہرات جڑے ہیں اور لافانی کلس چھایا ہے
 اچنت سے بھی آگے سوہم یعنی "میں وہ ہوں" کا مقام ہے جہاں چھتیس ہنس رہتے ہیں
 وہاں نور محل اور نور کی زمین ہے اور ایسا راحت ہے کہ سب دکھ بھاگ جاتے ہیں
 وہاں جو ہنسوں کا اجتماع ہے وہ سوہم کے ساتھ طرح طرح کی تفریح کرتا ہے
 کیونکہ سارا ہنس سات مقاموں پر نظر ڈال کر اور چھوڑ کر پار کر کے آگے جاتا ہے
 سوہم کے بعد مورت ارادہ کا مقام ہے جہاں ہنس ہزار پانچوں یعنی پونوں کو دیکھتا ہے
 ان کا بیوٹی حسن کے خرم سے بنا ہے وہ عجب اور بے مثال ہے

جائے جاہوت میں خود خاوند جنہ
وہیں مکان ساکت ساجی
کے کیترہیاں بہشت دوزخ تھکے
بید کتب کا موت قاضی

۱۹۔ جنہ ست گورو کھیلیں رت بہشت
تہہ پریم پرکھ سب سادھو سنت
وہ تین لوک سے راجن راج
تہہ انہد دھن چہوں پاس باج
دیکیں بریں جنہ نرادھار
برلاجن کوئی پاؤ پاؤ
جنہ کوٹ کرشن جوڑے دو ہاتھ
جنہ کوٹ بشو ناویں سہاٹھ
جنہ کوٹ برہما پڑھ پران
جنہ کوٹ مہادیو دھرم دھیان
جنہ کوٹ سر سوئی کرہ نہ راگ
جنہ کوٹ اندر گاونے لاگ
جنہ گن گندھرو مٹی گن نہ جانہ
سو تھواں پرگٹ آپ آ نہ
تہہ چو چندن اور عمیر
تہہ پیپ پاس بھارت گنہیر
جنہ سرت شریک سنگدھین
سب یہی لوک میں واس کین

اس جگہ خود مالک ہیں وہ جنت ہے وہیں اپنا مکان بنا

کیر کہتے ہیں کہ وہاں نہ بہشت دوزخ کچھ نہیں ہے اور وہاں کی بات عید قرآن اقصیٰ کوئی نہیں چاہتا
(اس شبد میں کیر نے مقامات تصوف کا مذاق اڑانے کے لیے الفاظ گھڑے ہیں۔ مترجم)

۱۹۔ جہاں ست گورو ہولی کھیلے، میں وہاں پریم پرکھ یا قادر مطلق بھی ہیں اور سادھو سنت بھی

وہ راج تینوں دنیاؤں سے علاحدہ ہے وہاں ہر طرف انہد کا سادہ رہتا ہے

اس جگہ بغیر کہیں کے جمعے چراغ جلتے ہیں اور کوئی ترالا آدمی ہی اسے سمجھ سکتا ہے

وہاں کروڑوں کرشن ہاتھ جوڑے اور کروڑوں وشنو سر جھکائے ہیں

وہاں کروڑوں برہما پڑان پڑھ رہے ہیں اور کروڑوں مہادیو ریاضت کر رہے ہیں

وہاں کروڑوں سر سوئی دیویاں گارہی ہیں اور کروڑوں اندر خدمت میں حاضر ہیں

وہاں پریشیو جی کے گن گندھرب اور مٹی لوگ نہیں جاسکتے وہاں حقیقت کل خود ظاہر ہو رہی ہے

وہاں اگر چندن، عمیر اور بھولوں کی خوشبو سے ہوا جو جھل ہو رہی ہے

وہاں سرت خوش رنگ اور خوشبودار ہو کر نکھر رہی ہے یہ سب اس دنیا میں موجود ہیں

لگے جہاں بر سے گرج کھیں گھر کے
اٹھت تہہ سب دھن مت سہائی
سنے سوئی، منس تہہ یوگ کے پوٹھ ہوئے
ایک ہی نور اک رنگ راگے
کرت مہارمن بھاؤنی ملکتی بکھے
کرم اور دھرم سب دور بھاگے
رنگ اور بھوپ کوئی پرکھ آوے نہیں
کرت کھول بہہ بھانت بھاگے
نام اور مردہ مدوچا بھان سب
جھانڑ پاکھنڈ ست سب لاگے
پرکھ کے بدن کی کون مہا بھول
جگت میں اُبھے کچھو نا نہ پائی
چاند اور سورگن بیوت لاگیں نہیں
ایک ہی لکھ پر کا کس بھائی
پان پر بان جن منس کا پائی
پہنچیا پرکھ کے لوک جانی
کے کیترہ بھانت سوں پائو
ستہ کی راہ سوں پرگٹ گائی

۱۸۔ چھوڑنا موت ملکوت جبروت کو اور لاہوت جاہوت بازی

اور ساہوت راہوت ہیا ڈارہے کوڈ آہوت جاہوت جاجی

وہ بادل گرج کر بر سے لگے اور ست شبد کی سہائی تان اٹھنے لگی

وہاں کے منسوں کے جھنڈ یہ سننے لگے اور ایک ہی نور اور ایک ہی رنگ میں رنگ گئے

وہ آزاد ہو کر من مانی قریح کرنے لگے، دھرم کرم سب ختم ہو گئے

وہاں فیر اور بادشاہ میں کوئی فرق نہیں، خوش قسمت وہاں خوب گن رہتے ہیں

شہوت، غصہ، غور، لالچ، آقا خیر پاکھنڈ سب چھوڑ کر سچ شبد میں محور ہتے ہیں

پرکھ کی صورت کی کیا تو صیفت کروں اس جیسا دنیا میں کوئی دوسرا نہیں

چاند اور سورج اس کے آگے بے نور ہیں، ایک ہی میں لاکھوں روشنیاں ہیں

جس نے گمرو کے روحانی خاندان کا پروانہ حاصل کیا وہ پرکھ کے مقام پر پہنچا

کیر کہتے ہیں کہ حقیقت کی راہ اس طرح ملتی ہے۔ یہ میں نے صاف صاف گایا ہے

۱۸۔ ناموت، ملکوت، جبروت، لاہوت یہ ساری ہاؤ ہو چھوڑ دے

اور تعلقات اور راہتیں چھوڑ دے اور قربانی کی آگ میں کود جا

نہ تہہ نرک سورگ کی کھائی امرت پہن بولے پھسل باقی
اُس سکو ہمرے گھرن منہ کہیں کبیر بھجائے
ستیہ بہد کو جان کے استھر بیٹھے آئے

۲۱

تو صورت نین نہار انڈ کے پارا ہے

تو ہرے سوچ بچار بے دلیں ہمارا ہے

پہلے دھیان گرن کا دھارو سرت نرت من چون چارو
سوہیلنا دھن نام اچارو تہہ ست گورو دیدارا ہے
ست گورو درس جوئے جیانی وہ دریں تم کو نام چتانی
سرت بہد دوو بھیہ بتائی دیکھ سسکھ کے پارا ہے
ست گورو کر یاد رشتہ پیانا انڈ سکھ بے حد میدانا
سچ داس تہہ روپا ٹھانا اگن دیپ سر دارا ہے

وہاں نرک سورگ یعنی جہنم اور جنت دینے کی مہیلا نہیں سچی لوگ مسکھی بونی بوتے ہیں
کبیر سمجھا کر کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا آرام ہے
وہاں ستیہ شہد کو جان کر استقلال کے ساتھ بیٹھے ہیں

۲۱۔ تو آنکھیں کھول کر وہ صورت دیکھ جو دنیا کے انڈے کے باہر ہے

تو دل میں سوچ سمجھ لے کہ ہمارا مقام وہی ہے

پہلے تم گورو کا دھیان کرو اور سرت یعنی دھیان اور نرت یعنی استغراق کی ہوا دل کو دو
خوبصورت نام زبان سے ادا کرو تو تمہیں ست گورو کا دیدار حاصل ہوگا
جب تمہیں ست گورو کا دیدار ہوگا تو وہ تمہیں اصلی نام کی پہچان کرائیں گے
وہ سرت اور شہد کار از بتائیں گے یہ جانی ہوئی سولہ کلاؤں کے آگے کی بات ہے
ست گورو کی نگاہ ہرے وہ وسیع میدان جو انڈے کی چوٹی پر ہے پہچان میں آتا ہے
سچ مارگ کے پیرو وہاں مقام کرتے ہیں وہاں آگ کا دیا برابر جلتا رہتا ہے

میں احمد دیپ پہنچوں شجائے تہہ احمد پرکھ کے درس پاسے
سو کہہ کبیر ہر دیا لگائے یہ نرک اُدھارن نام جائے

۲۰۔ سدا بسنت ہوت تہہ ٹھاؤں سنٹے رہت امر پور گاؤں
جنہوا روگ شوک نہیہ کوئی سدا اند کمرے سب کوئی
سورج چند دوس نہہ راتی ہرن بھیہ نہہ جات اجاتی
تنہوا جہرا مرن نہہ ہونے کمر بنود کمریٹا سب کوئی
پہپ بمان سدا اجیارا امرت بھوجن کمرے اہارا
کایا سندر کو پمروانا اوت بھئے جم کھوڑس بھانا
پتا ایک ہنسا اجیارا شو بہت پھلر اُدے جنو تارا
۲۱۔ ۲۰ جنہوا پونڑا ہیں جو جن چار گھران جو چاہیں
سویت منوہر پھنر بے بوجھ نہ پرے رنگ اور راجا

میں لافانی چراغ وہاں جا پہنچا اور لافانی پریم پرکھ کا نظارہ کیا
انہوں نے کیم کو سینے سے لگا کر کہا کہ تجھ پر مہربانی نہ کروں گا تو میرا نرک اُدھارن نام ختم ہو جائے گا

۲۰۔ اُس جگہ ہمیشہ بسنت کا موسم رہتا ہے وہ امر پور کا مقام ہے جہاں تذبذب نہیں ہے

وہاں نہ کوئی مرض ہے نہ غم اور ہر شخص ہمیشہ خوش رہتا ہے

وہاں نہ سورج ہے نہ چاند نہ رات نہ دن۔ وہاں ذات اور ورن کی تفریق نہیں ہے

وہاں نہ بڑھاپا ہے نہ موت۔ سب لوگ ہنستے کھلتے رہتے ہیں

وہ پھولوں کا گھر ہے جو ہمیشہ روشن رہتا ہے، وہاں کی غذا آب حیات ہے

پریم پرکھ کے جسم کی خوبصورتی بے مثال ہے جیسے سولہ سورج نکلے ہوں

ایک سفید منس اوپر اڑتا ہے، وہ اونچائی پر تارے کی طرح دکھائی دیتا ہے

اس جگہ بہت عمدہ خوشبو پھیلی رہتی ہے اور چار یو جن یعنی چار سو کو س تک

ہر شخص کے سر کے اوپر سفید چتر لگا رہتا ہے، راجا اور فقیر میں امتیاز نہیں ہو سکتا

سشتے سار سن کہلائی سار بھنڈا ریاہ کے ماہی
 نیچے رچنا جاہ رچائی جا کا سکل پسار ہے
 ستویں ست سن کہلائی ست بھنڈا ریاہ کے ماہی
 نہ ت رچنا تاہ رچائی جو بہن سے نیا راہ ہے
 ست سن اوپر ست کی نگری بانٹ بنگم بانٹی ڈگری
 سو پیچھے چالے پن پگ ری ایسا کھیل اپا ماہ ہے
 پہلی چکری سادھ کہائی سچ بہن ست گورو مت پائی
 بد بھرم سب دیئے اڑائی جج ترگن بکھے نیا راہ ہے
 دو جی چکر اگا دھ کہائی ست گورو سنگ دروہ کرائی
 بیچھے آن گئے سرنائی سو نہ آن پہ ہلا ہے
 نیچے چکری مٹی کرنا سچ منین سد گورو سم جانا
 سو منین نہ آئے رہا نا کرم بھرم جج ڈا رہا ہے

چھٹی منزل سار شونیہ کی ہے، اسی میں سار یعنی اصلیت کا بھنڈا رہا ہے
 اسی نے نیچے کی منزلوں کی ساری تخلیق کی ہے اور اس کی توسیع کی ہے
 ساتویں منزل ست شونیہ ہے، اسی میں ست یعنی حقیقت کا بھنڈا رہا ہے
 اس میں بغیر عناصر کے تخلیق کی جاتی ہے جو بہت ہی عجیب ہے
 ساتوں شونیوں کے اوپر حقیقت کا مقام ہے لیکن اس کا راستہ ٹیرھا اور مشکل ہے
 اس میں وہی چل سکتا ہے جس کے پاؤں نہیں ہیں، ایسا عجیب کھیل ہے
 اس راستہ میں پہلا چکر یا دائرہ سادھی کہلاتا ہے اور وہ ست گورو اپنے خاص مریدوں کو دیتا ہے
 اس کے بعد دیدوں کا بھرم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور لاصفات سے بھی علاحدگی ہو جاتی ہے
 دوسرا چکر اگا دھ کا ہے جو پہلے ست گورو سے دشمنی کرتا ہے
 بعد میں مرید اس کی پناہ میں جاتا ہے اور گورو وہاں آتے ہیں
 تیسرے چکر کا نام مٹی ہے جس میں مٹیوں کو ست گورو جیسا مانا جاتا ہے
 وہ مٹی یہاں آکر بہتے ہیں اور انھوں نے کرم کا بھٹکا کو دور کر دیا ہے

سات سن بے حد کے ماہی سات سسکھ تنکی او پنچائی
 تین سن یوں کال کہائی آگے ست پسار ہے
 پر تھم اچھے سن ہے بھائی کنیا کڑھ تنہ بہرائی
 جوگ سنتاں پو چھو بائی دارا وہ بھرتا رہا ہے
 دو ج سکل سن کر گائی مایا بہت نرنجن رائی
 امر کوٹ کے نقل بنائی اندر دھ رچو پسار ہے
 تیجے ہے مٹن سو خامی مہا کال نیہ کنیا گراسی
 جوگ سنتاں یا او ناسی گل کھ چھید نکا راہ ہے
 چوتھے سن اچو کہ کہائی سدھ برہم کے دھیا کائی
 آدیا پال، سچا لے آئی دیکھو درشت پسار ہے
 پنچم سن اکیل کہائی تنہ عدلی مسند وان رہا ہے
 جن کا ست گورو نیائے چکائی گدا عدلی سارا ہے

بے حد کے درمیان سات عدد یا صفر ہیں جن کی او پنچائی سات سسکھ ہے اس کو مقام مٹی بھی کہہ سکتے ہیں
 تین صفروں یا منزلوں تک وقت کا بول بالا ہے اس کے آگے حقیقت ہے
 پہلی منزل اچھے شونیہ ہے جہاں لوگ یعنی روح اپنے گھر سے باہر آتی ہے
 وہ سنت ست کے یوگ کو پوچھتی ہے کہ اس عورت کا خاوند کون ہے
 دوسری منزل سکل شونیہ کہی گئی ہے جہاں نرنجن اپنی مایا کے ساتھ موجود ہیں
 انھوں نے برہمانڈ کے اندر ہی امر پوری یعنی منزل آخر کی نقل بہ تفصیل بنائی ہے
 تیسری منزل مہا شونیہ کی ہے یہ خاص منزل ہے جہاں لوگ کو مہا کال پکڑتا ہے
 لیکن خدائے قدیم نے وقت کے گلے کو ناخن سے چیر کر نکالا کیوں کہ وہ سنت یوگ کی مستحق تھی
 چوتھی منزل اچو کہ شونیہ کی ہے یہاں پر روح کو اصل برہم کی شناخت ہوتی ہے
 یہاں آدیا نامی علم کا بیج پڑتا ہے اور نظر میں وسعت آ جاتی ہے
 پانچویں منزل اکیل شونیہ ہے جہاں انصاف کرنے والا حاکم رہتا ہے
 جن کا انصاف ست گورو کرتے ہیں وہی آگے جاتے ہیں باقی انصاف کے خواستگار نیچے چھوٹ جاتے ہیں

انورودھی کے اوپر بھائی پہ نروان کے نیچے تاہی
پانچ سنکھ ہے یاہ اونچائی ادبھت ٹھاٹھ پسا رہے
سولہ ست پست دیپ رچائی ست ست رہے تاہ کے ماہیں
گادی عدل کیر یہاں ہی جو بہن سردارا ہے
پہ نروان ہے انتہ اپارا نوتن صورت لوک سدھارا
ست پرکھ نوتن تن دھارا ست گورو منتن سارا ہے
آگے ست لوک ہے بھائی سنکھن کوس تاہ اونچائی
ہیرا پتا نعل جڑائی ادبھت کھیل اپارا ہے
بارغ باغیچے کھلی پھلوا دی امرت نہریں ہو رہیں جاری
ہنساکھیل کرت تنہ بھادی انہد گھرے اپارا ہے
تامدھ ادھ سنگھاسن گاہے پرکھ اشد تنہ ادھک براہج
کوٹن سورروم اک لاج ایسا پرکھ دیدارا ہے

انورودھی چکر کے اوپر اور نروان پد کے نیچے اسے بھائی
درمیان حصے کی اونچائی پانچ سنکھ ہے عجیب انتظام کو پھیلایا گیا ہے
سولہ بیٹوں کے لیے دیئے جلسے گئے ہیں اس کے درمیان ست نام کا بیٹا ہے
یہاں پر بڑا انصاف کرنے والا ہے جو سب کا سردار ہے
نروان یعنی رہائی حتمی کا مقام لا محدود ہے وہاں نئی صورت ہے جو ہر بات کو سنوارتی ہے
وہاں ست پرکھ نے نیا جسم اپنا یا وہ سارے سنتوں کے ست گورو ہیں
اس کے آگے ست لوک ہے جس کی اونچائی کئی سنکھ کوس ہے
اس میں ہر جگہ میرے پتے اور نعل جڑے ہیں وہاں کا لا محدود کھیل عجیب ہے
وہاں بارغ باغیچے پھلوریاں کھلی ہیں اور امرت کی نہریں جاری ہیں
وہاں بہن یعنی پاک روہیں طرح طرح تفریح کرتے ہیں اور انہد کی دھن کو نغنی رہتی ہے
اس جگہ بغیر سہارے کے سنگھاسن جما ہوا ہے جہاں شد پرکھ موجود ہے
اس کے ایک ایک روہیں سے کروڑوں سورج شرماتے ہیں اس پرکھ کا ایسا دیدار ہے

چوتھی چکری دھن ہے بھائی جن بہن دھن دھیان لگائی
دھن سنگ پہنچے ہمرے پاہیں یہ دھن سدھارا ہے
پنچم چکری دھن جو بھائی المینا ہے تنہ بدھ جھانکی
یلا کوٹ انت وہاں کی دھن بلاس اپارا ہے
ششم چکری بلاس بھائی نچ ست گورو سنگ پریت نہائی
چھٹے دہم جگہ یہ پائی پھر نہہ بھو اوتارا ہے
سنتوں چکر و فوذ کہاں کوٹن بہن گرن تنہ جانا
کال میں بودھ کیا کیوں مانو اندھکار اُجیارا ہے
اکھوں چکر انورودھ بکھانا تہاں جو پہٹی تانا بانا
جا کا نام کیر بکھانا سو سنتن سردھارا ہے
ایسی ایسی ہنس کروڑی اوپر تلے رچی جیوں پوڑی
گادی عدل رچی سر پوڑی ست گورو بندھارا ہے

چوتھے چکر کا نام دھن ہے جن سالکوں نے دھن پر دھیان لگایا
وہ دھن کے ساتھ ہی ہمارے پاس آئے یہ دھن شد کے اندر ہے
پانچواں چکر دھن کہا جاتا ہے اس کے درمیان بہت حسین منظر ہے
وہاں کے عیش و نشاط لافانی ہیں اور اس کے رنگ دھنکی ہیں
چھٹا چکر بلاس کہلاتا ہے وہاں اپنے ست گورو سے محبت کی جانت ہے
جسم کے چھوٹے پر اگر یہ مقام مل گیا تو پھر اس دنیا میں آنا نہیں ہوتا
ساتواں چکر و فوذ کہلاتا ہے وہاں گورو لوگوں کے کروڑوں سلسلے ہیں
انہوں نے کلجک میں راہ دکھائی جیسے اندھیرے کو اجالا کر دیا
آٹھواں چکر انورودھ کہلاتا ہے وہاں جولاہا جیسا تانا بانا ہے
جس کا نام کیر نے لیا ہے اسے سنتوں نے سر پر لیا ہے
اس میں ہزار کروڑ ایسی دنیا میں جو ایک دوسرے کے اوپر سیر بھی کی طرح ہیں
وہاں کا انصاف سخت ہے اگر کوئی خلاف قاعدہ چلے لیکن ست گورو ساری بندش کاٹ دیتے ہیں

کوٹن بھان ہنسا کو رو پا دھن ہے وہاں کی عجب انوپا
 ہنسا کرت چنور ہر بھوپا بن کر چنور ڈھلا را ہے
 ہنسا کیل سنو سن لائی ایک ہنس کے جو چت آئی
 دو جا ہنس سمجھ پٹن جائی بن مکھ بن اپارا ہے
 تہہ آگے نہ لوک ہے بھائی پرکھ انامی اکہ کہائی
 چاہیچے جانیں گے وہی کہن سنن تے نیا را ہے
 روپ سروپ کچھ وہاں ناہیں ٹھور ٹھاؤں کچھ دے سے ناہیں
 عرض طول کچھ درشت نہ آئی کیسے کہوں شمار ہے
 جاپہ کر پا کر ہیں سائیں گلنا مارگ پاوے تا ہی
 متر پرے مارگ ماہیں جب پاوے دیدارا ہے
 یہ کبیر مکھ کہا نہ جائی نا کا گد پد انک چڑھائی
 مانو گونگے سم گڑ کھائی سینہ میں اپارا ہے

ہنسون کا روپ کروڑوں سورجوں کی طرح ہے اور وہاں بے مثال دھن بھتی ہے
 ہنس بادشاہ کے سر پر چنور ہلاتے ہیں اور بغیر ہاتھ کے ہلاتے ہیں
 ہنسون کا طریقہ دھیان دے کر سنو ایک ہنس کے دل میں جو کچھ آتا ہے
 دوسرا ہنس خود بخود اسے سمجھ لیتا ہے وہ بغیر منہ کے بات کرتے ہیں
 لے بھائی اس کے آگے نہ لوک یعنی عالم نفی ہے وہاں انام پرکھ موجود ہے
 اسے وہی جان سکتے ہیں جو وہاں پہنچتے ہیں وہ کہنے سے سے مادرا ہے
 وہاں صورت شکل کچھ نہیں ہے نہ کوئی جگہ یا ٹھکانا دکھائی دیتا ہے
 وہاں کا عرض یا طول بھی نہیں دکھائی دیتا کیسے اس کا شمار بتاؤں
 جس پر مالک مہربانی کریں گے وہی اس آسمانی راہ کو پائے گا
 اور اس راہ میں چلتے چلتے جب متر پرے یا کلپ بیت جائیں گے تب اس کا دیدار ہوگا
 اسے کبیر یہ زبان سے کہا نہیں جاتا نہ کاغذ پر لکھا جا سکتا ہے
 یہ ایسا ہی ہے جیسا گونگے نے گڑ کھایا ہو اور اشارے سے بات کی ہو

ہنسی ہنس آرتی اتار میں کھوڑیں بھان سورج چاریں
 پگ بینا ست شہد اچار میں بیدحت بے مٹھا را ہے
 تا پر آگم محل اک تیارا سکھن کوٹ تا سو بتارا
 باغ باوڑی امرت دھارا ادھری چیلیں فوارہ ہے
 موتی محل اور میرن چورا بیت برن تنہ ہنس چکورا
 سہس سور چھب ہنسن جو را ایسا روپ نہارا ہے
 ادھر سنگھاسن جندا سائیں ار بن سور سوم سم ناہیں
 ہنس ہر مہر چنور ڈلائی ایسا اگم اپارا ہے
 ادھری اوپر ادھر دھرائی سکھن سکھ تا سو اونچائی
 جھلمہٹ سب لوگ کہائی جھلم جھلم سارا ہے
 باغ باغیچے جھلم کاری رتنن جڑے پات اور ڈاری
 موتی محل اور رتن اٹاری پرکھ بدیم پدھارا ہے

ہنس اور ہنسیاں اس کی آرتی اتارتے ہیں اور مول سورج وہاں گھومتے ہیں
 بینا سے ست شہد اٹھتا ہے اور دل میں گھر کر جاتا ہے
 اس پر ایک نرالا لامحدود محل ہے جس کا پھیلاؤ کروڑوں سکھ کوس ہے
 اس میں باغ اور امرت سے بھری باولیاں ہیں اور بغیر سہارا چلنے والے فوارے
 محل موتیوں کا بنا ہے اور اس میں ہیروں کا چوک ہے وہاں سفید ہنس اور چکوریں
 ہنسون کے جوڑوں کی ایسی خوبصورتی ہے کہ ان میں ہزار سورجوں کی ضیا ہے
 ہر ماہر اٹکے ہوئے سنگھاسن پر ظاہر مالک ہے جس کی برابر ہی اربوں سورج چاند نہیں کر سکتے
 اس پر ہنس ہیرے کی موٹے وال چنور ہلاتا ہے وہ ایسا ذی شان ہے
 وہ جگہ ہے سہارا مقامات کے اوپر ہے اور اس کی اونچائی سکھوں سکھ کوس ہے
 اسے لوگ جھلمہٹ کہتے ہیں کیوں کہ وہ پورا کا پورا جھلمتا رہتا ہے
 اس کے باغ اور باغیچے جھلم کرتے ہیں ان کے پتوں اور شاخوں میں جواہرات جڑے ہیں
 موتیوں کے محل اور جواہرات کے بالافانے ہیں جہاں بے جسم پرکھ موجود ہے

نہ دن دین چند نہ سورج بت موت اجیارا
نہ تہہ گیان دھیان نہ چپ تپ بید کتیب نہ بانی
کرتی دھرتی رہنی سہنی یہ سب وہاں ہرانی
گھر نہ گھر نہ باہر بھتر پند برہنڈ کچھو ناہیں
پانچ تو گن تین نہیں تنہ ساکھی سب نہ تاہیں
مول نہ پھول بیل نہیہ بیجا بنا برچھ پھل سو ہے
اوہم سوہم اردھ اُرد نہ سوا سا لیکھن کو ہے
نہ نرگن نہ سرگن بھائی نہ سوہم استھول
نہ اچھر نہ اوگت بھائی یہ سب جگ کے بھول
جہاں پڑکھ تمہواں کچھ ناہیں کہہ کبیر اہم جانا
ہم ہی سین لکھے جو کوئی پاوے پد نروانا

نہ وہاں دن ہے نہ رات نہ چاند نہ سورج، بغیر روشنی ہی تجالہ ہو رہا ہے
وہاں گیان دھیان چپ تپ، وید، قرآن یا کوئی اور الفاظ نہیں ہیں
وہاں کرتی دھرتی، رہنی سہنی سبھی گم ہو جاتی ہیں
وہ نہ مکان ہے نہ لامکانیت نہ وہاں اندر باہر، جسم دینا وغیرہ بھی وہاں نہیں
وہاں پانچ عناصر نہیں ہیں نہ تین اوصاف، نہ وہاں دو ہے ہیں نہ شبہ
وہاں جڑ نہیں ہے نہ پھول نہ بیل نہ بیج، وہاں بغیر درخت کے پھل ہیں
نہ وہاں اوہم ہے نہ سوہم، اونچا نیچا سانس ہی سمجھی جاتی ہے
نہ وہ پاوے خدا ہے نہ بے وصف نہ وہ لطیف ہے نہ کثیف
نہ وہ لافانی ہے نہ فہمیدہ، یہ سب باتیں تو دنیا کے بھرم ہیں
جہاں پڑکھ ہے وہاں کچھ نہیں ہے، کبیر کہتے ہیں کہ یہ ہم نے جانا ہے
ہمارا اشارہ اگر کوئی سمجھے تو اسے نروان یعنی دنیا سے رہائی مل جائے

۲۲۔ چوہوت امی دس بھرت تال جنہ شبہ اٹھے اسمانی ہو
سرتا منڈ منڈو کو سوکھے نہ کچھو جات بکھانی ہو
چاند سورج تارا گن نہ وہاں نہ وہاں دین بھانی ہو
باجے نہیں ستار پانسری درکار مردو بانی ہو
کوٹ جھلملی جنہ وہ جھلکیں بن جل برست پانی ہو
شیو، ارج، بشنو، سریش، اشار دا پنج منٹ انومانی ہو
دس اوتار ایک منت راجیں امتت سہج سیانی ہو
کہت کبیر بھید کی باتیں برلا کوئی پہچانی ہو
کرہ پیان پکیر نہ آوے جم کی ظلمی کھانی ہو

۲۳۔ سکھیاں و انگرہب سے نیارا جنہ پورن چمکے ہمارا
جنہ نہ سکھ دکھ سانچ جھوٹ نہ پاپ نہ پین پسارا

۲۴۔ جہاں آسمانی شہد اٹھتا ہے وہاں امرت چھرتا ہے اور اس سے تالاب بھرتے ہیں
وہاں ندی امند کر سمندر کو سوکھ لیتی ہے، وہاں کی بات کچھ کہی نہیں جاتی
وہاں سورج چاند ستارے کچھ نہیں ہیں نہ رات ہے نہ صبح
وہاں ستار پانسری جیسے باجے بکتے ہیں اور میٹھے سروں میں درکار گایا جاتا ہے
وہاں کروڑوں ضیائیں جھلملاتی ہیں اور پانی کے بغیر منہ برستا ہے
شیو، برہما، وشنو، اندرا، سرسوتی وغیرہ اپنے اپنے خیال کے مطابق اندازے لگاتے ہیں
وہاں دسوں اوتار ایک سے ہو کر موجود ہیں اور سچ روپ میں حمد کرتے ہیں
کبیر اسرار کی باتیں بتاتے ہیں جسے کوئی کوئی ہی سمجھتا ہے
جو پہچانتا ہے وہ دوبارہ دنیا میں آکر جم راج کی خوراک نہیں بنتا

۲۵۔ اے میری سہیلی وہ مکان سب سے جدا ہے جہاں ہمارا مکمل مالک ہے
وہاں سکھ دکھ گناہ ثواب سچ جھوٹ وغیرہ کا پھیلنا نہیں ہے

ہن دیکھ اجارا گم گھس دیکھے
کھل گئے سب کو اڑ پرکھ سوں بھینٹے
صاحب سٹکھ ہوئے بھکتی چت لائے
من مانک سنگ منس درس تنہ پائے
کہہ کبیر یہ منگل بھاگ نہ پائے
گورو سنگت کو لائے منس چل جائے

کرتا استھان (مقام خالق)

۲۵ سنتو یوگ ادھیاتم سوئی

ایکے برہم سکل گھٹ بیاپے دوتیا اور نہ کوئی
پر تھم کل جہاں گیان چار دل تنہ گنیش کو واسا
ردھ سدھ جانی شکتی آپا سہی جب تے ہوت پرکاشا

ایسا عجیب مکان دیکھو جہاں چمرا غول کے بغیر روشنی ہے
شبد کے دروازے کو کھول کر پڑکھ سے ملاقات کرو
مالک کے سامنے جا کر اس کی عقیدت دل میں لاؤ
اے ہنس تم جو اہرات کے درمیان ان کا دیدار کرو
کبیر کہتے ہیں کہ یہ عیش لوگوں کی قسمت میں نہیں ہے
لیکن تم گورو کے ساتھ رہ کر ان میں عقیدت رکھ کر وہاں جا سکتے ہو

۲۵ اے سنتو یوگ کا روحانی علم یہ ہے

ہر جگہ ایک ہی برہم چھایا ہوا ہے دوسرا کوئی نہیں ہے
پہلے کل میں گیان کی چار پنگھڑیاں ہیں، وہاں گنیش کی رہائش ہے
ردھیاں سدھیاں یعنی معجزات ان کی پوجا میں محو ہیں اور جب کی روشنی ہو رہی ہے

۲۴ صرت سرودر نہائے کے منگل گائیے
درین سجد نہار تلک سر لائیے
چلا ہنساست لوک بہت دکھ پائیے
پرہس پڑکھ کے چرن بھڑ نہ آئیے
امرت بھوجن تہاں امی انچو آئیے
مکھ میں سیت تبول سبد نو لائیے
پہپ انوپم باس ہنس گھر یجیے
امرت کپڑے اوڑھ مکٹ سر دیجیے
وہ گھر بہت اند ہنسا چکھ یجیے
بدن منوہر گات نرکھ کے جیجیے
دوتی بن منس بن ایک سو پٹک بلپنجیے
بن کرتال بجائے چرن بن ناپنجیے

۲۴ صرت کے تالاب میں نہا کر ہم خوشی کے گیت گائیں

شبد کے آئینے میں دیکھ کر سر پر تلک لگائیں
اے ہنس ہم نے یہاں بہت دکھ پائے ہیں اب ست لوک کو چلیں
وہاں پرہم پڑکھ کے پاؤں چھو کر پھر واپس نہ آئیں
وہاں امرت کی غذا ہے اور وہاں چل کر امرت پیئیں
منہ میں شبد کا سفید پان لے کر اس میں محو ہو جائیں
ہنسوں کے گھر میں بے مثال پھول کی خوشبو لیں
امرت کے کپڑے پہن کر سر پر مکٹ لگائیں
وہ مقام بہت راحت بخش ہے اے ہنس اس کا تجربہ کرو
پرہم پڑکھ کا بے مثال من دیکھتے ہوئے زندگی گزارو
روحانی یا سیاہی کے بغیر لکھاوٹ والی کتاب پر نہو
بغیر ہاتھوں کے تالی بجاؤ اور بغیر پیروں کے ناپجو

سرت کمل پرست گورو بولے، سچ جاپ جپ سوئی
چھ سے اکئیں سہیں جپ بولے، بوجھے اچا کوئی
یہی گیان کو کوئی بوجھے، بھید اگوچر بھائی
جو بوجھے سو من کا پیچھے کہہ کبیر سمجھائی

۲۶۔ دس گن گنجائیں اجر بھرے

بن باجا جھنکار اٹھے جنہ سچھے پرے جب دھیان دھرے
بناتال جنہ کمل پھلانے تہہ چڑھ ہنساکیل کمرے
بن چندا اجیادی در سے جنہ تنہ ہنس نظر پرے
دسویں دوارے تاڑی لاگی اکھ پڑکھا کو دھیان دھرے
کال کمال نکٹ نہہ آوے کام کرودھ مدلو بھجرے

سرت کمل پرست گورو سچ جاپ جپتا ہے

وہاں چھ سو اکس ہزار لوگ جاپ کرتے ہیں یہ کوئی بمر لاہی جانتا ہے
اس گیان کو کوئی کوئی ہی سمجھتا ہے یہ نادیدہ امر ہے
اسے دل کی آنکھوں سے دیکھ کر سمجھا جاسکتا ہے، کبیر یہ سمجھا کر کہتے ہیں
(اس شہ میں جن کملوں کا ذکر ہے انھیں یوگی لوگ جسم کے اندر ہی مانتے ہیں۔ مترجم)

۲۶۔ گنیتوں کی (یا آسمان کی) گنجائیں برابر دس برس رہا ہے

وہاں بغیر باجے کے جھنکارا نھتی ہے وہ دھیان دھرنے پر سنا دیتی ہے
وہاں تالاب کے بغیر کمل پھولتے ہیں اور ان پر بیٹھ کر ہنس موج کرتے ہیں
بغیر چاند کے روشنی ہوتی ہے اور یہاں وہاں ہر جگہ ہنس نظر آتے ہیں
اکھ پرکھ جس پر مہربان ہوتا ہے اسے دسویں دروازے کی تالی مل جاتی ہے
وہاں بھیانک موت پاس نہیں آتی، شہوت، غصہ، غرور اور لالچ جل جاتے ہیں

کھٹ دل کمل برہم کو داسا سادتری سنگ سیوا
کھٹ سہس جنہ جاپ جپت ہیں اندر بہت سب دیوا
اشٹ کمل جنہ ہری سنگ لکشمی تیجو سیوک پونا
ششٹ سہس جنہ جاپ جپت ہیں مرگلو آوا گونا
دوا دس کمل میں شیو کو داسا گر جاشکتی سا رنگ
کھٹ سہس جنہ جاپ جپت میں گیان مورتے پارنگ
کھوڑ دس کمل میں جیو کو داسا شکتی او دیا جانے
ایک سہس جنہ جاپ جپت ہیں ایسا بھید بھانے
بھنور گچھا جنہ دوئی دل کلا پر مہنس کرداسا
ایک سہس جا کے جاپ جپت ہیں کرم بھرم کو داسا
سہس کمل میں جھلمل درسیو آپ ہی بست اپارا
جوت سروت سکل جگ بیاپی اچھے پڑکھ ہے پیارا

چھ پنکھ یوں کا کمل برہما کا مقام ہے جہاں سادتری ان کی خدمت میں ہیں

اندر کے ساتھ چھ ہزار دیوتا وہاں جاپ کرتے رہتے ہیں

آٹھ پنکھ یوں وال کمل وشنو، لکشمی اور ان کے خدمت گزار پون دیو کی جگہ ہے

وہاں چھ ہزار ایسے لوگ جاپ کرتے ہیں جو جنم اور موت کے چکر سے چھوٹ گئے ہیں

بارہ پنکھ یوں کے کمل میں شیو کا مقام ہے جہاں وہ پاروتی کے ساتھ رہتے ہیں

وہاں چھ ہزار سرت کے ماہر جاپ کرتے ہیں

سولہ پنکھ یوں کے کمل میں روح کی جگہ ہے وہاں علم باطل کی طاقت حاوی ہے

بھید جاننے والے کہتے ہیں کہ وہاں ایک ہزار لوگ جپ کر رہے ہیں

اندر کی گنجائیں جہاں دو پنکھ یوں کا کمل ہے پر مہنس کا مقام ہے

اس کا جاپ چھپنے والے ایک ہزار ہیں وہاں سارے کرم اور بھرم مٹ جاتے ہیں

ہزار پنکھ یوں کے کمل میں وہ لافانی خود ہی پر نور ہو کر متناک ہے

وہ سراپا نور ہے ساری دنیا میں سما یا ہے پیارا لافانی پڑکھ ہے

کرتا پر اپنی سادھن (حصولِ خدا کے ذرائع)

۲۸۔ گیان کا گیند کر سرت کا دند دھر کھیل چوگان میدان ماہی
جگت کا بھرنا چھوڑ دے بالکے آئے جا بھیکھ بھگونت پانی
بھیکھ بھگونت کی شیش بہا کرے سیس کے سیس پر چن ڈالے
کام دل جیت کے کل دل سودھ کے برہم کو بیدھ کے کرودھ مانے
پدم آسن کرے پون پرچے کرے گن کے پہل پر مدھن جاوے
کبت کبیر کوئی سنت جن جوہری کرم کی رکھ پر میکھ مانے

۲۹۔ دوسرے چلے سو بھاؤ سیتی نا بھے سے اٹا اوتا ہے
بچ انگلا پنکلا تین ناڑی سکھن سے بھو بن پاوتا ہے
پورک کرے کنہک کرے ریچک کرے بھر جاوتا ہے
قائم کبیر یا جھولنا جا دیا بھول کرے پچھتاوتا ہے

۳۰۔ گیان معنی معرفت کی گیند اور سرت کا بلّے کر میدان میں چوگان کھیل
دنیا کا بھٹکاؤ چھوڑ دے اے بچے خدا کے ہیوے کے پاس پہنچ
اس ہیوے کی شیش ناگ تعریف کرتے ہیں شیش ناگ کے سر پر اس کا پاؤں ہے
خوابشات کی فوج جیت کر اندرونی کل صاف کرے برہم کے پاس جا کر غصہ کو ختم کر
پدم آسن پر بیٹھے سانس پر قابو کرے آسمانی تخیل سے شہوت کو ختم کر دے
کبیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی سنت ایسا کرے تو نوشتہ تغذیر کو مٹا دے
۳۱۔ انسان کے فطری طور پر دوسرے چلتے ہیں اور وہ نات سے لٹے یعنی اوپر کو آتے ہیں
درمیان میں انگلا پنکلا سسٹنا تین بڑی شریانیں ہیں جو وجود لطیف سے غذا لاکر دیتی ہیں
سانس لینا روکنا اور نکالنا جسے پورک کنہک اور ریچک کہتے ہیں ان سے امرت جھرتا ہے
اے کبیر یہ جھولنا آمد و شد متواتر ہوتی ہے اے بھولے پر آدمی پچھتاوتا ہے

مچگن مچگن کی ترشا بھائی کرم بھرم اگھ و یادھ ٹرے
کہے کبیر سنو بھئی سنتو ام ہوو کبھوں نہ مرے

۳۲۔ مو کو کہاں ڈھونڈھے ہو بندے میں تو تیرے پاس میں
نا میں بکری نا میں بھیدی نا میں چھری گنت ڈاس میں
بہیں کھال میں نہیں پونچھ میں نا ڈی نا مانس میں
نا میں دیول نا میں مسجد نا کعبے کیلاس میں
نا تو کو پو کر یا کرم میں نہیں جوگ بیراگ میں
کھوجی ہووے ٹرتے مہوں پل بھر کی تلاش میں
میں تو رہوں شہر کے باہر میری پوری مو اس میں
کہے کبیر سنو بھائی سادھو سب سانسوں کی سانگڑ میں

کئی کئی یگیوں کی پیاس وہاں بجھ جاتی ہے کہ بھرم گناہ تکلیفیں سب مٹ جاتی ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ اے سنتو سنو وہاں پر سب لافانی ہو جاتے ہیں کبھی نہیں مرتے

۳۳۔ اے بندے تو مجھے کہاں تلاش کرتا ہے میں تو تیرے پاس ہی ہوں
میں بکری، بھیدی، چھری یا گنت ڈاسے میں نہیں ہوں
میں نہ قربانی کی کھال میں ہوں نہ دھم میں نہ ڈی یا گوشت میں
میں نہ مندر میں ہوں نہ مسجد میں نہ کعبہ میں نہ کیلاش میں ہوں
میں کسی طرح کے کر یا کرم کے رسوم میں نہیں ہوں نہ جوگ بیراگ میں ہوں
اگر کوئی واقعی مجھے تلاش کرے تو میں فوراً اُسے پل بھر میں ملوں گا
میں شہر کے باہر قلعے کے اندر رہتا ہوں یعنی پوشیدہ ہوں
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو میں سانسوں کی سانس میں رہتا ہوں

مول کنول دل چتر بکھاؤ جاپ کھنگ لال رنگ مانو
دیو گنیش تنہ رو پاتھا نور دھ سر دھ چنور دلا رہا ہے
سواد چکر کھٹ دل بتاؤ برہم سوتری روپ نہاؤ
الٹ ناگنی کا سر مارو تنہاں شہد اوٹکارا ہے
نا بھی اٹھ کھل دل سا جاسین سنگھاسن وشنو ہراجا
جاپ ہرنگ تا مٹو کھ گاجا لکشی شیخو ادھارا ہے
دواوش کھل ہر دے کے ماہیں سنگ گوریو دھیان لگائی
سو ہم جذب تنہاں دھن چھائی گن کر جے جے کارا ہے
دو دل کنول کنٹھ کے ماہی تہہ مدھ بے اودیا بائی
ہری ہر ہر ہما چنور ڈلائی شرینگ نام اچارا ہے
تا پر کنج کنول ہے بھائی بگ بھنورا دوئی روپ لکھائی
نچ من کیت تنہاں ٹھکرائی سو نینن پچھو ارا ہے

پہلا چار پنکھڑیوں والا کھل دیکھ کر بتاؤ وہاں لال رنگ کا کھنگ جاپ ہوتا ہے
وہاں گنیش دیوتا کا قیام ہے جن کی ردھی مدھی نامی لونڈیاں چنور ہلاتی ہیں
اس کے بعد عمدہ کھل چھ پنکھڑیوں کا ہے جہاں برہما اور ساوتری موجود ہیں
یہیں جب کندھنی ناگن کو اٹھتے ہیں تو اونکار کی دھن ہوتی ہے
ناٹ کے مقام پر آٹھ پنکھڑیوں کا کھل ہے جہاں سفید سنگھاسن پر وشنو بیٹھے ہیں
وہاں پر ہرنگ لفظ کا جاپ ہوتا ہے وہاں لکشی ہیں اور شیش ناگ نیچے ہیں
دل کے مقام پر بارہ پنکھڑیوں کا کھل ہے وہاں گوری کے ساتھ شیوجی بیٹھے ہیں
وہاں سو ہم کا جاپ ہوتا ہے اور شیوجی کے خدمت گار یعنی گن ان کی جے بولتے ہیں
گھکے کے اندر دو پنکھڑیوں کا کھل ہے وہاں اودیا یعنی مایا رہتی ہے
وشنو شیو اور برہما بھی اس کی خدمت گزاری کرتے ہیں اور شرینگ کا جاپ ہوتا ہے
اس کے اوپر خاکستری رنگ کا کھل ہے جہاں بکھے بھی ہیں اور بھنورے بھی
وہاں پر قادر مطلق کی خواہش راج کرتی ہے یہ کھل آنکھوں کے پیچھے ہے

مرشد مینوں بیجی نبی ہے
سیاہ سپید تلوں بیج تارا اوگت الکھ رتی ہے
آنکھی مدھے پانکھی چکے پانکھی مدھے دھارا
تہہ دوارے دور میں لگاؤے اترے جھول پارا
شش شہر میں واس ہمارا تنہہ سرنگی جاوے
صاحب کبر سدا کے سنگی سبد محلے آوے

مرشد مینوں دیدار محل میں پیارا ہے
کام کرودہ مدھ بھارو سیل سنو کھ جھماست دھارا
مدیہ مانس متھیا تی ڈارو ہو گیاں گھوڑے اسوار بھرم سے نیارا ہے
دھوتی نیچی بستی پاؤ آسن پدم جگت سے لاؤ
کنہیک کر دیکھ کر دواؤ پہلے بھول سدھار کارہ ہوسارا ہے

ہمارا مرشد ہماری آنکھوں میں رہتا ہے وہ ہمارا نبی ہے
آنکھ کے سیاہ اور سفید تلوں کے درمیان نامیدہ ناخمیدہ خدا ہے
آنکھ کے درمیان پندہ ہے اور پندے کے درمیان دھارا
اس کے دروازے پر دور میں لگا کر دیکھیں تو بحر دنیا کے پار اتر جائیں
ہماری رہائش شونیہ یعنی نفی کے شہر میں ہے وہاں کامل ہی پہنچ سکتا ہے
مالک اور کبیر ہمیشہ کے دوست ہیں مالک انھیں شد کے محل میں لے آتے ہیں

آنکھوں سے دیکھ لے محل میں محبوب ہے
شہوت، غفہ، غور، لالچ، چھوڑو، برداشت، صبر، عفو اور سہائی اپنا
شراب، گوشت، جھوٹ بولنا، چھوڑو، گیان کے گھوڑے پر بیٹھ کر بھرم سے دور ہو جاؤ
دھوتی نیچی اور بستی کی یوگ کر یائیں کروا ٹھیک ڈھنگ سے پدماسن پر بیٹھو
سائنس اندر روک کر باہر نکالو متھارا پہلا کام سالبین غلیطوں کو دور کرنا ہے

ترک کئی محل میں ودیا سارا گھن ہر گرج میں سجے لگا رہا
لال برن سورج اُجیا رہا چتر کنور منجھار اونکار ہے
سادہ سوئی جن یہ گڈھ لینا نو دروازے پر گٹ چینہا
دسواں جائے کھول جن دینہا جہاں کلف وہ مہار ہے
آگے میت سٹن ہے بھائی مان سرور پہنچے انہائی
ہنس مل ہنس ہوسے جانی سنے جوامی اہار ہے
کنگرمی سارنگ بھیں ستارا اچھ برہم سن دربار
دوا دس بھان منس ایجا رکٹ دل کل منجھار سداونکار ہے
مہاسن سندھ بٹھی گھائی بن ست گورو پاوے تہہ ہائی
بیا گھر سنگھ سرب پہ کاٹی سچ اچنت پسا رہا ہے
آٹھ دی کنول پار برہم بھائی دہنے دوا دس اچنت رہائی
بائیں دس دل سچ سائی یوں کنولون نروار ہے

ترک کئی یعنی بھوؤں کے درمیان ودیا کا راج ہے وہاں نقاسے کی طرح ہادل گرجتے ہیں
وہاں سرخ رنگ کا سورج ہے اور چار پنکھڑیوں کے کمل پر اونکار ہیں
وہی سادہ ہیں جنھوں نے قلعہ فتح کیا، جسم کے نو دروازے تو صاف پہچانے جاتے ہیں
دسویں پر قفل پڑا ہے لیکن کھولنے والے اسے بھی کھول دیتے ہیں
اس کے آگے نفی کی دنیا ہے وہاں مان سرور میں نہایا جاتا ہے
وہاں جب امرت کی غذا ملتی ہے تو یوگ ہنسوں میں مل کر خود ہنس ہو جاتا ہے
وہاں چھوٹی بڑی سارنگیاں اور ستار بجتے ہیں اور عالم نفی میں اکثر برہم کا دربار ہے
بارہ سورجوں جیسی صاف روشنی ہے اور چھ پنکھڑیوں کے کمل کے درمیان اونکار ہے
مہاشونیہ سے ملاسنے والی مشکل وادی ہے جہاں ست گورو کے بغیر پہنچنا ناممکن ہے
وہاں شیر باگھ سانپ وغیرہ کاٹتے ہیں اور سچ نا فہمیدہ وجود پھیلا ہوا ہے
اسے بھائی آٹھ پنکھڑیوں کے کمل کے پار داہنے ہاتھ پر بارہ کولوں کے اچنت رہتے ہیں
بائیں دس کولوں کے سچ ہیں۔ اس طرح کنولوں کی تنظیم ہوئی ہے

کنول بھید کیا نروار یہ سب رچنا پسند منجھارا
ست سنگ کر ست گورو ہر دھارا وہ ست نام اچارا ہے
آنکھ کان مکھ بند کراؤ انہد چھٹکا شہد سناؤ
دونوں تل اک نار ملاؤ تب دیکھو گلزارا ہے
چند شور ایک گھر لاؤ سکھن سینہ دھیان لگاؤ
ترہینی کے سنگھ سماؤ بھور اتر چل پارا ہے
گھٹا سنگھ سنو دھن دون سہس کنول دل جگمگ ہوئی
تا سدا کر تا کرکھوں سوئی بنک نال دھنس پارا ہے
ڈاکن ساکن بہتہ کلکارے جم کلر دھرم دوت ہنارے
ست نام سن بھاگیں سارے ست گورو نام اچارا ہے
لگن منڈل وچ آدھ مکھ کوئیاں گورو مکھ سادھو بھر بھریا
لگے پیاس مہ بن کیا جاکے ہمہ اندھیا رہا ہے

میں نے سارے کنولوں کا ذکر کر دیا، یہ ساری صناعتی جسم کے اندر ہی ہے
ست سنگ کر کے ست گورو کو مہ جھکا کر اور ست نام کا چپ کر کے یہ دکھائی دیتی ہے
آنکھ کان اور منہ بند کر کے وہاں عمدہ انہدناؤ سنو
آنکھ کے دونوں تنوں کو ملاؤ پھر دیکھو کیا بہار ہے
چاند اور سورج یعنی ان دونوں اتھوں کو ایک جگہ لاکر سوشننا نامی پردھیان لگاؤ
ترہینی یعنی تینوں نارٹیوں رارٹا، سنگھ، سوشننا میں سما جاؤ، صبح پانی سے باہر ہو جاؤ گے
آگے جا کر گھٹنے اور سنگھ کی آوازیں سنائی دیں گی اور ہزار پنکھڑیوں کا کمل چمکتا ہوگا
اس پر قادر دکھائی دے گا، اس کمل کی ٹیڑھی نال سارے وجود کو پار کر جاتی ہے
اس جگہ کو کہتی ماکنی نامی چڑیلین جھنکی میں، حمدوت بھی خوف دلاتے ہیں
لیکن ست نام سن کر صحیح بھاگ جاتے ہیں جو ست گورو نے بتایا ہے
سب سے اوپر اوپر کے منہ والی کوئیاں ہیں جو گورو کے عقیدت مند سادھو ہیں وہ میر ہو کر پہنچے ہیں
لیکن بغیر گورو کے ہوئے لوگ جن کے دلوں میں اندھیرا ہے پیاس سے مرتے ہیں

آگے الگھ لوک ہے بھائی الگھ پرکھ کی تنہ ٹھکرائی
 ارجن سور روم سم نامیں ایسا الگھ نہارا ہے
 تا پر اگم محل اک سا جا اگم پرکھ تا ہی کو راجا
 کھر بن سور روم اک لاجا ایسا اگم اپارا ہے
 تا پر اکہ لوک ہے بھائی پرکھ انا می تہاں رہائی
 جو پہنچا جانے گا وہی کہن سخن سے نیا رہا ہے
 کایا بھید کیا نروارا یہ سب رچنا پنتڑ مچھارا
 مایا اوگت چال پسارا سو کاری گر مچھارا ہے
 آدی مایا کینہی چترائی جھوٹھی بازی پنڈ دکھائی
 اوگت رحمن رچی انڈ ماہی تاکا پرت بمب ڈارا ہے
 سبد، سنگم چال ہماری یہ کبیر ست گورو دئی تاروی
 کھلے کپاٹ شبد جھنکاروی پنڈ انڈ کے پار سو دیں ہمارا ہے

اس کے آگے الگھ لوک ہے جہاں الگھ پرکھ کا راج ہے
 وہ الگھ پرکھ ایسا دکھائی دیتا ہے جس کے ایک روئیں کی برابری اربوں سورج نہ کر سکیں
 اس کے اوپر اگم کا محل سجا ہے جس کا بادشاہ اگم پرکھ ہے
 ایسا محدود اگم ہے جس کے ایک روئیں کی برابری کھربوں سورج نہ کر سکیں
 اے بھائی اس کے اوپر اکہ لوک ہے جہاں اکہ پرکھ رہتا ہے
 اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں پہنچا ہے، وہ کہنے سننے کی حد سے باہر ہے
 جسم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ سب صناعتی جسم ہی میں ہے
 لیکن جس بعید از فہم کی مایا نے چال پھیلایا ہے وہ زبردست جادوگر ہے
 ازلی مایا نے یہ چال کی کہ ہمیں جھوٹا جسم دکھایا ہے
 اوگت یعنی بعید از فہم خدا نے انڈے میں جو بنایا ہے اس کا یہ محض عکس ہے
 ہماری چال شبد کے پرندے کی سی ہے جسے اے کبیر، ست گورو نے تالی بجا کر اڑایا ہے
 شبد کی گونج سے دروازے کھل گئے اور جسم کے انڈے کے باہر جو مقام دکھائی دیا وہ ہمارا ہے

پانچ برہم پانچوں انڈ بنیا پانچ برہم نہ پتھر جینیا
 چار مقام گپت تنہ کینہا جامدہ بندی وان پرکھ دبارا ہے
 دو پر بت کے سنگھ نہارو پھنور گچھا میں سنت پکارو
 ہنسا کرتے کبیل نہارو نہاں گوروں دربارا ہے
 ہنس اٹھاسی دیپ رچائے میرے پتے محل جڑائے
 مرنی بخت اکھنڈ صدائے تنہ سو ہم جھنکارا ہے
 سو ہم حد تھی تب بھائی ست لوک کی حد پئی آئی
 اٹھت سنگندہ مہا ادھیکائی جا کو وار نہ پارا ہے
 کھوٹوس بھان ہنس کو روپا بنیا ست دھن بکے الفیا
 ہنسا کرے چنور سر بھوپا ست پرکھ دربارا ہے
 کوٹن بھان اڈے جو ہوئی ایسے ہی پئی چند رکھوئی
 پرکھ روم سن ایک نہ ہوئی ایسا پرکھ دیدارا ہے

پانچ برہموں نے پانچ انڈے یعنی دنیا میں بنائیں اور اکثر کے آگے مزا کٹر کو پہچانا
 چار مقام پوشیدہ کر دیے جہاں برہم پرکھ کے دربار کا دیوان رہتا ہے
 دو پہاڑوں کے درمیان دیکھو پھنور جیسی گچھا میں آواز لگاؤ
 وہاں ہنس اٹھیلیاں کرتے ہیں اور وہاں گوروؤں کا دربار ہے
 وہاں اٹھاسی ہزار چراغ روشن ہیں میرے پتوں سے جڑے محل ہیں
 وہاں لگا ہمار ملی بجنے کی صدا آتی ہے اور سو ہم کی جھنکار اٹھتی ہے
 سو ہم کی حد جب چھوڑی تو ست لوک کی حد آگئی
 وہیں سے بہت زیادہ خوشبو آنے لگی جس کی کوئی حد ہی نہیں معلوم ہوتی
 وہاں سولہ سورج ہنس کی طرح ہیں اور ستیہ یعنی حقیقت کی دھن بننا سے نکلنے ہے
 ہنس وہاں بادشاہ کے سر پر چنور ہلاتے ہیں، وہ ست پرکھ کا دربار ہے
 اگر کروڑوں سورج جمع ہوں اور اتنے ہی چاند دکھائی دیں
 پھر بھی اس پرکھ کے ایک روئیں کے برابر نہ ہوں، وہ ایسا دیدنی پرکھ ہے

جو تھی سن انڈے کے ماہی پد نروان کی نقل بنائی
اوگت کلا ہوئے ست گورو آئی سو سو ہم یہ سارا ہے
تجی سن کی سنو بڑائی ایک سن کے دوئے بنائی
اوپر مہاسن ادھکان پیچھے کسٹ پسا رہا ہے
ساتویں سن مہاکال رہائی تاس کلا مہاسن رہائی
پار برہم کرتا پو تا ہی سو نہ اچھر سارا ہے
چھوٹیں سن جو نرگن رانی تاس کلا آسن سائی
اچھر برہم کہیں پن تا نہی سوئی سہرہ سارا ہے
چم سن نرگن رانی تاس کلا دونی سن چھائی
پرکھ پرکھت پدوی پائی سرگن سہرہ پسا رہا ہے
پرکھ پرکھت دو جی سن ماہی تاس کلا پر تھم سن آئی
جوت نرگن نام دھرائی سرگن تھول پسا رہا ہے

چونکی شونیہ جوائے میں ہے اس میں نروان پد کی نقل بنائی گئی ہے
وہاں ست گورو اوگت کا وصف لے کر آئے اور سو ہم کی اصلیت واضح کی
تیسرے شونیہ کی تعریف سنو ایک شونیہ کے دو حصے کیے گئے ہیں
اوپر مہاشونیہ کا پھیلاؤ ہے اور نیچے شونیہ کا
جو مہاکال ساتویں شونیہ میں رہتے ہیں ان کی کلا مہاشونیہ میں رہتی ہے
اسے پار برہم نام دے کر قائم کیا گیا ہے یہی نہ اچھر کی اصلیت ہے
جو نرگن برہم چھٹے شونیہ میں رہتے ہیں ان کی کلا شونیہ یعنی تیسرے شونیہ کے نچلے حصے میں ہے
اسے اکثر برہم کہتے ہیں اور درکار شہد بھی اسے ہی کہتے ہیں
پانچویں شونیہ میں جو نرگن ہیں ان کی کلا دوسرے شونیہ میں آئی ہے
اسے پرکھ پرکھتی کا نام دیا گیا ہے اور وہ خالص سنگن یعنی باوصف خدا ہے
جو پرکھ پرکھتی دوسرے شونیہ میں ہے اس کی کلا پہلے شونیہ میں آئی ہے
اس کا نام نرگن جیوتی رکھا گیا ہے اور وہ استھول سنگن یعنی ظاہر اوصاف کی حامل ہے

۳۰۔ کرنیوں دیدار پند سے نیا رہا ہے۔ ہرے سوچ بچار سو اندھ منجھارا ہے
چوری چاری رندا چارو متھیا تھ ست گورو سر دھارا
ست سنگ کرست نام اچارو سنگھ ہو دیدار ہے
جو جن ایسی کری کائی تنکی جگ پھیل روشنائی
اشت پرمان جگہ سکھ پائی دیکھا اندھ منجھارا ہے
سوئی اندھ کو اوگت رانی اکہر امر پور نقل بنائی
سُدھ برہم حد تنہ ٹھہرائی نام انامی دھارا ہے
ستویں سن انڈے کے ماہی جھلمبے کی نقل بنائی
مہاکال تہہ آن رہائی اگم پرکھ اچھا رہا ہے
چھوٹیں سن جو اندھ منجھارا اگم محل کی نقل سڈھارا
نرگن کال تہاں یہ دھارا الکھ پرکھ کہہ نیا رہا ہے
چم سن انڈے کے ماہی پد نروان کی نقل بنائی
مایا بہت نرگن رانی ست پرکھ دیدار ہے

۳۱۔ آنکھوں سے دیدار کرے وہ جسم سے جدا ہے اور دل میں غور کرے وہ اندھے کے اندر ہے
چوری 'زنا' غیبت اور جھوٹ ان چاروں کو چھوڑ کر ست گورو کو سر پر بٹھاؤ
ست سنگ کرست کا نام لو اور سامنے ہی اللہ کا دیدار کرو
جن لوگوں نے ایسی کائی کی ہے ان کی دنیا میں شہرت ہوئی ہے
آنکھوں مقاموں کو انھوں نے آسانی سے پار کر کے اسے اندھے کے درمیان دیکھا ہے
اس اندھے میں اوگت بادشاہ نے اکہر امر پور کی نقل پیدا کی
وہاں شدھ برہم کی حد مقرر کی اور اس کا نام انامی رکھا
اندھے کے ساتویں شونیہ کے درمیان جھلمب دنیا کی نقل بنائی
وہاں مہاکال کا مقام ہوا اسے اگم پرکھ کہا گیا
چھٹی شونیہ جوائے میں ہے اس میں اگم محل کی نقل بنائی گئی
نرگن کال وہاں قائم کیا گیا اور اسے نیا را الکھ پرکھ بتایا گیا
اندھے کی پانچویں شونیہ میں نروان پد کی نقل بنائی گئی
وہاں نرگن اپنی مایا کے ساتھ دیدار دیتے ہیں

دوسرا کاس میں اندر رہائی دیو مٹی واساتنہ پائی
 رمبھا کرتی نرت سداقی کلنگ شبد اچا را ہے
 پر تھم اکاس مرتب ہے لوکا جنم مرن کا جنبہ نہ دھوکا
 سو سنتا پیچھے ست لوکا ست گورو نام اچا را ہے
 چودہ طبق کیا غروا را اب نیچے کا سنو بچا را
 سات طبق میں چھ رکھو را بھن بھن سنو پرا ہے
 بیس دھول بارہ کہائی مین کچھ اور گرم رہائی
 سو چھ رہے سات کے ماٹھی یہ پاتال پرا ہے

رام نام ہما (رام نام کی اہمیت)

۳۳ رام کے نام تے پڑے ہر جہت سب رام کا نام سن بھرم مائی
 نرگن نرنگا رکے پار بھرم ہے تاش کو نام در شکار جانی

دوسرے آکاش میں اندر رہتے ہیں ان کے ساتھ دیوتا اور مٹی رہتے ہیں
 وہاں ہمیشہ رمبھا کا ناچ ہوتا ہے اور وہاں کلنگ کا جاپ ہوتا ہے
 پہلا آکاش مرت لوک یعنی دنیا ہے جہاں ہمیشہ زندگی موت کا دھوکا رہتا ہے
 یہاں کے جن سنتوں نے ست گورو کا نام لیا وہ ست لوک جا پہنچے
 ان چودہ طبقوں کا حال بتایا اب نیچے کا حال سنو
 نیچے کے سات طبقوں میں چھ پیرے دار میں ان کے الگ الگ نام سنو
 شیش ناگ، دھول، والاہ یعنی خوک، مچھلی، کچھوا، بڑا کچھوا
 یہ چھ پاتال کے سات طبقوں میں رہتے ہیں

۳۴ ساری دنیا ساری زمین رام کے نام سے ہے، اے گمراہ مغرور رام کا نام سن
 نرگن نرنگا رکے بھی آگے جو بھرم ہے اس کا نام در شکار ہے

پر تھم سن جو جوت رہائی تائی کلا او دیا پائی
 پترن سنگ پتری اُپجائی سندھ پیرٹ پرا ہے
 سنو ب اکاس اتر چن آئی برہما وشنو سادہ جگائی
 پترن سنگ پتری پر نائی سرنگ نام اچا را ہے
 چھٹے اکاس شیوا وگت بھو نرا گنگ گورو دھ کرتیں چورا
 رگری کیلاش گن کرتے سورا تنہ سو ہم مہرورا ہے
 چھم اکاس میں وشنو برا ہے بھی بہت سنگھاسن ساجے
 ہرنگ بیکٹھ بھکت سما۔ جے بھکتن کا رت سارا ہے
 چوتھ اکاس برہم بشارا ساد تری سنگ کرت و ہارا
 برہم پردھ میں اوم پد سارا یہ جگ سر جن پرا ہے
 تھرا کاس رہے دھرم رائی نرک سورگ جنبہ لینہ بنائی
 کر میں چل جیون بھگتائی ایسا عدل پرا ہے

پہلے ثنویہ میں جو خیا ہے اس کی کلا او دیا یعنی علم باطل ہے
 اس نے بیٹوں کے ساتھ بیٹیاں بھی پیدا کیں اور بڑا سمندر پھیلایا
 پھر وہ ساتویں آکاش پر اتر آئی اور سادھی سے برہما وشنو اور شیو کو جگایا
 بیٹوں کے ساتھ بیٹیاں بیاہ دیں اور اس جگہ شرننگ نام کا منتر دیا
 چھٹے آکاش پر اوگت یعنی نا فہمیدہ خدا کے عاشق شیو میں جن کی خدمت پاروتی، گنگا اور دھرتی کہتے ہیں
 اور کیلاش پر بت پر شیو کے گن شور کرتے ہیں وہاں سو ہم کا جاپ ہوتا ہے
 پانچویں آکاش میں وشنو ہیں جو کشمئی کے ساتھ سنگھاسن پر بیٹھے ہیں
 وہاں بیکٹھ لوک ہے جہاں بھکتوں کا اجماع ہے اور ہر رنگ کا جاپ ہوتا ہے
 چوتھے آکاش میں برہما ہیں جو ساد تری کے ساتھ مہوج کرتے ہیں
 برہما کی جگہ اوم شبد کا پھیلاؤ ہے، اس سے برہما نے دنیا پیدا کی ہے
 تیسرے آکاش پر دھرم راج رہتے ہیں جنھوں نے نرک اور سورگ بنائے ہیں
 زندگی میں جوئے کاموں کا نتیجہ دینے کا انصاف کا کام ان کا ہے

دشنو پوجا کرے دھیان شکر دھرتی منہ سو بھجے بہہ بیرہ بانی
کہے کبیر کوڈ پار پاوے نہیں رام کو نام ہے اکہ کہانی

۲۲۔ رسنا رام گن دم رم پیجے۔ گنا تیت نر موک لیجے
نر گن برجم۔ جیورے بھائی۔ جہ مہرت سدھ بدھ پائی
بکھتج رام نہ جیس ابا گے۔ کا بوڑے لالچ کے آگے
تے سب ترے رام رس موادی۔ کبیر بوڑے بکوا دی

۲۵۔ من رے جب تے رام کیورے۔ پھر کہیے کو کچھ نہ رہیوں
کا بھو جوگ جگت چپ دانار۔ جو نہیں رام نام نہ جانا
کام کرودھ دوڈ مارے۔ گورو پر ساد سب تارے
کہ کبیر بھرم ناشی۔ رام ملے اونا ششی

اس کی دشنو پوجا کرتے ہیں شیوجی اس کا دھیان دھرتے ہیں اور برہما طرح طرح حمد ثنا کرتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ کسی نے اس کا پار نہیں پایا، رام کا نام بیان نہیں کیا جا سکتا

۳۲۔ اے زبان! تو رام کا رس پی۔ اور ماورائے اوصاف قائم بخود خدا کو سمجھ
غیر اوصاف برہم کا اے بھائی چپ کر۔ جسے یاد کرنے سے عقل و فہم ملتی ہے
اے بد بخت تو نے زہر چھوڑ کر رام نام نہ چپا۔ تو لالچ کی وجہ سے غرقاب ہو گیا
جو رام نام کے شوقین تھے ان کی ناو پار ہو گئی۔ کبیر کہتے ہیں کہ بکواس کرنے والے ڈوب گئے

۳۵۔ اے میرے دل جب سے میں نے رام نام کہا ہے۔ پھر اور کچھ کہنے کو نہیں رہا ہے
یوگ لیگیہ جب اور خیرات بے کار ہیں۔ اگر تو نے رام نام نہیں جانا
شہوت اور غصہ دونوں ختم کر دو تو گورو کی ہر بانی سے پار ہو گے
کبیر کہتے ہیں کہ تذبذب چھوڑو تو لافانی رام ملیں گے

۳۶۔ رام کا نام سنسار میں سارا ہے
رام کے نام نے کوٹ پانک ٹرے
رام کا نام لے سادھو سمون کرے
رام کا نام لے سور سنگھ لڑے
رام کا نام لے ناری سستی بھئی
رام کا نام لے تیر کھ سب بھر یا
رام کا نام لے مورتی پوجا کرے
رام کا نام لے دیت دانی
رام کا نام لے دیر پچھنک بنے
رام کا نام جو بید کا مول ہے
رام کا نام کھٹ شاستر متھیے
رام کا نام اگھا دھ لیلیا بڑی
رام کا نام لے دشنو سمون کرے
رام کا نام امرت
رام کا نام بسواس مانی
رام کا نام لے بھکتی ٹھانی
پیٹھ سنگھ رام میں میدھ ٹھانی
کھنہ بن کنت سنگ جہ اڑانی
کرت اسنان جھگور پانی
رام کا نام لے دیت دانی
رام کا نام دد بھٹ جانی
نغم پنجور کرتو چھانی
چن کھٹ درشنوں میں کہانی
کھوجت کھوج نہہ ہار مانی
رام کا نام شیو یوگ دھیانی

۳۷۔ دنیا میں اصل بات رام کا نام ہے۔ رام کا نام ہی امرت کی باتیں ہیں
رام کے نام سے کروڑوں گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ رام کا نام یقین کے قابل ہے
رام کا نام لے کر سادھو خدا کی یاد کرتا ہے۔ رام کا نام لے کر بھکت بھکتی میں جتا ہے
رام کا نام لے کر بہادر سامنے لڑتا ہے۔ جنگ میں گھس کر اس میں حصہ لیتا ہے
رام کا نام لے کر عورت سستی ہوتی ہے۔ خاوند کے ساتھ چل کر رکھ ہو کر اڑتی ہے
رام کا نام لے کر سب یا تری تیرتھوں کو جاتے ہیں۔ اور پانی اچھا ل اچھا ل کر اشان کرتے ہیں
رام کا نام لے کر بھاری مورتی کی پوجا کرتا ہے۔ رام کا نام لے کر سخی خیرات کرتا ہے
رام کا نام لے کر برہمن گداگری کرتا ہے۔ سمجھو کہ رام کا نام پانا محال ہے
رام کا نام چاروں ویدوں کی جڑ ہے۔ ویدوں کو چھوڑ کر یہی اصلیت نکلتی ہے
چھ شاستروں کو متھ کر رام کا نام ہی نکلا۔ اور چھ درشنوں میں بھی وہی کہانی ہے
رام کے نام کی لیلیا اپا رہے۔ کھوجنے والوں نے ہار نہیں مانی لیکن اسے کھوج بھی نہ سکے
رام کا نام لے کر دشنو سمون کرتے ہیں اور رام کا نام شیوجی دھیان میں دھرتے ہیں

لگا رہے چرخ ست گورو کے چند چکوروں کی دھارا
کہیں کیر سنو بھی سادھو نکھ ٹٹکھ شبد ہمارا

۴۔ شبد کو کھوج لے شبد کو بوجھ لے شبد ہی شبد تو چلو بھائی
شبد آکاش ہے شبد پاتال ہے شبد تے پنڈ برہمنہ چھائی
شبد بنا ہے شبد مرون ہے شبد کے خیال مورت بنائی
شبد ہی وید ہے شبد ہی نادر ہے شبد ہی شاستر بہ بھانٹ گائی
شبد ہی منتر ہے شبد ہی منتر ہے شبد ہی گورو سکھ کو سنائی
شبد ہی توبہ ہے شبد بد توبہ ہے شبد آکار غرا کار بھائی
شبد ہی پڑکھ ہے شبد ہی نادر ہے شبد ہی تین دیوا کھپائی
شبد ہی درشت ان درشت اوکار ہے شبد ہی مکمل برہمنہ بنائی
کہیں کیر تے شبد کو پڑکھ لے شبد ہی آپ کرتا بھائی

ست گورو کے قدموں میں ایسا لگا رہنا چاہیے جیسے چکور چاند میں دھار ہوتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ سنو سنو ہمارا سدا پاپا تو شبد ہی ہے

۵۔ شبد کو کھوج لے شبد کو سمجھ لے اور اے بھائی تو شبد ہی کے مہارے چل
شبد آسمان ہے شبد تخت الثریا ہے شبد ہی زمین اور ساری دنیائے
زبان میں شبد رہتا ہے کان میں شبد رہتا ہے اور شبد ہی نے اپنے خیال سے ہر چیز پیدا کی ہے
شبد ہی وید ہے شبد ہی اندرونی آہنگ ہے شاستروں نے شبد ہی طرح طرح گایا ہے
جنر منتر سب شبد ہی ہے گورو نے مرید کو شبد ہی دیا ہے
شبد ہی عنصر ہے شبد ہی بے غصہ ہے شبد ہی باجم اور بے جسم خدا ہے
شبد ہی مرد ہے شبد ہی عورت شبد ہی بڑے دیوتا برہما وشنو ہمیش ہے
شبد ہی دیکھا ہوا جہان ہے شبد ہی ان دیکھا اوکار شبد ہی سے ساری دنیا بنی ہے
کہہ کہتے ہیں کہ شبد کو سمجھ لو اے بھائی شبد ہی قادر مطلق ہے

شبد سے مٹی بھیکھ دھرت میں شبد ہے انورگی
کھٹ دشن مہ شبد کہت میں شبد ہے سیرگی
شبد سے ملایا جگ اپانی شبد سے کسیر ہمارا
لہ لہیر جہنہ شبد موت ہے تون بھید ہے نیارا

۶۔ سادھو شبد مہن سے نیارا جانے گا کوئی جان پارا
جوگی جیتی تھی سنیا سی انگ لگا دے چھارا
بول منتر مت گورو دایا بن کیسے اترے پارا
جوگ جگ برت نیم سادھنا کرم دھرم یو پارا
سو تو مکنتی سن سے نیاری کس چھوٹے جم دوارا
نگم نیت جاکے گن گاوین مشنکر جوگ ادھارا
دھیان دھرت جہد برہما وشنو سو پر بھو انگ اپارا

شبد کو سن کر ہی یوگی اپنا بھیس بناتے ہیں خدا کا عاشق بھی شبد کہتا ہے
چھ درشنوں میں بھی شبد کو مانا گیا ہے اور تارک نفس بھی شبد کہتے ہیں
نایا نے شبد ہی سے دنیا کی تخلیق کی ہے سب شبد ہی کا پھیل ڈھ ہے
کہہ کہتے ہیں کہ جہاں شبد کی رہائش ہے وہاں کے اسرار علاحدہ ہی ہیں

۷۔ اے سادھو! شبد سب سے نرال ہے اس بات کو کوئی جاننے والا ہی جانے گا
یوگی، سدھ، تپسی، سنیا سی اور بھجوت لگانے والے
اگر ان پرست گورو کی مہرانی کا اصرار نہیں ہے تو یہ پار کیسے اتریں گے
لوگ، گیہ، برت، قواعد دینی، ریاضت، دھرم کرم کے دھندھے
مکنتی تو ان سب سے علاحدہ ہے۔ ایسے آدمی جم راج کے یہاں نہیں چھوٹیں گے
وید ویدانت جس کی توصیف کرتے اور مہا یو جس کا یوگ کرتے ہیں
برہما اور وشنو جس کا دھیان دھرتے ہیں وہ بالک ناقابل فہم اور لامحورود ہے

کیشو کے کلا ہوئے بیٹھی شیو کے بھون بھوانی
پنڈا میں کے رت ہوئے بیٹھی تیر کتھ میں بھئی پانی
یوگی کے یوگنی ہوئے بیٹھی راجا کے بھئی رانی
کا ہو کے میرا ہوئے بیٹھی کا ہو کے کوڑی کافی
بھکتی کے بھکتی ہوئے بیٹھی برہما کے برہمانی
کہے کبیر سنو ہو سنتو یہ سب اکتھ کہان

۴۳۔ سب ہی مدماتے کووند جاگ۔ سنگیہ چور گھر موسن لاگ
یوگی مدماتے یوگ دھیان۔ پنڈت مدماتے پرہ پڑان
تپسی مدماتے تپ کے بھو۔ سنیا سی مدماتے کریمبو
مولنا مدماتے پڑھ مصاحف۔ قاضی مدماتے کے انصاف
شکد یوستے اودھو اکور۔ ہنومت مدماتے لنگور

وہ وشنو کے گھر میں لکشی ہو کر بیٹھی ہے اور شیو کے گھر بھوانی ڈر کا بن کر
جسم کے اندر شہوت کی خواہش بن گئی اور تیر تقوں میں پانی
یوگی کے گھر یوگنی ہو کر بیٹھی ہے اور راجا کے گھر رانی ہو کر
کسی کے گھر میں وہ میرا بن کر بیٹھ گئی کسی کے یہاں کافی کوڑی بن کر
بھکتوں کے گھر بھکتی ہو کر بیٹھی اور برہما کے گھر میں برہمانی بن کر
کبیر کہتے ہیں کہ سنو سنتو یہ کہانی کہی نہیں جاسکتی

۴۴۔ سب مست پڑے ہیں کوئی جاگتا نہیں ہے۔ چور ساتھ لگا ہے جو گھر لوٹ رہا ہے
یوگی لوگ یوگ دھیان میں مست ہیں۔ پنڈت پڑان پڑھ کر متوا لے ہیں
تپسوی اپنی ریاضت میں پھوٹے ہیں۔ سنیا سی اپنے ہی غور میں ڈوبے ہیں
مولانا قرآن خوانی کر کے مست ہیں۔ قاضی لوگ انصاف کے غور میں ہیں
اودھو اور اکور کی کہانی کہہ کر شکد یوست مست ہیں۔ ہنومان جی اپنی دم کی مستی میں ہیں

مایا پرچ (مایا کی شرارت)

۴۵۔ رام تیری مایا دند بچاوس

گئی متی واک سمجھ پرے ہند مٹر زمنہ بچاوس
کاسیر کے ساکھ بڑھے یہ پھول الوہیم باقی
کیتک چانک لاگ رہے ہیں چاکھت ہوا اڑانی
کہا کھجور بڑائی تیری پھل کوئی نہہ پاوس
گریشم رت جب آئے تھان چھایا کام نہ آوے
اپنا پنڈت اور کو سکھوے کا منی کنک سیان
کہے کبیر سنو ہو سنتو رام بجرن رتی مان

۴۶۔ مایا مہا ٹھگن ہم چانی

ترگن پچاس یے کر ڈولے ہولے مدهوری بانی

۴۷۔ اے رام تیری مایا بڑی شرارت کر رہی ہے

اس کی چال ڈھال سمجھ میں نہیں آتی وہ دہوتا انسان، منی لوگوں سب کو بچا رہی ہے
سیمل کی شارخ پر ان خوبصورت پھولوں یا پھلوں کی کیا حقیقت ہے
بست سے پیسے پھلوں کے انتظام میں ہیں لیکن وہ چکھتے ہی پھٹ جاتے ہیں اور ان کی روٹی ہوا میں اٹھ جاتی ہے
اے کھجور تیرے بڑے ہونے سے کیا حاصل اتیرا پھل تو کوئی پانا نہیں
اور جب گرمی کا موسم آ پہنچتا ہے تو تیرا سایہ بھی کام نہیں آتا
خود تو حقیقت سمجھتی ہے دوسروں کو زن اور زہ کے چکر میں ڈالتی ہے
کبیر کہتے ہیں اے سنتو سنو رام کے قدموں میں جانے ہی میں عزت ہے

۴۸۔ ہم جانتے ہیں کہ مایا نہ بزدست ٹھگنی ہے

اس نے ترگن کو پچاس کر اپنے ہاتھ میں کر لیا اور سٹھی باتیں کرتی پھرتی ہے

کچھ امرت گو ایک ہی سانی ۔ جن جاننا تن کچھ کے سانی
کہا بجھے فرسندھ بے سوجھا ۔ بس پرپچ جگ موڑھ نہ بوجھا
مست کے بن کون کن کہی ۔ لالچ لالگے آستا رہی
سوا ہے مر جا ہو گے موئے کرباجی ڈھول
سو پن سینہی جگ بھیسا سہ دان رہ بول

۲۵۔ جراسندھ ششوپال سنگھارا ۔ سہس ارچنہ چھل سے مارا
بڑ چھل راون سے گئے پتی ۔ لکارہ کچن کی بھیتی
دریودھن اکھا نہر گینو ۔ پنڈو کیر پررم نہر پینو
مایا کے ڈمبھ گے سب راجا ۔ اتم مدھیم باجیں باجا
چھانچ کو سے دت دھرن سانا ۔ یا کو جیو پر تیت نہ آنا
کنہ لوں کہوں اچینے گینو ۔ چیت اچیت جھگر اکھینو

زہر اور امرت کو ایک میں ملا گیا ہے ۔ لیکن جو لوگ جانتے ہیں وہ اسے زہر ہی مانتے ہیں
آدمی میں عقل ہو لیکن نظر نہ ہو تو کیا فائدہ ۔ احمق کو تعارف کرائے بنا دنیا بھی سمجھ میں نہیں آتی
جس شخص میں فہم کی کمی ہے وہ بے وصف ہے ۔ وہ لالچ کی وجہ سے امید لگائے رہتا ہے
تم لاپچی توتے کی طرح مر جاؤ گے اور مرنے پر ڈھول نہیں بجے گا یعنی نام نہیں رہے گا
ساری دنیا خواب کی شوقین ہو گئی ہے تم سب سہو اور سخی رہو یہی اصل بات ہے

۲۵۔ جراسندھ اور ششوپال مارے گئے ۔ مایا نے سہسرا رچن کو بھی دھوکے سے مارا
راون جیسے بڑے سورما چھل سے مارے گئے ۔ لکارا صرف سونے کی دیوار بن کر رہ گئی
دریودھن اپنے گھمنڈ میں مارا گیا ۔ پانڈو بھی آخری منزل نہیں پاسکے
مایا کے دیئے ہوئے غور سے سارے راجا ختم ہوئے ۔ ان کے چھوٹے بڑے باجے بکتے ہی رہے
شاعر کو خالی کر کے شاعری زمین میں سما گئی ۔ اس بات پر لوگ یقین نہیں کرتے
میں کہاں تک بتاؤں غیر ذی جس بھی ختم ہوتا ہے ۔ ذی جس اور غیر ذی جس کا جھگڑا کر ایک ہی معنی غریبی جس جانتے ہیں

سندھامیو مایا کے دھارا ۔ راجا اندھما تے کبیر ہنکار
شیو مات رہے ہرنی چرن سیو ۔ کل مانتے ناما جے دیو
وہ ستیہ ستیہ کہہ سمرت وید ۔ جس راون مارے گھر کے بھید
دھرم چنیل من کے اڈھم کام ۔ کہہ کبیر ۔ بچ رام نام

۲۴۔ اندھ گشتی سرشت ہے پوری ۔ تین ٹوک میں لاگ ٹھگوری
برہمہ ٹھگرو نام سنگھاری ۔ دیون مہت ٹھگرو ترپاری
راج ٹھگوری بشنوہ پوری ۔ چودہ بھون کیر چودہ دھری
آوانت جہر ساہ نہ جان ۔ تہہ کے ڈر تم کا ہے مانی
او آتنگ تم جات پتنگا ۔ یلم گھر کبیر جیو کے سنگا
نیم کیٹ جس نیم پیارا ۔ کچھ کو امرت کہیں گنوارا
کچھ کے سنگ کون گن ہونی ۔ کچھت لاکھ مول کو کھوئی

مایا کے جال میں پھنس کر ساری دنیا بوش گنوارہ ٹھگی ۔ راجا لوگ غرور کے ماتے ہیں
وشنو کی خدمت کر کے شیو بھی بے خبر ہو گئے ۔ کچھک میں نام دیو اور بے دیو بھی مست ہی رہے
اسم تیاں اور وید ستیہ ستیہ کہتے رہے اور گمراہ کرتے رہے جیسے راون کو گھر کے بھیدی نے مار دیا
یہ اس غیر مستقل نفس کے ارذل کام ہیں ۔ کبیر کہتے ہیں کہ رام نام کا ورد کرو

۲۴۔ لوگوں کا اجتماع اندھا ہے اور ساری دنیا پاؤں ہے ۔ تینوں لوگوں میں ٹھگی ہو رہی ہے
مایا نے نام کی مالا گوندھ کر برہم کو ٹھگا اور دیوتاؤں کے ساتھ مہادیو کو بھی ٹھگا
اس نے وشنو کی ۔ جو چودہ دنیاؤں کے مالک ہیں ۔ پوری کا بھی راج ٹھگ لیا
جس راجا کو ابتدا انتہا کا پتہ نہیں ہے اس سے تم کیوں خوف کھاتے ہو
وہ بہت اونچا ہے اور تم صرف پٹنگے ہو ۔ ہر جاندار کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے
جیسے نیم کے کیرٹے کو نیم ہی عزیز ہے ویسے ہی نا فہم لوگ زہر کو امرت کہتے ہیں
زہر کے استعمال سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے ۔ تھوڑے سے منافع کے پھر میں اصل بھی کھو جاتا ہے

۳۷۔ ناگن نے پیدا کیا ناگن ڈس کھایا
 کوئی کوئی جن بھگت بھئے گورو سرن کھایا
 شرنگی رشی بھاگت بھئے بن ماں بے جائی
 آگے ناگن گانس کے وہ ہی دھر کھائی
 نیزہ دھاری شیو بڑے بھاگے کیلاسا
 جوت روپ پرگٹ بھئی پرہت پرکاس
 ستر زمینی جوگی جتی کوئی پنچن نہ پایا
 ون تیل ڈھونڈھے نہیں کچے دھر کھایا
 ناگن ڈرپے سنت سے نہوال نہجاوے
 کہ کبیر گورو منتر سے آپے مر جاوے

۳۸۔ ای مایا جگ موہنی موہس سب جگ دھائے
 ہری چندست کے کار نے گھر گھر گھو بکائے
 یا مایا دگھونا تھ کی پوری کھیں چلی امیرا ہو
 چتر چکینا چن چن مارے کا ہو نہ رکھے میرا ہو
 مونی بیر دگبر مارے دھیان دھرے تے جوگی ہو
 جنگل میں کے جنگم مارے مایا کہہ نہ بھوگی ہو
 وید پڑھنا پانڈے مارے پنجا کرتے سوامی ہو
 ارتھ پارت پندت مارے باندھو سکل لگائی ہو
 شرنگی رشی بن بھینر مارے سر برہما کے پھوری ہو
 ناتھ پھندر چلے پیٹھ دے سنگھل ہو میں پوری ہو
 ساکت کے گھر کرنا دھرتا ہری بھکتی کی چیری ہو
 کہے کبیر منو بھئی سنتو جیوں آوے تیوی پھیری ہو

۳۹۔ ناگن نے انڈے پیدا کیے اور انھیں کوکھا گئی

صرف کچھ بھگت بچ گئے جن کی حفاظت گورو کی پناہ کی وجہ سے ہوئی
 شرنگی رشی اس سے ڈر کر بھاگے اور جنگل میں جا بے
 لیکن ناگن نے انھیں آگے آکر وہیں پکڑ کر کھایا
 نیزہ یا ترشول والے بڑے شیو اس کے ڈر سے بھاگ کر کیلاش میں بے
 وہاں وہ تجلی بن کر چکی اور پہاڑوں کو روشن کر دیا
 اس سے دیوتا، انسان، مٹی، جوگی، جتی کوئی بچ نہ سکا
 اسے تلک اور تیل کی ضرورت بھی نہ ہوئی، انھیں کچا ہی کھا گئی
 لیکن یہ ناگن سنت سے ڈرتی ہے، اس کے پاس نہیں آتی
 کبیر کہتے ہیں کہ گورو کے منتر سے خود ہی مر جاتی ہے

یہ مایا دنیا کو موہنے والی ہے، دوڑ کر سب دنیا کو موہتی ہے

سچ کی وجہ سے ہر شہنشاہ راجا گھر گھر گئے رہے

۴۰۔ رام کی یہ مایا شکار کھیلنے نکلی

اس نے بڑے طرفدار چالاک چن چن کر مارے، کسی کو نہ چھوڑا
 اس نے مونی سادھو، بے لباس سادھو اور دھیان دھرتے جوگی بھی مارے
 جنگل کے جانور بھی مارے، ان میں سے کسی نے مایا پر قابو نہ پایا
 مایا نے وید پڑھنے والے برہمن مارے اور پوجا کرنے والے سوامی بھی
 جو پندت شاستروں کے شارح ہیں انھیں بھی مارا، سب کو لگام میں باندھ لیا
 جنگل کے اندر شرنگی رشی کو مارا اور برہما کا سر بھی پھوڑ دیا
 پھندر ناتھ بھی پیٹھ دے کھا گئے، مایا نے انھیں بھی سمندر میں ڈبو دیا
 یہ بہ معاش کے گھر کی کرنا دھرتا ہے لیکن خدا پرستوں کی لوندی ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ یہ ان کے پاس جس طرح آتی ہے اسی طرح لوٹ جاتی ہے

کہہ کبیر سب جگ پیار ۔ یہ اپنے ہلکے بے مار

۵۔ کر پتوں کے بل کھیل مار ۔ پنڈت جو بولے سولے پیار
کپرا نہ پہرے رہ اگھار ۔ نہ جیسے سو دھنات پیار
اٹلی پٹی باجے سو تار ۔ کاٹتے مارے کاٹتے پیار
کہہ کبیر داسن کے داس ۔ کاٹتے سکھ دے کاٹتے داس

۵۱۔ سنتو اک اچرج کبھو بھائی ۔ کہوں تو کو پنتیا
ایک پرکھ ایک ہے ناری ۔ بچ کر کر ہو ۔ سپارا
ایکے انڈا سکل چور اسی بھرم بھلا سنسارا
ایکے ناری جال پسارا جگ میں بھیا اندیا
کھوجت کا ہوانت نہ پایا برہما وشنو جیسا

کبیر کہتے ہیں کہ ساری دنیا اس کی عاشق ہے لیکن یہ اپنے بیٹے کو ماد دیتی ہے
۵۔ ایک عورت شوخی سے چھل بل کرتی ہے 'جو پنڈت ہو وہ سوچے
وہ کہے نہیں پہنچتی 'برہنہ رہتی ہے' کم وروں کو وہ بہت پیاری ہوتی ہے
اس کا باجائو سیدھا بھرا ہوتا ہے 'کسی کو مارتی ہے کسی کو رہا کرتی ہے
غلاموں کا غلام کبیر کہتا ہے کہ وہ کسی کو سکھ دیتی ہے کسی کو ادا اسی

۵۱۔ اسے سنتو ایک بڑا تعجب ہے 'اگر میں اسے بتاؤں گا تو کوئی یقین نہیں کرے گا
ایک ہی مرد ہے ایک ہی عورت 'اس بات کو سوچو
اور ایک ہی انڈے میں چور اسی ہیں 'دنیا چکر میں پڑی ہے
ایک عورت نے جال بچھایا ہے جس سے دنیا بھر کو اندیشہ ہو گیا ہے
برہما وشنو ہمیشہ تینوں کو تلاش کرنے پر بھی اس کی حد نہ ملی

۴۸۔ بوجھو پنڈت کر مو بھائی 'پیشے ا ہے کی ناری
برہمن کے گھر برہمنی ہوتی ہوگی کے گھر چیلی
کلمہ پڑھ پڑھ بھی ترکہ کی کوئی میں رہے اکیل
گھر نہ برہمنی یاد نہ کرنی پڑے جھم 'مو نہاری
کنوار سے منڈے اک نہ چھانڈے آپ ہی کی کنواری
رہے نہ میکے جاہ نہ سسرے سائیں سنگ نہ سوے
کہہ کبیر وہ جگ ٹھگ جیسے جات پانت گل کھوے

۴۹۔ تم بوجھو پنڈت کون ناری ۔ کوئی نا نہہ بیابل رہ کمار
یہ سب دیون بل جہہ دینہ ۔ تہہ چاروں یک ہی سنگ لینہ
یہ پرتھمہ پر من روپ آئے ۔ ہوئے سائیں سب جگ کچھ کھائے
یو برے یو دتی دے نہ ناہ ۔ ات تیج کیا ہے رین تاہ

۴۸۔ اسے پنڈت سوچ بچار کر کے بتاؤ کہ یہ مرد ہے یا عورت
یہ برہمن کے گھر برہمنی ہوتی ہے اور جوگی کے یہاں اس کی چیلی
کلمہ پڑھ کر یہ مسلمان عورت ہو گئی 'شاعر میں اکیل ہی رہتی ہے
اس کے کوئی شوہر نہیں ہے 'اس نے شادی نہیں کی پھر بھی بیٹا جنا
اس نے کوڑا بیاہا کوئی نہیں چھوڑا لیکن خود انکی ناکتہا ہے
یہ نہ مانگے رہتی ہے نہ سسرال جاتی ہے نہ خاوند کے ساتھ سوتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور لوگوں کی ذات پات اور خاندان کی حرمت لے لیتی ہے

۴۹۔ اسے پنڈت بتاؤ وہ کون عورت ہے جس نے کسی سے شادی نہیں اور کنواری رہتی ہے
سادے دیوتاؤں نے مل کر اسے وشنو کو دے دیا اور وہ چاروں یگوں میں ان کے ساتھ رہی
پہلے یہ بڑی نازک حسینہ بن کر آتی ہے پھر ناگن بن کر سب کچھ کھا جاتی ہے
اس نے بڑے بڑے بادشاہوں سے بیاہ لیا اور ان کی ضیا کو رات میں بدل دیا

۵۴۔ انتر جیوتی شبد اک ناری ہری برہما تاکے تر پراری
 لکھری ایک بدھا نمبہ کھنڈا - چودہ لکھ پائے سو لکھ
 ہری ہر برہم منہ تہہ ناویں تے پئی تین بساں گاویں
 تے پئی رچ کھنڈ برہمنا - چودہ درشن چھانوے پکھنڈا
 پیٹ ہی کا جو نہ بید پڑھایا - سنت کمرے ترک نہ آیا
 ناری گوچت گر بھد پر سوتی - سوانگ دھت پتے کمر توتی
 تینا ہم تم ایکے لود سو - ایکے پران بیال موہو
 ایکے جی جناسنار - کون گیان تے بھونارا
 لوگ کی گت کا چ نہ جانی - ایک جیہہ کت کہوں بکھانی
 جو مکھ ہوئے جیہہ دس لکھا - تو کوئی آئے بھنٹو جاکھا
 کبیر پکار کے ای لیکو بھوار
 رام نام جانے بنا بوڑھو سنار

۵۵۔ اندر کا اجالا اور شبد ایک عورت ہے جس کے بیٹے برہما، وشنو اور شیو ہیں

پھر اس نے ایک جگہ کو لگ لگ کیا اور انھیں چودہ جگہوں میں بانٹا
 پھر جن کے نام وشنو، مہادیو اور برہما تھے انھوں نے تین مقامات بسائے
 پھر زمین اور ساری دنیا کو پیدا کیا - ساتھ ہی چھ درشن اور چھانوے پکھنڈ بنائے
 کوئی شخص ماں کے پیٹ سے وید پڑھ کر نہیں آتا نہ کوئی مسلمان سنت کمرے ہوئے پیدا ہوتا ہے
 بعض اعضاءے تناسل، حمل، تولید یہ طرح طرح کے سوانگ اس نے بنائے
 اس وجہ سے ہم میں تم میں ایک ہی ہو ہے - سب کو ایک ہی روح نے پیدا کیا ہے
 ایک ہی ماں نے ساری دنیا جنی ہے - کیا سمجھ کر علاحدگی کی گئی
 جو خدا ہم سے پر ہے اس کے طریقے کوئی نہیں سمجھتا - میرے ایک ہی زبان ہے میں کیوں کر بیاں کروں
 اگر کسی کے دس لاکھ زبانیں اور منہ ہوں تو ممکن ہے کہ اس کا عظیم بیان ہو
 کبیر پکار کر کہتے ہیں کہ اس بات کو عمل میں لاؤ
 رام نام کو جانے بغیر ساری دنیا برباد ہو گئی

ناگ پھانس بیٹے گت جینے - موس کل جگ کھانی
 گیان کھنگ بن سب جگ جوچے - پکر کاچو نمب پانی
 آپ ہی مول پھول پھلوانی - آپ ہی جن جن کھانی
 کہہ کبیر تیتی جن ابرے - جنہ گورو دیو جگانی

جگت ایتھی (پیدائش دنیا)

۵۶۔ جیو روپ یک انتر واما انتر جوت کون پر کا سا
 اچھا روپ نار اوتری تناس نام کا تیری دھری
 تہہ ناری کے پت تین بھینو - برہما وشنو شنبو نام دھری
 تہہ برہما ابو جت متادی کو نور پڑکھ کا کمر تم ناری
 تم ہم ہم تم اور نہ کوئی تم موہ پڑکھ ہمیں نور جوئی
 باپ پوتے کی ناراک ایکے مائے بیسائے
 دیکھو ناپوت پوت اس باپے چھینے دھائے

اپنے جسم کے اندر وہ ناگ پھانس کی زبردست کندیلے ہے اور ساری دنیا کو لوٹ کر کھاری ہے
 ساری دنیا اسے گیان کی تلوار کے بغیر جیتنا چاہتی ہے لیکن اسے پکڑ نہیں پاتی
 وہ خود ہی جو، پھول اور پھل ہے خود ہی انھیں جن جن کھانے والی
 کبیر کہتے ہیں کہ وہی لوگ بربادی سے بچے جنھیں گورو نے جگادیا
 ۵۷۔ روح اور سم اندر ایک دوسرے سے جدا ہیں تو اندر کی روشنی کون جگاتا ہے
 خواہش نام کی ایک عورت پیدا ہوئی جس کا نام کا تیری رکھا گیا
 اس عورت کے تین بیٹے ہوئے جن کا نام برہما، وشنو اور شیو ہوا
 پھر برہما نے ماں سے پوچھا کہ تمھارا مشوہر کون ہے تم کس کی بیوی ہو
 اس نے کہا کہ تم میں، ہو اور میں تم دونوں کوئی نہیں ہے، تم میرے مرد ہو میں تمھاری عورت
 بیٹے اور باپ کی ایک ہی عورت ہے جس نے ایک ساتھ دونوں شوہر کیے ہیں
 میں نے ابھی تک ایسا پوت بیٹا نہیں دیکھا جو دوڑ کر باپ کو پہچان لے

نہ تب آواز آئے نہ تارا نہ تب اندھ دھند اجارا
نہ تب برہما وشنو وشنو تمہا نہ تب سورج چاند گنیسا
نہ تب کچھ مجھ وارا نہ تب بھاؤں پھاگن ماہا
نہ تب کش کرشن علی باؤں نہ تب رگھوپتی نہ تب راؤں
نہ تب سرمن سکل پسارا نہ تب وھارے دس اوتارا
نہ تب مسرتی جھنا گنگا نہ تب ساگر بوند ترنگا
نہ تب تیرتھ برت جب پوجا نہ تب دیو دیت اور دوتا
نہ تب پاپ پینہ گورو سکھا نہ تب پڑھنا سناسیکا
نہ تب وید پڑانا نہ تب بھگت کتب قرآنا
بکیر بکیر بچا کے تب کچھ کرتے نہ تھے
پریم بکیر تہ آپ ہی اگم اگو چہرہ مانہ

۵۴۔ پرتم آرمہ کون کے بھاؤ۔ دوسرے پرگٹ کینھ سوٹھاؤں
پرگٹے برہم وشنو وشنو کتنی۔ پرتم بھکتی کینھ جیو اکتی
پرگٹ پون پانی اور چھایا۔ بہت بستر ہوئے پرگٹ مایا
پرگٹے انڈ پتہ برہمنا۔ پرگٹ کینھ نوکھنڈا
پرگٹے سدھ سادھک سنیاسی۔ یہ سب لاگے رہے اونیاسی
پرگٹے ستر ترشتی سب جھاوی۔ تو کھوج پرے سب بازی
جیو سب پرگٹے ٹھا کر سب دس
بکیر اور جانے نہیں رام نام کی آس

۵۵۔ پرتم ایک جہ آوے آپ نرکار مرگن نر جاپ
نہ تب بھومی پون آکالا نہ تب پاوک نیر نواسا
نہ تب پانچ تنوگن تینی نہ تب سرشتی مایا کینی

۵۴۔ شروع میں کس سے آغاز ہوا۔ جس نے دوسروں کو پیدا کیا
برہما وشنو اور شکتی بھی پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے بھگتی کا آغاز کیا
ہوا پانی اور سایہ بھی پیدا ہوئے ہیں۔ مایا نے طرح طرح سے اپنا پھیلاؤ کیا
انڈا، جسم اور دنیا سب پیدا ہوئے ہیں، زمین بھی پیدا ہوئی جس میں نو جھتے ہیں
سدھ، مرتا، تارک الدنیا بھی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سب لافانی سے لوگائے رہے
دیوتا، منی، انسان وغیرہ سبھی پیدا ہوئے ہیں، انھوں نے خدائے لاڈلی کو کھوجا لیکن ناکام ہوئے
جاندار اور دیوتا سبھی پیدا ہوئے ہیں، وہ مالک ہے یہ سب غلام
بکیر کو اور کچھ نہیں معلوم ہے سوا اس کے کہ اسے رام نامی ہی کی امید ہے

۵۵۔ پہلا دیوی ہے جو ہذاست خود موجود ہو جو ہے جسم ہے بے وصف اور صفت کا جب نہیں ہو سکتا
وہ نہ زمین میں ہے نہ ہوا میں نہ آسمان میں نہ اس کی جگہ پانی میں ہے نہ آگ میں
پانچ عناصر اور تین اوصاف میں وہ ہے نہیں۔ اس نے دنیا میں کھیل بھی نہیں دکھائے۔

وہ شروع وسط آخر میں نہیں ہے۔ وہ اندھیرے جھپٹے اور روشنی میں بھی نہیں
وہ برہما وشنو اور مہادیو بھی نہیں ہے۔ وہ سورج چندرما گیش جیسے دیوتاؤں میں بھی نہیں ہے
وہ کچھوا، مچھلی، خنزیر جیسے اوتاروں میں نہیں۔ وہ بھاؤں پھاگن وغیرہ جینوں میں بھی نہیں ہے
وہ کنس یا کرشن، علی یا پامن بھی نہیں ہے۔ نہ وہ رام چندر ہے نہ راؤں
وہ سارے پھیلے ہوئے باوصف وجود میں نہیں ہے۔ اس نے دس اوتار بھی نہیں دھرے ہیں
وہ گنگا جھنا سرسوتی وغیرہ ندیوں میں نہیں ہے۔ نہ وہ سمندر، بوند یا لہر میں ہے
تیرتھ برت جب پوجا میں وہ نہیں ہے۔ وہ دیوتاؤں راکششوں یا کسی اور میں بھی نہیں
وہ گناہ ثواب مرشد مرید کسی میں نہیں ہے۔ وہ پڑھنے سننے یا سکھنے میں بھی نہیں ہے
وہ علم، وید، پڑان وغیرہ میں نہیں ہے۔ وہ اسلامی کتابوں اور قرآن میں بھی نہیں ہے
بکیر سوچ کر کہتے ہیں کہ وہ کچھ بنا ہوا نہیں ہے
پریم پڑکھ خود ہی میں ناریدہ اور نا فہمیدہ میں موجود ہے

کر تم پانچ توتو گن تینسی کر تم سرشتی جو مایا کینی
کر تم آوتی انت مد تارا کر تم اندھ کوئی آجیارا
کر تم سرگن سکل پسارا کر تم کیے دس اوتارا
کر تم کنس اور لی ہاون کر تم رگھوپتی کر تم راون
کر تم کچھ پچھ واراہا کر تم بھاؤں پچاگن مابا
کر تم مہر سمدر ترنگا کر تم سرشتی جہنا گنگا
کر تم اسمت ویہ پڑانا کر تم کاجی کیتب قرانا
کر تم جوگ جپاوت پوجا کر تم دیوی دیو جو دوبا
کر تم پاپ پتن گورو سیکھا کر تم پڑھنا گنگا سیکھا
کہے بکیر بچار کے کر تم نہ کرتا ہوئے
یہ سب بازی کر تم ہے سانچ سنو سب کوئے

پانچوں عناصر اور تینوں گن بھی بنائے ہوئے ہیں۔ مایا نے ساری مخلوق کو بنایا ہے
آغاز، انجام، وسط اور سلسلہ سب مصنوعی ہیں۔ اندھیرا جھپٹا اور اجالا بھی بنائے ہوئے ہیں
باوصف خدا کی توسیع بھی بنائی ہوئی ہے۔ دھوں اوتار بھی بنائے ہوئے ہیں
کنس، لی، بامن اوتار بنائے ہوئے ہیں۔ رام چندر اور راوون بھی مخلوق ہیں
کچھوئے، مچھلی اور سور کے اوتار بھی مصنوعی ہیں۔ بھاؤں اور پچاگن کے پیسے بھی ایسے ہی ہیں
شہر، سمندر اور لہریں سب بنائی ہوئی ہیں۔ سرسوتی گنگا اور جہنا بھی بنائی گئی ہیں
وید، اسمرتیاں اور پُران سبھی پیدا کیے ہوئے ہیں۔ قاضی، کتب قرآن سبھی بنائے گئے، میں
یوگ، جپ اور پوجا بنائے ہوئے ہیں۔ دیوی دیوتا وغیرہ بھی بنائے ہوئے ہیں
گناہ، ثواب، گورو، چیلہ سب بنائے ہوئے ہیں۔ پڑھنا، غور کرنا، سیکھنا یہ بھی مصنوعی ہیں
بکیر غور کر کے کہتے ہیں کہ خالق بنائے ہوئے نہیں ہیں

اس کی یہ سب بازی گری مصنوعی ہے، سبھی لوگ اس حقیقت کو نہیں

۵۱۔ کرتا ایک اگم ہے آپ واکے کوئی مائے ناباپ
کرتا کے نہ بندھو اور نار کی صدا اکھٹے اگم اپاری
کرتا کچھ کھاوے نہ پیوے کرتا بکھوں مرے نہ جیوے
کرتا کے کچھ روپ نہ رکھا کرتا کے کچھ برن نہ بھجھا
جاکے جات گوت کچھ ناہیں مہما برن نہ جائے تو پاہیں
روپ روپ نہیں تہناؤں برن برن نہیں تہنٹھاؤں
کہے بکیر بچار کے جاکے برن نہ گاؤں
نرا کاہ اور ترنگا ہے پورن سب ٹھاؤں

۵۲۔ کرتا کر تم بازی لائی اونکا دتے سرشتی آپ بھائی
پانچ توتو تینوں گن ساجا تاتے سب کر تم اپراجا
کر تم دھرتی اور آکاس کر تم چاند سور پرکاس

۵۳۔ خالق ایک ہے نا فہمیدہ ہے۔ اس کے ماں یا باپ نہیں ہے
خالق کے بھائی یا زوہ نہیں ہے۔ وہ دائم ہے، لا تقسیم ہے، نا فہمیدہ ہے لا محدود ہے
خالق کچھ کھانا یا پینا نہیں ہے۔ خالق نہ مڑتا ہے نہ زندگی گزارتا ہے
خالق کی شکل و شباہت نہیں ہے۔ اس کا کوئی رنگ یا لباس نہیں ہے
اس کی ذات یا خاندان کچھ نہیں ہے۔ اس کی عظمت کا بیان مجھ سے نہیں ہو پاتا
اس کا نہ کوئی روپ ہے نہ بے صورتی نہ نام۔ وہاں چار برہمن وغیرہ کا کام نہیں
بکیر سوچ کر کہتے ہیں کہ اس کا نہ کوئی روپ ہے نہ کوئی مقام
وہ بے جسم ہے، بے وصف ہے، مکمل ہے اور ہر جگہ موجود ہے

۵۴۔ خالق نے تخلیق کا کھیل کیا اور اونکا دتے ساری تخلیق بنائی
میں نے پانچ عناصر اور تین گن بنائے۔ انھیں سے ساری مخلوق بنائی گئی
زمین اور آسمان بھی بنائے ہوئے ہیں چاند اور سورج کی روشنی بنائی ہوئی ہے

من مہما (من کی طاقت)

۵۹۔ سنتو یہ من ہے بڑا ظالم

جاسوں من سو کام پر وہ ہے تسلی ہوئے ہے معلوم
من کارن کی ان کی چھایا تہ چھایا میں اٹکے
نرگن سرگن من کی بازی کھرے سیانے بھٹکے
من ہی تینوں لوک بنایا پانچ تنو گن کینھے
تین لوک جنوں بس کینھے پرے نہ کا ہو چھینھے
جو کو دیکھے ہم من کو مارا جا کے روپ نہ دیکھا
چھین چھین میں کتنو رنگ لاوے ہے پہنہو نہ دیکھا
راستہ ایک اس پر جھنڈا اتا بہ عدل چلاوے
کھٹے دس میں بھوکا من راجا سو کیسے کے پاسے

اسے سنتو یہ من بڑا ظالم ہے

اس کی جفا اسی کو معلوم ہے جسے من سے کام پڑا ہے

خالق کی کارن نامی خواہش کا عکس ہمارا من ہے اور سب ہی چھایا میں اٹکے ہیں
باوضعت اور بے وضعت خدا کا تصور من کے کھیل میں جس میں بڑے ہوشیار لوگ بھی بہک گئے
من ہی نے تینوں لوک بنائے ہیں اسی نے پانچ عناصر اور تین اوصاف بنائے ہیں
تینوں لوگوں کے باشندوں کو اس نے قابو میں کر رکھا ہے کسی کو کچھ دکھائی نہیں دیتا
اگر کوئی کہے کہ میں نے من کو مارا تو بیگناہ بات ہے کیوں کہ من کی شکل شہابست نہیں
یہ تو ہر لمحے نئے رنگ بدلتا ہے جو کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے

پاسال لوک اور اکیس برہما نڈ سب پر اس کی حکومت ہے

لیکن چھ ذائقوں میں پھنسا ہوا یہ من کار اہما حقیقت کو کیا پاسے گا

۵۸۔ کرتا ایک اور سب بازی نا کوئی پیر مشائخ قاضی
بازی برہما و ششہ مہیشا بازی اندر پرستہ گنیسا
بازی جل تھل سکل جمانا بازی جان زمین آسمانا
بازی برہوں اسمت ویدا بازی گرہ کا ککھ نہ بھیدا
بازی برہ سادھک گورو سکھا جہاں نہاں یہ بازی دیکھا
بازی جوگ جگ تپ پوجا بازی دیوی دیول دو جہا
بازی تیرتھ برت آپارا بازی جوگ جگ بیوہارا
بازی جل تھل سکل کوائی بازی سوں بازی پٹھانی
بازو کا یہ سکل پسارا بازی مانہ رہے سسارا
یہ بکیر سب بازی ما نہی
بازی گر کو پیٹھے نا ہی

۵۹۔ خالق ایک ہے باقی سب اس کی بازی یا کھیل ہے۔ پیر، مشائخ، قاضی کسی کی اہلیت نہیں

برہما و ششہ، جہاد یو سب بازی ہیں۔ سورج، چاند اور انگیش بھی بازی ہیں

زمین پانی ساری دنیا اس کی بازی ہے۔ زمین اور آسمان کو بھی اس کا کھیل سمجھ

اسمت اور وید کو بھی میں بازی کہتا ہوں۔ بازی گر کے اسمرا کوئی نہیں جانتا

ہندہ، متاھل، گورو پچیلے سب ان کے کھیل ہیں۔ ہر جگہ بازی ہی دکھائی دیتی ہے

جوگ، یگیہ، تپتیا، پوجا یہ سب اس کے کھیل ہیں۔ دیوی دیوتا وغیرہ بھی بازی ہی ہیں

تیرتھ، برت، کرم دھم سب بازی ہے۔ جوگ، یگیہ، رسوم سب بازی ہیں

خشی، پانی، سبھی کچھ بازی ہے۔ حد یہ ہے کہ بازی پر بھی بازی لپٹی ہے

یہ سارا پھیلاؤ بازی ہی کا ہے۔ بازی ہی میں ساری دنیا رہتی ہے

اے کہے یہ سب بازی ہی میں ہے

بازی گر کو کوئی نہیں پہچانتا

۲۱۔ چلو سکھی بیکنڈھ وشنو مایا جہاں
چار یو مکتی نندان پریم پدے تہاں
آگے شو نیر سروپ اکٹھ نہیں لکھ پسے
تو نرنجن جان بھرم جن چیت دھے
آگے ہے بھگونت نرنچہر ناؤں ہے
توں مٹا دے کوٹ بنائے ٹھاؤں ہے
آگے سندھ بلسند مہا گہرو جہاں
کو نیا لے جائے اتارے کو تہاں
کرا چیا کی ناؤ سو شرت اتار ہے
یہوں اتر ناؤ تو مہنس اتار ہے
پار اتر پر شو تم پر کیو جان ہے
تہواں دھام اکٹھ سو پد نروان ہے

۲۱۔ اسے سکھی بیکنڈھ کو چلو جہاں وشنو کی مایا ہے
وہاں سے چاروں بھل دھرم ارتھ کام موکش کے کر اور مقام اعلیٰ کی اہلیت کے کر چلیں
اس کے آگے شو نیر یعنی نفی ہے۔ ناویدی خد اوہاں ہے لیکن دکھائی نہیں دیتا
انسان کو چاہیے کہ وہ بے لوث حقیقت کو سمجھے اور دل سے تشکیک دور کر دے
اس کے آگے بھگونت میں جنھیں نراکشر یعنی مایا اور اسے اکثر کہتے ہیں
وہ کروڑوں مقامات بناتے اور مٹاتے ہیں
اس کے آگے بھرنہ خار بہت گہرا ہے
وہاں کون ناؤ لے جائے اور کون پار اتارے
نہیچے جانے والی ذات کی ناؤ ہوگی اور شرت پار اتارے گی
لافانی کی ناؤ لوٹے گا تو مہنس یعنی ست گورو چھٹکارا دلاے گا
اس سمندر کے پار اتر کر پر شو تم کو پہچان لوں گا
وہاں لا محدود دنیا ہے اور زندگی موت سے رہائی کی حیثیت

سب کے اوپر نام نرنچہر تہہ لے من کو راکھے
تب من کی گت جان پرے یہ مست کیر مکھ بھکھے

نروان پد (بندشوں سے رہائی کا مقام)

۲۲۔ پنڈت مودھ کو سمجھائی جاتے آواگون انسان
دھرم ارتھ اور نام موکش بھل کون دشا بس بھائی
اتر دھن پورب پچھم سرگ پتا لہو مابے
بن گوپال نظور نہ کہتوں نرک جات کوھوں کاہے
انجانے کو نرک سرگ ہے ہری جانے کو تہاں
جس ڈر سے سب لوگ ڈرت ہیں سو ڈر ہم سے ناہیں
پاپ پن کو سنکا ناہیں نرک سرگ نہیں جاہیں
کیر کیر سنو ہو سنو بھنہ پد تہاں سماہیں

۲۲۔ سبھی کے اوپر نرنچہر اشرف ذات مطلق ہے وہیں من کو رکھنا چاہیے
تجھی من کی حالت سمجھی جائے گی یہ حقیقت کبیر اپنے منہ سے کہتا ہے
۲۳۔ اس پنڈت کون کا کر اور سمجھ کر کہو کہ آواگون یعنی جیات و موت کا سلسلہ کس طرح ختم ہو
اسے بھائی چاروں بھل دھرم ارتھ کام موکش کس سمت بستے ہیں
شمال جنوب مشرق مغرب جنت نرک۔ اعلیٰ سہی جگہ
بغیر ذات خدا کے کوئی جگہ نہیں یہ نہ سمجھ کر تم نرک کیوں جاتے ہو
انجان آدمی کے لیے دوزخ بہشت ہے جس نے اتر کر جان لیا ہے اس کے لیے نہیں ہے
جس ڈر سے سب لوگ ڈرتے ہیں وہ ڈر ہمیں نہیں ہے
میں گناہ ثواب کی پریشانی نہیں ہے ہم نہ جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں
کبیر کہتے ہیں کہ سنو سن لو ہم وہیں جائیں گے جہاں مقام اعلیٰ ہے

۹۳۔ ہنس لوگ ہمارے آج بے نامے امرت پھل تو پائو
لوگ ہمارا انگم دور ہے پار نہ پاؤسے کوئی
امرت آدھیں ہوت جو کوئی تانا کو دیت دکھوئی
مرت لوگ سے ہنسا آئے پیپ دیپ چل جائی
مہودپ میں سمرن کر ہو تب وہ لوگ دکھائی
مانڈ کا پنڈ چھوٹے جائے گا وہ یہ سکل و کار
جیوں جل مانہ رہت ہے پر مہن ایسے ہنس ہمارا
لوگ ہمارے اٹھو ہنسا تب سکھ چہو بھائی
سکھ ساگر انسان کرو گے اہر امر ہوئے جائی
کے کبیر سنو دھرم داسا ہنس کری بدھائی
سبیت سنگھاسن بیٹھک دیوں جگ جگ راج کرانی

۹۴۔ اے ہنس اگر تم ہماری دنیا میں آؤ گے تو مقام اعلیٰ ترین پہنچ جاؤ گے

ہماری دنیا بہت زیادہ دوسرے وہاں کا پار کوئی نہیں پاتا
لیکن اگر کوئی ہماری بہت عبودیت کرے تو ہم اسے دکھائی دیں گے
ہنس مٹی کی جگہ یعنی دنیا سے آتا ہے اور پھولوں کی دنیا میں جاتا ہے
امرت کے جزیرے میں جب سمرن کرو گے تب وہ آخری مقام دکھائی دے گا
تمہارا مٹی کا جسم چھوٹ جائے گا اور اس کی آلائشیں بھی
جیسے باقی میں کل بھیکے بغیر رہتا ہے ایسے ہی دنیا میں ہمارا ہنس یعنی بھکت رہتا ہے
اے ہنس جب تم ہمارے مقام پر پہنچو گے تبھی آرام پاؤ گے
سکھ کے سمندر میں نہاؤ گے اور بڑھاپے اور موت سے نجات پاؤ گے
کبیر کہتے ہیں کہ دھرم داس سنو ہنسوں کو بہت خوشی ملے گی
میں سفید سنگھاسن پر انھیں جٹاؤں کا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راج کراؤں گا

۹۵۔ تہہ تہہ چاہت ملتی تو پھر ڈارے پھر سے
سنت میلنی ہنس نہ نتر اچھر سے
بارہ ماس بسنت ام لیل جہاں
کے کبیر بچار اٹل ہوئے رہے تہاں
مست سو کرت مست نام جگت جائے نہیں
۹۶۔ بنا پریم پارتیت کہا مانے نہیں
جیو اننت سنسار نہ جانت پیو کو
کنتا کہ سمجھائے چورا سبک جو کو
آگے دھام اکھنڈ سو پد نروان ہے
بھوکہ نیند ناوہاں بدھ چھر نام ہے
کے کبیر پکار سنا من بھاونا
ہنسا چل مست لوگ بہم بند آونا

۹۷۔ وہاں کوئی خواہش نہیں رہتی اور ملتی ہر آسانی ملتی ہے
وہاں ذات مطلق کے عاشق ہنسہ برابر اس کا نام لیتے ہیں
وہاں بارہوں پیسے بہار کا لافانی کھیل ہوتا ہے
کبیر سوچ کر کہتے ہیں کہ دائمی طور پر وہاں رہو
۹۸۔ دنیا والے اچھے اور سچے نام کو نہیں جانتے

ان میں محبت یا یقین بھی نہیں اور وہ کہنا نہیں مانتے
دنیا کے لائق اور جاندار محبوب کو نہیں جانتے
چاہے ان جو راسی لاکھ قسم کے جانداروں کو کتنا ہی سمجھاؤ
آگے غیر منقسم مقام ہے جہاں نروان یعنی زندگی موت سے رہائی ملتی ہے
وہاں بھوک یا نیند نہیں متاقی اور وہاں کی ذات اعلیٰ کا نام نہ کر سکتے ہیں
کبیر پکار کر کہتا ہے دل میں بات رکھ کر سنو
جو ہنس مست لوگ کو آکر چلا گیا وہ دوبارہ واپس نہیں آئے گا

بھلا بنا سجوگ پریم کا چولن

تن من ارپوں سیس صاحب سنگ بولن

جو گورو روٹھے ہوئیں تو ترست منائیے

ہوئے دین اوصیہن چوک بنشائیے

جو گورو ہوئے دیال دیا دل میر جس

کوٹ کرم کٹ جائے پلک چھین بھیجے ہیں

کبیر کبیر سمجھائے سمجھ بڑے دم

تکلیں جگن کر راج کو منتی اس پر ہرو

۴۵۔ بھائی کوئی ست گورو سنت کہا ہے نینا لکھ لکھائیے

دولت ڈگے نہ بولت بسرے جب اپدیس درجھائیے

پران پوجیہ کریاتے نیا راج سداہ سکھائیے

دوار نہ روندھے پون نہ روکے نہ اندر ارجھائیے

آج اچھا موقع ہے۔ میں محبت کا ملبوس پہنوں گی

تن، من اور سر سب تصدق کر کے مالک کے ساتھ بات کروں گی

اگر گورو ناراض ہوں تو انھیں فوراً منالینا چاہیے

خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی غلطی معاف کرا لینی چاہیے

اگر گورو کرم کریں گے اور دل میں رحم لا کر غصے دیکھیں گے

تو ایک لمحے میں پلک مارتے ہی تیرے کروڑوں اعمال کی بندشیں کٹ جائیں گی

کبیر سمجھا کر کہتا ہے، اس بات کو سمجھو اور دل نشیں کرو

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راج کرو اور موجودہ غلط روی چھوڑ دو

۴۵۔ ست گورو سنت ایسا جوتا ہے جو نادیدہ خدا کو بھی آنکھوں سے دکھائے

جب وہ اپنا اپدیش مضبوطی سے دیتا ہے تو چلنے میں گرتی نہیں ہوتی اور بڑے وقت کی یا نہیں ملتی

وہ جان سے پیارا ہے، ظاہری رسومات سے علاحدہ ہے، سچ سادہ بھی سکھاتا ہے

جسم کے دروازے بند نہیں کروانا، سانس نہیں رکوانا اور انہد کے جھیلے میں نہیں ابھاتا

ست گورو بہا اور لکشن (ست گورو کی عظمت اور علامات)

۴۴۔ چل ست گورو کی بات گمان بدھ لائیے

کر صاحب سوں بیت پریم پد پائیے

ست گورو سب کچھ دین دین کچھ نہ رہو

بھنبہر اچانک نار چھوڑ سکھ دکا ہیو

گنتی پیارے محل میرا انگ نہا چھی

رتیو کپٹ میر چھائے مان لجا پیری

جہاں گیل سبلی چڑھوں گر گر پریوں

اٹھوں سنبھار سنبھار چرن آگے دھرو

پیا ملن کی چاہ کون تیرے لاج ہے

اروہ ملو کین جائے ہلادی آج ہے

۴۴۔ ست گورو کے بازار میں چلو اور علم و فہم لاؤ

خدا سے نو لگا کر مقام ارفع حاصل کرو

ست گورو نے سب کچھ دیاب دیئے کو کچھ نہیں رہا

میں بد بخت عورت میں جس نے سکھ کو چھوڑ کر دکھ لیا

میں شوہر کے محل میں گئی لیکن دل محبت میں کسرا اور نہ تھا

دل میں کپٹ بھی تھا اور غور اور شرم کے احساسات بھی

دیاں کا راستہ پسلسنا ہے، وہاں چڑھنے میں گر گر پڑتی ہوں

اٹھتی ہوں اور سنبھال سنبھال کر قدم آگے رکھتی ہوں

مجھے شوہر سے ملنے کی خواہش ہے اس میں شرم کی کیا بات ہے

آدھے دل سے کیسے ملا جا سکتا ہے، آج تو اچھا دن ہے

چاکے درمن صاحب در میں انہد سجد سناوے
مایا کے دکھ سکھ کر جلنے سنگ نہ نہیں چلاوے
نس دن ست سنگت میں راپے شبد میں سرت سناوے
کہ کبیر تا کو بے نا میں نر بے پد در سناوے

۴۰۔ دسو دسا کر میٹھی دھوکھا سو کنڑ ہار بیٹھ ہی جو کھا
دسو دسا کر لیکھا جانے سو کنڑ ہار آرتی ٹھانے
اس اندری کے پار کھ پاوے سو کنڑ ہار آرتی گاوے
جو نہ جانے ایتک سا ہے چوکا گیتی کرے کبیر کا ہے
ہنسا کارن کر نہ گرو آئی بگھے گیان جو پنٹھ پرانی
پد سا کھی اور گرنٹھ درڑھا ہے بن پار کھ اتم پھل پاوے

اسے دیکھنے سے مالک کے درشن ہوتے ہیں 'وہ انہد شبد سنو اتا ہے
وہ مایا کے دیئے دکھوں کو سکھ کی طرح لیتا ہے اور خواب میں بھی کوئی خواہش نہیں کرتا
وہ رات دن ست سنگ میں رہتا ہے اور شبد میں سرت پیدا کرتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ ایسے گورو کو کوئی ڈر نہیں ہے 'وہ بے خوفی کے مقام پر لے جاتا ہے

۴۱۔ جو دسوں سمتوں کا دھوکا مٹا دے۔ ایسا گورو یقیناً بہت اچھا ہے
جو دسوں سمتوں کی حقیقت سمجھے۔ وہی گورو آرتی کرنے کے قابل ہے
جو اس جسم کے حواس کے باہر بھی دیکھے وہی گورو بھگوان کی آرتی کر سکتا ہے
جو شخص یہ سب نہیں کر سکتا۔ وہ کس وجہ سے چوک پر وا کر گورو بننا ہے
جانور مارنے کے لیے جو گورو بننا ہے۔ وہ معرفت کو خراب کرتا ہے اور گم ہی پھیلاتا ہے
وہ پد سا کھیاں اور کتے میں لگھتا ہے۔ اور کسی جاننے والے کے نہ ہونے کی وجہ سے ٹھاٹھ کرتا ہے

یہ من چائے جہاں لگ تبھی پر ماتم در سناوے
کرم کرے نہ کرم رہے جو ایسی جگت لکھا ہے
سدا بلاس تر اس نہیں من میں بھوگ میں جوگ جگا ہے
دھرتی تیاگ اکا سہہ تیاگے اہر مندیا پچا دے
من سکھ کے سار سلا پد آسن اچل جلاوے
بھیت رہا سو باہر دیکھے دوہا درشت نہ آوے
کے کبیر بسا ہے ہنسا آواگون چھڑاوے

۴۲۔ سادھو سوسنگور و موہے پچا دے
ست نام کا بھر بھر پیالہ آپ پئے موہے پچا دے
پیلے جائے نہ ہنست کہتا دے پو جا بھینٹ نہ لاوے
پردہ دور کرنے آنکھن کا سچ درمن دکھا دے

یہ من جہاں تک اور جس طرح جائے ویسے ہی اسے پر ماتما کو دکھا دے
جو ایسی ترکیب بتا دے کہ کوئی کرم کرتا ہو ابھی بے عمل رہے یعنی اس کا پیل نہ بھوگے
جو ہمیشہ خوش رکھے 'دل میں ڈر نہ پیدا کرے اور دنیاوی کاموں ہی میں یوگ سکھ دے
وہ زمین ہی نہیں آسمان سے بھی پرستے جا کر فضا میں چھاتا ہے
اور شوبہ کی چونچ پر بلا تر نزل آسن جھا کر بیٹھتا ہے
جو کچھ جسم کے اندر ہے وہ باہر بھی دیکھتا ہے اسے کوئی دوسرا نظر نہیں آتا
کہ کہتے ہیں کہ وہ ہنس بن کر رہتا ہے اور زندگی کی آمد و شد چھڑاتا ہے

۴۳۔ اسے سادھو سمجھے ایسا سنگور و اچھا لگتا ہے
جو ست نام کا پیالہ بھر بھر کر پئے اور مجھے پلائے
جو نہ پیلے جائے نہ ہنست کہلائے نہ پو جا بھینٹ چڑھوئے
مہر کی آنکھوں کا پردہ دور کر کے اپنا درشن کراتا ہے

ست گورو دیا امی رس بھیجے تن من دھن سب اپن کیجے
بکت کبیر سنت سکھائی سکھ ساگر استھر گھر پانی

سنت لکشن (سنتوں کی علامات)

۶۹۔ ہری جن بنس دغالیہ ڈولیں نرمل نام چنی جن بولیں
مکنا بل یے چوچ بھاویں فون رہیں کے ہری گن بھویں
مان سرور تے کے باسی رام چرن جت انت ادا سی
پوگ کو ہڈھی نلک نہ آئے پرست دن ہنس ادھن پائے
نیر چھیر کو کرے نبیرا کہے کبیر سوئی جن میرا

۷۰۔ میل سنتو کھتے شبد جا مکھ بے سنت جن جو ہری ساخ گانی
بدن بکست رہے خیال آند میں ادھ میں مدھر مسکان بانی
ساخ ڈولے نہیں جھوٹ بولے نہیں سرت میں سو مت کوئی مرثی گانی

ست گورو کی ہر بانی کے امرت میں بھیگو اور اس پر جان و مال سب تصدق کرو
کبیر کہتے ہیں کہ راحت دہندہ سادھو راحت کا سمندر ہے اور مقام لگانی پاتا ہے
۶۹۔ اللہ والے ہنسوں کی حالت میں رہتے ہیں جن جن کراچی باتیں بولتے ہیں
چوچ میں موتی لیے پیارے لگتے ہیں اور یا تو خاموش رہتے ہیں یا خدا کی توصیف کرتے ہیں
وہ مان سرور کے کنارے رہتے ہیں۔ رام کے قدموں میں دل لگا کر دنیا سے بیگ نہ رہتے ہیں
ان کے پاس کچھ فحشی کا کوئی نہیں آتا اور بنس کو روزانہ ذات حق کا دیدار ہوتا ہے
جو دودھ اور پانی کو علاحدہ کر دے کبیر کہتے ہیں کہ ایسا ہی سنت سمجھے عزیز ہے
۷۰۔ جس کے الفاظ سے شرافت، صبر اور شہد ہوتا ہے وہ جو ہری سنت سچائی جانتے ہیں
ان کا چہرہ کھلا رہتا ہے، وہ خدا کے خیال میں رہتے ہیں، ان کے ہونٹوں پر مسکان رہتی ہے
وہ سچ سے ڈر گئے نہیں، جھوٹ نہیں بولتے، ان کی فہم سرت میں رہتی ہے وہ اصلی گانی ہیں

شبد ساکھ سکھ پارس کر ہی ہوئے بھوت پن نہ کہہ پر ہی
بنا بھید کنڑ ہار کہاوت آگل جنم سوان کو پاوے
پہ ساکھی نہ کہہ کرہ ہیا را بھونک بھونک جس مرے پیارا
پہ ساکھی ہے بھید ہمارا جو بوجھے سو اترے پیارا
جب لگ پورا گورو نہ پاوے تب لگ بھوجل پھر پھر آوے
پورا گورو جو ہوئے لکھاوے شبد نہ کہہ پر کرکٹ دکھلاوے
ایک بار جیو پر جو پاوے بھوجل ترستے بار نہیں لاوے
شبد بھید جو جائی سو پورا کنڑ ہار
حق کبیر دھو پچھ ہے سو ہم سبد ہار

۷۱۔ ساخے ست گورو کی بلہاری جن یہ کھنچی قفل اگھاری
نکھ سکھ صاحب ہے بھر پورا سو صاحب کیوں کیے دورا

ایسا جھوٹا گورو شبد ساکھی اور مرید کو خراب کرتا ہے اور خود بھوت بن کر ترک جاتا ہے
جو اسرار خفی جانے بغیر گورو کہلاتا ہے وہ اگلے جنم میں کتا ہوتا ہے
پہ ساکھی وغیرہ پر بغیر غور کیے انہیں بھونک بھونک کر گیدڑ کی طرح مرتا ہے
پہ اور ساکھی ہمارا بھید ہے۔ جس نے اسے سمجھ لیا وہ پار اتر گیا
جب تک کسی کو کامل مرشد نہیں ملتا وہ لوٹ لوٹ کر دنیا میں آتا ہے
جو پورا گورو ہوتا ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور شبد کو دیکھتا اور صاف دکھاتا ہے
جب انسان ایک بار حقیقت پالیتا ہے تو دنیا سے تر جاتا ہے اس میں دیر نہیں لگتی
جو شبد کے اسرار کو سمجھتا ہے وہی پورا گورو ہے
اے کبیر حقیقت سو ہم شبد کے پار دھوئیں میں چھپی ہے

۷۲۔ میں بچے گورو کے صدقے جاؤں جنھوں نے چابی سے یہ قفل کھولا
ست گورو سراپا صاحب ہے اے مالک سے علاحدہ کیوں کہو

۴۱۔ ہے سادھو سنسار میں کنولا جل مانی سدا سدا سنگ رہے پرست جل نامی
جل کبیری جیوں کو کبھی جل مانہ رہانی پنکھ پانی بیدھے نہیں کچھ اثر نہ جانی
میں ترسے جل اوپر سے جل گئے نہ بھلا آٹک مانے نہیں پرست جل دھارا
جیسے سیپ سدا میں چت دیت اکو کنبہ کجا بونے کھلیں تیں صاحب داما
جنگت جمورا پار کے سر پر پٹانا کچھ ہاکے بیدھے نہیں گورو گم سمانا
دودھ بھات گھرت بھو جتا بہ پاک ٹھانی جیسا یس گئے ہیں ان کے روشنائی
بانی میں کچھ دھر بس کوئی پکڑ نہ پائے کہ کبیر گورو منتر سے پیسے جل آوے

۴۲۔ درس دیوانہ باور المست فقیرا ایک اکیلا ہوئے رہا عصمت کا ذخیرا
ہر دم میں محبوب ہے ہر دم کا پیالا پیوسے گا کوئی جو ہری گورو مکھ منوالا
چیت پیالا پریم کا گھرے سب ساتھی آٹھ پر جمومت رہے جس سیگل باقی
بندھن کالے موہ کے بیٹھا نرسکا وا کے نظر نہ آوے کیا راجا رنکا

۴۱۔ دنیا میں سادھو ایسے رہتا ہے جیسے پانی میں کھل۔ وہ ہمیشہ پانی میں رہتا ہے لیکن پانی چھوٹا نہیں
مرغابی جس طرح پانی میں رہتی ہے لیکن اس کے پروں میں پانی نہیں گھستتا نہ اثر کرتا ہے
پھل پانی پر تیرتی ہے اسے کوئی وقت نہیں ہوتی بغیر روک ٹوک دھارے اٹھتی تیرتی ہے
جیسے سیپ سمندر میں رہتی ہے لیکن اس کا دھیان آسمان پر رہتا ہے اسی طرح اللہ کے غم دنیا میں گھٹے جیسا کھیل کھیلے ہیں
مادی کا جمور سانپ کو ترکیب سے سر پر پٹا لیتا ہے لیکن گورو کی مہربانی سے اس پر نہیں چڑھتا
دودھ بھات چکنا کھا باطرح طرح کے پکوان مٹھائی۔ روشن ضمیروں کی زبان کو ان کی عادت نہیں ہوتی
زبان میں سانپ بستے ہیں جنہیں کوئی پکڑ نہیں پاتا۔ کبیر کہتے ہیں کہ گورو منتر سے خود ہی قابو میں آجاتے ہیں

۴۲۔ محبوب کے دیدار کا دیوانہ مست فقیر، اکیلا ہونے پر بھی فاداری میں ثابت قدم ہوتا ہے
اس کے دل میں محبوب ہر دم پیالے بھرے رہتا ہے۔ لیکن کوئی مژدہ کا عقیدت مند ہی پل مکتا ہے
محبت کا پیالہ پیچے ہی سب ساتھی چھوٹ گئے اور جنگست ہاتھی کی طرح آٹھ پر چھوٹنے لگا
لگاؤ کی بندشیں توڑ کر آزاد ہو بیٹھا۔ اس کی نظر میں شاہ و گدا سب یکساں ہو گئے

کہتے ہوں گیان پکار کے سبیں سول دیت اپدیس دل درد جانی
گیان کو پود ہے زمین کو مور ہے دیا کی بھکتی دل مانہ نہ ٹھانی
اور تے چھوڑ لوں ایک رس رہت ہے ابس جن جگت میں رہے پانی
ٹھگٹ بٹ پار سنسار میں بھر رہے منس کی چال کنبہ کاگ جانی
چلتا چڑھتا ہے بہت چیلنے بات میں ٹھیک پنے پٹ ٹھانی
کہا تن سے کہوں دیا جن کے نہیں گھاٹ بہتے کریں بکل دھانی
دور تے جو کی دبدبہ چھوٹے نہیں جنم جتا تر پڑ ترک کھانی
کاگ کو جڑ سو جڑ پاویں کہاں کھٹن کھٹور بکراں باقی
انگن کے پنج میں سینکنا تن نہیں امت اور بیش دوؤ ایک سانی
کہا سا کھی کہے شمت جا کی نہیں سانچ کی چال بن دھور دھانی
سو کرت اور ست کی چال سانچی صمچ کاگ بکا دھم کی کون کھانی
کہے کبیر کوؤ سنگھ جن جو ہری سدا سب دھان پیہ نیر چھانی

میں پکار کر گیان کی بات کہتا ہوں سبھی کے دل کا درد جان کر اپدیش دیتا ہوں
صفت گیان میں پودا ہوتا ہے، سداہری سے جیتا ہے اور دل میں رحم کی بھکتی رکھتا ہے
مکمل طور سے ایک ہی جذبہ رکھتا ہے، ایسے لوگ دنیا میں اکاؤ کا ہی ہوتے ہیں
دنیا میں ٹھگ اور راہزن بھرے پڑے ہیں، منسوں کی چال کوئے نہیں سمجھتے
باتونی اور چالاک ہیں، بہت مہذب ہیں، گفتگو درست لیکن دل میں کینہ رکھتے ہیں
میں ان سے کہا کہوں جن کے دل میں رحم نہیں، بجلا بھگت کی طرح گھات لگائے رہتے ہیں
کچ فہم لوگوں کی تشکیک نہیں چھوٹی اور وہ جنم جنم دوزخ میں پڑے رہتے ہیں
بہبود کوئے عقل و فہم کہاں سے یا ہیں، ان کی آواز سنت اور بھیانک ہوتی ہے
وہ آگ کے پر کاے ہیں، ان کے جسم میں ٹھنڈک نہیں، ان کے لیے امت اور ذہر ایک سے ہیں
جس میں ہجھ بھٹا نہیں

اچھے کام اور سچائی کی چال صحیح ہے لیکن بد طبیعت، کوئے اور بنگلے اسے کیا جانیں
کبیر کہتے ہیں کہ کوئی سلیقہ مند پارکھی ہی ہوتا ہے جو دودھ اور پانی علاحدہ کر دیتا ہے

ویدانت واد

(فلسفہ ویدانت)

۴۲۔ سادھوست گورو الکر لکھایا آپ آپ درسایا
 پنج مدھیہ جیوں بر چھا در سے بر چھا مدھیہ چھایا
 بر ماتم میں آتم تیسے آتم مدھیہ مایا
 جیوں منیہ دیکھیے سن اند آکارا
 نہ اچھرتے اچھرتے تیسے اچھرتے سستارا
 جیوں روی مدھیہ کرن دیکھیے کرن مدھیہ پرکاسا
 پر ماتم میں جیو برتم ام جیو مدھیہ تم سو اسما
 سو اسما مدھیہ شبد دیکھیے لفظ شبد کے مانہی
 برتم تے جیو جیوتے من ام نیارا ملا سدا ہی

۴۳۔ اے سادھوست گورو نے نادیدہ خدا کو دکھایا ہے خود میں خدا دکھایا ہے
 جیسے بیج کے اندر درخت دکھائی دیتا ہے اور درخت کے درمیان مایہ
 اسی طرح پر تما میں آتما اور آتما میں اس کی مایہ ہے
 جس طرح آسمان میں شونہ دکھائی دیتا ہے اور شونہ میں دنیا کا اندھا
 اسی طرح غیر اکثر عظیم وجود سے اکثر برتم اور اکثر برتم کا پھیلاؤ فانی اشیا میں ہے
 جس طرح سورج میں کرن دیکھتے ہو اور کرن میں اُجالا
 اسی طرح پر ماتما میں جیو برتم ہے اور جیو یعنی جاندار میں سانس ہے
 سانس میں شبد کو دیکھو اور شبد یعنی لفظ کے اندر معنی پوشیدہ ہیں
 اسی طرح ہمیشہ برتم سے جیو اور جیو سے من الگ ہو کر بھی ایک ہے

دھرتی تو آسن کیا تنہو آسمانا چولا پہرا خاک کا رہ پاک سمانا
 سیوک کوست گورو مل کچھ نہ تہا ہی کہہ کیر کچھ گھر چلو جبہ کال نہ جہا ہی

۴۴۔ جیہ کل بھگت بھاگ بڑھوئی

ایرن برن نہ گنیہ رنگ دھنی بل باس جس ہوئی
 با مہن چھتری بسیں سودر سب بھگت سمان نہ کوئی
 دھن وہ گاؤں ٹھاؤں استھانا ہوئے پیت سنگ لوئی
 بوت پیت چپے ست ناما آپ ترے تارے کل دوئی
 جیسے پتر من رہا جل بھیتر کہہ کیر جگ میں جن سوئی

اس نے زمین کا آسن بنایا اور آسمان کا شامیانہ اس نے خاک کا بلبوس پہنا اور پاک رہا
 جب مرید کوست گورو مل گئے تو کچھ مشکل نہ رہی۔ کیر کہتے ہیں اپنے گھر کو چلو جہاں موت نہیں پہنچتی

۴۵۔ جس خاندان میں بھگت ہوا وہ بڑا خوش قسمت ہے

اس کی ذات پات نہ دیکھو نہ غریبی دولت مند کی اس کی زندگی جڑی صاف ستھری ہوتی ہے
 برہمن چھتری ویشیہ شودر کوئی بھی بھگت کی برا بری نہیں کر سکتا
 جس گاؤں اور جگہ وہ پیدا ہو وہ خوش بخت ہے اور اس کے تعلق سے وہ بھی پاک ہو جاتا ہے
 وہ پاک ہوتا ہے سچے نام کا جاپ کرتا ہے خود تمنا ہے اور دونوں خاندانوں کو تارنا ہے
 جس طرح مکمل پانی میں رہتا ہے اسی طرح ایسا شخص دنیا میں رہتا ہے

۷۹۔ چنڈا جھلکے یہ گھٹ ماہی اندھی آنکھن سوچت ناہیں
 یہ گھٹ چنڈا یہ گھٹ سور یہ گھٹ گاہے اہند تور
 یہ گھٹ ہا بجے طبل نشان بہرا شبہ سے بند کان
 جب لگ میری میری کہے تب لگ کاج نہ ایکو سرے
 جب میری ممتا مر جائے تب پر بھو کاج سنوارے آئے
 جب لگ رنگہ رہے بن مانہ تب لگ وہ بن پھولے ناند
 ادا سار سنگھ کو کھائے اکھٹا بن پھولے ہریائے
 گیان کے کارن کرم کھائے بولے گیان تب کرم نائے
 پھل کارن پھولے بن دائے پھل لائے پر پھول سکھائے
 مرگ پاس کستوری پاس آپ نہ کھو جے کھو جے گھاس
 پارے پنڈہ مین لے کھائی کہے کبیر لوگ بورائی

۸۰۔ اس جسم میں چاند چکنا ہے۔ لیکن اندھی آنکھوں کو کیا سوچھے

اسی جسم میں چاند ہے اسی میں سورج۔ اسی جسم میں لافانی انہد کی تڑپی بجتی ہے
 اسی جسم میں طبل اور نقارے بجاتے ہیں۔ لیکن جسے کو ایک آواز بھی نہیں آتی
 جب تک انسان میرا میرا کرتا رہتا ہے۔ تب تک اس کا کوئی کام نہیں بنتا
 جب میرے کی یعنی حصول کی خواہش ختم ہو جائے۔ تب اللہ کام سنوار دیتا ہے
 جب تک شیر جنگل میں رہتا ہے تب تک وہ جنگل چھوٹا نہیں

جب خلافت عادت گیدر شیر کو کھالیتا ہے تو وہ میزان جنگل پھیلنے اور ہریانے لگتا ہے
 گیان حاصل کرنے کے لیے انسان عمل کرتا ہے اور جب گیان ہوتا ہے تو کرم ختم ہو جاتے ہیں
 جنگل میں پھول پھولوں کے لیے کھلتے ہیں اور جب پھل آتے ہیں تو پھول سوکھ جاتے ہیں
 ہرن کے پاس کستوری رہتی ہے لیکن اسے اس کی نہیں گھاس کی تلاش ہے
 ندی کے پار ہی گاؤں ہے لیکن وہیں ندی پر پھل کھا رہے ہیں۔ کبیر کہتے ہیں دنیا پاگل ہو گئی ہے۔

آپ ہی جگ برتچہ انکورا آپ پھول پھول چھایا
 آپ ہی شور کرن پر کا سا آپ برہم جو مایا
 اندا کار سن نہ آپے سوانس شبہ ارتھایا
 نہ اچھر اچھر چھر آپے من جو برہم سسایا
 آتم میں پر ماتم در سے پر ماتم میں جھائیں
 جھائیں میں پر چھائیں در سے لکھے کبیر سائیں

۸۱۔ پانی بن بن پیاسی موبے سن سن آوت ہائیں
 آتم گیان مناسب سونا کیا متھرا کیا کاسی
 گھر میں دستو دھری نہیں سوچھے باہر کھوجت جاسی
 مرگ کا نا بھی مانہ کستوری بن بن کھوجت جاسی
 کہے کبیر سنو بھئی سادھو سچ ملے ادوناسی

۸۲۔ وہ خود ہی سچ 'درخت' 'انکر' 'پھول' 'پھل' اور سایہ ہے

خود ہی سورج ہے 'رکن' ہے 'روشنی' ہے 'خود ہی جو' 'برہم' اور مایا ہے
 وہ اللہ کی صورت کا شونیہ آسمان ہے 'خود ہی سانس' ہے 'خود لفظ' اور خود مطلب
 وہ نہ اکثر یعنی ماورائے لافانی، لافانی اور فانی ہے 'وہی نفس' میں جان میں اور برہم میں ہے
 آتما میں پر ماتما دکھائی دیتا ہے 'پر ماتما میں سایہ
 اور اس سائے میں اس کا عکس دکھائی دیتا ہے جسے کبیر سوامی دیکھتے ہیں

۸۳۔ پانی میں رہ کر بھی مچھلی پیاسی ہے مجھے یہ سن کر ہنسی آتی ہے

اگر آتما کا علم نہیں ہے تو چاہے متھرا جاؤ چاہے کاشی سب بے کار ہے
 گھر میں رکھی چیز دکھائی نہیں دیتی سبھی اسے ڈھونڈنے باہر جاتے ہیں
 ہرن کے ناف میں مشک ہے اور وہ جنگل جنگل اسے تلاش کر رہا ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ اے سنت سنو، لافانی ذات سچ یعنی آسانی کے تپ سے ملے ہیں

ہیچے رہے نہائے صبح میں ناکھوں آیا نہ جاوے
دھیرے نہ دھیان کرے نہ جب تپ رام جیم نکاتی
تیر تھ برت مکمل پر تیاگے شق ڈور نہ لاوے
یہ دھوکھا جب سمجھ پوسے تب پوجے کاہ بجاوے
جور جگت میں بھرم نہ چھوٹیں جب لگ آپ نہ سوجھے
کہ کبیر سوئی ست گورو پورا جو کوئی سمجھے بوجھے

۷۵۔ سادھو ہیچے کایا سودھو

کرتا آپ میں کرتا لکھ من کو پر مودھو
جیسے ہٹ کا بیج تاد میں پتر پھول پھل چھایا
کایا مدھے بندہ برابرے بندے مدھے کایا

صبح ہی یعنی معمولی طور پر وہ ہم میں سما ہے، کہیں آنے جانے کی ضرورت نہیں
دھیان کرنے، یوگ چپ تپ کرنے یا رام رحیم کی ثنا کرنے کی ضرورت نہیں
تیر تھ برت سب چھوڑ دو اور شوئیہ کی ڈور یعنی ریاضت بھی چھوڑ دو
جب یہ سب دھوکا معلوم ہو تو کیسے پوجا جائے اور کیسے پکایا جائے
کوشش اور تدبیر سے بھرم نہیں چھوٹتا، تنہی چھوٹتا ہے جب خود روشنی ملتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ وہی پورا ست گورو ہے جو یہ سب سمجھنا بوجھنا ہے

۷۶۔ اسے سادھو صبح طریقے سے جسم کو پاک کرو

خدا میں تم ہو اور تم میں خدا ہے یہ سمجھ کر جی میں خوش ہو
جیسے برگہ کے بیج ہی میں اس کے پنے، پھول پھل چھایا وغیرہ ہیں
اسی طرح جسم میں خدا ہے اور خدا میں جسم ہے

۷۷۔ اوڈھو اندھ کوپ، اندھیارا

یا گھٹ بھیت سات سمندر یاہ میں ندی نارا
یا گھٹ بھیت کاشی دور کا یاہ میں ٹھاکر دوارا
یا گھٹ بھیت چند سور ہے یاہ میں نو لکھ تارا
کہے کبیر سنو بھی سادھو یاہ میں ست کتارا

۷۸۔ سادھو ایک آپ جگ باہی

دو جا کرم بھرم ہے کرتم جیوں ورین میں چھا ہی
جل ترنگم جل میں اچھے پھر جل مانہ رہائی
کایا جھائیں پانچ مت کی بنے کہاں سائی
یاہ جی سدا دیہ گنتی سب کی یا بدھ نمہ پکارو
آپا ہوئے نیاد کر نیا رو پر م نت نروادو

۷۹۔ اسے پہنچے ہوئے فقیر یہ گھنا اندھیرا ہے

اس جسم کے اندر سات سمندر ہیں اسی میں ندی نالے ہیں
اسی جسم میں کاشی اور دوار کا ہیں اسی میں ٹھاکر دوارا ہے
اسی جسم میں چاند اور سورج ہیں اسی میں نو لاکھ ستارے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو اسی میں ذات حق موجود ہے

۸۰۔ اسے سادھو دنیا میں ایک ہی ذات ہے

دوسرے سارے کام نظر کا دھوکا ہیں جیسے آئینے میں کسی کا عکس
جیسے پانی کی لہر پانی سے پیدا ہوتی ہے پھر پانی ہی میں سما جاتی ہے
جسم پانچ عناصر کی پر چھائیں ہے وہ ختم ہونے پر اسی میں سما جاتی ہے
سب کے جسم کی یہی حالت ہے، اسی طرح دل میں خیال کرو
اپنے وجود کا اچھی طرح تصفیہ کرو اور حتمی عنصر کو سمجھو

۸۰ دریاؤ کی ہر دریا وہ ہے جی دریاؤ اور ہر بہت کویم
اُٹھے تو نہ رہے بیٹھتا نہ رہے کہو کس طرح دوسرا ہویم
اسی نام کو پھر کے ہر دھارہ ہر کے کہے کیا نہ کھویم
جلت ہی پھر سب جلکت ہے ہر دم میں گیان کو دیکھ کر گویم

۸۱۔ من تو مانت کیوں نہ منارے

کون کہن کو کون سنن کو دوجا کون جمارے
درپن میں پرت بکب جو بھلے آپ جہوں کی کوئی
دیدھانے ایک جب ہووے تو لکھ پاوے کوئی
جیسے جل تے میم بنت ہے میم دھوم جل ہوئی
تیسے یہ نت وا ہوتن سوں پھر یہ اور وہ سوئی

اگنی پون پانی پر تھی نہ تار من مہلا ناہی
قاضی بندت کرو بغیرا کاکے مانہ نہ سائیں
ساپنے نام اگن کی آسا ہے وہی میں سا سچا
کرتا بیچ بیچے ہے کھیتے ترگن تین نت سا سچا
جل بج کنبھ جے بج دھریا باہر بھیترا سوئی
اُن کو نام کہن کو ناہیں دوجا دھوکھا ہوئی
کٹھن پنہنت ست گورو کو ملنا کھوجت کھوجت پایا
اک لگ کھوج مٹی جب دُہدھا نا کہوں گیا نہ آیا
کہیں کبر سنو بھی سادھو ست سفید رخ سارا
آپا مدھے آپے بولے آپے سرجن ہارا

آگ ہو پانی زمین آسمان ان کے ملنے کے بغیر تو کام بنتا ہی نہیں
لیکن اسے قاضی اور پنڈت یہ فیصلہ کرو کہ مالک کس کے اندر نہیں ہیں
سچے نام کی آگ کی ہمیں امید ہے، اسی میں وہ سا سچا ہے جس میں ہم ڈھلیں گے
خالق بیچ ہی میں کھیت بیچے ہے، تینوں اوصاف کے ساتھ حقیقت بھی شال ہے
گھر د پانی میں ہے اور اپنے اندر بھی پانی لیے ہے، باہر اندر ایک ہی چیز ہے
اس مالک کا نام کہا نہیں جا سکتا، اور کچھ کہیں تو دھوکا ہے
ست گورو کے ملنے کی راہ مشکل ہے، بہت ڈھونڈھنے پر ملے ہیں
یکسوئی سے تلاش کرنے پر تذبذب مٹ گیا کہیں آنا جانا نہ پڑا
کبر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو ست سفید اصل جو ہے
وہ خود اپنے بیچ بیٹھ کر بول رہا ہے اور خود ہی خالق ہے

۸۰ دریا کی ہر خود دریا ہے، دریا اور ہر ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں
وہ اٹھتا ہے تو پانی ہے، بیٹھتا ہے تو بھی پانی ہے، بولو دوسرا کس طرح ہوگا
اسی نام کو وہ بارہا کہو تو لہر ہے، لہر کے کہنے سے کیا پانی کھو جاتا ہے
دنیا ہی ہر دم ہے اور ہر دم ہی دنیا ہے، اسے کبر میں جان کر اور دیکھ کر کہتا ہوں

۸۱۔ اے میرے دل تو میرا کہنا کیوں نہیں مانتا

کہنے سننے کے لیے اور کون ہے؟ اور کوئی شخصیت ہے ہی کہاں
آئینہ میں اس کا عکس ہے، وہ خود چاروں طرف پھیلا ہے
جب دل کا تذبذب مٹ جاتا ہے اور اس سے مل کر ایک ہو جاتا ہے تب ہی کوئی اسے دیکھ پاتا ہے
جیسے پانی سے برف بنتی ہے اور برف بھاپ اور پانی بنتی ہے
اسی طرح یہ عنصر اس عنصر میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر ایک ہی ہو جاتا ہے

۸۳۔ فہم کر فہم کر فہم کر مان یہ فہم بن فکر مٹے نہسہ تیری
سکل اجداد دیدار دل بیج ہے ذوق اور شوق سب موج تیری
بولتا مست مستانے محبوب ہے انا سا عدل کہنہ کون کبیری
ایک ہی نور دریا بہرہ دیکھیے پھیل وہ رہا سرشتی میں ری
آپ ہی غنی غریب ہے آپ ہی آپ غنیمت ہو آپ گھیری
آپ ہی چور پن ساء ہے آپ ہی گیان کھنڈ آپ ہی آپ سے ری
آپ ہی ہری ہرنا گستا آپ ہی آپ نرسنگھ ہو آپ گھیری
آپ ہی راونا آپ لکھنا کھنڈ آپ کو آپ ہی آپ دے ری
آپ ہی ہوے کے دان و صدھا کیا آپ ہو باونا آپ چھلے ری
آپ ہی کرشن ہے کنس ہے آپ ہی آپ کو آپ آپہ پتے ری
آپ ہی بھکت بھگونت ہے آپ ہی اور نہرہ دوسرا عرض سے ری

جو سمجھے تو کھری کہن ہے نا سمجھے تو کھوٹی
کے کبیر دوؤ پکھ تیا گے تاکي مت بے موٹی

۸۴۔ نا میں دھرمی نا نہرہ دھرمی نا میں جیتی نہ کامی ہو
نا میں کہتا نا میں سنتا نا میں سیوک سوامی ہو
نا میں بندھا نا میں مکنا نا نہرہ بندھ سرنگی ہو
نا کا ہو سے نیارا ہوا نا کا ہو کا سسنگی ہو
نا ہم ترک لوک کو جاتے نا ہم مرگ سدھارے ہو
سب ہی کرم ہمارا کیا ہم کرم من سے نیارے ہو
یہ مت کوئی برلا بوجھے جو ست گورو ہو بیٹھے ہو
مت کبیر کا ہو کو کھاپے مت کا ہو کو بیٹھے ہو

اگر سمجھو تو میری بات کھری ہے نہ سمجھو تو کھوٹی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ جس نے ان دونوں تاثرات کو چھوڑ دیا اس کی عقل موٹی ہے

۸۵۔ نہ میں دھرم والا ہوں نہ ادھرمی نہ پرہیزگار ہوں نہ شہوت زدہ
نہ میں کہتا ہوں نہ سنتا ہوں نہ مالک ہوں نہ خدمت گار
نہ میں بندھا ہوں نہ آزاد ہوں نہ مکمل رہائی یافتہ
میں نہ کسی سے علاحدہ ہو نہ کسی کے ساتھ ہوں
نہ ہم جنم جاتے ہیں نہ جنم کو جاتے ہیں
سب کام ہمارے یکے ہوئے میں پھر بھی ہم ان سے علاحدہ ہیں یعنی ان کا پھل نہیں بھوگیں گے
یہ بات کوئی نرالا آدمی ہی سمجھ سکتا ہے جو ست گورو ہو کر بیٹھے
اسے کبیر تو نہ کسی اصول کو قائم کر نہ کسی کی تردید کر

۸۶۔ باسد کو سمجھ لے سمجھ لے بغیر بات سمجھے تیری فکر نہیں مٹے گی
ساری روشنی اور دیدار دل ہی میں ہے سارا ذوق تجھ پر منحصر ہے
مستانہ محبوب تجھ سے مخاطب ہے تجھے اتنی پریشانی کس لیے
ایک ہی نور کا دریا ہے جو ساری مخلوق میں پھیل کر بہ رہا ہے
وہ خود ہی دولت مند ہے خود مغلس ہے خود اپنا دشمن ہو کر اپنے کو گھیرتا ہے
وہ چور بھی خود ہے اور شاہ بھی خود خود ہی علم کی باتیں کرتا ہے خود ہی سنتا ہے
وہ خود ہی دشمن ہے خود ہی ہرن کشپ ہے جسے نرسنگھ بن کر خود گراتا ہے
خود ہی راون ہے خود ہی رام چندر وہ خود اپنے کو ہرا تا ہے
اس نے خود ہی بی بن کر زمین کا دان کیا اور با من بن کر اپنے کو دھوکا دیا
وہ خود ہی کرشن اور کنس بھی خود ہی خود ہی اپنا قتل کرتا ہے
وہ خود ہی عابد ہے خود ہی معبود وہ خود اپنی عرض سنتا ہے دوسرا کوئی نہیں

بہتر رنگ پیارا سب سے نیا اور سب ہی میں اک بھیکھ ہے جی
کبیر ملا مشد اس میں جم تم ناہیں وہ ایک ہے جی

۸۷۔ آسمان کا آسمان چھوڑ پیارے الٹ دیکھو گھٹ اپنا جی
تم آپ میں آپ تحقیق کرو تم چھوڑو من کی کلپنا جی
من دیکھے جو گنج نام ہے سو کیے رین کا سپنا جی
کبیر دیدار پر گٹ دیکھا تب جاپ کون کا چنا جی

۸۸۔ اپنیو آپ ہی بسر و

جیسے سو نہا کا گنج مندر میں بھر مت بھونک مرد
جیوں کبیر جو نرک کو پ چل پر نہا دیکھ پرو
ایسے ہی مد گچ پھٹک سلا پر دشمن آن ارو

ہو قلموں محبوب سب سے علاحدہ ہے اور سبھی کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے
اے کبیر مجھے مشد اسی میں ملا ہم تم کوئی نہیں ایک وہی ہے

۸۹۔ اے پیارے آسمان کا آسمان چھوڑو اور نگاہ پلٹ کر اپنے ہی اندر دیکھو
تم خود ہی میں خدا کو تحقیق کرو اور دل کی تکمیل چھوڑو
بغیر دیکھے اگر اپنا ہی نام چا تو یہ رات کو دیکھا ہوا خواب ہی ہوا
کبیر نے جب صاف دیدار کیا پھر اسے جاپ چپنے کی کیا ضرورت

۹۰۔ خودی خود ہی فراموش ہو گئی

جیسے جنگل کتا آیتوں کے محل میں جا کر پریشان ہو کر بھونک بھونک کر مارتا ہے
جیسے شیر کوئی کے پانی میں اپنی شبیہ دیکھ کر اس میں کود پڑا
ایسے ہی مست ہاتھی بلور کی چٹان پر دانت اڑا کر انھیں توڑ لیتا ہے

۸۴۔ ملک ہووے چھٹیں بندھن سیتی تب کون مرے تے کون مارے
اہنکار تھے بھیر بہت ہووے تب کون ترے کسے کون تارے
مرنا جینا ہے تارہ کو جی جو آپ کو آپ ہمار ڈارے
چختیہ ہووے اٹھ جاگ دیکھے دیا دیکھ کے جوت کبیر دھارے

۸۵۔ یہ تو ایک جناب ہے جی ساکن دریاو کے نیچے سدا
جناب تو عین دریاو ہے جی دیکھو نہر وہ سے موج جدا
جناب تو ہے اٹھنے ہی میں جی ہے بیٹھنے میں مطلب خدا
جناب دریاو کبیر ہے جو دو جا نام بولے سو بد بد

۸۶۔ گھٹ گھٹ میں رٹنا لاگ رہی پر گٹ ہوا الیکھ ہے جی
کہوں چور ہوا کہوں ساہ ہوا کہوں با مھن کہوں شیخ ہے جی

۸۷۔ اگر آدمی آزاد ہو جائے بندشیں کاٹ دے پھر کون قاتل کون مقتول
اگر نشتر خودی چھوڑ دے اور بے خون ہو پھر کون ترے والا کون تارے والا
زندگی اور موت تو دراصل اسی کی کہنی چاہیے جو خود کو بھول جائے
رمز سے آگاہ ہو جائے جاگ کر دیکھے اور گورو کی دیار کچھ کر اے کبیر روشنی حاصل کرے

۸۸۔ یہ دریا کے درمیان دائی طور پر ساکن ایک جناب ہے
جناب خود دریا ہے اور دیکھو وہ موج سے جدا بھی نہیں
جناب تنہی تک ہے جب تک اٹھا ہے بیٹھ گیا تو دریا یعنی خدا ہو گیا
اے کبیر جناب دریا ہی ہے جو انھیں دو چیز میں سمجھے وہ بلبلے کی طرح بے اصل ہے

۸۹۔ ہر جسم میں سلسلہ لگ گیا جو نا فہمیدہ تھا وہ ظاہر ہو گیا
کہیں وہ چور ہوا کہیں برہمن اور کہیں شیخ

جن یہ چتر بنائیا سا بھی صورت ڈھار
کہہ کیرتے جن بھلے جے تہہ لینہ بچار

۹۔ جو توہ کرتا برن بچارا جنت تین ڈنڈا نو سارا
جنت شودر بھئے پن شودرا کر تم جنیو گھال جگ دندرا
جو تم با مھن با مھن جائے اور ران تم کا ہے نہ آئے
جو تو ترک ترکنی جابا پیٹے کا ہے نہ سنت کرایا
کاری بیری دو ہو گائی تاکر دودھ دھیب بلگائی
چھانڑ کھٹ نرا دھک بیانی کہہ کیر بھیج سارنگ پانی

۹۱۔ دوسے جگدیش کہاں تے آئے کہوں کوئے بھر مایا
اللہ رام کرم کیشو ہری حضرت نام دھرایا

جس نے سچی صورت کو اتار کر یہ تصویر بنائی ہے
اسے جس نے پہچان لیا وہی ٹھیک آدمی ہے یہ کیر کہتے ہیں

۹۔ اگر تو برن یا ذات پات کا ماننے والا ہے تو تین دنڈے کے مطابق پیدا ہوتا
تم تو جنت سے شودر ہونے چاہیے تم بعد میں جھوٹا جنیو پہن کر اور چھل کپٹ کے شودر ہو جی گئے
اگر تم برہمنی ماں سے پیدا ہوئے تو کسی دوسری راہ سے کیوں نہیں آئے
اگر تو ترکنی کا پیدا کیا ترک مسلمان ہے تو تیری سنت ماں کے پیٹ ہی میں کیوں نہ ہوئی
کالے اور پیلے رنگ کی کابیس دو ہو اور پھر ان کے دودھ میں فرق کر کے بتاؤ
اسے حد سے زیادہ چالاک انسان دھوکے بازی چھوڑ کیر کہتے ہیں کہ خدا کی یاد کر

۹۱۔ دو خدا کہاں سے آئے تجھے کسی نے کہیں بہکا دیا ہے
ایک ہی کا نام اللہ رام کرم کیشو ہری اور حضرت رکھا گیا ہے

مٹ مٹھی سواد نا بسرے گھر گھر نشت پرد
کہہ کیر لہنی کے سوکونا توہ کون پکرو

سامیہ واو (یکساں نظری)

۸۹۔ آپ ہی کرتا بھ کرتارا پتہ بدھ باسن گڑھیں کھارا
بدھنا ہے کینھ اک بھاؤں ایک جتن کے کنگ بناؤں
جھڑ گنی منہ دیہ پر جانی تا میں آپ بھئے پرت پانی
بت جتن کے باہر آیا تب شیو شکتی نام دھرایا
گھر کو مٹت جو مٹے ایانا تاکے سنگ نہ جائے سیانا
سا بھی بات کہوں میں اپنی بھیا دیوانہ اور کہ سپنی
گیت پر گٹ ہے ایک مندرا کا کو کیے با مھن سدر
جھوٹ گرب بھوئے مت کوئی ہندو ترک جھوٹ کل دروئی

بندرا ہی مٹھی لالچ سے نہیں کھوتا اور پکڑا چلنے پر گھر گھر ناچ دکھاتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ اسے حسینہ یعنی مایا کے تو تے تجھے کس نے پکڑا ہے

۸۹۔ کرتا یعنی خدا خود ہی خالق ہے۔ اس نے کھار بن کر طرح طرح کے برتن بنائے ہیں
خالق نے بھی کو ایک جگہ جمع کیا اور طرح طرح کی ترکیبوں سے برتن بنائے
جسم کے اندر بھوک کی آگ جلائی اور پھر خود ہی پالنے پر سنے والے ہوئے
پھر وہ کوشش کر کے اپنی اصلیت سے باہر ہوا اور شیو اور شکتی کا نام اس نے اپنایا
اگر اپنے گھر کا لڑکا احمق ہو تو بزرگ اس کے ساتھ نہیں چلتے
میں اپنی بات سچ کہتا ہوں کہ یا تو میں دیوانہ ہو گیا ہوں یا خواب دیکھ رہا ہوں
پوشیدہ اور ظاہر جو کچھ ہے وہ ایک ہی ہے۔ کسے برہمن کہیں اور کسے شودر
کسی کو جھوٹے غرور میں نہیں پھولنا چاہیے۔ ہندو مسلمان دونوں ہی جھوٹے ہیں

مائی کے گھر ساج بنایا نادے بندو سمانا
گھٹ پینے کیا نام دھر ہوگے احمق کھوج بھلانا
ایکے ہڈ تو چامل مو ترا دھر گدا اک مدد را
ایک بندو سے سرشت رچیو ہے کو براہمن کو شودرا
رج گن برہم تنو گن سشنکر ستو گنی ہری سونی
کے کبیر رام دم رہیا ہندو ترک نہ کوئی

بھکتی اور ایک (جوش عبوریت)

۹۳۔ اوڑھن میرو رام نام میں رامہ کو، سنجارا ہو
رام نام کو کر دوں سنج میں ہری مورا، مٹو ارا ہو
سہس نام کو کر دوں پسارا دن دن ہوت سوانی ہو
کان ترارو سیر تین، بوا ڈھکی ڈھول بھائی ہو

مٹی کے گھر میں اس نے کارنگری کی ہے شبد میں سے بوند نکال کر
جب یہ گھر پایا جسم ختم ہو چلتے گا تو اس کا کیا نام رکھو گے، احمق ایسی ہی تلاش میں گمراہ ہے
ہڈی، کھال، بول و ہڈا ایک ہی ہیں خون اور مقعد بھی ایک ہی ہیں
ایک بوند سے ساری مخلوق بنائی گئی ہے، اس میں کون برہمن ہے کون شودر
رجو گن برہما ہے، تنو گن شیو ہیں اور ستو گن وشنو ہی ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سبھی میں رام بسے ہوئے ہیں نہ کوئی ہندو ہے نہ مسلمان

۹۳۔ رام نام ہی میرا اور خدا ہے، میں رام ہی کا بنجارہ ہوں

میں رام نام کی تجارت کرتا ہوں، خدا میرا دوکاندار ہے

میں خدا کے ہزار ناموں کو پھیلاتا ہوں، وہ روزانہ چرھ کر سوا یا ہو جاتا ہے

میرے پاس تجارت کی ساکھ، ترارو، باٹ سب ہیں، نقیبہ یعنی سانس ڈھول بجا رہی ہے

گہنا ایک کنک تے گہنا تا میں بھاؤ نہ دو جا
کہن سنن کو دوسے کر تھاتے اک نواج اک پوجا
وہی مہادیو وہی محمد برہما آدم کہیے
کوئی ہندو کوئی ترک کہاوے ایک زمین پر رہیے
وید کتاب پڑھے وہ کتبہ وہ مولانا وہ پانڈے
رگت وگت کے نام دھرا یو اک مائی کے بھاندے
کہہ کبیر تے دولوں بھولیں رامہ کہنہ نہ پایا
وہ خسیا وہ گائے کٹاویں وادے جنم گنوا یا

۹۲۔ ایسو بھرم، مگر چن بھاری

وید کتاب دین اور دوزخ کو پڑکھا کوناری

سادے زیور ایک ہی سونے کے بنے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے
کہنے سننے کے لیے دو چیزیں قائم کر دیں، ایک نماز اور ایک پوجا
جو مہادیو ہیں وہی محمد ہیں، برہما کو آدم کہنا چاہیے
کوئی ہندو کہلاتا ہے کوئی مسلمان، رہتے سب ایک ہی زمین پر ہیں
وہ وید پڑھتے ہیں وہ کتاب کتبہ، وہ مولانا ہیں وہ پنڈت ہیں
علاحدہ علاحدہ نام رکھ لیے گئے ہیں لیکن سب ایک ہی مٹی کے برتن ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ یہ دونوں گمراہ ہیں، خدا کسی کو نہیں ملا
یہ خستی بکرا کٹواتے ہیں وہ گائے اور فضول بحث میں زندگی برباد کرتے ہیں

۹۲۔ مگر ہی اور بھرم بہت زیادہ ہیں

وید کتاب، دین، دوزخ، مہ دغورست ہونے کے سوالات

پریم پریت کی چتری ہماری جب چاہوں تب ناچوں مہروا
کبیر کبیر سنو بھی سادھو بھڑ نہ ایسے ایسی گروا

۵۰۔ ملنا کٹھن ہے کیسے ملوں گی پیہ جائے

سمجھ سوچ پگ دھروں جتن سے بار بار ڈنگ جائے
اونچی گیل راہ ریشیل پاؤں نہیں سمجھائے
لوک لاج گل کی مر جادا دیکھت من منگائے
نہر باس بسا پیہ میں لاج تھی نہر جائے
دھر بھومی جنہ محل پیا کا ہم پے چڑھو نہ جائے
دھن بھئی باری پڑکھ بھئی بھولا مر تھکوا لکھائے
دوئی ست گوروئے یج میں دینہو بھید بتائے
صاحب کبرا پیاسوں بھینٹو سیستل کنٹھ لگائے

میری مہمت کی چیر ہے اسے پہن کر میں جب چاہوں کھل کر ناچ سکتی ہوں
کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو ہمارا اس نگر یعنی دنیا میں پھر آنا نہ ہوگا

۵۱۔ محبوب کا وصل مشکل ہے میں کس طرح جا کر اس سے ملوں

سمجھ کر میں ہوشیاری سے قدم رکھتی ہوں لیکن وہ بہک جاتا ہے
راستہ اونچا ہے اور پھسلن بھرا۔ اس میں پاؤں نہیں ٹھہرتے
جب میں دنیا کی شرم اور خاندان کی عزت کو دیکھتی ہوں تو دل میں جھپکا ہٹ ہوتی ہے
میں اپنے مانگے میں رہتی ہوں۔ یہاں پر مجھ سے شرم جھوڑی نہیں جاتی
میرے شوہر کا محل جس زمین پر ہے وہ بغیر سہارا اونچی ہے میں چڑھ نہیں پاتی
بیوی یعنی میں کسں ہوں شوہر مجھے بھولے ہیں صرف یادوں کی پیگیوں پر رہتی ہوں
لیکن اس کش مکش میں قاصدہ بن کر ست گوروں نے بھید بتا دیا
اور اس طرح شوہر سے ملاقات ہو گئی اور ان کے گلے لگ کر ٹھنڈی ہو گئی

میر پیری پورا کرے پاسنگ کتبوں نہ جانی ہو
کے کبیر سنو ہو سنو جو رچے جنہڑانی ہو

۵۲۔ تو ہے پو پیں گے گھوگھٹ کے پٹ کھول

گھٹ گھٹ میں وہ سائیں بتا کٹک چن مت بول دے
دھن جوبن کے کرب نہ کیجے جھوٹا پتھ رنگ بھول دے
سن محل میں دیکنا بارے آساموں مت ڈول دے
جاگ جگت سوں رنگ محل میں ہیہ پاؤں انمول دے
کے کبیر آندر بھوبے باجت انبہڑھول دے

۵۳۔ پانیو ست نام گرے کے ہروا

سانگر کھولنا رہن ہماری دوسرے دوسرے پانچ کھروا
نالانجی ہیں گورو دینی جب چاہوں تب کھولوں کھروا

میر پشیری سے کتا ہی پورا تو لو لیکن پاسنگ تو بنا ہی رہتا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ اسے سنو سنو آخر کو گھٹا اٹھا کر ہی جاتے ہو

۵۴۔ تو گھوگھٹ کا پردہ اٹھا تجھے محبوب ملیں گے

ہر جسم میں وہ مالک ہوتا ہے تو اپنے منہ سے کڑوی بات نہ کر
دولت اور جوانی کا غرور نہ کرو پتھ رگے لباس کی کوئی حقیقت نہیں
شوہر کے محل میں دیا جلائے صرف امید میں نہ گھوم پھر
ترکیب سے رنگ محل میں جا کر آنکھ کھول اور بے بہا محبت کو حاصل کر
کبیر کہتے ہیں کہ اس کے بعد خوشی ہی خوشی ہے اور انہد کی نوبت بھی ہے

۵۵۔ میں نے ست نام کو گلے میں ہار بنا کر ڈالا ہے

ہماری رہائش تنگ سے کھولے میں ہے جسے پانچ دیے کہا یعنی پانچ عنصر اٹھائے ہیں
لیکن گورو نے مجھے نالہ چانی دے دی ہے جس سے جب چاہوں دروازہ کھول لوں

چھ ماس تاک برس دن لکڑی
لوگ بولے بھل کاتل پیری
کے کیر سوت بھل کاتا
رہنڈا نہ ہوئے مکتی کرداتا

۹۹. سائیں کے سنگ سائر آئی

سنگ نہ سوتی سواد نہ جانی جو بن گوہنے کی نائیں
جنا چار مل لگن سوچائی جنا پانچ مل منڈپ پھائی
سکھی سہیلی سنگل گاویں دکھ سکھ ماتھے ہری چڑھائی
نانا روپ پری من بھانور گانٹھی جور بھی پتیائی
ارگھ دیئے دیئے بھی سودا سنی چو کہہ رائے بھی سنگ سائیں

چھ مہینے میں نکوا بنا اور برس دن میں لکڑی
لوگوں نے کہا کہ بیجاری نے اچھا کانا ہے
کیر کہتے ہیں کہ سوت تو خوب کاتا
لیکن چرخہ مکتی دیئے والا نہ ہوا

۹۹. میں شوہر کے ساتھ سسرال آئی

میں اس کے ساتھ نہ سوتی نہ لطف نہ لیا میری جوانی خواب کی طرح بیت گئی
چاند لوگوں یعنی ویدوں نے لگن طے کی اور پانچ یعنی عناصر نے منڈپ بنایا
سکھی سہیلیوں نے مبارک گیت گائے اور پینائی پر سکھ دکھ کی ہلدی چڑھائی
دل کے اندر طرح طرح بھانور میں پڑیں اور گانٹھ جوڑ کر میں بیاہتا بن گئی
جب تک میں سورت کو پانی چڑھاتی تھی سہاگن تھی لیکن شوہر کے ساتھ تو جیسے رائے ہو گئی

۹۷. دہن گڈو سنگ چار مہرے گھر آئے رام بھٹار
تن رت کر میں من رت کر یہوں پانچو تنو براتی
رام دیو موہے بیاہن آئے میں جو بن مدھاتی
مہر دھروو ربیدی کر یہوں برہما وید اچارا
رام دیو سنگ بھانور یہوں دھن دھن بھاگ ہمارا
مہر تینتیسوں کو تک آئے مٹنی ورسس اٹھاسی
کہہ کیر موہے بیاہ چلے ہیں پُرکھ ایک اپنا سی

۹۸. ہری مور پیو میں رام کی بھڑیا

رام مور بڑا میں تن کی لہریا
ہری مور رہنڈا میں رتن پیوہریا
ہری کو نام سے کاتل بھڑیا

۹۷. اے دہنو مبارک گیت گاؤ، ہمارے گھر ہمارے شوہر رام آئے ہیں
میں جسمانی محبت کے ساتھ جذباتی محبت کروں گی پانچوں عناصر کے ساتھ کے براتی میں
رام جی مجھے بیاہنے آئے ہیں میں جوانی کے نشے میں چور ہوں
میں اپنے جسم کو نالاب اور بیدی بناؤں گی برہما جی شادی کے منتر کے طور پر وید پڑھیں گے
میں رام جی کے ساتھ بھانور میں پھیروں گی میری قسمت بہت اچھی ہے
تینتیس کروڑ دیوتا اور اٹھاسی ہزار مٹنی شادی کا تماشہ دیکھنے آئے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ ایک ذات لافانی مجھے بیاہ لے چلی ہے

۹۸. ہری میرے شوہر ہیں میں رام کی دہن ہوں

میرے رام تو بہت جڑے ہیں میں جسمانی طور پر چھوٹی ہوں
ہری میرے چرخے ہیں میں ریشمی پیلی چتری
ہی کا نام لے کر بہوئے سوت کاتا

۱۰۱۔ ست گورو ہو مہاراج مجھ پر سائیں رنگ ڈارا
شبد کی چوٹ لگی میرے من میں بیدہ گیا تن سارا
اوشدھ مول کچھو نہیں لاگے کیا کرے بیدہ بچارا
نمر نہ مٹنی جن پریر اویا کوئی نہ پاوے پارا
صاحب کبر سب رنگ رنگ سب رنگ سے رنگ نیارا

۱۰۲۔ کیسے دن کہیں جتن بتائے جیو

ایسہ پارنگ آہ پار جمنار پچوا منڈیا ہم کا چھوٹے جیو
انچر اچار کے کاکہ بنائی اپنی صورتیا ہرے لکھائے جیو
کہت کیر منو بچائی سادھو بہیاں پکڑ کے بریا بتائے جیو
پریت لگی تو نام کی ہیں ہرے ناہیں
نظر کرو اب مہر کی موہے لوگو سائیں

۱۰۱۔ اے ست گورو مہاراج تم نے مجھ پر مالک کا رنگ چڑھا دیا

میرے دل میں شبد کی چوٹ لگی اور اس نے سارا جسم بیدہ دیا
جڑی ہوئی کچھ لگتی ہی نہیں ہے بچارہ وید کیا کرے

انسان، معنی، دیوتا، پیر، اویا، سب کی سمجھ سے باہر ہے

مالک نے کبیر کو پورے رنگ سے رنگ دیا یہ رنگ سارے رنگوں سے علاحدہ ہے

۱۰۲۔ مجھے اپنے بھر میں دن کاٹنے کی ترکیب بتاتے جاؤ

اس طرف لنگا ہے اس طرف جمنار میری کیشا درمیان میں فوٹو (مراڈ اور پنگلا کے درمیان موٹھنا ہے)

میں نے اپنا آنچل پھاڑ کر کاغذ بنایا ہے اپنی صورت دل پر نقش کرائے جانا

اے سادھو کبیر کہتے ہیں کہ میری پانچ پکڑ کمر راستہ بتاتے جانا

۱۰۳۔ تمہارے نام سے محبت ہو گئی ہے ایک لمحہ کو بھی وہ نہیں بھوت

اے مالک اب تو مہر کی نظر کرو اور مجھ سے ملو

بھو بیاہ پل بن دولہہ باٹ جان سمہ ہی سمجھائی
کے کبیر ہم گونے جینے طلب کنتے تہر بچائی

ورہ نویدن (بیان ہجر)

۱۰۰۔ بالہ آؤ ہمرے گہرے دم بن ڈکھیا فریہرے

سب کوئی کے تختاری ناری مو کو یہ سسند بہرے

ایک سو ہوئے سج نہ سووے تب لگ کیسو نہ بہرے

ان نہ بھاوے نیند نہ آوے گرد بن دھرے نہ دھیرے

جیوں کامی کو کامی پیاری جیوں پیارے کو نیرے

ہے کوئی ایسا پر آپکاری پیارے کے سنائے

اب تو بے حال کبیر بھٹے میں بن دیکھے جیو جائے

شاوی ہونے پر بھی شوہر کے بغیر چلی۔ راستے کے جاننے والے سمہ ہی یعنی ست گورو نے رہنمائی کی
کبیر کہتے ہیں کہ میں گونے جاؤں گی، شوہر سے ملنے کی خوشی میں باج بجنے لگے

۱۰۰۔ اے میرے خاوند میرے میرے گھر آؤ تمہارے بغیر میرا جسم تکلیف میں ہے

ہر شخص مجھے تختاری بیوی کہتا ہے لیکن مجھے اس بات میں شک ہے

جب تک ایک ہو کر ایک پلنگ پر نہ سو میں تب تک محبت کیسی

مجھے کھانا اچھا نہیں لگتا نیند نہیں آتی، گھر یا جنگل کہیں چین نہیں ملتا

جس طرح شہوت زدہ کو عورت پیاری اور جیسا پیارے کے لیے پانی ہے ویسے میرے لیے تم ہو

کیا کوئی ایسا محسن ہے جو میرے شوہر کو یہ سنائے

کہ اب کبیر تمہارے بغیر بد حال ہیں بغیر تمہارے دیکھے ان کی جان جا رہی ہے

۱۰۵ شہد کی چوٹ لگی ہے تن میں گھر نہ چین چین نہ بن میں
ڈھونڈت پھروں پیونہ پاؤں اوشدھ مول کھائے گذراؤں
تم سے بید نہ تم سے روگی بن دیدار کیوں جیسے بیوگی
ایکے رنگ رنگی سب ناری ناچاؤں کو پیہ کو پیاری
کہہ کبیر کوئی گورو مکھ پاہے بن نین دیدار دکھاوے

۱۰۶ چلی میں کھوج میں پیہ کی مٹی نہ سوچ یہ جیہ کی
رہے نت پاس ہی میرے نہ پاؤں یار کو میرے
دکل چوں اور کو دھاؤں تہوں نہ کنت کو پاؤں
دھروں کہہ بھانت سے دھیرا گیوگر ہاتھ سے میرا
کٹی جب نین کی جھائیں لکھو تب گلن میں سائیں
کبیرا مشہد کہہ بھاسا نین میں یار کو ہاسا

۱۰۵ میرے بدن میں شہد کی چوٹ لگی ہے۔ مجھے نہ گھر میں ہیں ملتا ہے نہ جنگل میں
میں ڈھونڈتھتی پھرتی ہوں لیکن شوہر کو نہیں پاتی۔ دوا دارو کھا کر جیتی ہوں
نہ کوئی تم جیسا وہ ہوگا نہ میری جیسی بیمار۔ بغیر دیدار کے بھور کیسے جیے
سب عورتیں ایک ہی رنگ میں رنگی ہیں۔ نہ معلوم محبوب کو کون اچھی لگتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ کاش کوئی پہنچا ہوا فقیر ملتا۔ جو بغیر آنکھوں کے مجھے محبوب کو دکھا دیتا

۱۰۶ میں اپنے شوہر کی تلاش میں نکلی۔ میرے دل کی یہ فکر نہیں مٹی
وہ رات دن میرے پاس رہتا ہے۔ لیکن میں محبوب کو دیکھ نہیں پاتی
میں بے چین ہو کر چاروں طرف دوڑتی ہوں۔ پھر بھی اپنے شوہر کو نہیں پاتی
میں کس طرح صبر کروں۔ میرے ہاتھ سے بہرا گر گیا ہے
جب آنکھوں کا اندھیرا دور ہوا۔ تب آسمان میں مالک دکھائی دیا
کبیر نے شہد کہہ کر جنا دیا کہ محبوب کی رہائش آنکھوں ہی میں ہے

برہ مناوے موہ کو جیہ تڑپے میرا
تم دیکھیں کو چاد ہے پر بھو ملو سوہیا
نینا تر سے دس کو پل پلک نہ لاگے
درد بند دیدار کا بس باسر جاگے
جواب پر تم سے کروں مکھ نہ نیارا
اب کبیر گورو پا گیا ملا پران پیارا

۱۰۸ بول والی دکھ پھر پیارے کروٹ دے موہ نہ کہے کو مائے
کروت بھلا نہ کروٹ تیری لاگ کرے سن منی میری
تم تم بیچ بچا نہ کوئی تم سو کنت نار ہم سوئی
بست کبیر منو نہ کوئی اب تھری پر نیت نہ ہوئی

مجھے بھر ستا رہا ہے میرا جی تڑپ رہا ہے
اے مالک تمہیں نہ دیکھنے کو جی چاہتا ہے جلد منو
آنکھیں تمہیں دیکھنے کو ترس رہی ہیں ایک پل کو بھی پلک نہیں لگتی
دیدار کا درد مندر است دن جاگتا رہتا ہے
اے محبوب اب کی جو تم ملے تو ایک لمحے کو جدا نہ کروں گا
اے کبیر اب مجھے گورو ملا ہے اور اس کے ذریعہ محبوب بھی

۱۰۸ میں تیرے صدقے پیارے میرا دکھ مٹا۔ مجھ سے کروٹ پھر کر مجھے کیوں مارتا ہے
میرے لیے تیری یا نہ بھلی ہے کروٹ نہیں۔ میری عرض سن اور گلے سے لگ جا
میرے ہتھارے درمیان کوئی نہیں ہے۔ تم شوہر ہو اور میں نتھاری بیوی
کبیر کہتے ہیں کہ اے بے وفا آدمی۔ اب مجھے ہتھارا یقین نہیں رہا ہے

۱۰۸ سن گورو کی تان بند نہ آتی برہ میں صورت گئی پچھاڑیں کھاتی
تیرے گھر میں ہوا اندھیر بھرم کی راتی نہ بھئی پیاسے بھینٹ رہی پچھتاتی
سکھ نین سین سوکھوچ ڈھونڈے آتی میرے پیاسے سکھ چین نام گن گاتی
تیرے آداگون کی تراس سب مر جاتی چھب دیکھت بھی ہے نہال کال بھلاتی
سکھی مان سرور چلو منس جنہ پاتی یہ کہیں کبیر بچا سیدپ ملی سواتی

۱۰۹ تلچھ بن بالم مور جیا

دن نہ چین رات نہ ندیا تلچھ تلچھ کے بھور کیا
تن من مور دھنٹ اس ڈولے سون سچ پر جنم لیا
نین ٹھکت بھئے پنچھ نہ سوچھے سائیں بے دردی ٹھٹھ لیا
کہت کبیر سو بھئی سادھو ہرو پیر دکھ زور کیا

۱۰۸ سن گورو کی تان سن کر نیند نہیں آتی۔ بھر میں بد صورت ہو گئی پچھاڑیں کھاتی ہوں

اے بھرم کی مادی تیرے گھر میں اندھیر ہو گیا۔ تو پچھتاتی ہی رہی محبوب سے ملاقات نہیں ہوتی
سراپا تلاش میں لگ کر اسے ڈھونڈھ لاتی۔ محبوب کے ملنے پر چین ملتا اور نام کے گن گاتی
جنم لینے اور مرنے کی تیری سادی تکلیف مٹ جاتی۔ محبوب کا جمال کچھ کرمست ہو جاتی اور موت سے پرے ہوتی
اے سکھی مان سرور چلو جہاں منس بھکت ملتے ہیں۔ کبیر سوچ کر کہتے ہیں کہ وہاں سیدپ کے سواتی کی بوند ملے گی

۱۰۹ میرادل محبوب کے بغیر تڑپ رہا ہے

نہ دن کو چین ہے نہ رات کو نیند میں نے تڑپ تڑپ کر صبح کی ہے
دھنٹ کی طرح میرا تن من ہلتا ہے میں نے جیسے سوئی سچ پر جنم لیا ہے
آنکھیں تنک گئی ہیں راستہ دکھائی نہیں دیتا بے درد مالک نے میری خبر نہ لی
اے سادھو کبیر کہتے ہیں کہ درد مٹاؤ، میرے دکھ نے بہت زور کیا ہے

۱۰۷ ابنا سی دولہا کب ملو بھکتن کے رچھپال
جل ابھی جل ہی سوں نہا رشت پیاس پیاس
میں ٹھاڑھی برہن مگ جوؤں پر تم تھری آس
چھوڑے گیہ نہیہ لگ تم سوں بھئی پرہن لوہیں
تالا دیلی ہوت گھٹ بھیتہ جیسے جل بن مین
دوس رین بھوک نہ ندرا گھرا گنا نہ سہائے
بھجریا بیرن بھئی ہم کو جاگت دین بہائے
ہم تو تھری داسی سبنا تم ہمرے بھرتا
دین دیال دیا کر آؤ کسمرتھ سرجن ہار
کے ہم پران نخت ہیں پیارے کے اپنا کر لہو
داس کبیر برہ ات باڑھو ہم کے درسن درلو

۱۰۷ اے غیر فانی شوہر! جو بھکتوں کے رکھوالے ہو مجھے کب ملو گے

جیسے سید پانی سے پیدا ہوئی اور اسی کی محبت میں پیاس پیاس رہتی ہے
ویسے ہی اے محبوب میں راستے میں کھڑی ہوئی تنہا انتظار کر رہی ہوں
میں نے تنہا ہی محبت میں گھر چھوڑ دیا ہے، تنہا رہے ہی قدموں میں محو ہو گئی ہوں
میرے اندر اتھل پھٹل مچی ہوئی ہے جیسے کہ بغیر پانی پھٹی تڑپتی ہو
رات اور دن کو نہ کھانا ہے نہ سونا، گھر آگن اچھا نہیں لگتا
پلنگ ہمارے لیے دشمن سا ہو گیا ہے رات جاگتے ہی کٹتی ہے
اے میرے محبوب میں تنہا ہی لونڈی ہوں، تم میرے مالک ہو
اے بے کسوں پر رحم کرنے والے، اے خالق، اے قادر، براہ کرم آ کر ملو
اے پیارے یا تو مجھے اپنا بنا لو ورنہ میں جان چھوڑ دوں گی
کبیر داس کہتے ہیں کہ بھر بہت بڑھ گیا ہے ابھی اپنے درشن دو

گرہ ویراگیہ (گھر میں رہ کر بے تعلقی)

۱۱۱۔ اودھو بھولے کو گھر لاوے سو جن ہم کو بھاوے
 گھر میں جنگ بھوک گھر ہی میں گھر تھج بن نہر جاوے
 بن کے گئے کلپنا آپتے تب دھول کہاں سماوے
 گھر میں یکتی مکتی گھر ہی میں جو گورو الکھ لکھاوے
 سچ سن میں رہے سمانا سچ سہا دھ لگاوے
 اُن من رہے برہم کو چینیے پر م تن کو دھیاوے
 مہرت نہت سوں میلا کر کے انہد ناد بھاوے
 گھر میں وستو وستو میں گھر ہے گھر ہی تو ملاوے
 کبیر کبیر سنو ہو اودھو جوں کا توں ٹھہراوے

۱۱۲۔ اے سادھو جو آدمی بھولے بھٹکے کو گھر لاتا ہے وہ مجھے اچھا لگتا ہے
 گھر میں دنیا داری ہے اور گھر ہی میں یوگ ہے گھر چھوڑ کر جنگل کو نہ جاؤ
 اگر جنگل میں جا کر بھی خواہش پیدا ہوئی تو وہ کہاں سمائے گی
 گھر میں پرستش کی کوشش ہوتی ہے گھر ہی میں نجات ہے اگر گورو نادیہ کو دکھاوے
 سچ شونہ کی دنیا میں جانا اور سچ سہا دھ لگانا چاہیے
 دنیا سے بے تعلقی رہے برہم کی پہچان کرے اور حقیقت اعلیٰ کا دھیان کرے
 دھیان اور محبت کو یکجا کر کے انہد کی آواز پیدا کرے
 گھر میں اصل چیز یعنی اللہ ہے اور اللہ ہی میں گھر ہے گھر یا جسم ہی میں اصل چیز ملانا چاہیئے
 کبیر کہتے ہیں کہ اے سادھو، اگر کوئی ان باتوں کو کرے تو ملوث نہ ہو

۱۱۰۔ پیاملن کی آس رہوں کب لوں کھری
 اونچ نہیہ چڑھ جائے منہ نہا بھری
 پاؤ نہیں ٹھہراے چہوں گر گر پردوں
 پھر پھر چڑھوں سنبھار چن آگے دھروں
 انگ انگ ٹھہراے تو بہت بدھ ڈر رہوں
 کرم کپٹ مگ گھیر تو بھرم میں پر رہوں
 باری نہٹ انار تو جھینی گیل ہے
 اٹ پٹ چال نتھار ملن کس ہوئے
 چھوڑو کو متی و کار شمتی گہرے
 ست گورو شبد سنبھار چن چت نیچے
 انتر پٹ دے کھول سبہ اُردھ لادری
 دل بچ داس کبیر ملیں تو ہے باوری

۱۱۱۔ میں محبوب سے ملنے کی امید میں کب تک کھڑی رہوں
 مجھ سے اونچے پر نہیں چڑھا جانا دل میں شرم آ رہی ہے
 میرے پاؤں نہیں ٹھہرتے میں چاروں طرف گر گر پڑتی ہوں
 پھر سنبھال سنبھال کر قدم آگے رکھتے ہوئے چڑھتی ہوں
 میرا ایک ایک عضو کا پتہ ہے، طرح طرح کے ڈر ستاتے ہیں
 میرے اعمال اور بدعتی میرے راستے میں آجاتے ہیں اور میں بھرم میں پڑ جاتی ہوں
 تو کس اور بالکل اناڑی ہے اور راستہ بہت پتلا ہے
 نتھاری چال بھی غلط ہے، تم محبوب سے کیسے مل سکو گی
 کچ فہمی کی خرابی چھوڑ دو اور صحیح فہم اختیار کرو
 ست گورو کی نصیحت پر دھیان دو اور بالک کے قدموں پر دھیان لگاؤ
 تم اندر کا پردہ اٹھا دو اور شہد کو سینے میں لاؤ
 کبیر کہتے ہیں کہ لے چکی تجھے تیرا محبوب تیرے دل ہی میں لے گا

کرم گنتی (نوشتہ تقدیر)

۱۱۲۔ کرم گنتی تارے نانہ ٹری
 مٹی و شیش سے پنڈت گیا فی سودھ کے لگن دھری
 سینا ہرن من دسرکتھ کو بن میں بہت پری
 کہنہ وہ پھند کہاں وہ پار دھی کہنہ وہ مرگ چری
 سینا کو ہر لگا راون سورن لک جری
 نیچ ہاتھ ہری چند بکائے بی پاتال دھری
 کوٹ لکائے نت پین گیت، نیچ گرگے جون پری
 پاندو جن کے آپ سار تھی تن بہر بہت پری
 در جو دھن کو گرب گھٹایو جدو کن نام کرمی
 راہو کینوا اور بھانو چندر ما بدھی سنجوگ پری
 کہت کبیر سنو بھائی سادھو ہونی ہو کے راجی

۱۱۳۔ تقدیر کا لکھا مل نہیں سکتا
 و شیش مٹی جیسے عالم نے رام کی شادی کی لگن مقرر کی تھی
 پھر بھی سینا کا اعوا ہوا، دشرکتھ کی موت ہوئی اور رام پر جنگل میں مصیبت پڑی
 وہ جال آڑ اور وہ ہرن کا چرنا سب بے کار تھا،
 سینا کو راون اڑائے گیا لیکن اس کی موت کی بجائے جل گئی
 راجا برہیش چندر نیچ ڈوم کے ہاتھ بکے اور راجا بی پاتال میں دھنس گئے
 جس راجا کا کام روزانہ کروڑ لاکھوں دان کرنا تھا اسے گرگے بن کر جہنم لینا پڑا
 جن پاندوؤں کے ہاتھ بان خود کرشن تھے ان پر مصیبت پڑی
 تقدیر نے دریو دھن کا گھمٹہ توڑ دیا اور کرشن کے خانہ ان یرو کو ختم کر دیا
 خدا نے سورج چاند کے ساتھ راہو کینو کو لگا رکھا ہے جو گرہن میں انہیں لگن لیتے ہیں
 کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو، جو ہونے کو ہے وہ ہو کر رہے گا

۱۱۲۔ دورے دورے دورے دورے دور کی بات تو ہے بہت بھاوے
 ابے حضور حاضر صاحب دھنی دوسرا کون کہہ گا وہ
 چھوڑے کلپنا دور کا دھانا راج تاج خاک مکھ کا ہے لاوے
 پیڑ کے گے تے ڈار پتو ملے ڈار کے گے نہ پتو پاوے
 ڈار اور پیڑ اور پھول پھل پرگت میں ملے جب گورو اتنو لکھاوے
 سمیٹتی سکھ صاحبی چھوڑیو گئی بھئی سونہ کی آس بن کھنڈ جاوے
 کبیر کبیر بن کھنڈ میں کیا ملے دلہ کو کھوچ دیہار پاوے

۱۱۳۔ ان پر اپت و سنو کو کہا تاج پر اپت کو تاج سو تیا ہے
 سو اکیل ترنگ کہا پھیرے افتر سو باگی ہے
 جگ بھو کا گانا کیا گاوے انو بھو گاوے سو راگی ہے
 دھن گیت کی واسنا ناما کرمے کبیر سونی جیراگی ہے

۱۱۳۔ اسے کچ نفیم تو مجھ سے دور وہ دور وہ، تجھے دوری کی بات اچھی لگتی ہے
 ہمارا مالک ہمارے نزدیک اور سامنے ہے، دوسرا کون ہے جس کی بات تو کوتاہ ہے
 تو خام خیالی اور دور کی دور لگانا چھوڑ، تو راج کو چھوڑ کر چہرے پر خاک کیوں ملتا ہے
 درخت کو پکڑے گا تو ڈال پتے سب ملیں گے، شاخ پکڑنے سے درخت کہاں ملتا ہے
 شاخ، درخت، پھول، پھل سب ناپا ہو جائیں گے جب ست گورو اصلیت کو دکھائے گا
 تو راحت، دولت، عزت، چھوڑ کر یوگی بننا ہے اور شونیہ کی امید میں جنگل کو جاتا ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ جنگل میں بھی کیا ملے گا، دل ہی میں کھو جو گے تو دیدار ملے گا

۱۱۳۔ جو چیز پاس نہیں ہے اسے کیا ترک کرنا، ملی چیز چھوڑے وہی تارک ہے
 جو معمولی گھوڑے پر چڑھنے کا عادی ہے وہ اکیل گھوڑے کو کیا پھیرے گا
 دنیا کے جنیال کا کیا گانا، راگی وہی ہے جو اپنے تجربہ کار لگ گاتا ہے
 جو دولت اور گھر کا لالچ دور کرے اسے کبیر وہی جیراگی ہے

موہ بہا (دنیوی تعلقات)

۱۱۶ بڑھیا منس کہہ میں بہتر بار
مواہیں نرن کہو کون نار
یہ دانت گئے مور پان کھات
اور کیس گیل مور گنگ نہات
اور نہیں گئے مور کج دیت
اور بیس گیل پر پڑکھ یست
اور جان پڑکھو امور ابار
میں انجانے کو کرسنگار
کہہ کیر بوڑھی آنت لگائے
نت پلوت بختا نہ مجھ کھائے

۱۱۷ بڑھیا منس کہتی ہے میں ہمیشہ جوان رہوں گی

بتاؤ مجھ جیسی جوان عورت اور کون ہے
میرے دانت تو پان کھانے سے جاتے رہے
اور بال گنگ نہانے سے سفید ہو گئے ہیں
آنکھیں کا جل لگانے میں ختم ہوئی ہیں
عمر یادیم اس بے ڈھل گئی ہے کہ غیر مزدوں کو بلاتی رہی ہوں
سمجھ لو کہ مرد لوگ میرا کھانا ہیں
میں اجنبی کے بے بھی سنگار کرتی ہوں
بکیر کہتے ہیں کہ بڑھیا موج میں گارہی ہے
اور روزانہ شوہر اور بیٹے کو کھاتی ہے

۱۱۵ اپنے کرم نہ میٹو جانی

کرم کے لکھاٹے دھوں کیسے جو ٹیک کوٹ مرانی
گورو وشنٹ مل لگن سدھائی سورہ منتر اک دیہنا
جو سیتا رگھوناتھ بیاہی پل اک سنج نہ کینہا
نار دمنی کو بدن چھپا یو کینہو کپ سے روپا
رکس پالہہ کی بھجا پاری آپن بودھ سروپا
تین لوک کے کرتا کہیے ہانی بدھیو ہریانی
ایک سے ایسی بن آئی ان ہو اوسر پانی
پاروتی کو بانجھ نہ کہیے ایس نہ کہیے بھکاری
کہہ کیر کرتا کی باتیں کرم کی بات نیادی

۱۱۵ اپنی تقدیر مٹائی نہیں جاسکتی

کروڑوں مگوں تک انھیں مٹاؤ پھر بھی تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا
گورو وشنٹ نے شادی کی لگن بنائی اور ایک سورج کا منتر دیا
لیکن اس شادی سے جو سینا رام بیاہ کر لائے تھے اس کی کبھی حفاظت نہ کر سکے
وشنو نے نار دمنی کا چہرہ بد صورت کر دیا اور اسے بندر جیسا کر دیا
خود سراپا نعم بھگوان نے ریشش پال کی بانہ اکھاڑ لی
جو تین لوک کے منتظم ہیں انھوں نے ہانی کو کیا بہادری سے مارا ؟
ایک بار کچھ ایسی بن آئی کہ انھیں بھی کہیں گاہ سے اسے مارنا پڑا
پاروتی کوئی بانجھ نہیں ہیں اور مہادیو بھکاری بھی نہیں
بکیر کہتے ہیں کہ تقدیر کی باتیں چھوڑو خدا کی باتیں کرو

گورو جرنامرت نیم نہ دھاریں مدھوا چاکھن آکھے
اسی چلن چلی دنیا میں تاتیں جیہ گھیرا یا سے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو پھر پاچھے پھنپا یا سے

۱۱۹۔ ایسی دنیا بھئی دیوانی بھکتی بھاؤ نہیں بوجھے جی
کوئی آوے تو بیٹا مانگے۔ ہی گو سائیں دیجے جی
کوئی آوے دکھ کا مارا ہم پر کر پا کیجے جی
کوئی آوے تو دولت مانگے بھینٹ روپیہ لیجے جی
کوئی کرامتے بیاہ سگے فی سنت گو سائیں دیکھے جی
ساچے کا کوئی لاکھنگ ناہیں جھوٹے جگت پیٹھے جی
جئے کبیر سنو بھئی سادھو اندھوں کو کیا کیجے جی

گورو کے جرنامرت پیئے کی عادت نہیں ہے شراب پیئے آئے ہیں
دنیا کا چلن اٹ ہو گیا ہے اس سے دل گھیرا یا ہے
کبیر کہتے ہیں اے سادھو سنو! یہ لوگ بعد میں پچھتائیں گے۔

۱۱۹۔ دنیا ایسی دیوانی ہو گئی ہے کہ اسے بھکتی اچھی نہیں لگتی
کوئی اگر بیٹا مانگتا ہے کہتا ہے گو سائیں جی مجھے ہی چاہیے
کوئی دکھ کا مارا آتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم پر مہربانی کرو
کوئی اگر دولت مانگتا ہے اور کہتا ہے اپنی بھینٹ کا روپیہ دو
کوئی بیاہ سگے فی کے لیے آتا ہے کہتا ہے گو سائیں کچھ ایسا کرو کہ وہ سنتے ہی ہلکے منظور کر لے
سچے آدمی کا کوئی لاکھنگ نہیں ہے اور جھوٹے کا دنیا یقین کرتی ہے
کبیر کہتے ہیں اے سادھو سنو! اندھوں کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے

۱۱۷۔ مود منکھ ہے اتی سچان دھندھا کٹ کٹ کمر بہان
اٹھ بڑے بھور آنگن بہار لے بڑی گھاٹ گوبہرہ ڈار
باسی بھات منکھ لے کھائے بڑ گھیل لے پانی جائے
اپنے سیاں باندھی پاٹ لے سے نہ چوں ہاٹو ہاٹ
کے کبیر یہ ہی کے کاج جوئیہ کے ڈھنگ کون کون کاج

۱۱۸۔ ڈر لاگے ہانسی آوے عجب زمانہ آیا سے
دھن دولت لے مال خزانہ بیسیا ناچ سچا یا سے
مٹھی ات سادھ کوئی مانگے کہیں مانج نہ آیا سے
کتھا ہوئے تنہ صرفنا سوویں وکنا مونڈ پچا یا سے
ہوئے جہاں کہیں سواگ تماشنگ نہ نیند ستیا سے
بھنگ تبا کو منفا گانجی سوکھا خوب اڑا یا سے

۱۱۷۔ میرا خاوند بہت ہوشیار ہے۔ سارے دن کام میں لگا رہتا ہے
بڑے سویرے اٹھ کر صحن صاف کرتا ہے اور بڑے کھانچے میں گوبر جمع کرتا ہے
میرا آدمی باسی بھات کا ناشتہ کر کے بڑا گھڑا لے کر پانی کے لیے جاتا ہے
میں اپنے شوہر کے جوڑے کر گاڑی لے جاتی ہوں اور ہر بازار میں مال جمعیتی ہوں
کبیر کہتے ہیں کہ یہ خاوند کے کام ہیں۔ جو روکے لیے کیا کام ہے

۱۱۸۔ مجھے ڈر بھی لگتا ہے اور ہنسی بھی آتی ہے ایسا عجب زمانہ آ گیا ہے
دھن دولت مال خزانہ استعمال کر کے رند ہی بن جاتے ہیں
اگر کوئی سادھو ایک مٹھی اناج مانگتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ اناج نہیں آیا
جہاں بھگوں کی گھٹا ہوتی ہے وہاں سننے والے سوتے ہیں کہنے والا سر کھپاتا رہتا ہے
لیکن جہاں سواگ تماشہ ہوتا ہے وہاں انھیں ذرا بھی نیند نہیں آتی
بھنگ 'تبا کو' سلفا گانچا چرس ڈٹ کر اڑاتے ہیں

گنگا نہائیں جمن نہائیں نو من میل ہے ہن چڑھائے
پانچ پچیس کے دھکا کھائیں گھر ہو کی پونجی آن گوائے
کے کیر ہیت کو گورو سوں بندہ توڑ مکتی جائے نسائے

ادب و دھن (پند)

۱۲۲۔ پنڈت باد بدو سو جھوٹا

رام ہے جگت گنت پاوے کھاٹہ کے مکھ میٹھا
پاؤں کے پاؤں سودا ہے جل کے ترستا بھائی
بھوجن کے بھوک جو بھاگے تو دنیا تر جائی
نر کے سنگ سواہری ہونے ہری پر تاپ نہیں جانے
جو کہوں جائے جنگل کو تو ہری سرت نہ آنے
من دیکھے بن ارس ہر مس بن نام لیے کا ہونے

اس نے گنگا اور جمن میں استنان کیا اور نو من گندگی اور چڑھائی
پانچ پچیس کے دھکا کھا کر گھر کی پونجی بھی گوائے
کیر کہتے ہیں کہ گورو کی عقیدت نہ ہوئی تو تیری نجات ختم ہو جائے گی

۱۲۳۔ اسے پنڈت جو بات تم کہتے ہو وہ جھوٹ ہے

اگر رام کہنے بھرے نجات مل سکے تو کھاٹہ کہنے سے منہ میٹھا بھی ہو جائے گا
اگر کوئی آگ کا نام لے گا تو اس کا پاؤں جل جائے گا اور پانی کہنے سے پیاس بجھ جائے گی
اور اگر کھانا کہنے سے بھوک ختم ہو جائے تو دنیا کا بھلا ہو جائے
آدمی کے ساتھ تو تارا رام نام لیتا ہے لیکن وہ ان کی عظمت نہیں جانتا
اگر وہ جھوٹ کر جنگل کو جاتا ہے تو رام کی یاد نہیں کرتا
بغیر اسے دیکھے اور اس سے بغل گیر ہوئے صرف نام لینے سے کیا ہوگا

۱۲۰۔ یا جگ اندھا میں کیر سمجھاؤں

اک دوئے ہوئے انھیں سمجھا دسب ہی بھلا ناپیٹ کے دھندھا
پانی کے گھوڑا پون اسورا ڈھرک ہرے جس اوس کے بندہ
گہری ندیا گم ہے دھروا کھین ہارا بڑگا پھٹا
گھر کی دستونکٹ بندہ آدھ دینا بار کے ڈھونڈھت اندھا
لاگ آگ سکل بن جمر گا بن گورو گیان بھٹک گا بندہ
کے کیر سنو بھائی سادھو اک دن جائے لنگوٹی چھار بندہ

۱۲۱۔ جی ہے کل بورن گنگا نہائے

ستوا کر امن بھڑکی بھنچا من گھونگھٹ اوٹے بھسکت جائے
گھڑی باندھن موٹری باندھن خضم کے مونڈے دیے دھرائے
بھجوا پھرن اونٹھا پھرن لٹ خضم کے مارن جائے

۱۲۲۔ یہ دنیا اندھی ہے میں کہے سمجھاؤں

ایک دھوکو تو سمجھا یا جا سکتا ہے لیکن سبھی پیٹ کے دھندسے میں بھوئے ہوئے ہیں
پانی کے گھوڑے پر ہو سوار ہے سوار اوس کی بوند جیسا گر پڑتا ہے
ندی گہری ہے دھار تیز ہے اور کھینے والا بندھا ہوا ہے
گھر میں رکھی چیز کے پاس نہیں جانا اندھا دیا جلا کر اسے تلاش کر رہا ہے
آگ لگی اور سارا جنگل جل گیا گورو کے دھیان دیئے بغیر آدمی بھٹک گیا
کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو ایک دن آدمی کو لنگوٹی چھاڑ کر چلے جانا ہے

۱۲۳۔ خاندان کا نام ڈوبنے وان گنگا نہائے چلی ہے

اس نے ستو تیار کر پایا راستے کے پے اناج بھنویا اور گھونگھٹ کی اوٹ کھاتی جا رہی ہے
سامان گھڑی میں باندھ کر اسے شوہر کے سر پر رکھوا یا
پیروں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں زیور پہن کر شوہر کو لٹ مارتی چلی

۱۳۴۔ پنڈت دیکھو ہر دے بیماری کون پرکھ کوناری

سچ سمانا گھٹ گھٹ بولے واکو چرت الوپا
واکو نام کہا کہہ لیجے نا اودہ برن نہ روپا
تیس میں کاہ کوئے زبورے کیا تیرا کیا میرا
رام قدائے شکتی شیو ایک کہوں کاہ نیرا
بید پران قران کتیا ناتا بھانت بھسانی
ہندو ترک جین اور جوگی اکیل کا مو نہ جانی
چھ درس میں جو پروانا تا سو نام من مانا
کہہ کبیر ہم ہی ہیں پورے امی سب خلق بیان

۱۳۵۔ مایا مو بہر موہت کہینا تاتے گیان رتن ہرینہا
جیون ایسو سپنا جیسو جیون سپن سمانا

۱۳۶۔ اسے پنڈت دل میں غور کر کے دیکھو کون مرد ہے کون عورت

ذات اعلیٰ ہر جسم میں موجود ہے، اس کی کرنی مرانی ہے
کیا کہہ کر اس کا نام لیا جائے، اس کا روپ رنگ کچھ نہیں ہے
اسے پاگل آدمی تو ہیں اور تو کہہ میرا اور تیرا کیا کرتا ہے
رام، خدا، شکتی، شیو ایک ہی ہیں، یہ بات کس نے بنائی
وید، پیمان، قرآن، کتاب وغیرہ نے طرح طرح اس کا بیان کیا
لیکن کسی نے نہ سمجھا کہ ہندو، مسلمان، جین، بوگی وغیرہ سب ایک ہیں
میں نے تو اپنے دل میں وہی نام رکھا ہے جو چھوٹی درشنوں میں ثابت ہے
کبیر کہتے ہیں کہ لگتا ہے جیوں دیوانے ہیں باقی دنیا ہوشیار ہے

۱۳۷۔ مایا نے مجھ پر جادو ڈال دیا اور میرے گیان کا جوا ہرے لینا
زندگی ایسی ہی ہے جیسے خواب، زندگی خواب کی طرح ہے

دھن کے کہے دھنک جو ہو تو نزد دھن دھن نہ کوئی
سا پنچی پریت دشنے مایا سوں ہر بھگتن کی ہانسی
یہ کبیر اک رام بھجے جن باندھے جم پور جاسی

۱۳۸۔ پنڈت دیکھا من موں جانی

کہہ دھوں جھوت کہاں تے اپجی تہنہ جھوت تم مانی
بارد بندو دھڑک سنگے گھٹ ہی میں گھٹ سبھے
اشٹ کمل کو پہی آئی کہنہ یہ جھوت آپجے
لکھ چور اسی بہت داسا سو سب ہر بھو مانی
ایکے پاٹ سکل بیٹھا دے سنج ریت دھوں کاٹی
چھو تہہ جیون چھو تہہ اچون چھو تہہ جگ آپجایا
کہہ کبیر تہہ جھوت ہر جت جا کے سنگ نہ مایا

اگر دولت کہتے سے دولت مل جائے تو کون مفلس نہ رہے

دنیا داری اور بخش کوشی سے سچی محبت اور رام کے بھگتنوں کی ہنسی اڑاتے ہو
کبیر کہتے ہیں کہ رام کی یاد بغیر بندھے ہوئے جم پور جاؤ گے

۱۳۹۔ اسے پنڈت دل میں غور کرو

یہ بناؤ کہ تم جھوت کہتے ہو وہ جھوت کہاں سے پیدا ہوئی
ناہان میں قطرہ پڑنا ہے خون میں خون ملتا ہے اور جسم میں جسم پلتا ہے
جسم کے اندر آٹھ پتھر یوں کا کمل کھلتا ہے، یہ جھوت کہاں پیدا ہوئی
جو اسی لاکھ قسم کے جانداروں میں خواہش ہوتی ہے لیکن وہ سب جسم مڑ کر مٹی بن جاتے ہیں
ایک ہی جگہ وہ سب کے لیے بیٹھا ہے وہ سب کو سینٹا بھی ہے کاٹنا بھی ہے
اس نے کھائے، پینے، سب میں جھوت پیدا کی ہے اور جھوت ہی سے دنیا پیدا کی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ جھوت سے مبرا وہی ہے جس کے ساتھ مایا نہیں ہے

۱۲۷۔ کہو پو امبر کا سوں لاگا جیتن ہارے چیت بھاگا
امبر مڑے دیسے تارا اک چیتے دو جا چتون ہارا
جیہ کھو جے سوا نہوان نہیں سو تو آہ امر پد ماہیں
کہہ کیر پد پو جے سوئی کھہ ہر دیا جا کرک ہوئی

۱۲۸۔ بابو ایسو ہے سنسار نہارو ہے یہ کل نیو ہارا
کو اب انکھ ہے پرت دن کو نارہن رہن ہمارا
سو مرنی بھاؤ ہے کوڈ جانے ہر دیانت نہ بوجھے
نر جیو آگے سر جو بھاپے لوچن کچھو نہ سو جھے
تج امرت کھک کا ہے لہجو کا نٹھے باندھے کھو ٹا
چورن کو دن پاٹ سنگھاسن سا ہوہ کینہو اولیا

۱۲۹۔ بتاؤ آسمان کس میں لگا ہے۔ اسے خوش نصیب سمجھنے والے سمجھ
آسمان کے بیچ تارا دکھائی دیتا ہے۔ ایک سمجھتا ہے دوسرا صرف دیکھتا ہے
تم جسے کھو جتے ہو وہ وہاں نہیں ہے۔ وہ لافانی مقام میں ہے
کیر کہتے ہیں کہ یہ پد وہی سمجھ سکتا ہے جس کی زبان اور دل ایک ہی ہوں یعنی سچا ہو

۱۳۰۔ اسے مالک تیری دنیا اس طرح کی ہے اور کلچک کا یہی طریقہ ہے
رات دن کی کڑھن کون برداشت کرے میں تو اب اس میں رہنے کا نہیں
یک خیالات اور اچھا برتاؤ کوئی نہیں جانتا دل میں حقیقت کا دیدار نہیں ہے
بے جان کے سامنے جاندار رکھنے سے کیا فائدہ وہ اسے آنکھوں سے تو دیکھ نہیں سکتا
امرت کو چھوڑ کر زہر کیوں دیتے ہو تم بری عادتیں کیوں ڈالتے ہو
چوروں کو تخت شاہی ملا ہے اور ایمانداروں کو چھپا دیا ہے

شہ گورو آپدیش دیو میں جھانڈیو پر م نہھانا
جو تنہہ دیکھ بنگ ہو سے پسو نہہ دیکھے آگی
کام کرو دھ نر مگدھ پرے ہیں کک کا مغل لگی
سید شیخ کتاب نیر کھے پنڈت شاستر بچارے
مست گورو کے اپدیش بنا تم جان کے جیو نہہ مارے
کرو بچارہ کار پر ہرو نرن تارے سوئی
بے کیر بھگونت بھجن کر دوتا اور نہ کوئی

۱۳۱۔ آپن آس کیے بہنرا کا ہو نہ مر م پاؤ ہری کیرا
اندرو کہا کمرے بسرام سو کہہ گئے جو کہتے رام
سو کہہ گئے موت گیان ہوئے مر تک اوہ پد نہہ سمان
راما نند رام رس چھا کے کہہ کیر ہم کہہ کہہ تھا کے

گورو نے شہر کا اپدیش دیا لیکن میں نے منزل اعلیٰ کو چھوڑ دیا
پروانہ روشنی دیکھ کر خوش ہوتا ہے نادان جاؤ رہے آگ نہیں دیکھتا
اسی طرح شہوت اور غصہ میں آدمی مست ہو رہے ہیں زن اور زر سے چمٹے ہیں
شیخ اور سید کتاب دیکھتے ہیں پنڈت شاستروں پر غور کرتے ہیں
لیکن تم لوگوں کو مست گورو نے اپدیش نہیں دیا اس لیے تم جان کر جاندار کو مارنے ہو
تم لوگ غور کرو آلاسنوں کو چھوڑو نجات دہندہ وہی ایک ہے
کیر کہتے ہیں کہ خدا کی یاد کرو اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے

۱۳۲۔ ہم لوگوں نے بہت امیدیں لگائی ہیں لیکن کسی نے خدا کا بھید نہ جانا
ندر عین دیوتاؤں کے سردار بھی کہاں ٹھہرے۔ وہ بھی رام کا کہا ہوا کہہ کر چلے گئے
جو لوگوں نے کہا ہے اس سے لاعلمی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جس میں مردہ ہوتا ہے
اسے کیر ہم کہہ کہہ کر تھک گئے ہیں کہ گورو راما نند نے رام نام کا رس ڈٹ کر پیا ہے۔

ایسی جاگنی جو کوئی جاگے تو ہری دیوہ سہاگ دے
کے کبیر جاگوئی چاہیئے کیا گری ہی ہر آگ دے

اپدیش اور چیتا ولی (نصیحت اور تنبیہ)

۱۳۱۔ بولنا کاموں بولیے بھائی، بولت ہی سب تنو نساہی
بولت بولت بارٹھ وکارا سو بولیے جو پرے پکارا
ملے جو سنت کچن دونی کیے ملے اسنت منوں ہوں پیے
پنڈت سو بولے ہنکار ہی مورکھ سے رہیے جھکھ ماری
کے کبیر آدھا گھٹ ڈوڑے پورا ہوںے پچارے بولے

۱۳۲۔ مہر دے تن کائے گریہو پران چھٹے باہرے دھر یو
کائے بگر جن ان جن بائی کوئی جارے کوئی کارے مائی

اگر ایسا جاگنا کوئی جاگے تو اسے خدا سہاگ دے گا یعنی وصل نصیب ہوگا
کبیر کہتے ہیں کہ چاہے فائدہ دار ہو چاہے ہیرا لگی جائے سمجھی کو رہنا چاہیئے

۱۳۱۔ اسے بھائی کس سے بات کریں۔ بولتے ہی اندر کی دولت ختم ہو جاتی ہے
بہت بولنے میں خرابی پیدا ہوتی ہے وہی بولنا چاہیئے جو فہم میں قائم ہو جائے
اگر اچھا آدمی ملے تو اس سے دو بات کرو۔ اگر خراب آدمی ملے تو چپ چاپ رہو
عالم آدمی سے بات کرنے میں فائدہ ہے۔ راجہ حق سے بات کرنا جھک مارنا ہے
کبیر کہتے ہیں کہ آدمی بات ہو تو اندر ہی رکھو۔ پوری بات ہو تو سوچ سمجھ کر بولو

۱۳۲۔ مرنے پر اس جسم کا کیا کرو گے۔ جان نکل جائے گی تو باہرے جا کر رکھ دو گے
جسم کے مسئلے کو لے کر اختلافات ہو رہے ہیں۔ کوئی جلاتا ہے کوئی زمین میں گاڑتا ہے

کہ کبیر جھوٹو مل جھوٹا ٹھگ ہی ٹھگ ہو ہارا
تین نوک بھر پور ہو ہے ناہیں ہے پتیا رارا

۱۲۵۔ نینن آگے خیال گھنیرا

اردھ اردھ بچ لگن لگی ہے کیا سندھیا دین سویرا
جیہہ کارن جگ بھر مت ڈولیں سو صاحب گھٹ یا سیرا
پور رہیو اسمان دھرتی میں جنت دیکھو متہ صاحب میرا
تسہی ایک دیا میرے صاحب کہہ کبیر دل ہی نکال پھیرا
جاگ سے جو جاگ دے اب کیا سووے جو جاگ رہے
چورن کوڈر بہت رہیں ہے اٹھ اٹھ پہرے لاگ رہے
درو کھول ممو کو بھیر گیان رتن کو جاگ رہے
ایسے جواز رائل مارے سنگ آوے بھاگ رہے

کبیر کہتے ہیں کہ جھوٹے سے جھوٹا ملنا اور دنیا کا جو بار ہی جھوٹا ہے
جھوٹے تینوں لوگوں میں بھرا پڑا ہے کچھ بھی اعتماد کے قابل نہیں ہے

۱۲۸۔ آنکھوں کے آگے گھنا خیال ہے

اوپر کے نیچے کی دنیاؤں کے درمیان رات صبح شام برابر لگن لگی رہتی
جس کے پیچھے دنیا بھٹکتی پھر رہی ہے اس مالک نے دل میں مقام کیا ہے
وہ آسمان اور زمین میں بھرا ہوا ہے میں جدمر دیکھنا ہوں مالک ہی دکھائی دیتا ہے
یہ مالک نے مجھے ایک تسبیح دی ہے کبیر کہتے ہیں اسے دل ہی میں پھیرتا ہوں
۱۳۰۔ اسے میرے دل جاگ جاگ اب کیوں سو رہا ہے
چوروں کا بڑا خطرہ ہے، اٹھ اٹھ کر پیرو لگا

درنگار کو کھول اور میرا پن کو اندر کر دے اور گیان کا جو ہرے کر جاگ
ایسی حالت میں ملک الموت آکر جان لے لے تو قسمت کھل جائے

چیت نہ دیکھ مگر نہ بوسے تو نے کال نہ دوری
کوٹن جتن کیرے بہترے تن کی اوستھا دوری
بالو کے گھر وایں بیٹھے چیت نہ ہنسہ ایانا
کہ کبیر اک رام بچے بن بوسے بہت سیاما
پھر ہو کا پھوٹے پھوٹے پھوٹے

تو دس ماس آردھ مکھ جھوٹے سودن کا پھوٹے
جیوں ماخی سوادے لہہ ہرے سوچ سوچ جن کہنا
نیوں ہی پیچھے لہو لہو کہ بھوت رہن کچھ دینا
دیہری لوں ورنہ سنگ ہے آگے سنگ سہیلا
مرک تھان سنگ دیو کھٹولا آگے ہنس اکیلا
جارے دریم بھسم ہوئی جانی کاڑے مائی کھائی
کاٹے کنہہ ٹوک جیوں بھر یا تن کی اسے بڑائی

اے پاگل انسان جاگ، کیوں نہیں دیکھتا کہ موت تجھ سے دور نہیں
کہو درجن کرنے پر بھی بدن کی حیثیت مٹی ہی کی رہتی ہے
اے نادان توریت کے گھر میں بیٹھا ہے اور ہوش نہیں کر رہا
کبیر کہتے ہیں کہ رام کی یاد کیے بغیر بڑے بڑے ہوشیار ڈوب گئے
تم پھوٹے پھوٹے کیوں پھرتے ہو

دس مہینوں تک جب اٹے اٹے رہے تھے وہ وقت کیوں بھول گئے
جس طرح مکھی ذائقے کے لیے گھومتی رہتی ہے ویسے ہی تم نے سوچ سوچ کر دولت جمع کی
بعد میں لینا لینا کہتے ہوئے حمد و ثناء آئے تو انھوں نے کیا کچھ ہی رہنے دیا
تھادی بیوی دلیز تک ساتھ دے گی بعد میں کچھ دور تک سنگی ساتھ چلیں گے
شمشان میں پناہ تک کھٹولا ساتھ دے گا، پھر تو ہنس کو اکیلا ہی جانا ہے
جلانے پر جسم راکھ بن جائے گا اور دفن کرنے پر مٹی اسے کھالے گی
جسم کی بڑائی صرف اتنی ہے جیسے کچے گھڑے میں پانی بھرا ہو

جارے ہندو ترکے گاڑے ائی پر پنچ دونوں گھر چھانڑے
کرم پھانس جگ جال پساڑا جیوں دھیم پھری کنہہ مارا
رام بنا نہ ہوئے ہو کیسا ہاٹ ماہہ گو بریرا جیسا
کہ کبیر پا چھے پچھتیہو
یا گھر سوں جب داگھ جیہو

چلت کا ٹیڑھے ٹیڑھے ٹیڑھے ۱۳۳

دسوں دوار تک میں بوڑے درگندھن کے بیڑھے
پھوٹے میں ہر دے نہ سوچھے مت ایکو ہند جانی
کام کرو دھ ترشنا کے مارے بوڑے گئے بن پانی
جارے دیہہ بھسم ہوئے جانی گاڑے مائی کھائی
سو کر سوان کاگ کے بھو جن تن کے یہے بڑائی

ہندو جلا یا ہے مسلمان دفن کرتا ہے۔ اس بھگڑے میں میں نے دونوں کو چھوڑ دیا
اعمال نے دنیا کو پھانسنے کے لیے جال پھیلایا ہے جیسے ماہی گیر مچھلی کو پکڑ کر مارتا ہے
رام کے بغیر آدمی کیسا ہے ویسا ہی جیسے راہ چلتا گوہر کا کیرا
کبیر کہتے ہیں کہ بعد میں پچھتاؤ گے
جب اس گھر سے اس گھر کو جاؤ گے

تم ٹیڑھے ٹیڑھے کیوں چلتے ہو ۱۳۴

جسم کے دسوں دروازے جہنم میں ڈوبے ہیں، بد بوؤں کے مقام ہیں
مٹھارے آنکھیں پھوٹی ہیں، سمجھنے بھی نہیں اور ایک بھی قاعدے کی بات نہیں جانتے
تم شہوت، عفتہ اور لالچ کی وجہ سے بغیر پانی ہی ڈوب گئے ہو
یہ جسم جلتے پر راکھ ہو جائے گا اور دفن ہونے پر اسے مٹی کھا جائے گی
سور کتے اور کوسے کی یہ غذا ہے، اس جسم کی یہی بڑائی ہے

تو خداے مسجد میں بست ہے اور ملک کیمہ کیرا
تیر تختہ مورت رام نو اسی دہلی منہ کہو نہ پیرا
یہ کتاب کیمہ کن جھوٹا جھوٹا جو نہ بچا ہے
سب گھٹ ما نہ ایک کر لیکھے جسے رو جا کر مارے
جیسے عورت مرد اپنے سو سب روپ تنھارا
کیر پونگڈا اللہ رام کا سو گورو پیر ہمارا

۳۰۔ بھونڈا اڑے ہک بیٹھے آئے رین گئی دو سو چل جائے
بل بل کا پنے بالہ جیو نا جانے کا کر ہے جیو
کاپنے باسن لے نہ پانی اڑے منس کائے کھلانی
کاگ اڑاوت بھجا پرانی کیر کیر یہ کتھا سرائی

اگر خدا مسجد میں رہتا ہے تو باقی ملک کس کا ہے
رام کو تیر تختہ اور مورتی میں سمجھتے ہیں لیکن کسی نے وہاں دیکھا نہیں
وید اور قرآن کو جھوٹا کس نے بنایا یہ انھوں نے جو جھوٹے سچ پر غور نہیں کرتے
جو شخص سبھی میں ایک کو دیکھتا ہے وہ خوف کو دہرا کر کے دے مارتا ہے
اسے خدا نے جسے عورت مرد پیدا کیے ہیں وہ تیری ہی صورت ہیں
کیر کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ رام کا بیٹا ہے وہی ہمارا گورو اور پیر ہے

۳۱۔ بھونڈے اڑ گئے تو بچے آ بیٹھے اسی طرح رات بیتی تو دن آ گیا
کس روح ختم تھر کا پنتی ہے کہ نہ جانے مالک اس کے ساتھ کیا کرے
کچے برتن میں پانی نہیں ملتا جب منس یعنی روح اڑ گئی تو جسم مرجھا گیا
کوئے اڑاتے اڑاتے یعنی محبوب کا اظہار کرتے کرتے ہا نہ تھک گئی کیر کہتے ہیں یہ کہانی جی تو مونی

رام نہ مس موہ میں ماتے پر یو کال کس کو وا
کیر کیر نہ آپ بندھالو جیوں نلنی بھرم سودا

۳۵۔ اللہ رام جیو تیری نائیں جن پر مہر کرو تم سائیں
کیا مونڈو بھیمہ مہر نائے کیا جل دیمہ بنائے
خون کسے مسکین کہا دے گن کور ہے چھپائے
کیا بھو وضو جن کینے کیا مسجد مہر نائے
ہر دے کپٹ لواج گزارے کا بھونڈا جائے
ہندو ایکادوشی جو میں روزہ مسلم تیس بنائے
بارہ ماس کبہ کیوں مارو یہ کیمہ ماہنہ سمائے
پورب دس میں ہری کو واسا بچھم اللہ متا اما
دل میں کھوج دے میں دیکھو کیر کیا راما

تو رام میں کھو نہیں ہوئے موہ میں پھنس گئے اور موت کے کوئیں میں گر پڑے
کیر کہتے ہیں کہ انسان خود ہی قید میں پھنس گیا ہے جیسے کل میں بھنورا

۳۵۔ اسے جاندار اللہ اور رام بھی ہیں میں تو دوسروں پر مہربانی کر
ہر منہ کر شیو جی کے آگے سر جھکانے یا پانی میں نہانے سے کیا ہوتا ہے
تم جافروں کا خون کرتے ہو اور خود کو مسکین کہتے ہو تم سے اصلیت چھپی ہوئی ہے
وضو کرنے یا نہی میں نہانے دھونے سے کیا ہوگا مسجد میں سر جھکانے سے بھی کیا ہوگا
تم دل میں کینے کی سزا گزارتے ہو تمھیں ملکہ جا کر کیا فائدہ ہوگا
ہندو سال میں چوہیس ایکادوشی برت کرتے ہیں مسلمان تیس روزے رکھتے ہیں
لیکن بارہ مہینوں کے اور دن کیوں بھلا دیتے ہیں یہ دن کہاں جا کر سائیں گے
تم سمجھتے ہو کہ ہری پورب میں رہتے ہیں اور اللہ بچھم میں
تم دل میں تلاش کرو وہیں دیکھو کیریم اور رام وہیں ہیں

جیسے ہمیشہ گناہ کے گھر میں کی عقل گنوائی ہو
 سوا دے اور بھرت دھول کیسے اسے پیاس نہ جانی ہو
 دروہ کے جین کون پرشار تھ مہنی مانہ بتائی ہو
 گناہی رتن مہ نہ جانہو پار کھی لینی چھوڑی ہو
 کہہ کبیر یہہ او سر بیتے رتن نہ ملے بہو ری ہو

۱۳۵۔ جو تیں رسنا رام نہ کیے اچنت بنست بھرت دیئے
 جس دیکھو ترور کی چھایا پران گئے کہو کا کی مایا
 جو۔ کچھ نہ کیے پرمانا موئے کرم کہو کا کہ جانا
 انت کال سکھ کو نہ سوئے راجا ملک دوو مل روئے
 ہنس سرور مکمل سریرا رام دسان پیے کبیرا

جیسے بھینسا اچھل کود کر کے اپنی گناہ اور اچھایتا ہے ویسے تو نے اپنی گناہ کی عقل بھی گنوائی
 ذائقہ لینے سے پیسے نہیں بھرتا اور اس چائنے سے پیاس نہیں بھرتی
 جب دولت نہیں یعنی گیان نہیں تو محنت سے کوئی فائدہ نہیں دل میں چاہے جو سوچ لو
 تمھاری گناہ میں جو رتن ہے اس کا راز نہیں سمجھے اور پار کھی لے اسے لیا
 کبیر کہتے ہیں کہ موقع نکل جانے پر یہ رتن دوبارہ نہیں ملے گا

۱۳۹۔ اسے زبان اگر تو رام نہ کہے گی تو ہمیشہ پیدائش، موت اور الجھن کے چکر میں رہے گی
 دنیا درخت کے سائے کی طرح عارضی ہے، مرنے پر دولت کا کیا مطلب ہے
 جب تک تم زندہ رہے تو اچھے کام نہ کیے، مرنے کے بعد کے کو یا کرم سے کیا ہوگا
 آخری وقت میں کوئی آرام سے نہیں ہوتا۔ راجا اور فقیر دونوں ہی روتے ہیں
 کبیر نے رام نام کا امرت پانی لیا ہے۔ اس کی روح ہنس کی طرح مان سرور میں مکمل سے کھیل رہی ہے

۱۳۷۔ رام نام کا سیو ہو پیرا روز نہیں در آس ہو
 اور دیو کا پوجو ہو دے یہ سب جھوٹھی آس ہو
 اوپر کے اجرے کہہ بھو ہو دے بھیرا جہول کارو ہو
 تن کے بردھ کہا بھو ہو دے ای من اہیوں بارو ہو
 مکھ کے دانت گئے کا ہو دے اندر دانت لوہے کے ہو
 پھر پھر چنا چناؤ دے کے کام کرودھ مدلو پھر ہو
 تن کی سکتی مکھ گھٹ گیو مہیہ دلاس دونی ہو
 کہے کبیر سونو بھئی سنتو مکھ سیانپ اونی ہو

۱۳۸۔ رام نام بن رام نام بن متھیا جمن گنوائی ہو
 سیر سیر ہو جو جہڑے اون پر سے پھٹائی ہو

۱۴۰۔ اسے بھائی رام نام کا درد کرو، برائی بات دور نہیں ہے
 اسے باد لے تم دو سرے دیو تافوں کو پوہتے ہو ایہ سب جھوٹ امید ہے
 باوے تم اوپر سے پاک صاف ہو لیکن تمھارا باطن اب بھی کالا ہے
 باوے تمھارے جسم کے بڑھاپے سے کیا ہوتا ہے تمھارا من تو ابھی بچہ ہے
 باوے تمھارے منہ کے دانت چلے گئے لیکن اندر کے دانت لوہے کے ہیں
 تم بار بار عیش کے چنے، شہ، غفہ، غور، لالچ وغیرہ چراتے رہتے ہو
 تمھارے جسم کی طاقت گھٹ گئی ہے لیکن دل کی امید دو گنی ہو گئی ہے
 کبیر کہتے ہیں کہ سادہ ہو سنا، ساری چالاک بے کار ہے

۱۴۱۔ تم نے رام نام کے بغیر فضول زندگی بسر یاد کر دی
 ہسٹل کی کھل کی امید میں تو نا جیسے دھوکا کھاتا ہے ویسے ہی تم پھٹاؤ گے

جوگی جگم اور سنیا سی دیگیمر درو نیس
چنڈت منڈت پنڈت لونی سرگ رساں نیس
گیانی گنی چتر اور کوتا راجا رنگ نریس
کوئی رحیم کوئی رام بھائے کوئی کہے آدیس
نانا بھیکھ بنایا ہے مل دھندلہ پھر سے چلو دیس
کہے کبیر انت ناپہنچو بن ست گورو آپدیس

۱۴۱۔ ورن کی کچھو سدرہ کرمں ماں

جادن لے چلے چلے ہوئی تادن سنگ چلے نہ کوئی
تات مات شت ناری روئی مانی کے سنگ دیو مموئی
سومانی کاٹے گی تن ماں

جوگی، گھومنے والے فقیر، سنیا سی، بزم فقیر، درویش
چوٹی والے، سر منڈائے، پنڈت، سوگ کے لوگ اور پاتال کے شیش ناگ
گیانی، باہنر، ہوشیار لوگ، شاعر، رئیس، فقیر، بادشاہ
سبھی لوگ کوئی رحیم کی بات کہتے ہیں کوئی رام کی اور کوئی اہام کی بات کہتا ہے
سب نے طرح طرح کے بھیس بنائے ہیں اور چاروں طرف تلاش کی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ کچھ بھی کرو، ست گورو کے آپدیش کے بغیر آخری منزل پر نہ پہنچو گے

۱۴۲۔ دل میں کچھ خیال اس دن کا کرو

جس دن لے چلوے چلو کا شور حمدوت کرمیں گے اس دن کوئی ساٹھ نہ چلے گا
باپ، ماں، بیٹا، بیوی سب روئیں گے اور پھر مٹی میں ملا دیں گے
اور وہ مٹی جسم کو کاٹ دے گی

۱۴۰۔ سوچ سمجھ ابھمانی چادر بھئی ہے پرانی
ٹکڑے ٹکڑے جوڑ جگت سے سی کے انگ پٹائی
کرڈانی سیل پاپن سوں لو بھ موہ میں سانی
نا ایہہ لاگیو گیان کے صابون بادھوئی مل پانی
ساری عمر اوڑھتے بیٹی بھلی بری نہہ جانی
سنگا مان جان جیہ اپنے یہ ہے چیز برانی
کہ کبیر دھردھ رکھ جتن سے پھیر ہاتھ نہہ آئی

۱۴۱۔ بڑ نہہ آو ناپہ دیس

جو جو گئے بڑ نہہ آئے پھوٹ نہیں سندس
نر نہ منی اور پسیر اولیا دی دی گنیس
دھردھر جنم ہے خبر ہے برہما دشنو ہمیں

۱۴۰۔ اسے مغرور تو سوچ سمجھ سے کام لے، تیری چادر پرانی ہو گئی
تو نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوشیاری سے جوڑی کہ اسے جسم میں پیٹ لیا
لیکن تو نے گناہوں سے اسے گنہہ کر دیا اور لالچ اور موہ میں آلودہ کر لیا
اس میں نہ گیان کا صابون لگا، اسے تو نے پانی سے مل کر دھویا
تو نے اسے ساری عمر اوڑھا لیکن یہ نہ جانا کہ یہ بھلی ہے یا بُری
تو اپنے دل میں کچھ ڈر اور سمجھ لے کہ یہ پرانی چیز ہے
کبیر کہتے ہیں کہ اسے ہوشیاری سے دکھ، یہ وہ بادہ تیرے ہاتھ نہ آئے گی

۱۴۱۔ اس دیس میں پھر واپس نہیں آتا ہے

جو لوگ بھی یہاں سے گئے واپس نہیں آئے، انھوں نے کوئی سندھیسا بھیجا
آدمی، منی، دیوتا، پیر، اولیا، دیوی اور گنیش دیوتا
برہما، وشنو اور مہادیو سبھی جنم لے لے کر بھٹکے ہیں

پنڈت ہوئے کے آسن مارے ٹیسا مالا جیتا ہے
 اتھ تیرے کپٹ کترنی سو بھی صاحب لکھتا ہے
 اونچا نیچا محل بنایا گہری نیو جاتا ہے
 چلنے کا منصوبہ تاس میں رہنے کو من کرتا ہے
 کوڑی کوڑی مایا جوڑی گاڑی میں دھرتا ہے
 جہ نہا ہے سولے جینے پانی بہ بہ مہتا ہے
 ستوٹی کوٹے گزری بند ویشیا پہنے خاصہ ہے
 جہہ گھر سادھو بھیکہ نہ پاویں بھڑا کھاتا ہے
 میرا پائے پر کھ نہ جانے کوڑی پر کھن کوٹا ہے
 کہت کبیر سنو بھائی سادھو ہری جیسے کوٹیا ہے

تم پنڈت بن کر آسن جاتے ہو اور ٹیسا مالا جیتے ہو
 لیکن تمھارے دل میں کیسے کی گنجینی ہے اسے بھی مالک دیکھتا ہے
 تم نے اونچے نیچے محل بنائے ہیں اور ان کی گہری بنیاد رکھی ہے
 کیا تمھارا یہاں سے چلنے کا ارادہ نہیں ہے جو یہاں رہنا چاہتے ہو
 تم نے کوڑی کوڑی کر کے دولت جمع کی اور اسے زمین میں گاڑ کر رکھ دیا
 جس کی قسمت میں اسے لینا ہوگا وہ لے جائے گا تمہاں میں بہتے بہتے مروگے
 عقیقہ عورت کو گاڑھا بھی پہنے کو نہیں ہے زن بازاری خاصہ کیشنی ہے
 جس گھر میں سادھو کو بھیک تک نہیں ملتی وہاں بھر دے بتا شے کھاتے ہیں
 تم اپنی گانٹھ کے مہرے کو تو پرکھ نہیں پاتے کوڑیوں کی پرکھ کرتے ہو
 کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو خدا ہر شخص کے لیے ویسا ہی ہے جیسا وہ شخص خود ہے

الفٹ نہیا کھفت ناری کس کی بیوی کس کی باندی
 کس کا سونا کس کی چاندی جاذن جہمے چلبیس باندھی
 ڈیرا جائے پرست و اجن مالا
 مانڈہ تم نے لاوا بھادی بچ کیا پورا بیوی باندی
 جوا کھلا پونجی بادی اب چلنے کی بھٹی تیار دی
 جا کوئی گورو سے نیمہ لگائی بہت بھانت سوئی سکھ پائی
 مائی میں کیا مل جائی یہ کبیر آگے گوہرائی
 سانچ نام صاحب کو سنگ مالا

۱۴۳۔ نہ جانے تیرا صاحب کیسا ہے

مہجہ بھیتر ملا پکارے کیا تیرا صاحب بہرا ہے
 چینیوٹی کے پگ نیور باہے سو بھی صاحب ستا ہے

الفٹ محبت پریشانی عورت سب بے کار ہیں کیا کسی کی بیوی کیا کسی کی باندی
 کیا کسی کا سونا کیا کسی کی چاندی جس دن جہم دوت باندھ کرے چلبیس گے
 تو دوسرے ہی جنگل میں ڈیرا پڑ جائے گا
 تم نے مالاں خوب جمع کیا اور پورے بیوی باندی کی طرح تجارت کی
 جوا بھی کھلا جس میں اپنی پونجی دار گئے اب تمھارے چلنے کی تیار دی ہے
 جس شخص نے گورو سے محبت کی اس نے طرح طرح سے آرام پایا
 تمھارا جسم مٹی میں مل جائے گا کبیر پہنے ہی سے پکار لگا رہا ہے
 سچا نام مالک ہی کہے جو ساتھ چلے گا

۱۴۴۔ نہ معلوم تیرا صاحب کیسا ہے

مسجد کے اندر ملا آواز لگاتا ہے کیا تیرا مالک بہرا ہے
 ارے مالک کو چینیوٹی کے پیروں میں لگے گھنگھرو کی آواز بھی سنائی دیتی ہے

کیا منوا تو غافل سووے یہاں مور اور تور
نس دن پریت کرو صاحب سے ناہن کٹھن کٹھور
کام دیوانہ کرودھ ہے راجا ہے پچیسو چور
ست پرکھ اک بے پچم دس تا سوں کروں بنور
آوے دردِ داد تو ہے لاوے تب پیہو بچ اور
الٹ پا چھلو پیڑا پکڑو پسرا مست بٹور
کے کیر سنو بھی سادھو تب پیہو بچ ٹھور

۱۳۶۔ پیٹے پیالہ ہو متوالا پیالہ نام امی دس کارے
بالا بن سب کھیل گنوا یا ترن بھیا ناری کا بس رے
بردھ بھیا کٹ بائے نے گھیر اکھاٹ پڑا جائے کھسکائے

اے انسان تو کیا غفلت میں سو رہا ہے کیا میرے تیرے میں لگا ہے
تم رات دن مالک سے محبت کرو ورنہ بڑی مصیبت میں پڑو گے
شہوت دیوانی ہے غصہ کا یہاں راج ہے اور پچیس چور یہاں بستے ہیں
مغرب کی سمت ایک پہنچا ہوا شخص رہتا ہے اسی سے درخواست کر رہا ہوں
اگر اس کے دل میں رحم آیا اور وہ تجھے راہ پر لیا تجھی تو اپنے مقام پر پہنچے گا
تم بکھرے ہوئے دل کو یکجا کر کے واپس آ کر دوسری راہ پکڑو
کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو اس طرح تم اپنا مقام حاصل کر سکتے ہو

۱۳۷۔ تو خدا کے نام کا امرت کا پیالہ پیالے اور مست ہو جا

تو نے نہ کہیں کھیل میں برباد کر دیا اور جوان ہو کر عورت کے قبضے میں چلا گیا
بوڑھا ہوا تو کھانسی، ریاح و غیرہ کے امراض نے گھیر لیا اب تو چار پائی سے کھسک بھی نہیں پاتا

۱۳۴۔ مکھ ڈاکا دیکھے درپن میں تیرے دیا دھرم نہیں میں میں
آم کی ڈار کو تلیا بولے سونا بولے بن میں
گھر بادی تو گھر میں راضی پکڑا راضی بن میں
ریشھی دھوتی پاگ پیٹی تیل چوا زلفن میں
گلی گلی کی سکھی رجھائیں داغ لگیا تن میں
پاتھر کی اک ناؤ بنائی تھرا چاہے چھن میں
کبت کیر سنو بھی سادھو تو کی چڑھیں لبت

۱۳۵۔ مورے جیڑا بڑا اندسوا مسافر جیہو کونی اور
مورہ کا شہر تیر نزاری دوتی پھا ایک گھن گھور
کو متی ناہک پھا ایک روکے پر ہو کٹھن جھنجھور
سنے ندی اکاڑی بہتی ریشم دھار جل زور

۱۳۶۔ تو اپنا منہ آئینے میں دیکھ کر کیا کرے گا تیرے دل میں نہ تم ہے نہ دھرم
آم کی شاخ پر کوئل بولتی ہے اور تو تا جنگل میں بولتا ہے
خاندان آدمی گھر میں خوش رہتا ہے اور آزاد آدمی جنگل میں
تم نے اینٹھا لگا کر دھوتی باندھی، پگڑی پہنی اور بالوں میں تیل چھڑا
گلی کی عورتوں کو فریفتہ کیا اور اپنے جسم پر داغ لگایا
پتھر کی ناؤ بنائی ہے اور چاہتے ہو کہ ایک لمحے میں پار ہو جاؤ
کیر کہتے ہیں کہ ایسے لوگ خدا کی قربت کی مہم پر کیسے جا سکیں گے

۱۳۷۔ میرے دل میں بڑا اندیشہ ہے اسے مسافر تم کس طرف جانا چاہتے ہو
یہ دنیا خود غرضی کا شہر ہے اور یہاں مرد و زن غصب کے ہیں اور مضبوط پھا ایک لگے ہیں
کچ فہمی کا سردار پھا ایک بند کیے ہوئے ہے، تم بڑی مصیبت میں پڑو گے
اس کے آگے تشنیک کا دریا بہتا ہے جس کی تیز اور خطرناک دھار ہے

جب جم آئے کیس گہرے پٹے تاروں کچھو نہ بسائے گا
سمن کھن دیا نہ کہیں تو مکھ چوٹا کھائے گا
دھرم راسے جب لیکھا مانگیں کیا کھلے کے جائے گا
بکیر سنو بھائی سادھو سادھ سنگ تر جائے گا

۱۴۸۔ میرا تیرا منوا کیسے لگ ہوئے رے

میں کہتا ہوں آنکھوں دیکھی تو کہتا کا گد کی لکھی
میں کہتا سر جھان باری تو را کھو ادھائی رے
میں کہتا ہوں جاگت رہیو تو رہنا ہے ہوئے رے
میں کہتا نہ ہوئی رہیو تو جانا ہے ہوئے رے
جگن جگن سمجھاوت بارا کہا نہ مانے کوئے رے
تو تو رندی پھرے بہندی سب دھن ڈارا کھوئے رے

جب جم کے دوت آکر بال پکڑ کر دے پٹلیں گے اس دن کچھ بس نہ چلے گا
اگر تو نے خد کی یاد اس کا ذکر اور رقم نہ کیا تو منہ پر چوٹ کھائے گا
جب مرنے کے بعد دھرم راج اعمال کا حساب مانگیں گے تو وہاں کیا منہ لے کر جائے گا
بکیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو اچھے آدمی کے ساتھ رہ کر نجات ملے گی

۱۴۹۔ تیرا اور میرا دل ایک ساتھ کیسے ہو سکتا ہے

تو کا خد کا لکھا ہوا بوت ہے میں اپنی آنکھوں دیکھی کہتا ہوں
میں سلجھانے والی بات کہتا ہوں تو آنکھوں میں رکھنا چاہتا ہے
میں کہتا ہوں کہ جاگتا رہ تو سو جاتا ہے

میں کہتا ہوں بغیر لگاؤ کے رہ تو ہر چیز میں موہ جاتا ہے
میں کئی قروں سے سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا میرا کہنا کسی نے نہ مانا
تو نے تو زن بازاری کے پیچھے خود کو تباہ کر دیا اور ساری دولت کھو دی

نا بھی کول نہ بے کستوری جیسے مرگ پھرے بن کارے
بن مست گورو اتنا دکھ پایا میں جلا نہ اس فن کارے
ماتا پتا بندھو مست تر یا سنگ نہیں کوئی جائے مکارے
جب لگ جیسے گورگن گالے دھن جو بن دھن میں کارے
چورا سن جو ابرا چاہے چھوڑ کا منی کا چمکے رے
کے بکیر سنو بھی سادھو مکھ مکھ پورہ ہا بس کارے

۱۴۹۔ نام محمد بچھٹائے گا

پانی جیترالو کھرت ہے آج کال اٹھ جائے گا
لاچ لاگی جنم گنویا کا یا بھرم بھلائے گا
دھن جو بن کا گرب نہ کیجے کا گدیوں گل جائے گا

تیری مشک تیری ناف کے کمال میں ہے تو ہن کی طرح اس کے لیے جنگ میں کیوں دوڑتا ہے
میں نے مست گورو کے بغیر بہت تکلیف اٹھائی اس جسم کے مرض کے لیے کوئی دوا نہ ملا
ماں باپ بھائی بیٹا ہوئی کوئی بھی ساتھ نہ جاسکا
جب تک جیوا اپنے مرشد کے گن گاؤ دولت اور جوانی تو دس دن کی ہے
اگر چورا سی لاکھ جو نیوں کے جکڑے نکلنا چاہو تو عورت کا شوق چھوڑو
بکیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو عورت کا سراپا زہر کا ہے

۱۵۰۔ خد کے نام کی یاد کرو نہ بچھٹائے گا

اے گنہگار نفس تو لاچ میں پڑا ہے آج کل میں تو اٹھ جائے گا
تو نے لاچ میں زندگی برپا کر لی یہ تیرا جسم کا بھرم ٹوٹ جائے گا
دولت اور جوانی کا غور نہ کرو یہ کاغذ کی طرح گل جائیں گی

کاہ بھئے کنٹھی کے باندھے کاہ تلک کے دیئے
کے کیر سنو بھئی سادھو ناحق ایسے جیئے

۱۵۱۔ گورو سے میل کر گنوارا کا سوچت بار مبارا
جب پار اترنا چھبیئے تب کیوٹ سے مل رہیئے
جب اتر جائے بھوپارا تب چھوٹے پسندارا
جب درس دیکھا چھبیئے تب درپن مانجت رہیئے
جب درپن لاگت کاٹ تب درس کہہ تے پائی
جب گڈھ پر بھی بدھائی تب دیکھ تٹائے جائی
جب گڈھ بچے موت سیکھ تب ہنسنا چلت آکھیا
کے کیر دیکھ من کرنی واکے انتر بیچ کترنی
کترنی کے گانٹھ نہ چھوٹے تب پکر پکر جگ لوٹے

کنٹھی باندھنے یا تلک لگانے سے کیا ہوتا ہے
کیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو ایسا جینا بے فائدہ ہے

۱۵۱۔ اے گنوار گورو سے میل کر اس میں بار بار کیا سوچ رہا ہے
اگر تیری خواہش پار اترنے کی ہے تو ملاح سے مل کر رہنا چاہیئے
جب جنجال سے پار ہو جاؤ گے تو اس دنیا کے علاقے چھوٹ جائیں گے
اگر تم صورت دیکھنا چاہتے ہو تو آئینے کو صیقل کرتے رہنا چاہیئے
جب آئینے میں رنگ لگی ہو تو اس میں کچھ دکھائی کہاں دے گا
جب قلعے میں بدھائیاں بچیں تو تم تماشہ دیکھنے گئے
اور جب وہاں لوہا بچے لگا تو اکیلے ہنس بن کر چل دیئے
کیر کہتے ہیں کنٹھ کی حرکات دیکھو اس کے اندر کپٹ کی قہقہی ہے
جب تک اس کپٹ کی گانٹھ نہیں کھلتی تب تک دنیا تمہیں پکر پکر کوٹتی رہے گی

ست گورو دھارا نرمل بابے وا میں کایا دھوئے رہے
بست کیر سنو بھئی سادھو تب ہی دلیا ہوئے رہے

۱۴۵۔ سمجھ دیکھ من میت پیڑوا عاشق ہو کر سونا کب
دو کھا سوکھا غم کا ٹکڑا پھیکا اور سلونا کب
پایا ہو تو دے دے پیارے پائے پائے پھر کھونا کب
جن آنکھوں کی نیند گھنیری تکیہ اور بچھونا کب
کے کیر سنو بھئی سادھو سیس دیا تب دھنا کب

۱۵۰۔ جا کے نام نہ آؤت بیئے
کاہ بھئے نرکاں بسے سے کا گنگے جس پیئے
کاہ بھئے نر جٹا بڑھائے کا گڈھری کے بیئے

ست گورو کی صاف ندی بہہ رہی ہے اس میں جسم کو دھو
کیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو یہ کرنے پر ہی اس کی طرح ہو سکو گے

۱۴۵۔ اے میرے پیارے دوست میرے دل سے سمجھ لے کہ اگر تو عاشق ہے تو سونا چاہنا
غم سے ملا ہوا روکھا سوکھا ٹکڑا ٹھیک ہے اس میں مزے دار یا پھیکا کیا دیکھنا
اگر تو نے کچھ پایا ہے تو دے ڈال پا کر چیز کھوتی نہیں چاہیئے
جن آنکھوں میں گہری نیند ہو انھیں نیکیے اور بستر کی ضرورت نہیں
کیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو جب سر ہی دے دیا تو رونا کیا

۱۵۰۔ جس کے دل میں مالک کا نام نہیں آتا
وہ آدمی چاہے کاشی میں بے یا گنگا جس ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں
جٹا بڑھانے یا گڈھری کے اوڑھنے سے بھی کیا ہوتا ہے

ایہم دیہی کو گرب نہ کرے اڑ پچھی جس بیت سیرا
یا نگری میں رہن نہ چنکو کوئی رہ جاگ نہ دوک گھیرا
کہیں کبیر سنو بھئی سادھو مانکھ جنم نہ منہو پھیرا

۱۵۲۔ ایسی نگریاں میں کبیر بدھ رہنا ۔ نہ اٹھ کھٹک لگاوے سہنا
ایکے کو الپا پنج پنہاری ۔ ایکے بھجر بھرے نوٹاری
پھٹ گیا کو الپا بن گئی باری ۔ بلک بھٹیں پا پنج پنہاری
کے کبیر نام بن سیرا ۔ اٹھ گیا حاکم لٹ گیا ڈیرا

۱۵۵۔ کاڑھو سوٹ موہ لسا میں جاگت نا نہ کوچ نیہرا نا
پہل نکارا میت کے سمے دو بے بین سے نہ کانا
تیجے نین درٹی نہیں سوچے ۔ چوتھے آن گرا پروانا
مانت پتا کہنا نہ مانے برون سول کہنا ابھرا نا

اس جسم کا غور نہ کرو یہ اڑتے پرندے کے سیرے کی طرح ہے
اس شہر میں رہنے نہ پاؤ گے اس میں بہت دکھ ہیں اور کوئی جاگتا بھی نہیں ہے
کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو آدمی کا جنم دوبارہ نہ پاؤ گے

۱۵۴۔ ایسے شہر میں کس طرح رہا جاسکتا ہے جس میں کو تو ال روزانہ آکر الزام لگے
جسم کا ایک کھوٹا ہے اور پا پنج پنہار میں ۔ سی ایک ہے اور نوٹو میں پانی بھر رہی ہیں
کھوٹا پھٹ گیا اور اس کی جگت ٹوٹ گئی اور پا پنج پنہار میں یعنی عناصر جدا ہو گئے
کبیر کہتے ہیں کہ خدا کے نام کے بغیر تباہی آگئی حاکم یعنی روح اٹھ گئی اور ڈیرا لٹ گیا
۱۵۵۔ اسے انسان تو موہ کی رات کیوں سو رہا ہے جاگتا کیوں نہیں کوچ کا وقت ہو گیا

پہلا نقادہ بالوں کی سفیدی کی صورت بجا دو سرا اس وقت جب کاٹوں سے بات نہ مانی دی
تیسرے نقادے کے وقت آنکھوں کی روشنی چلی گئی ۔ چوتھے وقت کوچ کا پروانا آگیا
ماں باپ کا کہنا نہیں ماننے ، عقلمندوں کے سامنے غور کرتے ہیں

۱۵۲۔ چل چل بھونڑا کنول پاس تیری بھونڑی بولے اتے اداس
وہ کرت چوچ باد ہی باد تن من پھولیو کس ڈار ڈار
ہے یو منستی کبیر بھوک کچھ سکھ نہ بھونتی بڑھو دوگ
دوس چار کے مٹنگ پھول تیرہ لکھ بھارا رہیو بھول
منستی جب لاگے آگ تب بھونڑا کہہ جیو بھاگ
پپ پرانے گئے سوکھ لگی بھونڑ کو اڑک بھوک
اڑ نہ سکت بل گینو چھوٹ تب بھونڑا روئے سس کوٹ
چروں دس چتوے منہ پرانے لے چل بھونڑی سسر چڑھائے
کہیں کبیر یہ من کے بھاؤ نام مناسب جم کے دھڑاں

۱۵۳۔ کلج من جیون نام سیرا
سندر دیکھ پنج بھولو جھپٹ بیت جس باز بیڑا

اے بھونڑے جیسے دل تو کنول جیسے گور کے پاس چل تیری بھونڑی جیسی روح اداس ہو کر بول رہی ہے
پچ چودوں کی بستی یعنی دنیا عیشوے کر کے اور ہر شاخ میں پھول کھلا کر تجھے لہجاتی ہے
تو نے پچ چودوں ہی کا استعمال کیا اس سے راحت نہ ملی ، جسم میں مرض ضرور بڑھ گیا
خوش رنگ بھولوں کی زندگی چار دن کی ہے ۔ انھیں کو دیکھ کر تجھ سے بڑی غلطی ہوئی
نباتات میں جب آگ لگے گی تو اسے بھونڑے تو بھاگ کر کہاں جائے گا
پرانے پھول جب سوکھ جاتے ہیں تو بھونڑے کو زیادہ بھوک لگتی ہے
پھر بھونڑا اڑ نہیں سکتا کیوں کہ کمزور ہو جاتا ہے اور بعد میں سر پیٹ کر روتا ہے
منہ پھیل کر چاروں طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے اے بھونڑی مجھے سر پر اٹھا کر لے چل
کبیر کہتے ہیں کہ نفس کی یہی حرکتیں ہوتی ہیں ۔ نام کے بغیر موت کا کھیل ہی ہوتا ہے

۱۵۳۔ اے دل تو جلد ہی خدا کی یاد کر
تو خوبصورت جسم پر نازاں ہے ۔ اسے موت ایسے جھپٹ لے گی جیسے بیڑ کو باز

پرلی پاد میرا میتا کھ لیا اس نے کا دھیان نہ دھریا
ٹوٹی ناؤ اوپر جا بیٹھا غافل غوط کھائے گا
داس بکیر کہیں سمجھائی انت کال تیر و کون سہائی
چلا اکیلا سنگ نہ کوئی کیا اپنا پاؤں گھا

۱۵۴۔ سمر و سرجن ہار منکھ تن پائے کے

کاسے رہو اچیت کہا یہ او سر پھینو
پھر نہہ مانکھ جنم بہر تیچھے پھیتھو
لکھ چورا سی جو جنو میں مانکھ پریم انوب
سو تن پائے نہ پھیتھو کہا رنگ کہ بھوپ
گرو بچو اس میں رہو کہو میں سمجھوں تو ہی
نس دن سمر و نام کشت سے کارھو ٹوٹی

دوسرے کنارے میرا محبوب کھڑا ہے اس سے ملنے کا خیال نہ ہوا
ٹوٹی ناؤ پر جا بیٹھا ہے اسے غافل تو ڈوب جائے گا
بکیر داس سمجھا کر کہتے ہیں کہ آخری وقت میں نیرا مددگار کون ہوگا
تو تنہا جائے گا کوئی تیرے ساتھ نہ ہوگا اور تو اپنے کیے کا نتیجہ پائے گا

۱۵۵۔ آدمی کا جسم ملا ہے تو خالق کی یاد کرو

تم کیوں مدھوش ہو، کیا ایسا موقع پھر پاؤ گے
بعد میں تمہیں آدمی کا جنم نہیں ملے گا اور تم پھیناؤ گے
چورا سی لاکھ قسم کے جانداروں میں انسان لاثانی ہے
ایسے جسم کو پا کر بھی لوگ چاہے باغداد ہوں یا مغلس، ہوش نہیں کرتے
میں جب ماں کے پیٹ میں تھا تو میں نے مائیک سے کہا کہ میں تیری یاد کروں گا
میں رات دن تیرے نام کا سمرن کروں گا، مجھے مصیبت سے نکال

دھرم کی ناؤ چڑھن نہہ جانیں اب جم راج نے بھید کھانا
ہوت پکار نگر قصبے میں رعیت لوگ ہے اکٹھا نا
پورن برہم کی ہوت تیاری انت بھون بچ پران لکانا
پریم نگر میں باٹ لگت ہے جنہ رنگ ریز واپے ستوانا
کچے بکیر کوئی کام نہ اچھے مائی کے درہیا مائی مل جانا

۱۵۶۔ رے دل غافل غفلت مت کہ ایک دن جم آئے گا

سودا کرنے یا جگ آیا پونجی لایا مول گنوا یا
پریم نگر کا انت نہ پایا جیوں آیا تیوں جائے گا
سن میرے سا جن سن میرے مینا یا جیوں میں کیا کیا کیتا
سربا من کا بوجھا لینا آگے کون چھسٹا ائے گا

دھرم کی ناؤ پر بیٹھا نہیں جانتے، آخر موت کے دیوتا جم نے بھید کھولا
شہروں اور قصبوں میں پہنچ پکار ہونے لگی رعیت کے لوگ بے چین ہوئے
کہاں تو پورن برہم ہونے کی تیاری کر رہے تھے کہاں آخر میں گھر میں جا چھپے
محبت کی دنیا میں بازار لگا ہے جہاں حق پرست رنگ ریز موجود ہے
بکیر کہتے ہیں کہ کوئی کام آنے والا نہیں، مٹی کا جسم مٹی میں مل جائے گا

۱۵۷۔ اسے غافل دل غفلت نہ کر، ایک دن جم راج یعنی موت کا دیوتا آئے گا

اس دنیا میں تو سودا کرنے آیا تھا، سرمایہ لایا تھا لیکن زر اصل بھی کھو بیٹھا
پریم کی نگری کا اور چھوڑ نہ پایا، تو جیسا آیا تھا ویسا ہی جائے گا
اے میرے پیارے میرے دوست سن، تو نے اس زندگی میں کیا کیا
سربہ پتھروں کا بوجھ لے لیا اب تجھے کون چھٹکارا دلانے گا

کپن لاگے سس چلت دو پاؤں پرنا
نہیں ناسکا چوون لاگے کرن سے نہ بات
کنٹھ ماہر کف گھیر لیا ہے ہر گے سب نات
مات پناست نار کہو کا کے سنگ لاگی
تن من بھیج لو نام کام سب ہو نہ بھانگی
نہہ تو کمال گرا سہے پر ہو جم کے چار
بن ست گورو نہیں بانچو ہر دے کہ ہو بچار
سکھل ہو وہ یہ دیہ نہہ ست گورو سے کیجے
مکتی مارگ یہی سنت چرنن ہر دیجے
نام ہے نہہ رنجو انگ نہ وہا ہے بی
جرامن نہہ سننے میٹیں گاؤں بسکیر

اک من اک چن ہوتے رہوں رہوں نام لولائے
پلک نہ تھیں ہمار ہوں یقن نہہ کہ جئے
اتنا کیو قرار ہے ہر بھو باہر کینا
ہر گیو وہ نٹھاؤں بھو مایا آدھینا
بھولی بات اُدر کی پاں تو مت بھئی آن
بارہ برس ایس ہی بیٹے ڈولت پھرت اجان
بکھیا پون سمان تے جوانی مد ملتے
چلت نہا سے چھا نہہ تک کے جئے باتیں
چوہا چنن لائے کے پرے سن بنائے
کلیوں میں ڈولت پھریں پر نہہ کھسکائے
گا تر ناپا بیت بڑھاپا آسے ملنا

سر ہلے لگا اور چلے میں دونوں ہر تھکنے لگے
آنکھوں اور ناک سے پانی گرنے لگا کاٹوں کو بات سنائی نہ دینے لگی
گلے کو کف نے دبا لیا 'سارے رشتے دار بھول بیٹھے
مال باپ بیٹا بیوی وغیرہ کس کے ساتھ گئے ہیں
تن من سے خدا کی یاد کرو تو سب کام اچھے ہوں گے
ورنہ موت تمہیں نکلے گی اور تم جم راج کے دروازے جاؤ گے
یہ دل میں اچھی طرح سمجھ لو کہ ست گورو کے بغیر بچنا ناممکن ہے
ست گورو سے محبت کرو تا کہ یہ جسم خوش نصیب ہو
نجات کا راستہ یہی ہے کہ سنتوں کے قدموں پر سر جھکاؤ
خدا کے نام کی یاد کرتے رہو 'بے خد شہر ہو' جسمانی تکلیف بھی نہ ہوگی
بڑھاپا، موت، بہت سے شبہات مٹ جائیں گے، یہ کیر داس کہتے ہیں

میں تیرے ساتھ ایک دل ہو کر رہوں گا اور نام سے لوگ کٹیں گے
ایک لمحے کو بھی تمہیں نہ بھولوں گا چاہے یہ جسم رستے یا ختم ہو جائے
جب میں نے یہ قرار کیا تبھی مالک نے باہر کیا
پھر میں اس جگہ کی بات بھول گیا اور مایا کے قابو میں آ گیا
حمل کی بات بھول گئی اور یہاں آ کر دوسری ہی مت ہو گئی
بارہ برس اسی طرح نادانی میں گھومتے پھرتے گزرے
پھر دنیوی لذت کی آمد ہی آئی اور جوانی میں مست ہو گئے
اپنی پرچھائیں دیکھتے ہوئے اور اکوڑ کو بات کرتے ہوئے چلنے لگے
چنن کو شبو وغیرہ لگا کر عمدہ کپڑے پہنے
کلیوں میں گھومنے لگے اور پرانی عورتوں کو دیکھ کر مسکراتے لگے
جب جوانی گزر گئی تو بڑھاپا آموڑا ہوا

۱۶۰۔ باغوں نہ جاوے تیری کیا میں گلزار
کرنی کیا رہی بوسے کے رہی کر گلزار
دُمت کاگ اڑائے کے دیکھے عجب بہار
من مانی پر بودھے کمر سنم کی بار
دیا پودھ سوکھے نہیں چھایا سنج جل دھار
گل اور چمن کے بیچ میں پھولا عجب گلاب
ملتی کلی مت مال کی پیروں گونٹھ گلاب
اشت گل سے اونچے لیلہ اگم اپار
کچے کبیر چست چیت کے آواگون بچار

۱۶۱۔ سمن بن غوطہ کھاؤ گے

منہی باندھ کر کچھ سے آئے ہاتھ پسا دے جاؤ گے

۱۶۰۔ تو باغوں کو نہ جاتا تیسے جسم کے اندر ہی باغ ہے
احمال کی کیا رہی بو اور طرز رہائش کو اپنا رکھوالا بنا
کچ فہمی کے کوئے اڑا کر اس باغ کی عجب بہار دیکھ
من کے مالی کو ہدایت دو اور پرہیزگاری کی مینڈ میں بناؤ
تھارسی فیض کی بود سوکھ نہ جائے اس بے اسے غصے کے پانی سے سینچو
گل اور چمن کے درمیان عجب گلاب پھولا ہے
اس کی نجات کی کلی کی سات لڑی کی مالا بنا کر میں گئے میں پہنچو
آٹھ پٹھریوں کے کمل سے ناغمیدہ کرشمے ظاہر ہوتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ دل میں بیداری لا اور دنیا میں آنے جانے پر دھیان دے

۱۶۱۔ خدا کی یاد نہ کرو گے تو غوطہ کھاؤ گے

مال کے پیٹ سے منہی باندھے آئے تھے اور ہاتھ پھیلا دے دنیا سے جاؤ گے

۱۵۸۔ تیری گٹھری میں لاگا چور ہٹو ہیا کارے سودے
پانچ پچیس تین ہیں چوروا یہ سب کینہا سود
جاگ سویرا باٹ انیرا پھر نہسہ لگے زور
بھوسا گرگ نڈی بہت ہے بن اُترے جو پور
کہے کبیر سنو بھئی سادھو جاگت کیجے بھور

۱۵۹۔ کا سوو سمن کا نہریا

جن سر جاتن کی سدھ ناہیں جھکت پھو جھلکان جھلریا
گورو آپس سندس کہت میں بھن کر چڑھ گئے اٹریا
نٹ اٹھ پانچ پچیس کے جھگڑا بیا کل موری سرت نہریا
کہت کبیر سنو بھئی سادھو بھن بنا توری سوئی نگریا

۱۵۸۔ اے مسافر تو کیا سو رہا ہے 'چور تو تیری گٹھری ہی میں لگے ہے
پانچ پچیس اور تین چور میں ان سب نے بہت شور کیا ہے
جلد جاگ 'بیرا راستہ خراب ہے' بعد میں تجھ سے زور نہ لے گا
دنیا ایک بھٹی نڈی ہے 'اسے عبور نہیں کیا تو روح اسی میں ڈوب جائے گی
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو 'جاگتے جاگتے ہی صبح کرو

۱۵۹۔ خدا کی یاد کے وقت کیوں سو رہے ہو

جس نے تھیں پیہ کیا ہے اس کی یاد نہیں کرتے ظاہری چمک دمک کو بھانکتے پھرتے ہو
تھیں گورو نصیحت کرتے ہیں خدا کا پیغام دیئے ہیں اونچی چھت پر چڑھ کر بھن کر
روزانہ ہی پانچ پچیس کا جھگڑا رہتا ہے 'اس دھرم سے میری پیاری سرت پریشان رہتی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو 'کھٹارا خیر بھن کے بغیر سونا ہے

دوانے من جھن بنا دکھ پیو

پہلے جنم بھوت کا پیو سات جنم پھینکو
 کانا پر کے پانی پیو پیاسن ہی مر جیو
 دوجا جنم سوا کا پیو بارش بسا پیو
 ٹوٹے پنکھ باز منڈرانے ادھ بھر پران گھو پیو
 بازی گر کے بانر ہو پیو لڑکوں کو ناچ پیو
 اونچ نیچ سے ہاتھ پسر ہو مانگے بھیک نہ پیو
 تیلی کے گھر بیلا ہو پیو آنکھن ڈھانچ پیو
 کوس پچاس رو سے یہاں ہو باہر ہوں نہ پیو
 پنجواں جنم اونٹ کا پیو بن تو لے بوجھ لاد پیو
 میٹھے سے تو آنکھن نہ پیو گھر گھر مر جیو

بیتے موتی جھرت اوس کے ہر بجے جھرجاؤ گے
 جیسے ہاٹ لگاوے سٹوا سودا من پچھتاؤ گے
 کبے کیر سنو جتنی سادھو سودا لے کر جاؤ گے

۱۶۴ اسے من سمجھ کے لاد لہنیا

کابے کے ٹوٹا کابے کے پا کر کابے کے بھاری گونیا
 من کے ٹوٹا سرت کے پا کر بھر بن پاپ گونیا
 گھر کے لوگ جگاتی لاکے چھین لینہ کر دھینا
 سودا کر تو یہ کر بھائی آگے ہاٹ نہ بنیا
 پانی پی تو یہیں پی بھائی آگے دیس نہینا
 کبے کیر سنو بھائی سادھو ست نام کا بنیا

۱۶۳ اسے میرے دیوانے دل خدا کی یاد کے بغیر تکلیف اٹھاؤ گے

تھیں پہلا جنم بھوت کا ملے گا جس سے سات جنم تک پچھتاؤ گے
 صرف کاسے پر لگا ہوا پانی پی سکو گے پیاسے ہی مر جاؤ گے
 دوسرا جنم توٹے کا پاؤ گے باغوں میں سیرا کر دو گے
 مختار سے ڈینے ٹوٹیں گے تھیں باز پکڑ لیں گے اور ہوا ہی میں تھاری جان جائے گی
 بازی گر کے بندر منو گے اور لڑکوں کو ناچ دکھاؤ گے
 ہر اونچے نیچے کے آگے ہاتھ پھیلاؤ گے اور تھیں مانگے پر بھی بھیک نہ منے گی
 تم تیلی کے گھر بیل منو گے اور آنکھوں پر ڈھکنا رکھو آؤ گے
 پچاس کوس چل کر گھر ہی میں رہو گے باہر نہ جا سکو گے
 پنجواں جنم تھیں اونٹ کا ملے گا: بغیر تو لے تم پر بوجھ لاد جائے گا
 میٹھے تو اٹھ نہ سکو گے زور لگاتے لگاتے مر جاؤ گے

دیر کہنے سے تم اوس کے موتیوں کی طرح جھرجاؤ گے
 تم اسی طرح پچھتاؤ گے جیسے سودا سے بغیر دکان دار پچھتا تا ہے
 کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو تھیں سودا لے کر جانا ہے

۱۶۴ اسے میرے من سوچ سمجھ کر بیوپاری لدا کی کر

کابے کا تیرا ٹوٹا ہے کابے کی جھول ہے اور کس چیز سے بوری بھری ہے
 من کا ٹوٹا ہے سرت کی جھول ہے اور گناہ ثواب بوری میں ہیں
 گھر والے محصول کے حاکم ہیں وہ تیری کمر کی پیٹی چھین لیں گے
 اگر تجھے سودا کرنا ہے تو یہیں کر کیوں کہ آگے کوئی بازار نہیں ہے
 اگر پانی پینا ہے تو یہیں پی لے آگے کی زمین پر پانی نہیں ہے
 کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو: سچی تجارت حق کے نام کی ہے

۱۶۵

لگن گھٹا گھرائی سادھو لگن گھٹا گھرائی
پورب دس سے اٹھی بدیاد م جھم برست پانی
آپن آپن مینڈ سنہارو بہو جات یہ پانی
من کے بل ثمرت پرواہ جوت کھیت نروانی
دبہ ہا دوب چھول کر باہر بوؤ نام کی گھٹائی
جور جگت کر کر رکھواری چر نہ جائے مرگ دھائی
بالی جھار کوٹ گھر لاوے سوئی کسل کسان
پانچ سکھی مل کین دھوئیا ایک سے ایک سیانی
دونوں دھار برابر پر میں جیویں مٹی اور گیانی
کہت کبیر سنو بھی سادھو یہ پد ہے نروانی
جو یہ پد کو پرچے پاوے تا کو نام و گیانی

۱۶۵۔ آسمان میں گھٹا گھری ہے، او سادھو آسمان میں گھٹا گھری ہے

مشرق کی سمت سے بادل آیا ہے اور دم جھم کر کے پانی برس رہا ہے
اپنی اپنی مینڈوں کو سنہارو ورنہ یہ پانی بہ جائے گا

دل کا بیل ہے اور سرت کا بلو ہے جو نجات کا کھیت جوت رہا ہے
کھیت سے تشکیک کی گھاس کھود کر پھینک دو اور سچے نام کی فصل بوؤ

بڑی محنت اور ہوشیاری سے اس کی رکھوائی کر تیری پیداوار جانور نہ چر جائیں

جو بابیوں کو جھار کوٹ کر اناج گھر لاتا ہے وہی ہوشیار کسان ہے

پانچ بھیلیوں نے جو ایک سے ایک ہوشیار ہیں مل کر کھانا تیار کیلئے

دونوں طرف سے برابر پردس رہی ہیں، مٹی اور عالم لوگ کھارہے ہیں

کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو یہ پد نجات کا ہے

جو اس پد کو اچھی طرح سمجھ لے اسی کو وگھائی یعنی اعلیٰ علم کا ہنگ کہیں گے

دھوئی کر کے گدھا ہو نہو کٹی گھاس ناہیو
لادی لاد آپ چروہ بیٹھے لے گھائے پہنچو
دیکھی ماں تو کوٹا ہو نہو کر کر گوہر نہو
اڑ کے جائے بیٹھ میلے نخل گہرے چوچ لگیو
ست نام کی ٹیڑ نہ کر نہو من ہی من پھٹو
کہیں کبیر سنو بھی سادھو ترک نہا ہی نہو

۱۶۴۔ سادھو یہ تن ٹھاٹھ طنہورے کا

انچیت تار مورت کھونٹی نکست راگ حضورے کا
ٹوٹے تار بکھر گئی کھونٹی ہو گیا دھورم دھورے کا
یاد ہی کا گرب نہ کیجے اڑ گیا ہنس طنہورے کا
کہت کبیر سنو بھی سادھو اگم پنچہ کوئی سورے کا

تم دھوئی کر کے گدھے بنو گے تمہیں کٹی گھاس نہ ملے گی، خود ہی چرو گے

دھوئی تم پر کپڑے لاد کر خود بھی بیٹھ جائے گا اور تم اسے گھاٹ پر پہنچاؤ گے

اگر پرندے بنے تو کوٹے ہو گے، کرخت آواز میں بولو گے

اڑ کر گندگی کے پاس جا بیٹھو گے اور اس میں گہرائی تک چوچ ڈاؤ گے

اگر تم نے سچے نام کو نہ پکارا تو دل ہی دل میں پھٹاؤ گے

کبیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو ایسے میں تم ترک کی رات ہی پاؤ گے

۱۶۴۔ اسے سادھو یہ جسم طنہور جیسا ہے

اس کے تار کھینچو اور کھونٹی مڑو تو حضورے کا راگ نکلتا ہے

جب تار ٹوٹ جاتے ہیں اور کھونٹی بکھر جاتی ہے تو یہ ممض کوڑا رہ جاتا ہے

اس جسم پر غرہ کرو، طنہورے کا ہنس یعنی روح اڑ جائے گی

کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو نامعلوم روحانی راستے پر کوئی بہادر رہی چل سکتا ہے

پیارا اونچی رے اٹھیا تیری دیکھیں چلی
اونچی اٹھیا زرد کنیریا لگی رام کی ڈوریا
چاند سورج سم دینا بہت مینا پچ بھول دگیا
پانچ پچیس تین گھر بنیا منو اسے چودھریا
منشی ہے کوتوال گیان کو چوں دس لگی بحریا
آٹھ مانتب دس دروازہ نوں لگی کوریا
کھر کی ٹیچہ گوری چتون لگی اپنا جھانپ جھوپیا
کبت کبیر سنو بھی سادھو گورو چن بلہریا
سادھو سنت مل سودا کر میں جھنکیں کرکھ انریا

۱۶۹۔ رتن جتن کریم کے تن دھرست گوردامت نام جگت کے رکھبے
باپا گھر رلوں بوی کولوں سیاں گھر چتریاں چنیت گھر واپن رے

۱۶۸۔ اسے پیارے میں تیری اونچی اٹھاری دیکھنے چلی

اٹھاری اونچی ہے اس کا سر زرد ہے اور رام نام کی ڈوری اس میں لگی ہے
وہاں چاند سورج جیسے دیئے جلتے ہیں ان کے درمیان راستہ بھول گئی
پانچ پچیس اور تین گھر بنے ہیں 'من' ان کا چودھری ہے
گیان وہاں کوتوال کا منشی ہے چاروں طرف بازار لگا ہے
آٹھ منزلیں ہیں دس دروازے ہیں جن میں سے نوں کوڑ لگے ہیں
کھر کی میں بیٹھ کر دہن دیکھنے لگی 'اس کے اوپر جھوپڑی چھانی ہے
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو 'میں گورو کے قدموں کے صفے جاؤں
سادھو سنت مل کر وہاں بازار میں سودا کرتے ہیں لیکن جاہل جکھ مارتے ہیں

۱۶۹۔ میں ہوشیاری سے محبت کے ساتھ گوردو کا دیا امرت نام ہوشیاری سے رکھوں گی
باپ کے گھر میں نادان کہاتی تھی 'شوہر کے گھر سگھر سیانی بن کر گریستی سنبھاؤں گی

سکچ اور شکشا (انکسار اور نصیحت)

۱۶۶۔ میری داغ لگائے آئی چنری
اور گزروا کے مہم نہ جانے نہ ملے دھویا کون کرے اجری
تن کے کوند گیان کے سنو دن صابن مہنگ بچائے یا لگری
پہر اوڑھ کے چلی سسر یا گواں کے لوگ کہیں بڑی پیرری
کبت کبیر سنو بھی سادھو بن ست گورو کہوں نامہری

۱۶۷۔ میری چنری میں پر گودا داغ پیا
پانچ تن کے جی چنریا سورہ سے بند لاگے جیا
یہ چنری موہے میکے آئی سسرے میں نوا کھوئے دیا
مل مل دھوئی داغ نا چھوٹے گیان کو صابن لائے پیا
کبت کبیر داغ تب چھپے جب صاحب اپنا لے لیا

۱۶۹۔ میں مانگے میں اپنی چنری میں داغ لگا آئی
اُس رنگ رنہ کا تو بھیدی نہیں ملتا اور کوئی دھوپا اسے صاف نہیں کر پاتا
بدن کی کوندنی ہے گیان کی رہیم میں اسے ملنا ہے اور اس شہر میں صابن مہنگ ہے
اسے میں اوڑھ کر میں سسرال چلی تو گاؤں کے لوگ مجھے پھوٹ کر کہنے لگے
کبیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو بغیر ست گورو کے یہ صاف نہیں ہوگی
۱۶۷۔ اسے پیارے میری چنری میں داغ پڑ گیا ہے

یہ چنری یعنی جسم پانچ عناصر سے بنی ہے اور اس میں سولہ سوتا رگے ہیں
یہ چنری میرے مانگے سے آئی ہے سسرال میں مجھ سے بھول ہو گئی
مل مل کر دھوئے پر بھی اس کا داغ نہیں چھوٹا 'میرے شوہر گیان کا صابن لائے
کبیر کہتے ہیں کہ چنری کا داغ تبھی چھوٹے گا جب میرے مالک مجھے اپنا لیں گے

۱۷۱۔ سائیں مور بست اگم پڑوا جنہ گن ہمار
آنھ کوں نو باور می سورہ پنہار
بھل گیلوا ڈھرک گئے رسے دمن ٹھاڑھی من مار
چھوٹ موٹ ڈنڈ پا چرن کے ہو چھوٹے چار کھار
جائے اتر ہیں وہی دسیو کو جہاں نہ کوئی ہمار
اونچی مھلیا صاحب کے موٹھی کھچی بازار
پاپ پٹن دوو بنیا ہو بیرا لعل ایار
کہہ کبیر سن سائیاں موریا ہئے دیس
جو گئے سو پڑے نا کو کہت سندیس

۱۷۲۔ کون رنگرینڈا رنگے مور چندری
پانچ تہ کے بنی چندریا چندری بہرے گئے بڑی سندری

۱۷۱۔ میرے مالک انجانی جگہ رہتے ہیں جہاں ہمارا جانا ہوگا
آنھ کنویں میں نو باوریاں اور سولہ پنہار میں
بھرے گھر لڑکے گئے عورت من مار کے رہ گئی
چندن کی چھوٹی موٹی کھاٹ اور چھوٹے موٹے چار کھار
جاگر جہاں اترنا ہے اس دیں میں ہمارا کوئی نہیں ہے
مالک کا محل بہت اونچا ہے وہاں بھاری بازار لگے
گناہ اور ثواب کے دو بنیے وہاں ہیں اور بے شمار میرے اور لعل ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ اسے مالک میرا بھی وہی دیں ہے
جو وہاں گئے ہیں وہ واپس نہیں آئے کون وہاں کا سندیس لائے

۱۷۲۔ میری چنری کو کون رنگ ریز رنگے گا
یہ چنری پانچ عناصر کی بنی ہے میں اسے پہن کر بڑی خوبصورت لگتی ہوں

کھیل ریلوں میں پل بھونیا اوچک آئے سین ہار چلب کیسا جھارے
یہ تو اندھیری رات مثل چوروا نٹانی سیاں کے ہاں کہاں سونپیں گوروا نان کے
چن چن کلیاں میں سیبیا بچھو لوں بنارے پڑکھو کے نار جھنکھیلے دنوارات نے
نال جھراے گیلیں پھول کھلاے گیلیں ہنسا اٹ اکیل کوئی نہیں کھلے
اب کا جھنکھیلو نار پئے بیٹھلو من مارا یہر باٹے موتیا ہر اکلے
داس کبیرا ہے گاویں مرگنوا اب کی اہاں جاب تو پھر نہ آدب لے

۱۷۱۔ کالے جبوسر گھراہو
گاؤں کے لوگ جب پوچھیں گلیں تب ہم کارے بیٹھو
کھول گھونگھٹ جب دیکھیں گلیں تب ہم بہت لکھو
کہت کبیر سنو بھئی سادھو پھر ساسرنا پکھو

میں اپنے مانگے میں بھولے پن سے کھیل رہی تھی کہ لینے والے آگئے اور میں بال جھاڑ کر بھورا چل دی
یہ اندھیری رات ہے چور لوٹا نٹانی بھی لے جائیں گے غارتہ کے گھر پاؤں پسا کر سونے کی بے پردائی نہیں چلیگی
میں نے کلیاں چن چن کو سیج بنائی ہے بغیر شوہر کے عورت جھینکتی ہی رہتی ہے
-الاب سوکھ گیا مکمل کے پھول کھلا گئے، ہنس اکیلا اڑ کر جا رہا ہے اسے کوئی نہیں دیکھتا
اب بد قسمت عورت تو نے کیا سوچا ہے، من مار کر بیٹھی ہے کیوں کہ تیرا موتی راہ میں گم ہو گیا ہے
کبیر داس مرگن گکا کہہ رہے ہیں کہ اب کے وہاں گئے تو واپس نہ آئیں گے

۱۷۱۔ جب سسرال جاؤ گی تو وہاں کیا لے جاؤ گی
جب گاؤں کے لوگ یہ بات پوچھیں گے تو میں کیا بتاؤں گی
جب وہ لوگ میرا گھونگھٹ کھول کر دیکھنے لگیں تو میں بہت خرمادوں گی
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو، اگر اب کے چوک گئے تو میں سسرال پھر کبھی نہ پاؤں گی

پیرے تیرے چتر تو مورکھ ناری کبہوں نہ پیر کی سیج سنواری
تیں بوری بوری اپن کینہو بھر جو بن پیر اپن نہ چینو
جاگ دیکھ پیر سیج نہ تیرے توہ چھا خراٹھ گئے سویرے
کبیر کبیر سوئی دھن جاگے مشبد بان اڑ انتر لاگے

۱۴۵۔ آئے دن گونے کے ہو من ہوت ہلاس

پانچ بھینٹ کے پوکھرا ہو جا میں دس دوار
پانچ سکھی ہرن بھیں جو کس اترب پار
چھوٹ موٹ ڈولیا چندن کے ہو لاگے چار کبار
ڈولیا اتارے سیج بنوا ہو جنہ کوئی نہ ہمار
پڑیاں توری لاگوں کھروا ہو ڈولی دھر چھن بار

تیرے شوہر ہوشیار ہیں تو بے وقوف عورت ہے جس نے شوہر کی سیج کبھی نہیں سنواری
تو باؤلی ہے تو نے پاگل بن کیا ہے ساری جوانی اپنے شوہر کو نہ پہچان سکی
تو جاگ کر دیکھ شوہر تیرے پلنگ پر نہیں ہیں تجھے چھوڑ کر صبح ہی اٹھ گئے
کبیر کہتے ہیں کہ سوئی عورت تھی جاگتی ہے جب اس کے دل میں شہ کا تیر لگتا ہے

۱۴۵۔ میرے گونے کے دن آئے ہیں میرے دل میں خوشی ہے

پانچ مینڈول کا تالاب ہے جس میں دس دروازے ہیں
میری پانچ سہیلیاں میری دشمن ہو گئی ہیں میں پار کس طرح اتروں گی
چندن کی چھوٹی ٹموتی ڈولی ہے جس میں چار کبار لگے ہیں
انھوں نے جنگل کے درمیان ڈولی اتار دی جہاں ہمارا کوئی نہیں
اے کبار میں تیرے پانو پڑتی ہوں تو کچھ دیر اور ڈولی سے رہ

ٹیکو انا گا کرم کے دھاگا گرے سج ہروا ہاتھ بچ مندری
سور ہوں سنگار بنیسا بھرن پیر یہ رٹ پیاسنگ گھری
کہت کبیر سنو بھائی سادھو بن سنگ کون بدھ سدھی

۱۴۳۔ یہ انکھیاں السانی پیر ہو سیج چلو

کھیا پکر پتنگ اس ڈولے بولے دھوری بانی
پھولن سیج بچھائے جو را کھو پیانا کھلائی
دھیرے پانو دھرو پلنگ پر جاگت مست جٹانی
کہت کبیر سنو بھی سادھو نوک لاج بچھلائی

۱۴۴۔ جاگ پیاری اب کا سو دے دین گئی دن کا ہے کھو دے
جن جاگت تن مانک پایا میں بوری سب کھوئے گنوا یا

میں نے چرخ کے گونے میں اعمال کا دھاگا لگا دیا گئے میں بار ڈالا ہاتھ میں انگوتھی پہنی
مول سنگار اور تیس قسم کے گئے کپڑے پہنے پیارے رٹے ہوئے پیاری میں محو ہو گئی
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو مست سنگ کے بغیر حالت کیوں کر سنبھلے گی

۱۴۳۔ اے پیارے میری آنکھوں میں نیند آرہی ہے پلنگ پر چلو

کھیا پکر کر عورت پتنگ جیسی جھوم رہی ہے اور میٹھی بولی بول رہی ہے
پھولوں کی سیج بچھا کر رکھی ہے لیکن شوہر کے بغیر خود مر جھا رہی ہے
کہتی ہے کہ پلنگ پر دھیسے سے پانو رکھو خند اور جٹانی جاگ رہی ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو ایسے میں دنیا کی شرم ختم ہو جائے گی

۱۴۴۔ اے پیاری سکھی جاگ سو کیوں رہی ہے رات تو گئی ہی دن کیوں کھو رہی ہے
جو جاگ گئیں انھیں لعل ملا تو باؤلی ہے تو نے سب کھو دیا گنوا دیا

۱۴۵۔ ڈنڈیا پھندائے دھن چال دے مل لہو ہسپل
دنا چار کو سنگ ہے پھر انت کیلی
دس دن نہر کھیلے سامریج بھرنا
بہیاں پکڑ پیہ لے چلے تب عذر نہ کرنا
اک اندھیاری کو ٹھری دوجے دیا نہ باقی
دے اتار تہی گھراں جنہ سنگ ساقھی
اک اندھیارا کو نیاں دوجے پھر ٹوٹی
نین ہمارے اس دھر میں مانو گھر بھوٹی
داس کبیرا یوں کہے جگ ناہن رہنا
سنگی ہمارے چل گئے، ہمیں کو چلنا

مل یو سکھیا سہیلر ہو ملو کل پروار
صاحب کبیر گاویں نرگن ہو سادھو کرلو ہپار
نرم گرم سودا کر لہو آگے ہاٹ نہ بازار

۱۴۶۔ کھیل لے نہروا دن چار
پہلی پٹھوئی تین جن آئے نوا باہن بار
بابل جی میں پیال لاگوں توری اب کی گون دے طار
دوسری پٹھوئی آپے آئے لے کے ڈولیا کہاں
دھر بہیاں ڈولیا بیٹھارن کوؤ نہ لگے گوہار
لے ڈولیا جائے بن اتارن کوئی نہہ سنگی ہمار
کہے کبیر سنو بھئی سادھو اک گھر ہیں دس دوار

اے سکھی سہلی! اے گھر والا مجھ سے مل کو
کبیر صاحب نرگن گاتے ہیں سادھو اس پر غور کرو
نرم گرم سودا جو بھی کرنا ہو یہیں کرلو آگے کوئی ہاٹ بازار نہیں ہے

۱۴۷۔ تو اپنے مانکے میں چار روز کے لیے کھیل لے
پہلے بلادے کے لیے تین آدمی یعنی برہمن، نائی اور بادی آئے
اے والد میں تیرے پاؤں پڑتی ہوں میری رخصتی ٹال دے
دوسرے بلادے کے لیے شوہر خود ہی ڈولی کہاں لے کر آگئے
انہوں نے ہانہ پکڑ کر مجھے ڈولی میں بٹھا دیا، میری فریاد کسی نے نہ سنی
ڈولی لے جا کر جنگل میں اتار دی جہاں ہمارا کوئی ساقھی نہ تھا
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو! ایک گھر ہے جس میں دس دروازے ہیں

۱۴۸۔ ڈولی میں بیٹھ کر دلہن جا رہی ہے اے سہیلیو مل لو
لتھارا چار دن کا سا کھٹھ تھا پھر تو اے اکیلا ہی جانا تھا
مانکے میں دس دن کھیل لو پھر تو سسرال جانا ہی ہے
جب شوہر تمھاری ہانہ پکڑ کر چلیں تو عذر نہ کرنا
ایک تو اندھیری کو ٹھری ہے جس میں دیا جتی کچھ نہیں ہے
اسی گھر میں لے جا کر اتارا ہے جس میں ہمارے سنگی ساقھی نہیں ہیں
ایک تو اندھیرا کنواں ہے پھر رتی بھی ٹوٹی ہے
میری آنکھیں اس طرح بہتی ہیں جیسے پھوٹی ٹکا کر
کبیر داس یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں رہنا نہیں ہے
ہمارے ساقھی چلے گئے، ہمیں بھی چلنا ہے

بکری مرغی کن فسر مایا کس کے حکم تم چھری چلا یا
درد نہ جانے پیر کہا دے رہتا پڑھ پڑھ جگ سمجھا دے
کہہ کبیر اک سید کہا دے آپہ جیسا جگ قبو لا دے
دن بھر روزہ دھرت پور است مہنت ہو گائے
یہ تو خون وہ بندگی کیوں کو خوشی خدائے

۱۸۰۰ ایسا جوگ نہ دیکھا بھائی بھولا پھرے بے غفلت
مہادیو کا پنٹھ چلا دے ایسے بڑے مہنت کہا دے
ہاٹ باٹ میں لافے تاری کچے سدھن مایا پیاری
کب دتے ماداسی توری کب شک دیو تو بچی جوری
کب نارو بندوق چلا یا ویاس دیو کب بمب بھایا
کر نہ لڑائی مت کے مندا ای میں اتھی کہ تر کس بندا

بکری مرغی ذبح کرنے کے لیے کس نے کہا۔ کس کے حکم سے تم نے چھری چلائی
تم دوسروں کا درد نہیں سمجھتے اور پیر کہلاتے ہو اور جیتیں پڑھ پڑھ کر دنیا کو سمجھاتے ہو
کبیر کہتے ہیں کہ ایک اپنے کو سید کہلاتا ہے اور سب سے اپنی مرضی منواتا ہے
تم سارے دن روزہ رکھتے ہو اور رات میں گائے ذبح کرتے ہو
یہ تو خون ہے اور وہ بندگی۔ تم سے خدا خوش کیوں کر ہو گا

۱۸۰۱ بھائی میں نے ایسا جوگ نہیں دیکھا۔ تو غفلت پھیلانا پھرتا ہے
مہادیو کا تو پنٹھ چلاتا ہے اور بڑا بھاری مہنت کہا تا ہے
تو ہر جگہ سادھی لگا لیتا ہے۔ ترے جیسے کچے مرناسیوں کو دولت پیاری ہے
یتادنا تر میری رشی نے گڑھی کو توڑا۔ کب شک دیو نے تو ہیں جمع کیں
نارو نے کب بندوق چلائی۔ ویاس دیو نے کب جنگ کا نظارہ بھایا
یہ احق لڑائی کرتے ہیں۔ انھیں چلتے پھرتے سادھو کہیں کہ تر کس بندہ یا ہی

۱۷۹۸ کرو جتن سکھی سائیں ملن کی
گڑیا گڑوا سوپ سپیلیا تچ دے بدھ نریاں کھیلن کی
دیوتا پتر بھو پیاں بھوانی یہ مارگ چوراسی چلن کی
اونچا محل عجب رنگ رنگلا سائیں سچ وہاں لاکھ چلن کی
تن من دھن سب اپن کرو ہاں مہنت سنبھار پرپیاں سنن کی
کہہ کبیر نہ بکھے ہوئے ہنسنا کبھی بتا دیوں تالا کھلن کی

متھیا چار (جھوٹے رسوم مذہب)

۱۷۹۹ در کی بات کہو درویشا بادشاہ ہے کوئے بھیسا
کہاں کوچ کنہہ کرے مقاماً کون صورت کو کروں سلاما
میں تو ہے پوچھوں مسلمانا لال زرد کا تانا بانا
قاضی کاج کرو تم کیسا گھر گھر ذبح کراؤ دیسا

۱۷۹۸ اے سپہی مالک سے میرے ملنے کی تدبیر کرو
گڑیا گڑے سوپ وغیرہ بچوں کے کھیل ہیں انھیں چھوڑ دو
دیوتا آل جہانی بزرگ دیوی وغیرہ چوراسی ویشنؤوں کے چلن ہیں
میرے شوہر کا تو رنگ برنگا اونچا محل ہے جہاں اس کی پھولوں کی سیج لگی ہے
وہاں تن من دھن سب تصدق کرو درو مالک کا دھیان کر اس کے پاؤں پڑو
کبیر کہتے ہیں کہ اے روح کے ہنس تو بے ثبوت ہو جا، میں تجھے تالا کھلنے کی چابی بتا رہا ہوں

۱۷۹۹ اے درویش اس در کی بات بتاؤ۔ بادشاہ کا کون سا بھیس ہے
وہ کہاں کوچ کرتا ہے کہاں پڑاؤ ڈالتا ہے میں کس صورت کو سلام کروں
اے مسلمان میں تجھ سے پوچھتا ہوں، تو نے لال چلیا تانا بانا کیسا بن لیا ہے
اے قاضی تم کیسا کام کرتے ہو، گھر گھر جا کر ذبح کرو اتے ہو

ایہہ بچارتے بہر گیسو سبہ بدھی بل چت
دوئے مل لیکے ہوئے رہیو کاہ بناؤں بہت

۱۸۲۔ سنتو دیکھو جگ بورانا

سارنج کہو تو مارن دھاوے جھوٹے جگ بیتانا
نہی دیکھے دھرمی دیکھے پر ات کر میں اسنا نا
آتم مار پکھا نہ پو جس ان میں کچھو نہ گیا نا
بہتک دیکھے بیر اولیا پڑھیں کتاب قرانا
کے مرید تہہ بیر بتا دے ان میں اُسے گیا نا
آسن مارڈ مہر دھر بیٹھے من میں بہت گمانا
پتیر پاہر پو جن لگے تیر تھ گمرب بھلانا

اس خیال سے ساری عقل 'زور اور رغبت ختم ہو گئی
کہ نادان دانا ایک سے ہو گئے ہیں، کس کو اس کی بھلائی سمجھاؤں

۱۸۳۔ اے سنتو دیکھو دنیا پاگل ہو گئی ہے

اگر میں سچی بات کہتا ہوں تو لوگ مارنے دوڑتے ہیں، جھوٹے کام یقین کرتے ہیں
نیم دھرم کرنے والے دیکھ لے وہ صبح نہاتے ہیں
لیکن اپنی روح کو مار کر پتھر پوجتے ہیں، ان میں کوئی گیان نہیں ہے
بہت بیر اولیا بھی دیکھے جو کتاب اور قرآن پڑھتے ہیں
لیکن ان میں صرف اتنا علم ہے کہ مرید بنا کر اے کچھ عمل سکھا دیں
آسن مار کر پا کھنڈ چاکر سادھو جی بیٹھ گئے، ان میں بہت غرور بھی آگیا
وہ صرف بیتل اور پتھر کو پوجتے لگے اور تیر تھ کرنے کے غرور میں پھول گئے

بھئے درکت لو پھ من کھانا سونا پھر لجاویں بانا
گھورا گھوری کینہہ بھورا گاؤں پاسے جس چلے کرورا
تیر سدری نہ سو ہی سنکا دک کے ساتھ
کہنک داغ لگاؤنی کاری ہانڈی ہاتھ

سوگ بدھا واسم کر جانا تاکی بات اندر نہہ جانا
جٹا تو پر پیرا دے سیل یوگ یکتی کے گر پھ دو میل
آسن اڑوے کون بڑائی جیسے کاگ چیل منڈرائی
جیسی بھست تھی ہے ناری راج پاٹ سب گئے اجاری
جیسے ترک تس چندن مانا جس باور تس رہے سیانا
پسی لونگ گئے اک سارا کھانڈے پر ہر پھانکے چھارا

یہ کہنے کو تارک دنیا ہیں لیکن دل کے لالچی ہیں، سونا پس کر سادھو کے بانے کو بجاتے ہیں
مار دھاڑ کر کے دولت جمع کی ہے، گاؤں پر قبضہ کر کے سرداروں کی طرح چلتے ہیں
سنکا دک جیسے رشیوں کے ساتھ حسینہ اچھی نہیں لگتی
اگر کالی ہانڈی ہاتھ میں ہوگی تو کبھی داغ ضرور لگے گا

۱۸۴۔ جس نے سکھ اور دکھ کو یکساں سمجھا ہے اس کے رہنے کو اندر بھی نہیں پہنچتا
لیکن یہ تو جیلوں کی جٹا کاٹ کر برہمچی پکڑاتا ہے اور اس کی روحانیت کے پیچھے دشمنی ہے
آسن پر بیٹھے بیٹھے اڑنے میں کیا تعریف ہے کوئے اور چیل کی طرح منڈرائی تو ہے
ان کے لیے عورت جنت جیسی ہے، راج پاٹ ہی کو یہ روحانی روشنی مانتے ہیں
چندن کو ترک کی طرح مانتے ہیں اور پاگل کو ہوشیار سمجھتے ہیں
لاپسی اور لونگ میں انھیں فرق نہیں معلوم ہوتا، کھانڈ چھوڑ کر ننگ پھانکتے ہیں

مالا پہرے ٹوپی دینے چھاپ تلک 'نوسانا
 ساکھی سہرے گاوت بھولے آتم خبر نہ جانا
 کہہ ہندو موبے رام پیارا ترک کے رحمانا
 آپس میں دوؤ لڑ لڑ مومے مرم نہ کاہو جانا
 گھر گھر منتر سچ دیت پھرت میں مہما کے ابھمانا
 گورو سست سسیہ سب بوڑے انت کالی پھچٹانا
 کہت کبیر سنو سنو ای سب بھرم بھلانا
 کینک کے کہا نہہ مانے آپہ آپ سمانا

۱۸۳ سنو راد دوؤ ہم دینچا

ہندو ترک بڑا نہہ مانے سواد سین کو میٹھا

مالا پہرے ٹوپی لگائے تلک چھاپ لگائے اینٹھے پھرتے ہیں
 ساکھیاں اور شبد لگائے ہی میں مست ہیں ' اپنی خبر ہی نہیں
 ہندو کہتا ہے کہ مجھے رام عزیز ہے ' مسلمان جن کو پیارا کہتا ہے
 آپس میں دونوں لڑے مرے جلتے ہیں اصل بھید کسی کو نہیں معلوم
 اپنی شہرت کے غرور میں گھر گھر جا کر منتر دیتے پھرتے ہیں
 ایسے گوروؤں کے ساتھ ان کے چیلے بھی ڈوبیں گے اور آخر وقت پچھتا میں گے
 کبیر کہتے ہیں کہ اے سادھو سنو یہ لوگ سب گمراہی میں بھٹک رہے ہیں
 ان سے بہت کہا لیکن وہ مانتے ہی نہیں کہ خدا اپنی مثال آپ ہے

۱۸۴ اے سنو ہم نے دونوں راہیں دیکھی ہیں

ہندو اور مسلمان امتناع کو نہیں مانتے ' دونوں لذت کو ش میں

ہندو بہت اکاؤس سادھے دودھ سنگھاڑا سینتی
 ان کو تیاگے من نہہ ہٹکے پاران کرے سگوتی
 روزہ ترک نماز گزارے بسمل بانگ پکارے
 ان کو بھست کہاں تے ہو نیسے سانچھے مغما مارے
 ہندو دیا مہر کو ترکن دونوں گھٹ سول تیاگی
 وے حلال وے جھٹکا ماریں آگ وہ ہو گھ لاگی
 ہندو ترک کی ایک راہ ہے ست گورو اپے بتائی
 کہہ کبیر سنو سنو ہو سنو رام نہ کہیو حسدائی

۱۸۴ رام گائے اور ان سمجھا وے ہری جانے بن بکل پھرے
 جامکھ بیہ گاتیری اچرے جاس پنجن سناہ ترے
 جلے پانو جگت اکھ لاگے سو براہمن جیو بدھ کرے

ہندو ایکادشی کا بہت دودھ سنگھاڑا کھانے کے لیے رکھتا ہے
 وہ اناج چھوڑتا ہے لیکن من کو نہیں روکتا بہت کے بعد کے کھانے میں گوشت کھاتا ہے
 مسلمان روزہ رکھتا ہے نماز گزارتا ہے ' اذان میں بسم اللہ پکارتا ہے
 لیکن اسے بہشت کہاں نصیب ہو گا ' شام کو تو وہ مرغ ذبح کرتا ہے
 ہندو نے دیا اور مسلمان نے مہر اپنی اپنی شخصیتوں سے علاحدہ کر دی ہیں
 وہ حلال کر کے جانور مارتے ہیں وہ جھٹکا کر کے ' دونوں کے گھر آگ لگی ہے
 ہندو مسلمان دونوں کی سچی راہ ایک ہی ہے یہی ست گورو نے بتایا ہے
 کبیر کہتے اے سنو سنو ' رام کہو یا خدا بات ایک ہی ہے

۱۸۴ رام کا گن گا کر دوسروں کو سمجھاتا ہے لیکن خدا کو جانے بغیر پریشان پھرتا ہے
 جس کے منہ سے میر اور گاتیری کے منتر بچھڑتے ہیں جن سے دنیا کی نجات ہوتی ہے
 جس کے پانو صبح صبح سبھی چھوٹے ہیں ایسا براہمن بھی جاندار کو مارتا ہے

۱۸۶۔ بری جن بھرم بگڑ بن گندا

جنہ جنہ گئے اپنیو کھوئے تہہ پھندے بہہ پھندا
یوگی کہے یوگ ہے نیکو دوست اور نہ بھائی
چند مدت منڈت مون جٹا دھر تنہوں کہاں سدھ پائی
گیانی گئی سور کوئی دانا وے جو کہیں بڑا ہمیں
جنہ تے آپجے تہاں سمانے چھوٹ گئے سب ہمیں
بائیں دہنے تجو وکاسے پنج کے ہر پہ گئیے
کہہ کیر گوئے گڑ کھایا پوچھے سوں کا کیے

۱۸۷۔ جس مانس نرکاتس مانس پسو کا دھردھراک سارا جی
پسو کا مانس بھکھے سب کوئی نرنہ نہ بھکھے میرا جی

۱۸۸۔ خدا کی یاد کے بغیر گم رہی ہے اور گورنہ کرنے سے صفائی ختم ہو جاتی ہے
جہاں جہاں ہم اپنی خودی کھونے لگے وہاں وہاں بڑے پھندوں میں پھنسے
یوگی کہتا ہے کہ یوگ اچھا ہے اس جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے
لیکن جھٹوں نے چوٹی رکھی، سر منڈایا یا جٹا رکھی ہے انھوں نے بھی کشف کب حاصل کیا
گیانی، فن کار، بہادر، شاعر، سنی اگر کہیں کہ ہمیں بڑے ہیں
تو وہ اگر جہاں سے پیدا ہوئے وہیں چلے گئے تبھی نجات پا سکے
ہم اپنے دائیں بائیں ہر طرف کی آلائشیں چھوڑو اور خدا کے قدموں سے لگو
کیر کہتے ہیں کہ یہ گونگے کے گڑ کھانے والی بات ہے، کوئی پوچھے تو کیا بتاؤں

۱۸۹۔ جیسا آدمی کا گوشت ویسا جانور کا گوشت، سارا خون بھی یکساں ہے
سب لوگ جانور کا گوشت کھاتے ہیں لیکن آدمی کو گیدڑ بھی نہیں کھاتے

اپنے اونچے نیچے گھر بھوجن گھرنے کرم کر اور بھرے
گرہن امدادس ڈھک ڈھک منگے کر دیکھ لے کوپ پرے
ایکا دسی برتے نہہ جانے بھوت پریت بٹھ بٹھ دھرے
تج پکور کا نٹھی بس باندھے گیان گلے ملکہ پھرے
چھیے سادھو چور پریت پالے سنت جتن کی کوٹ کرے
کہہ کیر جہو اسکے لپٹ ایہ بدھ پرانی نرک پرے

۱۸۵۔ رام نہ رس کون دنڈ لاگا مر جیئے کا کر یہ ابھاگا
کوئی تیرتھ کوئی منڈت کیسا پاکھنڈ بھرم منتر اپدیا
ودیا بید پڑھ کرے بنکارا انت کال مکھ پھانکے چھادا
دھت سکھت سب کٹ جویئے من ہیر اکثر دکھ پیئیئے
کہہ کیر یہ کل ہے کھوٹی جو رہ کردہ نکسل ٹوٹی

اپنے سے اونچے نیچے کے گھر کھا کر اور برے کام کر کے پیٹ بھرنا ہے
گرہن اور امدادس کو جا جا کر بھیک مانگتا ہے، دیا لے کر چلنے پر بھی کنوں میں گرتا ہے
ایکا دسی برت کو اچھی طرح نہیں جانتا، بھوت پریت اور سٹھ لوگ میں دل لگاتا ہے
کا فور کو چھوڑ کر گانٹھ میں زہر باندھتا ہے، گیان کو کھو کر مدبوش گھومتا ہے
سادھوؤں کو بھگا تا ہے چوروں کو پالتا ہے سنتوں کی برائی کرتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ ایسے زبان کے آوارہ آدمی نرک میں پڑتے ہیں

۱۸۵۔ تورام کا دھیان نہیں کرتا نہ جانے کس پیر میں پڑا ہے، ابھاگے مہ جائے گا تو کیا کرے گا
کوئی تیرتھ کرتا ہے کوئی سر منڈاتا ہے، اپدیش اور منتر کے گمراہ کن پاکھنڈ کرتا ہے
علم حاصل کر کے دیدھ کر غرور کرتا ہے، آخری وقت میں ہلک پھانکے گا
سکھ دکھ اٹھا کر کسی طرح خاندان کو پالتے ہیں، لیکن مرتے وقت اکثر دکھ پاتے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ یہ کلجک خراب ہے، اس میں جس راستے کو دیکھو وہ نقصان دہ ہے

سج بیرج سوں مانس اپانی مانس نہ پاک جو تم کھانی
اپنو دوکھ کہت نہ احمق کہت ہمارے بڑاں کیا
ان کا خون نتھاری گردن جن کو تم اُپدیس دیا
سیاہی گئی سفیدی آئی دل سفید، جہوں نہ ہوا
روزہ نماز بانگ کیا کیجے حجرے بھیت، بیٹھ ہوا
پنڈت، بید پڑاں پڑھے اور مولانا پڑھے قرآنا
کہہ کبیر دے نرک گئے جن ہر دم رامہ ناجانا

۱۸۸۔ آؤ دے بچ ہری کو نام اور سکل سچ کو تے کام
کہنہ تب آدم کہنہ تب حوا کہنہ تب پیر، پیر، پیر ہوا
کہنہ تب زمیں کہاں آسمان کہنہ تب بید کتاب پڑانا
جن دنیا میں رچی مسید جھوٹا روزہ جھوٹھی عید

معنی اور حیل سے گوشت پیدا ہوتا ہے جو گوشت تم کھاتے ہو پاک نہیں ہے
احمق اپنی غلطی نہیں مانتے، کہتے ہیں یہ تو ہمارے بزرگوں نے کیا ہے
تم نے جن لوگوں و عطر دیا ہے ان کا خون نتھاری گردن پر ہو گا
نتھارے بالوں کی سیاہی گئی اور سفیدی آگئی لیکن نتھارا دل ابھی تک سفید نہ ہوا
جب تم اپنے حجرے میں مرجاؤ گے تو روزہ، نماز، اذان وغیرہ کیا کرو گے
پنڈت، بید اور پڑاں پڑھتے ہیں مولانا قرآن پڑھتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ کچھ بھی کریں خدا کے نہ جانے والے جہنم ہی کو جاتے ہیں

۱۸۹۔ آ اور ہری کے نام کی یاد کرو۔ باقی چیزیں چھوڑ۔ یہ بے کار ہیں
اُس وقت آدم، حوا، پیر اور بیغمبر کہاں تھے

جہاں وہ ہے وہاں زمین آسمان کہاں ہے۔ وہاں وید پڑاں قرآن بھی کہاں ہیں
آدمیوں ہی نے دنیا میں مسجد بنائی ہے، روزہ بھی جھوٹ ہے عید بھی جھوٹ ہے

برہم کلال میدنی بھریا ایچ، جس کت گیت جی
مانس مجھریا جو پے کھاویں جو کھیتیں میں، لویا جی
مائی کو کر دہی دیوتا، جیو کاٹ کھٹ دیا جی
جو تیرا ہے سا نچا دیوا کیست، جرت کن لیا جی
کہت کبیر سنو، سنو سنو رام نام نت لیا جی
جو کچھ لیمہ جہوا کے سوا کھ پل پرارا دیا جی

۱۸۸۔ بھولاوے احمق نادانا تم ہر دم رامہ نہہ جانا
برہس آن کے گائے پچھارا کلا کاٹ جیو آپ لیا
جینا جیو مردہ کر ڈالو اسے قس کو کہے حلال کیا
جاہ مانس کو پاک کہت ہیں تا کی اتھت سن بھائی

کھار برہما نے زمین کو بھرا پورا کیا لیکن پیداوار ختم کیسے ہو گئی
گوشت مچھلی کھانا بھی ٹھیک ہے جب وہ کھیتوں میں پیدا ہو
لوگوں نے مٹی کے دیوتا بنائے اور ان کے آگے جانداروں کو کاٹا
اگر کھارا مٹی کا دیوتا سچا ہے تو یہی جانور اس کے رہنے کھیت کیسے چر لیتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سنو سنو ہمیشہ رام نام لیا کرو
اگر زبان کے ذائقے کے لیے یہ سب کرو گے تو آسمان تمہیں اس کا بدلہ دے گا

۱۸۸۔ اے نادان احمق تو گمراہ ہے تو ہر دم رام کی یاد نہیں کرتا
تو نے زبردستی گائے کو پک دیا، اس کا کلا کاٹ کر خود اس کی جان لی
زندہ جانور کو مردہ کر دیا اور کہتے ہیں حلال کیا
جس گوشت کو پاک کہتے ہیں اس کی اصلیت سنو

۱۹۱۔ اک نانگے کیا باندھے چام جو نہیں چنیں آتم رام
نانگے پھرے ملک جو ہوئی بن کی مرگا ملک گو کوئی
مونڈ منڈائے جو سدھی ہوئی مونڈی بھیڑ ملتی کن ہوئی
بدراکھے جو کھیلنہ بھائی گھسے کون پریم گئی پائی
پڑھے گئے اچھے ہنکارا ادھر دھر بوڑھے وارنہ پارا
کے کبیر سنوے بھائی رام نام بن کن سدھی پائی

۱۹۲۔ اس چرت دیکھ من بھرے مور تاتیں نش دن گن رموں تور
اک پڑھیں پاتھاک بھرم اوکس اک نگم منتر رہ نوکس
اک جوگ جگت تن پانی کھیں اک رام نام سنگ زمین لین
اک ہوئی دین اک دیش داں اک کلپ کلپ کے ہوں جی
اک تنتر منتر اوکھدی بان اک سنگ سدھی را کھیں پان

۱۹۱۔ ننگے رہنے سے پا چڑھے کے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے۔ اگر اپنے میں رام کو نہ پہچان سکے
اگر ننگے گھومنے سے نجات ہوتی ہو تو جنگل کے جانور ملتی پا جائیں
مر منڈانے سے اگر روحانی حصول ہو تو مونڈی ہوئی بھیڑ کی ملتی کیوں نہ ہوگی
اگر جنسیت پر قابو رکھنے سے کامیابی ہو تو منتر کیوں آخری منزل پر نہیں پہنچتے
پڑھ لکھ کر اگر غرور آگیا تو منجھدار میں اٹھان پانی میں ڈوب گئے
کبیر کہتے ہیں کہ اے بھائی سنو رام نام کے بغیر کس نے سدھی پائی

۱۹۲۔ ایسی حالت میں دیکھ کر میرا دل حیران ہے۔ اسی وجہ سے میں رات دن تیرا نام جپتا ہوں
کوئی سبق پڑھتا ہے کوئی گم رہی سے اس ہے۔ کوئی برابر نامیدہ مقام میں رہتا ہے
کوئی جوگ کی تدبیر میں لگا ہے جسم کو دبا کر رہا ہے، کوئی رام نام میں محو ہے
کوئی غریب ہے کوئی سخی ہے، کوئی دکھی اور حیران ہے
کوئی تنتر منتر دوا دارو کر رہا ہے۔ کوئی کشف و کرامات کو چھپائے ہے

سناچے ایک اللہ کو نام تاکو نہ نہ کرو سلام
کہدھوں بھست کہاں آئی کس کے بیت تم پھری چلائی
کہتا کہ تم بازی لائی ہندو ترک دوو راہ چلائی
کہنہ تب دوس کہاں تبتا کہنہ تب کہ تم کی اتپاتی
نہروا کے جات ناہروا کے پانتی کہہ کبیر واس کے دوس نہ راتی

۱۹۱۔ آسن ہون کے درڈھ رہوے من کو میل چھانڑوے بڑے
یا شرنگی موڑا چمکائے کیا دھوت سب انگ لگائے
کیا ہندو کیا مسلمان جا کو ثابت رہے ایمان
کیا جو پڑھیا سید پیران سو براہمن بوجھے برہم گیان
کہہ کبیر کچھ آن نہ کیجے رام نام جب لوہا لیجے

ایک اللہ کا نام ہی سچا ہے۔ اسی کو جھک جھک کر سلام کرو
یہ بناؤ کہ بہشت کہاں ہے۔ کس کے حصول کے لیے تم نے پھری چلائی ہے
خالق نے اپنی مایا کا تماشہ کیا اس سے ہندو مسلمان علاحدہ راہوں پر چلنے لگے
نالک کے ہاں دن ہے رات، اور وہاں مایا کی شرارت بھی کہاں ہے
اس کی ذات پات کچھ نہیں ہے۔ کبیر کہتے ہیں اس کے ہاں دن اور رات بھی نہیں ہیں

۱۹۱۔ آسن اور پرانا نام کر کے مضبوط رہو۔ اے پاگل تو دل کی کدورت چھوڑو
چوٹی رکھوانے یا کھوپڑی چمکانے سے کیا ہوگا۔ سارے بدن پر راکھ مل کر بھی کیا ہوگا
چھاپے وہ ہندو یا مسلمان۔ آدمی وہی ہے جس کا ایمان ثابت ہے
بیر پیران پڑھ لیا تو کیا ہوا۔ برہمن وہی ہے جو برہم گیان سمجھے
کبیر کہتے ہیں کہ کچھ جھک نہ رکھو۔ رام نام جب کر بہادری دکھاؤ

سندھ ایک جو دودھ ادھارا کام کر دودھ نہ تھے دکارا
کھوجت پھرے راج کو دولا رام رہے انہوتے نیارا
بر اگی بہہ بھیکھ بنادیں کرم دھرم کی جگت لگاویں
گھٹ بجائے کر میں جھنگارا رام رہے انہوتے نیارا
جوگ ایک جگ چت دھرمی اسٹے پاون سادھنا کر ہی
جوگ جگت لے من میں دھارا رام رہے انہوتے نیارا
تپسی ایک جو تن کو دبئی بستی تیاگ جھنگل میں رہی
کند مول پھر کرے اپارا رام رہے انہوتے نیارا
مونی ایک جو مون رہاویں اور گائوں میں مڑھنی راویں
دودھ پوت دے چلے لہارا رام رہے انہوتے نیارا
بتی ایک بہہ جگت بناویں پیٹے کالنے جٹا بڑھاویں
نس واسر جو کر ہنکارا رام رہے انہوتے نیارا

سندھ جو صورت دودھ پی کر رہتے ہیں۔ لیکن شہوت غصہ اور دوسری برائیوں نہیں چھوڑتے
راجاؤں کے دروازے تلاش کرتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
بر اگی طرح طرح کے بھیس بناتے ہیں۔ کرم دھرم کی ترکیبیں بتاتے ہیں
گھٹے بجاکر جھنگار کرتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
یوگی جو ایک ہی یوگ میں لگے ہیں۔ سانس کو الٹ کر کے ریاضت کرتے ہیں
یوگی کی ترکیبیں ہی من میں رکھتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
کوئی تپ کرتا ہے بدن جھلساتا ہے۔ بستی چھوڑ کر جھنگل میں رہتا ہے
جڑیں اور پھل کھا کر رہتا ہے۔ رام اس سے بھی جدا ہے
خاموش رہنے والے سادھو جن کی ریاضت خاموشی ہی ہے۔ دوسرے گاؤں میں چھوٹی دلاتے ہیں
جھوٹے موٹے ہی لوگوں کو دولت اور اولاد کی برکت دیتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
بتی قسم کے سادھو جو مختلف ترکیبیں کرتے ہیں۔ پیٹ پانے کے لیے جٹا بڑھاتے ہیں
رات دن جو مغرور رہتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے

اک تیر تھ برت کر کا یا جیت اک رام نام سوں گوت پریت
اک دھوم گھونٹ تن ہوئی سیا تیری نکت نہیں بن رام نام
ست گورو تھے پکار کر پکار اب مول گویا بھو و چار
میں جرم ان تے بھیتوں تھیر بھے رام کر پا یہ کہہ کہیہ

۱۹۲- سنتو رام نام جو پاویں تو سے بھر نہ بھول آویں
جگم تو مدھی کو دھاوے نس واسر شیو دھیان لگاوے
شیو شیو کرت گے شیو دوارا رام رہے انہوتے نیارا
جگم جو کہوں نہ ماریں پڑھیں گئیں نہ نام اچاریں
کایہ کو تھا پے کرتارا رام رہے انہوتے نیارا
پنڈت چاروں بید بھائییں پڑھیں گئیں کچھ بھید نہ جائیں
سندھیا ترپن نیم اچارا رام رہے انہوتے نیارا

کوئی تیر تھ برت کر کے جسم کو جیتتا ہے۔ کوئی رام نام سے محبت کرتا ہے
کوئی دھوان اندر گھونٹ کر بدن سیاہ کرتا ہے۔ لیکن تمھاری نجات رام نام کے بغیر نہیں
ست گورو تھے پکار کر شہد بنا رہا ہے۔ اب تم اپنے تجربے سے اسیلیت کو پکڑو
میں بڑھاپے اور موت سے بے خوف ہوں۔ کیر کہتے ہیں کہ کچھ پر رام نے مہر کی ہے

۱۹۳- اے سنتو جنہیں رام نام مل جاتا ہے۔ وہ دنیا میں واپس نہیں آتے
گھومنے والا سادھو کشت و کرامات چاہتا ہے۔ رات دن شیو کا دھیان لگاتا ہے
شیو شیو کرتے ہوئے وہ لوگ شیوا لہ کو جاتے ہیں۔ رام نام ان سے بھی الگ رہتا ہے
گھومنے والے سادھو جاندار کو نہیں مارتے۔ پڑھتے اور سمجھتے ہیں لیکن خدا کا نام نہیں لیتے
جسموں کی صورت میں یعنی مورتی کی طرح خدا کو قائم کرتے ہیں رام ان سے بھی جدا ہے
پنڈت لوگ چاروں ویدوں کا مطلب بتاتے ہیں۔ پڑھتے اور غور کرتے ہیں لیکن اسرار سے واقف نہیں
سندھیا پانی کا ترپن نیم دھرم سے رہنا سب کرتے ہیں رام ان سے بھی جدا ہے

پوٹھی کتابیں باپتیا اوروں کو نہ سمجھاوتا
ترکشی محل کھو جے نہیں یک یک مرا تو کیا ہوا
قاضی کتابیں کھوجتا کرتا نصیحت اور کو
محرم نہیں اس راز سے قاضی ہوا تو کیا ہوا
شطرنج چوڑ گنجد اک مرد ہے بد رنگ کی
بازی نہ لائی پریم کی کھیلا ہوا تو کیا ہوا
جوگی دگر سے بڑا کپڑا رنگے رنگ لال سے
واقف نہیں اس رنگ سے کپڑا رنگے سے کیا ہوا
مند جھوٹے راوی گلی چمن میں رہتے سدا
کہتے کبیرا میں بھی گھٹ گھٹ میں صاحبیم رہا

پکڑے جیو ذبح کراہیں مکھن سب تر خدا کہا ہیں
لے کھٹا ہمیں دسمہ مدارا رام رہے انہوتے نیارا
کہے کبیر سنو ٹکسارا ساد شبد ہم پر گٹ پکارا
جو نہ ملنے کہا ہمارا رام رہے انہوتے نیارا

۱۹۴۔ سنتا نہیں دھن کی خبر انہند باجا باجت
رس مند مندر گا جتا باہر سے تو کیا ہوا
گانجا فیول اور پوست بھانگ اور شرابیں پوتا
اک پریم رس چاکھا نہیں اعلیٰ ہوا تو کیا ہوا
کاسی گیا اور دوا کا تیرتھ مکمل بھر مت پھرے
گا نٹھی نہ کھولی کپٹ کی تیرتھ گیا تو کیا ہوا

جانور کو پکڑ کر ذبح کراتے ہیں۔ سب سے خدا کا نام لینے کو کہتے ہیں
ڈنڈا لے کر جو غرور کے ساتھ شاہ مدار بنتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
کبیر کہتے ہیں اصلیت کو سنو۔ ہم نے اصلی بات پکار کر کہہ دی ہے
جو ہمارا کہنا نہیں مانتے۔ رام ان سے بھی جدا ہے

۱۹۴۔ تجھے اندر کی آواز کا پتہ نہیں وہاں انہد کا ساز بجاتا ہے
مند یعنی دل رس سے شرابور ہو جاتا ہے تو نے باہر کی آوازیں سنیں تو کیا ہوا
تو گانجا فیول اور پوست کھاتا ہے بھنگ اور شراب پیتا ہے
تو نے محبت کا رس نہیں چکھا تو تیرے نشہ باز ہونے سے کیا ہوا
تو کاشی گیا دوا کا گیا سارے تیرتھوں میں گھومتا پھرا
لیکن اگر تو نے کینے کی گانٹھ نہ کھولی تو تیرے تیرتھ کرنے کا کیا فائدہ

تو کتابیں اور پوٹھیاں پڑھتا ہے دوسروں کو ہمیشہ سمجھاتا ہے
اگر تو نے ترکشی کا مقام تلاش نہ کیا تو یک یک کر کے مر جائے گا اور کچھ نہ ہوگا
قاضی کتابیں کھوجتا ہے اور دوسروں کو نصیحت کرتا ہے
لیکن اصل راز کا محرم نہیں ہے تو پھر تیرے قاضی ہونے سے کیا فائدہ
شطرنج، جو سر، گنجد وغیرہ بد رنگ فرد یعنی بے کار چیزیں ہیں
اگر تم نے محبت کی بازی نہ لگائی تو صرف جوا کھیلنے سے کیا ہوگا
ناگامادھو سے جوگی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اور لال کپڑا پہنتا ہے
لیکن اس رنگ یعنی مالک کے رنگ سے واقف نہیں ہے تو کپڑا رنگنا بے کار ہے
لوگ چاہے مندر میں رہتے ہوں، محلوں کے جھروکھوں میں، خیموں میں یا باغوں میں
کبیر یہی کہتے ہیں کہ سارے لوگوں میں مالک بسا ہوا ہے

باہر سے ایک مردہ لائے دھوئے دھسائے چڑھوائی
سب سکھیاں مل جیون بیٹھیں گھر بھر کرے بڑائی
ہندوؤں کی ہندوانی دیکھی ترکن کی ٹیڑھی کاٹی
کہے کیر سنو بھی سادھو کون راہ ہوئے جائی

۱۹۷۔ اودھو بھی بھید ہے نیازا

کیا گائے کیا لکھ بتلائے کیا بھرنے سنسارا
کیا سندھیا ترپن کے کینے جو نہیں تھتہ بھارا
مونڈ منڈائے جٹا رکھائے کیا تن لائے چھارا
کیا پوچھا پاہن کی کینے کیا پھل کیے ابارا
ہن پرچے صاحب ہوئے بیٹھے کئے ڈوٹے پوپارا

باہر سے ایک مردہ لائے اور اسے دھو دھ کر چوڑے پر چڑھوا دیا
سادھی سہیلیاں مل کر اسے کھانے بیٹھ گئیں اور گھر بھر نے تعریف کی
میں نے ہندوؤں کا ہندو پن دیکھ لیا اور مسلمانوں کا مسلمان ہونا
کیر کہتے ہیں اے سادھو سنو، ان میں سے کس راہ سے ہو کر جائیں

۱۹۸۔ اے اودھو سادھو بھیجن کا بھید دوسرا ہی ہے

اسے کیا گا پاجائے کیا لکھ کر بتایا جائے اور کیا دنیا کو چکر میں ڈال جائے
اگر اصلیت پر غور نہیں کیا تو سندھیا کرنے اور پانی چڑھانے سے کیا ہوگا
سر منڈانے، جٹا رکھوانے یا بدن میں راکھ ملنے سے بھی کیا ہوگا
چتھروں کے پوجنے یا پچلوں سے پیٹ بھرنے سے بھی کیا ہوگا
بغیر اصلیت جانے سادھو بن بیٹھے اور لذت کوشی کی تجارت کرنے لگے

۱۹۵۔ جن کے نام ناپے ہیں
کیا ہووے گل مالا ڈالے کہا سمرنی لینے
کیا ہووے پشک کے بانچے کہا سنگھ دھن کیے
کیا ہووے کاسی میں بس کے کیا گنگا جل پیئے
ہوئے کہا برت کے راکھے کہا تلک سر دیئے
کہیں کیر سنو بھی سادھو جانا ہے جم سیئے

۱۹۶۔ اے ان دوؤں راہ نہ پائی

ہندو اپنی کرے بڑائی گا کر جھوٹے نہ دیئے
ولسیا کے پائے تر سوئے یہ دیکھو ہندوانی
مسلمان کے پیسے اولیا مرغا مرغی کھائی
خالہ کیری بیٹی میا ہیں گھر ہی میں کریں مگائی

۱۹۵۔ جن لوگوں کے دل میں مالک کا نام نہیں ہے

وہ چاہے گلے میں ملا ڈالیں یا ہاتھ میں تسبیح لیں اس سے کچھ نہیں ہوتا
نہ پستک کے پڑھنے سے کچھ ہوتا ہے نہ سنگھ کی آواز نکلنے سے
نہ کاشی میں بسنے سے کچھ ہوتا ہے نہ گنگا جل پیئے سے
برت رکھنے اور ماتھے پر تلک لگانے سے کیا ہوتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ اے سادھو سنو، ان سب کو جم راج لے جائیں گے

۱۹۶۔ ان دوؤں کو صحیح راستہ نہ ملا

ہندو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اپنا گھر کسی کو نہیں چھوئے دیتے
لیکن زن بازاری کے پیروں کے پاس سوتے ہیں یہ ہندو پن دیکھو
مسلمانوں کے پیر اور اولیا مرغ مرغیاں کھاتے ہیں
اور خالہ کی بیٹی بیاہ لیتے ہیں، گھر ہی میں شادی رچاتے ہیں

سادھو بھجن بھید ہے نیارا

کامال مندر کے پہرے چندن گھسے بلارا
موند منڈائے جٹا دکھائے انگ لگائے چھارا
کاپانی پامن کے پوجے کند مول پھر ہارا
کہا نیم تیر تھ برت کہنے جو نہ تہ تہ بھارا
کا گائے کا پڑھ دکھائے کا بھرے سنسارا
کاسندھیا ترپن کے کہنے کا کھٹ کرم اچارا
جیسے بدھک اوٹ ٹائی کے ہاتھ لے رکھ چارا
یوں بک دھیان دھرے گھٹ بھیرا پے انگ دکھارا
دے پرچے سوامی ہوئے بیٹھے کریں وٹے بھارا
گیان دھیان کو مر م نہ جانیں باد کریں نہ کارا

گیان دھیان کا مر م نہ جانیں باد کہیں منکارا
اگم اتھاہ مہانت گہرا بھجن کھیت بھارا
مہاسودھیان مگن ہوئے بیٹھے کاٹ کرم کی چھارا
جن کے سدا ابارا تر میں کیوں تہ تہ بھارا
کہتے کیر سنو ہو گو رکھ تر میں بہت پر بھارا

۱۹۸۔ من نہ رنگے رنگائے جوگی کیرا

آسن مار مندر میں بیٹھے نام چھانڑ پوجن لاگے پھرا
کنوا پھڑائے جوگی جٹا بڑھولیں داڑھی بڑھائے جوگی ہوئے گیلیں کبرا
جنگل جائے جوگی دھنیا رموئے کال جرائے جوگی بن گیلیں بھرا
مستھو منڈائے جوگی کپڑا رنگولیں گیتا بانج کے ہوئے گیلیں لہرا
کہتے کیر سنو بھی سادھو جہم دروازوں باندھ صل جیسے پکرا

۱۹۹۔ اے سادھو بھجن کا بھید دوسرا بھی ہے

مالا میں انگوٹھیوں کے پہننے اور ماتھے پر چندن لگانے سے کچھ نہیں ہوتا
سر منڈانا جٹا رکھوانا یا بدن میں راکھ ملنا بے کار ہے
پانی یا پتھر کے پوجنے اور جڑوں اور پھلوں کا کھانا کھانے سے کیا ہوتا ہے
تیر تھ برت نیم وغیرہ کرنے میں کیا رکھا ہے اگر اصلیت پر دھیان نہ دیا
گائے یا پڑھ کر بتائے اور دنیا کو بھلاوے میں ڈالنے سے کیا ہوتا ہے
سندھیا کرنے پانی چڑھانے اور چھ طرح کے کرم کرنے سے کیا ہوتا ہے
جیسے بہیلیا نئی کی اوٹ میٹھا شکر کے لیے زہر یا چار باجھ میں بے مہیتا ہے
اسی طرح جیسے دھیان لگا کر یہ لوگ اپنے اندر گندگی ڈالے رہتے ہیں
اپنا تعارف دے کر یہ لوگ سوامی بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور لذت کی تجارت کرتے ہیں
گیان دھیان کا بھید نہیں جانتے اور بے کار بحث کرتے ہیں

گیان دھیان کا راز سمجھتے ہی نہیں باتیں ضرور مہر کے ساتھ کرتے ہیں
جو لوگ کہ اس لامحدود کھیت میں گہری جی گھاس پات کی نرانی کرتے ہیں
اور پہلے اعمال کی گرد دوز کر کے عظیم دھیان میں مگن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں
جن کے دل میں ہمیشہ لافانی کا خیال رہتا ہے اور صرف اصلیت کو سوچتے رہتے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ گو رکھ سنو ایسے لوگ اپنے خاندان کے ساتھ نجات پا جاتے ہیں

۱۹۸۔ جوگی جی تم نے کپڑے رنگائے لیکن من نہیں رنگایا

تم آسن رنگا کر مندر میں جا بیٹھے نام چھوڑ کر پتھر پوجنے لگے
کان پھٹو کر جٹا بڑھائی اور داڑھی بڑھا کر جوگی جی کبرا بن گئے
جنگل جا کر جوگی جی نے دھونی رمانی اور شہوت مار کر محنت بن گئے
سر منڈا کر جوگی جی نے کپڑے رنگوائے اور گیتا پڑھ کر جھوٹے بن گئے
کیر کہتے ہیں کہ اے سادھو سنو، جہم راج کے دروازے پر یہ لوگ باندھ کر لے جائیں گے

سنار اسارتا (دنیا کا غرضی ہونا)

۲۰۱۔ بنے ناگ گڑ گل جائی بنے کپٹی اور ست بھائی
بنے پاپ پٹن جن کینہا بنے گنن نرگن جن چینہا
بنے انگن پاون اور پائی بنے سرشٹی جہاں لوں گائی
بشنو لوک بنے چمن مانی ہوں دیکھا پرے کی چھائی
پچھ روپ ملایا بھی میرا کھیل امیر
ہری ہر برہمن نہ او برے سر زمنی کبیر کیم

۲۰۲۔ گئے رام اور گئے پھن سنگ نہ گئے سیتا اس دھنا
جات کوروں لاگ نہ وارا گئے بھوج جن سا جل بھارا
گئے پانڈو کنتی سی رانی گئے سہدیو مستقی جن بھائی

۲۰۱۔ سانپ بھی ختم ہوں گے اور انھیں کھانے والے گڑ بھی کینہہ اور سچے لوگ بھی ختم ہوں گے
جنھوں نے گناہ ثواب کیا ہے وہ ختم ہوں گے جنھوں نے بے صفات اور باصفا خدا کو پوجا تو بھی ختم ہو جائیگا
آگ ہوا اور پانی ختم ہونے والے ہیں۔ جہاں تک مخلوق دکھائی دیتی ہے سبھی فانی ہے
وشنو کا مقام بھی ایک لمحے میں ختم ہو جائے گا۔ میں نے پرے یعنی فناء کے کل کا سایہ دیکھا ہے
مایا یعنی دنیا نے مجھلی کا روپ لیا ہے اور ہم راج شکر کر رہے ہیں
جب برہما وشنو اور مہادیو بھی فانی ہیں تو دیوتا مٹی اور آدمی کس گنتی میں ہیں

۲۰۲۔ رام بھی گئے اور کشتن بھی۔ اور ان کے ساتھ سیتا جیسی عورت نہ گئی
کورو لوگوں کے جانے میں دیر نہ لگی۔ دھارا نگری سہانے والے بھوج بھی گئے
پانڈو بھی گئے اور کنتی جیسی راتی بھی۔ اچھی عقل والے سہدیو بھی چلے گئے

پھونکے کان کو مٹی اپنے سے بڑھو لیے سر بھارا
بن ست گورو گورو کینک بہہ گے لوکھ ہری دھارا
کبیر گنجیر پار نہہ پاوے کھنڈ اکھنڈ سے نیارا
درشتی اپار چلن کو پہچے کئے بھرم کے جارا
نرمل درشتی آتما جاگی صاحب نام ادھارا
کہت کبیر وہی جن آوے تیں میں تھے وکارا

۲۰۱۔ بھیکھ لو دیکھ کے کوئی بھو مٹی بھیکھ میرے سے کوئی مدھناہیں
کام اور کورو مدھ لوکھ ناہیں تھے سیل اور سانچ سنو کھ ناہیں
کوئے بھیکھ نے کاج سچھے نہیں کپٹ پٹ کے بھیکھ نہہ نام انھی
کہت کبیر اک سانچ کرنی بنا کال کی چوٹ سر کھائے گا۔ جی

اپنے کان بُری باتوں سے جلانے ہوئے یہ لوگ سر پر بھاری بو جھو لیے رہتے ہیں
بغیر ست گورو کے کتنے ہی گورو لالچ کی ندی میں بہہ گئے
مالک بہت گہرا اور وسیع ہے اس کا پار نہیں ملتا وہ نہ جڑو ہے نہ ٹکلی
ست گورو سچ ہی لامحدود نظر دیتے ہیں جس سے بھرم کے جال کھٹ جاتے ہیں
جس کی روح صاف ہو اور جو مالک کے نام پر تکیہ کرتا ہو
کبیر کہتے ہیں کہ سچے راستے پر وہی شخص چل سکتا ہے جو تیرے میرے کی گندگی چھوڑ چکا ہو

۲۰۲۔ صرف بھیس دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ بھیس بنانے سے کوئی باکمال فقیر نہیں ہو جاتا
شہوت، غصہ، سوز، لالچ اگر چھوڑا نہیں اور مریادی اور صبر نہ اپنایا
تو صرف بھیس بنانے سے کام نہیں چلے گا کپٹ کے بھیس سے رام خوش نہ ہوں گے
کبیر کہتے ہیں کہ سچی کرنی کے بغیر ہر آدمی موت کی چوٹ سر پر کھائے گا

دھرتی کے مودہ مل جائی پون کہے میں لب اڑائی
 اگنی کہے میں ای تن جادوں سوان کہے میں جرت پاروں
 جیہ گھر کو گھر کے گنوارے سویری ہے گلے تمھارے
 سو تن تم آپن کے جانی وٹے سروپ بھول اگیانی
 اتے تن کے سا جھیاں جنوں بھر دکھ پائے
 چیتن ناہنی باورے مودہ مودہ گوہر اے

۲۰۴۔ بھولا لوگ کہیں گھر میرا

جا گھر وا میں بھولا ڈولے سو گھر ناہنی تیسرا
 ہاتھی گھوڑا بیل بانہا سنگھڑ کیا گھنیرا
 بستی میں سے دیو کھیرا جنگل کیو۔ میرا

زمین چاہتی ہے کہ اس کا جسم مجھ میں ملے۔ ہوا کہتی ہے کہ اسے تو میں اڑاؤں گی
 آگ کہتی ہے اس جسم کو جلاؤں گی۔ کتا کہتا ہے میں بیچ ہی میں نکال لوں گا
 اے گنوار تو جس کو اپنا گھر سمجھتا ہے وہ دشمن بن کر تیرے گلے پڑا ہے
 اس جسم کو تو اپنا سمجھتا ہے۔ اور عیش کوشی میں نادانی سے مبتلا ہے
 تیرے جسم کے اتے دعویٰ دار جنم جنم سے منتظر میں
 اے باولے تو سمجھتا نہیں اور میرا میرا چلا رہا ہے

۲۰۵۔ گمراہ لوگ کہتے ہیں یہ میرا گھر ہے

جس گھر میں تو اتنا خوش ہے وہ گھر تیرا نہیں ہے
 تو نے ہاتھی گھوڑے بیل اور گاڑیاں بہت جمع کر لیں
 لیکن نیچے بستی میں سے کھڈر دیا جائے گا اور تیرا سیرا جنگل میں ہو گا

سرب سون کے لٹک اٹھائی چلت بار کچھ سنگ نہ لائی
 گڑیا جاسو انتر چھ چھائی چلت بار کچھ سنگ نہ لائی
 مورکھ مانکھ ادھک بنجھوے اپنا مول اور لگ روئے
 ای نہ جان اپنو مر جیئے ٹکا دس بڑھیں اورے کھیئے
 اپنی اپنی کر گئے لگی نہ کیہو کے ساتھ
 اپنی کر گئے راونا اپنی وشرتھ ناٹھ

۲۰۶۔ مانکھ جنم پکے جم سا جھی ابہ تن کیر بہت میں سا جھی

نات جنت کہہ، حمرد بالا سوارتھ لاگ کینہ پرت پالا
 کامنی کہے مود پیہ آہی باگھن روپ گر اسے چاہی
 پتر کھتر رہیں لولائے جنہک نائیں رہیں مہربائے
 کاک گہدھ دوؤ مرن بچاویں سیار سوان دوؤ پنڈ ہناریں

جنھوں نے پوری کی پوری سونے کی لٹکائی بنائی تھی۔ وہ بھی چلتے وقت اسے ساتھ نہ لے گئے
 جنھوں نے آسمان میں اپنی کٹی بنائی تھی وہ بھی چلتے وقت اسے ساتھ نہ لے گئے
 احمق انسان خوب جمع کرتا ہے۔ بعد میں خود تو مرتا ہی ہے دولت سے چٹ کر دوتا بھی ہے
 زندگی میں یہ نہیں سمجھتا کہ میں بھی مر جاؤں گا۔ اسی فکر میں رہتا ہے کہ کھانے کے لیے اس کے اور آئیں
 اپنی اپنی کرنی سب کر گئے کسی کی کرنی ساتھ نہ گئی
 راون بھی اپنی سی کر گیا اور دشرتھ یعنی رام چندر بھی

۲۰۷۔ آدمی کی زندگی موت ہی پر ختم ہوتی ہے۔ اس جسم کے بہت سے دعویٰ دار ہیں

پیدا کرنے والا باپ، بیہیں اپنا بیٹا بناتا ہے۔ لیکن اپنی غرض کے لیے ہی ہماری پرورش کرتا ہے
 بیوی کہتی ہے کہ یہ میرا شوہر ہے۔ لیکن شیرنی کی طرح اسے کھانا ہی چاہتی ہے
 بیوی بچے بھی محبت جھلتے ہیں۔ لیکن گیدڑ کی طرح مہہ پھیلائے رہتے ہیں
 کوئے اور گرہ سوچتے ہیں کہ یہ کب مرے گا۔ کتے اور گیدڑ بھی یہی انتظار کرتے ہیں

سانچ کبوں تو سب جگ کچھے جھوٹ کہو نہ جان
کہ کبیر تیری بھے دکھیا جن یہ راہ چلائی

۲۰۶۔ اب کہہ چلے اکیلے میتا اٹھ کن کر ہو گھر ہو کی چنتا
کبیر کھانڈ گھرت پند سنو لا سونن لے باہر کو ڈارا
جیہہ سر رچ رچ بانڈیو پاگا سومرتن بدار نہہ کاگا
بار جری جس لکڑی جھوڑی کیس جری جس ترن کے گوری
آوت سنگ نہ جات کی ساگی کان بھو دل ساجے ہاتھی
مایا کو کس لیے نہ پایا اتر جم بلار ہوئے دھایا
کہت کبیر ترا جہوں نہ جاگا
یم کو موگرا دھم سر لاگا

گاتھی باندھی خرق نہ پٹھو بہر کیو نہہ پھیرا
بیوی باہر حرم محل میں بیچ میال کا ڈیرا
نومن موت ارچہ نہہ سر جھے جنم جنم ارچھیرا
کہت کبیر سنو ہوسنتو یہ پر کرو نہیرا

۲۰۵۔ جو دکھا سو دکھا دکھا تن دھم شکی نہ دکھا
اوسے است کی بات کرت ہوں تاکر کر دو دیکا
بائے باٹے سب کوئی دکھا کیا گر ہی بیراگی
ششکر اچار یہ دکھ ہی کے کارن گر بھے مایا تیاگی
جوگی دکھا جنم دکھا تا پس کو دکھ دو نا
آشا تر ششنا سب گھٹ بیاپے کوئی محل نہہ سونا

تو نے سب کچھ کیا کر کاٹھ میں باندھ لیا اور خرق نہ کیا، پھر واپس بھی نہیں آیا
عجیب حال ہے بیوی یعنی دولت تو باہر ہے اور شوہر حرم یعنی قبر کے اندر ہے
تو نے نومن موت اچھا لیا ہے، یہ سلجھ نہیں رہا، جنم جنم کا اچھا ہے
کبیر کہتے ہیں اے سنتو اس پر کا مطلب سمجھو

۲۰۵۔ جو میں نے دکھا وہ دکھی دکھا کسی کو آرام میں نہ پایا
میں ابتدا اور انتہا کی بات کرتا ہوں اس کو اچھی طرح سمجھو
اپنے اپنے طریقے سے سبھی دکھی ہیں چاہے خانہ دار ہوں یا بیراگی
ششکر اچار یہ نے دکھ کی وجہ ہی سے زمانہ حمل ہی میں دنیا ترک کر دی تھی
جوگی بھی دکھی ہیں، گھوٹنے والے سادھو بھی، تپ کرنے والے دو گئے دکھی ہیں
سبھی لوگوں میں امید اور خواہش موجود ہے، کوئی جسم اس سے خالی نہیں

اگر میں سچی بات کہتا ہوں تو دنیا بھنجنی لاتی ہے، جھوٹ مجھ سے کہا نہیں جاتا
کبیر کہتے ہیں کہ وہ بھی دکھی ہیں جنھوں نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے

۲۰۶۔ دوست اب تنہا کہاں چلے۔ اب اٹھ کر گھر کی فکر کیوں نہیں کرتے
کبیر، مصری وغیرہ سے بنا وہ تختہ دار، جسم سب نے باہر نکال دیا
جس سر پر تم نے سجا سنوار کر پکڑی باندھی تھی، وہ قیمتی سر کوئے توڑ رہے ہیں
تختہ داری ہڈیاں سوکھی لکڑی جیسی جل رہی ہیں اور ہلی تنکوں کے ڈھیر کی طرح
یہ نہ آنے کے ساتھی ہوئے نہ جانے کے، تم نے ہاتھیوں کا جھنڈ بے کار سجایا
دولت کا مزہ تم نے نہ سکے رینج ہی میں موت ملی بن کر جھپٹ پڑی
کبیر کہتے ہیں کہ انسان اب بھی نہیں جاگا
اور اس پر موت کا گرز دھم سے آگیا

اور وہ سوا سا بچت ترسا ہنکرا من پر یو را ہو
جو کوئی آوے بیگ چلاوے پل اک زمین ہارا ہو
چندن چور چتر سب پس گل گچ مکتا ہارا ہو
جو بچن گیدھ موئے تن لوٹیں جنک اور پھلا ہو
کبت کبیر سنو ہوسنتو گیان، بین مست مینا ہو
اک اک دن یہ گئی سب ہی کی کہا راؤ کہا دینا ہو

۲۰۹ پھولا پھولا پھرے جگت میں رے من کیسا ناتا ہے
ماتا کہے یہ پتر ہمارا، بن کہے میر میرا
کہے بھائی یہ بھجا ہماڑی ناہ کہے نر میرا
پیٹ پکڑ کے ماتا رووے ہا نہ پکڑ کے بھائی
پٹ جھٹ کے تر یا رووے ہنس اکیلا جانی

مانس کے باہر جاتے ہی خاندان میں پریشانی ہو جاتی ہے اور اسے نکلنے کی فکر ہوتی ہے
جو بھی آتا ہے جلدی اٹھانے کی کہتا ہے، کوئی ایک پل بھی نہیں رہنے دیتا
زندگی میں سب سچ دھج کر چندن گھس کر لپ کر تے ہیں اور گے میں گے موتی کی مالا پہنتے ہیں
مرنے پر گدھ اپنی چونچوں سے جسم کو ادھیر تے ہیں اور گیدھ ٹپٹ پھاڑتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سنو سنو دنیا کے لوگ بے علم اور بے وقوف ہیں
ایک نہ ایک دن سبھی کی یہ حالت ہوگی چاہے بادشاہ ہو چاہے غلّس

۲۰۵ اے دل! تو دنیا میں کیا پھولا پھولا پھرتا ہے۔ یہاں کس کا کیسا ناتا ہے
ماں کہتی ہے یہ میرا بیٹا ہے بہن کہتی ہے یہ میرا بھائی ہے
بھائی کہتا ہے یہ میرا بازو ہے بیوی کہتی ہے یہ میرا شوہر ہے
پیٹ پکڑ کر ماں روتی ہے ہا نہ پکڑ کر بھائی روتا ہے
چمٹ کر کے بیوی روتی ہے سب کو چھوڑ کر منس اکیلا چلا جاتا ہے

۲۰۷ رام نام بچ رام نام بچ چیت دیکھ من ماہی ہو
پتھ کرور جو رہن گاڑے چلے ڈالوت ہا ہی ہو
داؤ دادا اور پر پا جاؤ گاڑے بھوٹیں بانٹے ہو
اندھ رہے بھٹے بیٹے کی پیو میں تن کلبے سچ چھانڈے ہو
ای سنسار اسار کو دھندھا انت کال کوئی ناہی ہو
اچت جنت بار نہ لاگے جیوں باز کی چھا ہی ہو
نانا گوتا کل کٹنب سب تن کی کول بڑائی ہو
کبیر اک رام بچے بن بوڑی سب چترائی ہو

۲۰۸ ایس دیہ نرا بن بودے موئے چھوئے نہ کوئی ہو
ڈنڈک ڈوروا تو رے آئی جو کوٹک دھن ہوئی ہو

۲۰۷ رام کے نام کی یاد کر دل میں آگاہی لا
قونے کروڑوں بیلوں کے بوجھ کے برابر دولت جمع کی، زمین میں گاڑی اور ہاتھ جھلاتے چلا
تیرے باپ، دادا اور پردادا نے زمین میں برتن گاڑے
سب اندھے ہو گئے ہیں، دل کی آنکھیں پھوٹی ہیں، اس دولت کے لیے جسم کو تیار کر کے کیوں چھوڑ دیا
یہ دنیا مایا کا دھندھا ہے، آخری وقت میں کوئی نہیں ہوتا
اسے پیدا ہوتے اور ختم ہوتے دیر نہیں لگتی جیسے ہڈی کی چھاؤں ہو
رشتے داری، گوترا، خاندان ان سب چیزوں کی کیا وقعت ہے
اے کبیر ایک رام بچے بغیر ساری ہوشیاری بے کار ہو جاتی ہے

۲۰۸ اے ہاؤے یہ جسم ایسا بیگانہ ہے کہ موت کے بعد اسے کوئی چھوٹا بھی نہیں
چاہے کسی کے پاس کروڑوں کی دولت ہو مرنے پر اس کے لیے ڈنڈا ڈوری یعنی ارتھی ہی ہے

یہ سنسار جھاڑ کا جھانکھ آگ لگے ہر جانا ہے
کہتے کبیر سنو بھی سادھو ست گورو کا نام ٹھکانا ہے

۲۱۱۔ جیسا جاو گے ہم جانی

پانچ تہ کو ہونے پھر جا میں دستو ہرانی
آوت جاوت کوؤ نہ دیکھو ڈوب گورن پانی
راجا جیہیں رانی جیہیں اور جیہیں اکھانی
جوگ کرتے جوگی جیہیں کتھا سنتے گیانی
پاپ چمن کی ہٹ لگی ہے دھرم دنڈ دربانی
پانچ سکھی مل دیکھن آ میں ایک سے ایک سیانی
چندو جیہیں سورجو جیہیں جیہیں پونو پانی
کہہ کبیر اک بھکت جیہیں جن کی مت کھانی

یہ دنیا جھاڑی کی سوکھی ٹہنیاں ہے یہ آگ لگنے پر جھن جاکے گی
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو، ست گورو کا نام ہی سہا ہے

۲۱۲۔ اے جان میں جانا ہوں تو جائے گی

پانچ عناصر کا پنجرہ بنا ہے جس میں دوسرے کی چیز رکھی ہے
کسی نے اسے آتے جاتے نہیں دیکھا وہ جیسے بغیر پانی ہی ڈوب جاتی ہے
راجا رانی اور سبھی متکبر لوگ چلے جائیں گے
جوگ کرنے والے جوگی اور کتھا سنانے والے گیانی بھی چلے جائیں گے
گناہ ثواب کا بازار لگا ہے، دھرم لاٹھی باندھ کر دربانی کر رہا ہے
پانچ سبیلیاں جو ایک سے ایک ہوشیار میں اسے مل کر دیکھنے آئی ہیں
چاند بھی جائے گا سورج بھی جائے گا اور ہوا اور پانی بھی چلے جائیں گے
کبیر کہتے ہیں صرف وہ بھکت نہ جائیں گے جن کی فہم میں استقلال آ گیا ہے

جب لگ جیوے مانتا رووے بہن رووے جس مانتا
تیرہ دن تک تریا رووے پھر کہے گھر و اس
چار گزی چر گزی منگایا چڑھا کاٹھ کی گھوڑی
چاروں کونے آگ لگایا پھونک دیا جس ہوڑی
بارہ جہے جس لاکڑی کیس جہے جس گھاسا
سونے ایسی کایا جہ گئی کوئی نہ آیا پاسا
گھر کی تریا رووے لاگی ڈھونڈ پھری جہو پاسا
کہے کبیر سنو بھی سادھو چھانڈو جگ کی آسا

۲۱۰۔ رہنا نہ دیں پرانا ہے

یہ سنسار کالہ کی چڑیا بوند پڑے گھل جانا ہے
یہ سنسار کانٹ کی بارہی الجھ الجھ مہ جانا ہے

جب تک زندہ رہتی ہے تب تک ماں روتی ہے، دس مہینے بہن روتی ہے
تیرہ دن تک بیوی روتی ہے پھر گھر بسا لیتی ہے
چار گز کفن کا کپڑا منگایا اور لکڑی کی گھوڑی یعنی چتا پر چڑھا
اس کے چاروں کونوں میں آگ لگا دی گئی اور ہولی کی طرح جلا ڈالا
لکڑی کی طرح ہڈی جلتی ہے گھاس کی طرح بال جلتے ہیں
سونے جیسا جسم جل گیا کوئی بھی پاس نہ آیا
گھر کی عورت رونے لگی چاروں طرف ڈھونڈھنے لگی
کبیر کہتے ہیں سادھو سنو، دنیا کی امید چھوڑ دو

۲۱۱۔ یہاں رہنا نہیں ہے، یہ پرانا دس ہے

یہ دنیا کاغذ کی پڑیا ہے بوند پڑتے ہی گھل جائے گی
یہ دنیا کانٹوں کی بارہ ہے اس میں الجھ کر مہ جانا ہی ہے

یا گاؤ کو گرب نہ کیجے کیا ساؤز کیا گوارے
بنا بھکتی تن کام نہ آوے کوٹ سنگدھ چھوڑا دے
یا مایا لکھ کے مت بھو لو کیا باغی کیا گھوڑا دے
جور جوڑ دھن بہت بگوچے لاکھن کوٹ کروڑا دے
دبھا دھمتی اور چترانی جٹم گی نہ پورا دے
اجہول آن ملاست سنگت ست گورو مان پورا دے
کھیت اٹھائے پرے بھویں گورو جیوں ہلکے بن گوارے
بہت کبیر جیون چت رکھو جیوں توں بچے ڈورا دے

۲۱۳۔ کھیل سب رہنا کا پناہ سمجھ من کوئی نہ پناہ
کٹھن یہ مود کی دھارا بہا سب جات سنارا

اس جسم پر فخر نہ کرو چاہے یہ گوارا ہو چاہے ساؤز
بغیر بھکتی کے جسم کسی کام کا نہیں اس پر چاہے جستی خوشبو چھڑو
اس دولت کو دیکھ کر مت بھولو باغی گھوڑے سب بے کار میں
لاکھ اور کروڑ کی دولت جمع کر کے بھی بہت لوگ مشک میں پڑ گئے
اسے دیو نے تیری زندگی آخر تشویش کی غمی اور چار کی ہیں یہ یاد ہو گئی
ابھی تو آکر مت سنگ کرے اور سنگورو کو خوش کر
زمین سے اٹھ اٹھ کر گود سے محروم بچے کی طرہ بار بار گھر پڑتا ہے
کہہ کہتے ہیں کہ رام کے قدموں میں اسی طرح دل کو رکھو جیسے سوئی میں دھار

۲۱۴۔ یہاں کا سارا کھیل رات کا خواب ہے۔ اسے دل سمجھ لے کہ اپنا کوئی نہیں
یہ لگاؤ کی دھار بڑی تیز ہے۔ اس میں ساری دنیا بھی جا رہی ہے

۲۱۵۔ من تو کیوں بھولا ہے بھائی۔ مدھ مدھ تیری کہاں ہرائی
جیسے پنجھی رین بسیرا ایسے برجہ پیر آئی
بھور بھے سب آپ آپ کو جہاں تہاں اڑ جائی
پسے میں تو ہے راج ملیو ہے حاکم حکم دہائی
جاگ پر ورت لاو نہ سکے پلک کھلے سدھ پائی
مانا پتا بندھو ست تریا نا کوئی سگو سگائی
یہ تو سب سوارتھ کے سنگی جھوٹھی لوک بڑائی
ساگر ما نہیں بہر اٹھت ہے گنتی گنتی نہ جائی
کہت کبیر سنو بھئی سادھو دریا بہر سسائی

۲۱۶۔ مانت نہ من مورا سادھو مانت نہ من مورا دے
بار بار میں کہہ سمجھاؤں جگ میں جیوں تھوڑا دے

۲۱۷۔ اسے دل تو کیوں بھولا ہوا ہے تیری سمجھ کہاں کھو گئی ہے
جس طرح سے پرندے رات بھر ٹھہرنے کے لیے درخت پر بیٹھ جاتے ہیں
صبح ہوتے ہی اڑھ اڑھ اپنی اپنی راہ اڑ جاتے ہیں
تجھے جیسے خواب میں سلطنت ملی ہے تیرے حاکم ہیں تیرے حکم چلتا ہے تیری رہائی دی جاتی ہے
جب تو جاگ جاتا ہے تو لاؤ لشکر کچھ نہیں رہتا، آنکھ کھلتے پر ہوش آتا ہے
ماں باپ، بھائی، بیٹا، بیوی کوئی بھی نہ اس کے اور ساتھ نہیں ہے
یہ سب اپنے مطلب کے ساتھ ہیں۔ دنیا کی بڑائی بے اصل ہے
سمندر میں کشتی بہ رہی اٹھتی ہیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا
کبیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو پیر دریا میں سما جاتی ہے

۲۱۸۔ میرا من نہیں ماننا سادھو میرا من نہیں ماننا
میں اسے بار بار کہہ کہہ سمجھانا ہوں کہ دنیا کی زندگی تھوڑی ہے

لٹکا سی کوٹ سمندر سی کٹائی تیرہ راوی کی خبر نہ پائی
سونے کے محل روپے کے بھاجا چھوڑ چنے نگری کے راجا
کوئی کو محل کوئی کو ٹھائی اڑ جائے منس پڑی رہ جائی
آوت سنگ نہ جات سنگتی کہا بھٹے دل باندھت ہائی
کے کبیر امت کی بادی ہاتھ بھار جیوں چلا جوازی

اتم در شیعہ (آخری منظر)

۳۱۰۔ سگوا پنجرہ چھوڑ بھاگا

اس پنجرے میں دس دروازہ دس دروازے کیوزو الٹا
آنکھیں سیٹی زیر بن لایو اب کس نام نہ تو بون بھاگا
کہت کبیر سنو بھئی سادھو اڑگا منس ٹوٹ گیتا کا

میں کا لٹکا جیسا مضبوط قلعہ اور سمندر جیسی خندق تھی۔ اس راوی کا اب پتہ بھی نہیں ملتا
سونے کے محل اور چاندی کے چھتوں کو۔ شہر کے راجا چھوڑ چلے
کسی کا محل ہو یا کسی کی چھوٹی پڑی ہو۔ منس اڑ جائے گا اور مٹی پڑی رہ جائے گی
نہ آتے وقت ساٹھ تھے نہ جاتے وقت ساٹھ جائیں گے۔ ہاتھیوں کے جھنڈ باندھنے کا کیا فائدہ
کبیر کہتے ہیں کہ سبھی لوگ آخری وقت میں ہارے جوازی کی طرح ہاتھ بھار کر چل دیں گے

۳۱۱۔ پنجرہ چھوڑ کر توتا اڑ گیا

اس پنجرے میں دس دروازے ہیں اور دسوں دروازوں میں کواڑ لگے ہیں
اے ابھارے اب تیری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اب تو بون کیوں نہیں
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو منس اڑ گیا اور دھکا یعنی قلعہ ٹوٹ گیا

گھڑا جو منیر کا پھوٹا پتا جو ڈار سے ٹوٹا
ابیس نہ جات زندگی زندگانی اجنبو لگ چیت ابھائی
بھو لو مت دیکھ تن گورا جگت میں جیونا کھورا
نچو مد نو بھ چسترائی رہو نہ سنگ جگ مانہی
کس جب پدان جاویں گے کوئی نہ کام آویں گے
سجن پر پوار مست دارا اُسی دن ہونیں گے نیارا
ابیس نر جان من دیہا لگے نام سے نہیا
کے جم جال کی پھانسی کے کبیر اونا سی

۳۱۲۔ کارمانگوں کچھ تھر نہ رہائی دیکھت نین چلو سب جانی
اک لکھ پوت سوا لکھ نائی تیرہ راوی گھر دیا نہ باقی

جیسے پانی کا گھڑا پھوٹ جائے۔ پا ڈال کا پتا ٹوٹ جائے
اسی طرح آدمی کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اسے مغرور تو اب بھی ہوش میں آجا
اپنے گودے جسم پر غرور نہ کرو۔ دنیا میں تھوڑے عرصے تک ہی جینا ہے
غور لالچ اور چالاک کو چھوڑو۔ دنیا میں بے خوف ہو کر جیو
جب جان نکل جائے گی تو یہ سب لوگ کسی کام نہ آئیں گے
دستے دار خاندانی بیٹا بیوی۔ موت کے دن سب علاحدہ ہو جائیں گے
اے انسان ایسے ہی جسم کو سمجھو۔ اور خدا کے نام سے محبت کرو
تو تمہاری موت کی بندش ٹوٹ جائے گی۔ لافانی کبیر یہ کہتے ہیں

۳۱۵۔ میں کیا مانگوں دانہی کچھ بھی نہیں ہے۔ آنکھوں کے دیکھتے ہی سب چلا جاتا ہے
جس کے ایک لاکھ بیٹے اور سوا لاکھ پوتے تھے۔ اس راوی کے گھر اب دیا بتی بھی نہیں

اہم بھاؤ (احساس خودی)

۲۱۹

ریتا کی دلہن لوٹا بازار

شرچہ پڑنا ناگ پڑنا تینوں لوک مچا با با کا
برہما لوٹے مہادیو لوٹے نار دھنی کے پری پچھا
سنگ کی رنگی کمر ڈاری پارا سر کے اور بدار
کن پھونکا چہ کا سی لوٹے لوٹے جو گیسو رکرت پکار
ہم تو بیچ کے صاحب دیا سے سہ ڈور گہر اترے پار
کہتے کبیر سنا بھی سادھو اس ٹھگنی سے دو میرا

۲۲۰۔ جب ہم دہل رہا نہ کوئی ہمارے ماہر دہل سب کوئی
کہو سو رام کون تو رہنوا سو سمجھائے کہو موہے دیوا
پھر پھر کہو مار سب کوئی جھوٹے جھوٹا سنگت ہوئی

۲۱۹۔ رام کی دلہن یعنی مایا نے سارا بازار لوٹ لیا

دیوتاؤں اور ناگوں کے لوک لوٹ پے تینوں دنیاؤں میں چھج چکا رچ گئی
برہما اور مہادیو کوٹا اور نار دھنی کے پیچھے پڑ گئی
شرنگی رشی کو توڑ کر ان کی گری نکال دی پارا شر کا پیٹ پھاڑ دیا
کانوں میں منتر دینے والے عارف لوٹے اور غور کرتے ہوئے جو گی راج بھی لوٹ بیٹے
ہم تو مالک کی مہربانی سے بچ گئے اور شہر کی ڈور پکڑ کر پارا اتر گئے
کبیر کہتے ہیں سادھو سنا، اس ٹھگنی مایا سے ہوشیار رہو

۲۲۰۔ ہم اس وقت بھی تھے جب کوئی نہیں تھا ہمارے اندر ہی سب رہتے تھے

رام بتاؤ کہ تنہا کیا احسان ہے۔ اے معبود مجھے یہ سمجھا کر بتاؤ
اگر سچی بات کہو تو سبھی مارنے دوڑتے ہیں۔ جھوٹوں کو جھوٹوں کا ساتھ ہی پسند ہے

۳۸۰

کبیر و چادری

۲۱۷

کون ٹھگا ٹھگنا کوئل ہو

چندن کا ٹکڑے کے بنت کھٹو لانا پردہ لہن موئل ہو
اٹھو سکھی مور مانگ سنا اور دہا موئے روٹھل ہو
آئے جہ راج پلنگ چڑھ بیٹھے نین آسنو کوئل ہو
چار بجے مل کھاٹ اٹھائی چہو بن ہوٹھو چوٹھل ہو
کہتے کبیر سنا بھی سادھو جگ سے باتا کوئل ہو

۲۱۸

ہم کا اڑھاو سے چدریا چلتی ہمدیاں

پران رام جب نکسن لا گئے الٹ گیش دوؤ نین پتیا
بھیر سے جب باہر لائے جھوٹ گئی سب محل اٹریا
چار بجے مل کھاٹ اٹھائی رووت لے چنے ڈگر ڈگریا
کہتے کبیر سنا بھی سادھو سنگ چل دہ سوکھی گریا

۲۱۷۔ شہر کو کس ٹھگ نے لوٹا ہے

چندن کی لکڑی کا کھٹو لا بنا ہے جس پردہ لہن سو رہی ہے
مہادیو اٹھ کر میری مانگ سنا اور میرے شہر چھو سے روٹھ گئے ہیں
ہم راج یعنی موت کے دیوتا پلنگ پڑ چڑھ بیٹھے میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
چار لوگوں نے میری کھاٹ اٹھائی چاروں طرف ڈھو ڈھو کر کے آگ جل اٹھی
کبیر کہتے ہیں اس سادھو سنا، دنیا سے تعلق ٹوٹ گیا

۲۱۸۔ ہمیں چلتی بار چادر اڑھا رہے ہیں

جب جان نکلنے لگی تو دونوں آنکھوں کی پتلیاں اڑ گئیں
جب اندر سے باہر لائے تو ہماری محل اطاری سب جھوٹ گئیں
چار لوگوں نے مل کر ہماری کھاٹ اٹھائی اور گلی گلی روٹے لے چلے
کبیر کہتے ہیں کہ سادھو سنا ساتھ میں صرف سوکھی لکڑی چلی

چاند نہ سورج نہ رین دوسوا
 باہن چھتری نہ سو دریسوا
 مغل پٹھان اور سید شیخو
 آدی جوتی نہ گوری گنیسوا
 برہما وشنو مہیس نہ سوا
 جوگی نہ جنگم مٹی درویشوا
 آدی نہ انت نہ کال کلیسوا
 داس کبیر لے آئے سندسوا
 سار سب گہ چل وہ دسوا

۲۲۳۔ چھینی چھینی بنی چدریا

کاہے کے تانا کاہے کے بھرتی کون تار سے یعنی چدریا

وہاں چاند، سورج، رات، دن کچھ نہیں ہیں
 وہاں برہمن، کشتری، ویشیہ یا شودر نہیں ہیں
 نہ ہی شیخ، سید، مغل یا پٹھان
 نہ وہاں آدی جیوتی ہے نہ پادوتی نہ گنیش
 نہ برہما ہیں نہ وشنو نہ مہادیو نہ شیش ناگ
 نہ وہاں جوگی ہیں نہ گھمکڑا دھو، نہ مٹی نہ درویش
 وہاں نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وقت کا جھنجھٹ
 کبیر داس پیغام لائے ہیں
 سار سب یعنی اصلی شہد کو پکڑ کر اس دیش کو چلو

۲۲۳۔ بہت مہین چادر بنی گئی ہے

اس چادر میں کاہے کا تانا بانا لگا ہے اور کس تار سے یہ بنی گئی ہے

آندھ کہے ہے ہم دیکھا تہہ دٹھیار پیٹھ منہ پیکھا
 ایہ بدھی کہوں مان سب کوئی جس مکھ تس جوہر دیا ہوئی
 کہت کبیر سنت مکٹائی ہمے کہے چھوٹو بھائی

۲۲۱۔ ہم نہ مریں مرہیں سنالا ہم کو ملا جیاون دارا
 اب نامروں مور من مانا سوئی موا جن رام نہ جانا
 ساکت مرہیں سنت جن جیویں بھر بھر رام رسائی پیویں
 بری مرہیں تو ہم ہو مرہیں بری نہ مریں ہم کاہے مرہیں
 کہہ کبیر من منہ ملاوا امر بھئے سکھ ساگر پاوا

۲۲۲۔ جنہواتے آیا امروہ دسوا

پانی نہ پون نہ دھرتی اکسوا

جہاں اندھا دعویٰ کرے کہ میں نے سب کچھ دیکھا ہے۔ تو دیکھنے والا منہ ہی تکے گا
 اس لیے اس طرح کہوں کہ سب لوگ مانیں۔ لیکن وہی لوگ جن کی زبان اور دل ایک سے ہوں
 کبیر کھل کر سنتوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے کہے پر چل کر ہی تمہیں نجات ملے گی

۲۲۱۔ ہم نہیں مریں گے ساری دنیا مر جائے گی۔ کیوں کہ ہمیں اب حیات مل چکا ہے
 میرے دل کو یقین ہے کہ اب میں نہ مروں گا۔ مرنے والی ہے جس نے رام کو نہیں پہچانا
 بد کردار لوگ مرتے ہیں سنت لوگ جیتے ہیں کیوں کہ وہ رام نام کا امرت جی بھر کر پیتے ہیں
 اگر خدا مرے گا تو ہم بھی مریں گے۔ اگر خدا نہیں مرائے تو ہم کیوں مرنے لگے
 کبیر کہتے ہیں کہ ہم نے دل سے دل ملا لیا۔ ہم لافانی ہو گئے اور راحت کا سمندر پا گئے

۲۲۲۔ ہم جہاں سے آئے ہیں وہ مقام لافانی ہے

وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا نہ زمین نہ آسمان

گورکھ ہم تب کے بیراگی ہماری سرت نام سے لاگی
برجما نہ جب ٹوپی دینا بشنو نہیں جب ٹیکہ
شیو شکتی کے جنمو نا نہی ہے جوگ ہم سیکھا
ست جگ میں ہم پہر پالوڑی تریتا جھوڑی جھٹا
دوا پر میں ہم اڑھند پہرا کھو پھروں نو کھٹا
کاسی میں ہم پرگٹ بھئے ہیں راما نہ چٹائے
سمتھ کو پروانہ لائے ہنس اباں آئے
ہجے ہجے میلہ ہوئے گا جاگی بھکتی اُٹھنگا
کہے کیر سنو ہو گورکھ چلو سب کے سنگ

۲۲۶۔ پڑھ پڑھ پنڈت کر چترائی سچ مکتی ہو ہے کہہ بھجائی
کہہ بس پرکھ کون سوگاؤں سو ہو پنڈت سنا وہ کاؤں

اے گورکھ ہم اسی دن کے بیراگی ہیں ہماری سرت اسی نام سے لگی ہے
اس وقت برہمانے ٹوپی نہیں پہنی تھی اوروشو نے ٹیکہ نہیں لگایا تھا
جب ہم نے یوگ سیکھا اس وقت شیو اور شکتی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے
ست میگ میں ہم نے کھڑاؤں پہنی، تریتا میگ میں جھولی جھنڈا لیا
دوا پر میگ میں ہم نے لنگوٹی پہنی کھجنگ میں سادی دینا میں گھومنے لگے
ہم کاشی میں ظاہر ہوئے ہیں راما نہ کے آگاہ کیے ہوئے ہیں
ہم قادر مطلق کا حکم نامہ لائے ہیں اور نیک لوگوں کو نجات دلانے آئے ہیں
بہت آسانی سے ہیں مالک کا وصل نصیب ہوا اور زبردست بھکتی ہم میں جاگی
کیر کہتے ہیں کہ گورکھ سنو، شہد کے ساتھ چلو

۲۲۶۔ اے پنڈت تو پڑھ پڑھ کر بہت ہوشیار ہو گیا ہے۔ اپنی مکتی مجھے سمجھا دے
پرکھ کہاں اور کس گائے میں بستا ہے۔ پنڈت مجھے وہ بتاتا کہ میں بھی گاؤں

انگلا پنگلا تانا بھرنی سکھن تار سے، مینی چدریا
آٹھ کنول دل چرھ ڈولے پانچ تگن تگن مینی چدریا
سائیں کو سیت ماس دس لاکھ ٹھوک ٹھوک مینی چدریا
سو چادر سر زمینی اوڑھے اوڑھے کے میلی کینی چدریا
داس کیر جتن سے اوڑھی جیوں کی تیوں مہر دینی چدریا

۲۲۴۔ تو دہیرا، میراگل یا کچرے میں
کوئی پورب کوئی پچھم ڈھونڈھے کوئی ڈھونڈھے پانی پتھرے میں
سر زمینی اور پیر اولیا سب بھولل باڑیں نخرے میں
صاحب کیرا، میرا یہ پرکھیں باندھ ہمیں لنگوٹی کے پتھرے میں
۲۲۵۔ دھندھئی کا میلہ تانا نہی نہیں گورو نہر چیل
سکل پسارا تیرہ دن مانی جیہہ دن پُرکھ اکیلا

اڑا اور پنگلا ناڑیوں کا تانا بانا ہے اور سوشو منا ناڑی کے تار سے جنی گئی ہے
آٹھ پنکھڑیوں کے کمل کا چرھ گھومتا ہے اس چادر میں پانچ عنصر اور تین اوصاف ہیں
مالک کو اسے تیار کرنے میں دس مہینے لگے، ہوشیاری سے ٹھونک ٹھونک کر چادر جنی ہے
اس چادر کو دیوتاؤں، مینوں اور انسانوں نے پہنا اور پہن کر اسے گندہ کر دیا
کیر داس نے اسے ہوشیاری سے اوڑھا اور اسے جیسے کا تیسرا رکھ دیا

۲۲۴۔ تیرا ہیرا کوڑے میں کھو گیا ہے
کوئی اسے مشرق میں تلاش کرتا ہے کوئی مغرب میں کوئی پانی اور پتھر میں
آومی، مینی، دیوتا، پیر، اولیا سب فضول نخروں میں پھولے ہوئے ہیں
کیر صاحب نے یہ، میرا پرکھ لیا اور اسے لنگوٹی کے چھوڑ میں باندھ لیا

۲۲۵۔ اس جگہ دھند لگے کا جھاؤ ہے وہاں گورو یا چیل نہیں ہوتا
یہ سارا معاملہ اس دن شروع ہوا جب پُرکھ اکیلا ہی تھا

سادھو بے مل آرتی گا دیں سو کرتی بھوک لگایا
بکیریں کبیر شبد کسارا، حم سوں جیو چھڑایا

۲۲۸

پورن ماسی آدی جو منگل گائیے
ست گورو کے پد پر س پر م پد پائیے
پر تھے مندر جھرائے کے چندن لیا ئے
نوتن و ستر ایک چند دو سنائیے
تب پورن گورو بیت آسن بچھائیے
گورو چرخن پر چھال ہٹاں بیٹھائیے
گج مکتی کی چوک سوتہاں پڑائیے
تا پر نیر دھوت مٹھائی دھرائیے
کیر اور کپور بہت بدھ لائیے
اشٹ سو گندھ سپاری پان مگائیے

سبھی سادھو مل کر آرتی گاتے ہیں اور اچھے کاموں کا بھوک لگاتے ہیں

کبیر نے اصل شبد دے کر انسانوں کو موت کے پھندے سے چھڑایا ہے

۲۲۸

پورن ماسی کے دن آدی منگل گانا چاہیے
ست گورو کے پاؤں چھو کر اعلیٰ ترین مرتبہ پانا چاہیے
پہلے مندر کو صاف کروا کر اپنے چندن لگاؤ
نئے کپڑوں کا بنا ہوا شامیانہ تاناؤ
پھر پورے گورو کے لیے آسن بچھاؤ
گورو کے پاؤں کو دھو کر انھیں وہاں جٹھاؤ
پھر وہاں گج موتیوں سے چوک پرواؤ
اس پر ناریل، دھوتی اور مٹھائی رکھو
طرح طرح کے کیلے اور کافور لاؤ
اشٹ گندھ، سپاری اور پان مگواؤ

چار بید برہما نچ ٹھانا مکتی کا مرہم آنتہ نہر جانا
وان پُن ان بہت بکھانا اپنے مرن کی خبر نہ جانا
ایک نام ہے اگم گنہیرا تمہوں استھ داس کیرا

شود شوپچا رسا توک پوجا (سولہ فرائض والی پاک پوجا)

۲۲۷ اگر چندن گھس چوک پورا دست سٹھارت من بھاوا
بھر جھادی چرنا مرت کینہا ہنسن کو بتر اوا
پورن موج اور رکھوا دست گورو شبد لکھاوا
لونگ لاچھی نریر آرتی دھوتی کس بساوا
سویت سنگھاسن اگم اپارا سواتی بر ٹھہرایا
چھانڑے لوک امرت کی کایا جگ میں جو بہ کہا یا
چورا سی کی بند چھڑایا نہ اپتھر بست لایا

برہما نے چارویہ اپنے انداز سے نکالے۔ لیکن نجات کا بھید انھوں نے بھی نہ پایا
تم نے وان پُن کی بات تو بہت کی۔ لیکن اپنی موت کی تمہیں خبر نہ ہوئی
ایک نام ہے جو گہرا اور لامحدود ہے۔ جو ہیں پر کبیر داس کا قیام ہے

۲۲۷ اگر چندن گھس کر چوک پورا اور دل میں اچھی نیت رکھی

کلسی بھر کر چرنا مرت بنایا اور سادھوؤں کو دعوت دی

انھیں مکمل راحت اور حفاظت دینے والا ست گورو کا شبد بتایا

لونگ، لاچھی، ناریل، آرتی، دھوتی اور کس پر لپک کر کے ان کے ساتھ رکھا

لامحدود بعید از فہم کو سفید سنگھاسن پر قائم کیا

پھر میں نے امر لوک کا جسم چھوڑا اور اس دنیا میں آکر جولاہا نام رکھوایا

یہاں میں نے لوگوں کو چورا سی لاکھ جنموں کے بند سے چھڑایا اور اچھر کے بعد کے معبود کا بھید بتایا

پتو کلس سنوار سو جوتی برائے
 جھال مردنگ بجائے کے منگل گائے
 سادھو سنگ لے آرتی تہنہ اتارے
 آرتی کرتب مزیر تہنہ بھرائے
 پرکھ کو بھوگ لگائے سکھامل کھائے
 یگ یگ چھوا بھجائے تو پائے اکھائے
 پرمانند ہوئے تو گورو بندھنایے
 کبیر ست بھائے سو لوک مدھلایے

کلس کو پتوں سے بجا کر آرتی کی جوت جلاؤ
 جھال اور مردنگ باجوں کو بجا کر آدی منگل گلاؤ
 سادھوؤں کو ساتھ لے کر پھر آرتی اتارو
 آرتی کے بعد ناریل بھراؤ
 پرکھ کو بھوگ لگانے کے بعد ساتھیوں کے ساتھ مل کر پر ساد کھاؤ
 اسے پا کر تنھاری جگ جگ کی بھوک مٹیں گی اور تم سیر ہو جاؤ گے
 بہت خوشی کے ساتھ گورو کی توصیف کرو
 کبیر کہتے ہیں کہ اس طرح ست لوک کا راستہ بناؤ

کبیر کو ہندوستان کے انقلابی مذہبی پیشواؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کچھ ایسے اعتقادات پر جو ناموزوں اور سماجی طور پر ضرر رساں تھے، سخت حملے کیے۔ ان کی کوشش ایک غیر طبقاتی سماج اور مذہبی رسوم سے مبرا روحانیت کے قیام کی تھی۔

اس صدی میں کبیر پر بہت کام ہوا ہے۔ اس صدی کے اوائل کے معروف ہندی ادیب پنڈا یو دھیا سنگھ اُپادھیائے ہری اودھ نے کبیر و چناولی کے عنوان سے کبیر کی شاعری کا نمائندہ انتخاب کیا ہے۔ موجودہ کتاب اسی کا فارسی رسم خط میں نسخہ ہے جس میں اس کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔

مس سوتی سہان کیتھ جنھوں نے اردو ترجمہ اور رسم خط کی تبدیلی کی ہے انگریزی، ہندی، اردو اور فارسی کے پرانے ادیب اور شاعر ہیں۔ انھوں نے مصنف، مؤلف یا مترجم کی حیثیت سے مندرجہ بالا چاروں زبانوں میں دو درجن سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ مذہب اور فلسفے میں ان کی خصوصی دلچسپی ہے۔